

VJ35C.

23-82-09.

Title - MAKATEEB NAZEERUHA

Author - Mtd. Nazeer Hussain.

Publisher - Mehboob Al Malahs (Delhi).

Date - 13/04

Pages - 240

Subjects - Makateeb - Nazeer Hussain Mtd.
Delhi; Nazeer Hussain Mtd.

Delhi - Makateeb.

M.A.LIBRARY, A.M.U.



U7350



قَوْلُكَ مَعَ الَّذِينَ أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ مِنَ الْبَنِينَ الصَّادِقِينَ الشُّهَدَاءُ وَالصَّالِحِينَ وَحَسُنَ أُولَئِكَ قَوْلًا
یہ ان لوگوں کے ساتھ ہوں گے جن پر اللہ تعالیٰ نے انعام فرمایا ہے یعنی انبیاء علیہم السلام اور صدیقین اور شہداء
اور صالحین رحمت اللہ علیہم اجمعین کے ساتھ ہوں گے اور ان لوگوں کا ساتھ بہت ہی اچھا ہے

شمس العلماء حضرت شیخ اکمل مولانا مولوی سید محمد زید حسین صاحب دہلوی علیہ السلام

مکاتیب نذیریہ

ماہتمام جناب مولوی سید محمد عبدالرؤف صاحب نمیسہ جناب مولانا مولوی

سید محمد شریف حسین صاحب خلیفہ ارشید المعروف شیخ الحدیث حضرت سیاح فرودگان

ظہیم
دار المطالعة نذیریہ عامہ

و تربیت گاہ بنات مسلمات مدرسہ نذیریہ

پشاور شہر خان دھلی

مکتبہ المطابع برقی پرنٹنگ و کسٹیر جامع مسجد محمدی الان دہلی برقی



تربیت گاہ بنات مسلمات مدرسہ نیر دہلی

دہلی میں میونسپل اس بچوں کے گلی گلی و کوچہ کوچہ کھلے ہوئے ہیں لیکن کسی مدرس سرکاری میں بچیوں کو نہ ہی تعلیم نہیں دیکھائی جس سے بچیاں اپنی مذہبی تعلیم سے ناواقف و محروم رہتی ہیں اس لئے بچیوں کی دینی تعلیم کو مد نظر رکھتے ہوئے تربیت گاہ بنات مدرسہ نیر دہلی بیا و گارٹن ملز اسلام آباد مدرسہ نیر دہلی مولانا مولوی سید محمد نذیر حسین صاحب محدث دہلوی کے نام نامی گرامی سے ۲۹ قلم میں افتتاح کی گئی جس کو عرصہ دس سال سے زیادہ ہو گیا۔ اور الحمد للہ سرشتہ تعلیمات صوبہ دہلی نے بھی اپنی منظوری اور سرپرستی سے مدرسہ کی عزت افزائی فرمائی۔ مدرسہ میں جماعت پنجم تک بچیاں تعلیم حاصل کر رہی ہیں پر وہ کا بھی معقول انتظام ہے اور علما وہ تعلیم سرکاری کے تعلیم دینی سے بھی کما حقہ واقفیت کرائی جاتی ہے۔ ۱۱ قرآن پاک مع ترجمہ۔ ۱۲ روزمرہ کے مسائل ضروری ۱۳ نماز روزہ رکن اسلام کا پابند کرنا ۱۴ اسلامی دینیات و اخلاقیات کی تعلیم و تیار ۱۵ مناسب صنعت و حرفت کی تعلیم سینا پر ونا کھانا پکانا وغیرہ سے بھی بچیوں کو واقفیت کرائی جاتی ہے۔ اور الحمد للہ اس دور میں بہت سی بچیوں نے پانچویں جماعت کے سارٹیفکیٹ حاصل کئے۔ اور کافی تعداد میں کلام پاک ختم کئے لیکن انہوں نے کہ اہل محلہ باوجود متمول ہونے کے مدرسہ کی کوئی ایسی سرپرستی نہیں فرمائی گئی جس سے مدرسہ کا مستقل فنڈ ہوتا اور اس فنڈ کے باعث مدرسہ اپنے قدموں پر کھڑا ہو جاتا۔ آج تک نہ کوئی مستقل فنڈ ہے اور نہ ذاتی مکان۔ اگر فی گھر سے ایک ایک روپیہ بھی مہوار ملتا رہتا تو مدرسہ کا اب تک مستقل فنڈ ہوتا اور تیرہ بانی سکول بناتا۔ سچ جتن شوریوں پہلے ہاؤس کا اظہار نہیں ہو سکتا منتظمہ صاحبہ حضرت مغزہ جادوین قابل تحسین ہیں کہ جوان مالی دشواریوں کو پیش نظر رکھ کر نہایت حسن و خوبی سے اپنی خدمات انجام دے رہے ہیں اور غیر مسلم مدارس کے مقابلہ میں ایک ہی تربیت گاہ بنات مدرسہ نیر دہلی ہے اور کوئی اس قرب و جوار میں منظور شدہ درس گاہ نہیں ہے۔

سید محمد عبدالرزاق ناظم تربیت گاہ بنات مسلمات مدرسہ نیر دہلی

فہرست مکتوبات نذیریہ شیخ اہل السنۃ ابو موسیٰ سید نذیر حسین محدث دہلوی

حضرت میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ

صفحہ	مضمون	نمبر مکتوب	صفحہ	مضمون	نمبر مکتوب
۳۱	زراعت و محتاجان مدرسہ	۲۰	۱۰	اسلام کے اشتہار میں تردد نہ کرنا چاہئے	۱
۳۲	سفارش میں امداد شیخ عطاء اللہ صاحب مکتبہ مولوی عبدالغفور	۲۱	۱۰	اعلان اسلام کی خوشی	۲
۳۳	سید محمد ابراہیم صاحب مدنی کی سفارش میں	۲۲	۱۲	آبادگی برائے مناظرہ در باب تثلیث	۳
۳۴	خاطر داری و مدارات صاحبزادگان دیانول کی کجائی	۲۳	۱۲	قرار دیا جانا حکم	۴
۳۴	اشتقاق ملاقات و تاکید اتمام شرح ابوداؤد	۲۴	۱۳	اثبات حق کے لئے کوشش چاہئے	۵
۳۵	دعا و اس بات کی کہ امر میں انتشار اللہ تعالیٰ کامیابی ہوگی	۲۵	۱۵	تحقیق میل برائے نماز قصر بحالت سفر	۶
۳۵	پیش روپیہ کی رسید نوٹ کا پیشہ لیا گیا اور دیگر عیادت ماکول اللہ	۲۶	۱۶	ترجمہ قرآن مجید کی تعلیم کا طریقہ بہتر و امیروں پر فقیروں کی مدد ضروری	۷
۳۶	مسائل مندرجہ حاشیہ صحیح بخاری مولوی احمد علی کی ترویج	۲۷	۱۷	ہدایت بابت ترک کئے تعزیر داری کے کہ صریح بت پرستی ہے	۸
۳۷	رسید زراعت و محتاجین مدرسہ و اظہار مسرت صحابی سے	۲۸	۲۰	خالد کا نکاح نفیسہ سے جائز ہے	۹
۳۸	بالفعل عزم دہلی ملتوی کریں	۲۹	۲۱	نمای رات میں بہترین وقت تہجد کا ہے	۱۰
۳۹	روپیہ پہنچ گیا۔	۳۰	۲۱	علم طلب حاصل کرنا چاہئے	۱۱
۴۰	ہدیہ پہنچ گیا۔	۳۱	۲۲	میرے یہاں پیری مریدی کی دوکان نہیں ہے۔	۱۲
۴۱	عمار بن یاسرؓ کی حدیث کی تصحیح	۳۲	۲۳	طلبی میں مسئلہ برخصی کے اور وصولی شرح الفیہ کے شکر میں	۱۳
۴۱	کفایت و ترکی طاق ہے نماز تہجد کی ضرورت چاہئے	۳۳	۲۴	عرضہ تہذیب امتام محمد و حضرت میاں قنار با سند عا سفارش	۱۴
۴۲	روپیہ پہنچ گیا	۳۴	۲۵	قرض دینا چاہئے	۱۵
۴۳	سفر بنگالہ۔ قیام کلکتہ۔ واپسی دہلی	۳۵	۲۶	رسید کب خواب صاحب مرحوم اودھنی والوں کے شرف و غل کا اظہار	۱۶
۴۴	اعتراض درست و صحیح ہے	۳۶	۲۸	تعزیت میں اہل بیرونی شمس الحق صاحب ڈیوانی	۱۷
۴۵	دوسری نقل لیجئے۔ مستفاد رضاعت	۳۷	۲۹	ربیع خلیل خوانی و دریافت آغاز شرح ابوداؤد	۱۸
۴۶	نکاح کی طرف رغبت کرانا۔ نکاح کے بعد سفر کرو	۳۸	۳۰	شرح ابوداؤد کے دیکھنے سے خوشی کا اظہار	۱۹
			۳۰	مولوی علی احمد صاحب کی تعزیت میں	۱۹

نمبر شمار	مضمون	صفحہ	نمبر کتاب	مضمون
۳۹	اہل رست نکاح اور دعا و لاو صلح	۴۸	۶۳	کیمیائے حقیقتان علی اللسان النجاری
۴۰	دہلی آئی	۴۷	۶۴	تحقیق سنت و بدعت
۴۱	بیاری کا کیا حال ہے۔ ابھی دہلی نہ آئے	۴۹	۶۵	سستی ہو جائیگی خوشی
۴۲	دعایہ الباطل بھیج دیجئے	۵۰	۶۶	سفارش ناچار تیرے علحدہ رہنا چاہیے۔
۴۳	ترک ادب نامناسب ہے صبر بہر حال کرنا چاہیے	۵۱	۶۷	تقریر داری بدعت و ضلالت ہے
۴۴	فضل آدمی کا امیدوار رہنا چاہیے	۵۱	۶۸	بادجو و اقربا شیعی کے سب صحابہ پھوڑ دیا۔
۴۵	سید کاظمی کی سفارش و بصاحب کی خدمت میں	۵۲	۶۹	مرد بہرہ پہنچا دوسرے کی امداد نہایت عوامی۔ ناکامی بدل نہ پاتا
۴۶	ماہر مہرین کی خوشی میں نضاح سود مند کتب کی واسطے	۵۲	۷۰	دیکھئے کب سفر حجاز ہو مگر فرم ہم ضروری ہے یہی یا جد میں تلاش کیجئے
۴۷	عربی اشعار نظم کی تحریر اچھی ہو لیکن شش رائد چاہئے تاکہ سرگدی نہ ہو	۵۳	۷۱	باطلاع مراجعت از سفر حجاز
۴۸	کتاب پذیر البتہ عین کے بارے میں امتحان	۵۴	۷۲	در کانہ رطانات باید کرد
۴۹	رفع اعتراض لفظ عزیز العلماء پر	۵۶	۷۳	باہم رد و کد نہیں چاہیے۔
۵۰	سفارش اجراء وظیفہ و علفہ	۵۷	۷۴	مناقشہ باجی مزمل حیثیت ہے
۵۱	سفارش لشی اسحق صاحب برادر زادہ مولوی محمد رضا مہاجر کی	۵۸	۷۵	آم پہنچے
۵۲	ناچار و نا سفر کا سہا سہا جلد لکھ کے اسکی نسبت امتحان فرماتا	۵۹	۷۶	مسئلہ عقوق کی تحقیق
۵۳	باتلار سترت قلبی ازرقی مناصب نضاح و پسند و پذیر	۶۰	۷۷	اپنی طاعلی کا کچھ حال
۵۴	پدیراغت خیریت بشارت اولاد	۶۱	۷۸	جو تکلیف ہے اسکو اذیت نہ دینا چاہئے بلکہ صبر چاہیے
۵۵	اتباع سنت و اشاعت کلمہ الحق باید کرد	۶۲	۷۹	قنادی مطبع فاروقی خرید کیجئے۔
۵۶	ریاست کی نوکری ہے مشورہ کرنا چاہیے	۶۴	۸۰	کب تک آئیں گے
۵۷	تین سو ستر ہزار ہونا چاہیے	۶۵	۸۱	عزیز التفاسیر اچھی کتاب ہے لیکن تمام ضروری ہے
۵۸	نوکری کو اس وقت بھول جائنا مناسب مصلحت نہیں ہے	۶۶	۸۲	یاب کے مرتے کی بابت افوس اور نصیحتیں
۵۹	یہاں مولوی ادیب نہیں آئے ہیں	۶۷	۸۳	شرح اسماء الرجال پسند ہوئی
۶۰	خادم تلمذ کی تحریر کا امتحان نصیحت بابت اختیار کرنے طریق دلپذیر	۶۷	۸۴	ایضا ط و اشراح قلبانی الشیخ مؤرخ شرف طاعت خرمیہ ہر
۶۱	ایمان گفتار ہوتا ہے۔	۶۸	۸۵	اناکید نماز تہجد حلقہ و ذکر جہر و خفی
۶۲	تشریح طیب و مشتبہ رزق	۶۸	۸۶	مصیبت کی وقت منتشر نہ ہونے کے لئے نصیحت

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۱۱۳	متوجہ جاز نہیں ہے۔	۸۹	یقین سو اختلاف نہیں احکام شرعیہ کو تحفیہ و حقیر جاننا ہوا
"	رسالہ روایت خوب ہی لکھا ہے	۹۰	بند عین کے رسالہ کا جواب بھیج دیجئے
۱۱۴	مولوی عبدالغفر رحمہ آبادی کی الہیہ کی نام پرسی	۹۱	تجلی کیا ہے ؟
۱۱۵	مولوی عبدالحفیظ کی ذکاوت و تقویٰ و لاغری کا ذکر فرمائے خوف	۹۲	یومت کے اسرار
"	ظاہر فرمایا ہے کہ ایسی شقت مزلی قوت و حیات ہے۔	۹۳	اجازت پہلے چکی اب پھر حجاز فرمایا ملت اخذ بیت نہیں
۱۱۶	دیہات میں لال بخار ہو۔ آپ کی شرح ابرودا داجی ہو	-	ہے مگر بد نشن جاری کرنا چاہیے
"	حاجی شیخ امداد صاحب کی تعزیت میں	۹۴	۳۲ طالب علم میں مدد دینا چاہیے
۱۱۷	اشاعت سنت سے مسترت ہوئی	۹۵	روپیہ ہونچا نقل ذمہ حشری بھیج دیجئے
۱۱۸	مجھے اپنا ہی خواہ جائیے	۹۶	پرست کا رڈا بستہ رک خیریت
۱۱۹	شکر یہ دریافت خیریت منی آؤرواپس خدمت تلب سنت میں	"	گرم موسم ہے ابھی دہلی نہ آئیے
"	آم پہنچے	۱۰۰	تعزیت عبدالرشید و نصیحت صبر و شکیب
۱۲۰	کسی کی سفارش میں گور حلال جائز کا جلا سکتے ہیں	۱۰۱	انتلا کر بیت سے گھبرانا نہ چاہیو ایندہ فضل خدا ہوگا
"	اسناد حدیث خزیمہ رضی اللہ عنہ علی الصدور و ضعیف حدیث	۱۰۲	تبرائی کتابوں کی خریداری کا فوق
"	تحت السورہ کی ضرورت ہے لکھیے	"	وہاں کے حالات قلم فرمائیے مومنین موصدین کی مدد کیجئے
۱۲۱	بہدایت فساد باہمی مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی پنجابی	۱۰۳	سوالات کے جوابات بلدیہ بھیج دیجئے
۱۲۲	فتویٰ واپس بھیجا جاتا ہو۔	۱۰۴	جواب استفتار بھیج دیجئے
"	توکل ضرور چاہئے مگر وجہ طلب طبیب لازم ہے	"	رسالہ بدعت کا رد کیجئے۔
۱۲۳	روپیہ ہونچا	۱۰۵	آندہ باوکے مقدمہ میں مشورہ دیا گیا
"	خط ہونچا مگر ایک لطیفہ عجیب	۱۰۶	تعزیت عبدالسلام و نصیحت صبر و شکیب
۱۲۴	دہلی چھوڑنا اور جانا پسند نہیں	۱۰۷	فتویٰ بھیجا جاتا ہے
۱۲۵	مقدمہ کی کامیابی خوشی۔ روپیہ کی رسید	۱۰۸	تین مساجد کیلئے سفر کرنا چاہیو کہیں سفر زیارت نہ کرنا چاہئے
۱۲۶	صوفیہ کی تحقیق میں	"	رنجش سے انکار ہے۔
۱۲۷	روپیہ ہونچا مگر یہ فکر یہ قبول کیجئے	۱۱۱	آئیے سند دی جائیگی مگر امتحان لیا جائیگا۔
"	اجزاء کتاب پہنچے	"	در مقدمہ رفع یدین و تائیدین بالجہرا امداد ضروری است

صفحہ نمبر	مضمون	صفحہ نمبر	مضمون
۱۳۴	روپیہ ہو پنے کا شکریہ	۱۵۸	نواب لطف الرحمن خان صاحب کے ان سفارش
۱۳۵	لکڑیہ روپیہ ہو پنے کا	۱۵۹	احمد علی کا قصور مداف کیجئے
۱۳۶	رسید آسم ہو پنے کی	۱۶۰	بھوپال نہ ہو پنے کی معذرت
۱۳۷	بیماری ہے ضعف بہت ہے آنا چاہئے	۱۶۱	قرض بغیر سود دینا چاہئے۔
۱۳۸	بہت اچھی تحقیق کی ہے	۱۶۲	گریو کرنا جائز ہے
۱۳۹	مرض کی عیادت روپیہ ہو پنے	۱۶۳	سفر کے ارادہ کی اطلاع
۱۴۰	اکھی بیماری کے باعث سفر کو ملتوی ہو	۱۶۴	بشکریہ تقریر کی سند روپیہ ہو پنے مولانا حضرت نواب شاہجہان بیگم صاحبہ
۱۴۱	آسم کے ہو پنے کا شکریہ	"	دائے ریاست بھوپال دام اقبالہا
۱۴۲	رسید انہ	۱۶۵	درخواست مدرسہ تدریس دارالعلوم دہلی
۱۴۳	سلطنت بری دولت کی نیکی کے بھی بڑے درجات ہیں	۱۶۶	نقل اٹل نقشہ انتظامیہ عہد صدرت جنابہ نواب شاہ حضرت
۱۴۴	کتابیں ہو پنے۔ نہایت پسند ہیں	"	سلطانہ جہاں بیگم صاحبہ فرما دئے بھوپال دام اقبالہا حکم
۱۴۵	چشم نمائی کی گئی	"	۱۲۷ شوال ۱۲۹۹ ہجری
۱۴۶	اجازت سبحان اللہ سبحان اللہ العظیم	۱۶۷	سکرٹریٹ گورنمنٹ بھوپال
۱۴۷	عہد نصیحتیں کی گئی ہیں	۱۶۸	ایک سہو کی ترسیم ہے۔
۱۴۸	مولوی سحار حسین صاحب کی سفارش	۱۶۹	حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں۔
۱۴۹	مولوی سید عبدالغفر خان صاحب کی سفارش	"	جواز ختم خواجگان بقیود اعدا و ترمیم مطابق قواعد فقہیہ ہیں
۱۵۰	حضرت میان صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کا سفر حج	۱۷۰	ترغیب اعانت مولوی محمد جونا گڑھی
۱۵۱	سفر بیت اللہ کا ارادہ	۱۷۱	حمید الکلام پسند ہے
۱۵۲	توقف نہ کیجئے۔	۱۷۲	اپنے بھتیجے کی سفارش
۱۵۳	جلد آئیے	۱۷۳	نصیحت و پند
۱۵۴	نہایت عمدہ جواب کتاب بلعین کا ہے	۱۷۴	ہم بیمار ہیں خدا کو تم کو سونپا اچھے کام کرو
۱۵۵	آمین بالجہر پر استغفار	۱۷۵	حمید الکلام پسند ہے۔
۱۵۶	یہاں خیریت ہے	۱۷۶	بندہ فقیر و لاجواب مفاد مشہد التماس کردہ
۱۵۷	تقسیم وراثت پرنوٹ ہے	۱۷۷	تشریف لائیے۔

صفحہ	مضمون	نمبر شمار	صفحہ	مضمون	نمبر شمار
۱۶۸	اپنے بھتیجے کی سفارش میں	۲۰۱	۱۶۹	نصیحت و پند	۲۰۲
۱۶۹	باطلاع بیماری و نصائح آخری	۲۰۳	۱۷۰	سید محمد عبدالحفیظ صاحب کے دہلی پہنچنے کا حال	۲۰۴
۱۷۰	حضرت میا نصاحب رحمہ اللہ کی رحیم آباد کو روانگی	۲۰۵	۱۷۱	رسید مئی آڈر کے وصول ہونے پر	۲۰۶
۱۷۱	عذرخواہی کا خط	۲۰۷	۱۷۲	عذرخواہی کا خط	۲۰۸
۱۷۲	سفارش کرنیکی اطلاع	۲۰۹	۱۷۳	تقسیم وراثت کے بارے میں	۲۱۰
۱۷۳	سلام و دعا	۲۱۱	۱۷۴	حال روانہ ہونے میں پورے اور راستہ سے واپس نہ ہونے	۲۱۲
۱۷۴	دریافت خیر و عافیت کے بارے میں	۲۱۳	۱۷۵	تقدیم نمازوں کے بارے میں گندم دینا ثابت ہوا	۲۱۴
۱۷۵	دریافت خیریت میں	۲۱۵	۱۷۶	اپنی علالت کا حال مولوی عبدالباقی صاحب کے انتقال کی خبر	۲۱۶
۱۷۶	سید محمد عبدالحفیظ صاحب کے حال سے استفسار ہے	۲۱۷	۱۷۷	میاں انیس لکھ کی نوکری کے بارے میں	۲۱۷
۱۷۷	زیر فروخت کر کے کتابیں دینیات خرید کر کے وقف کیا ہیں	۲۱۸	۱۷۸	وصولی زٹ کے بارے میں اور حال تراخی عقد میں	۲۱۹
۱۷۸	حال اپنی علالت کا اور وبائی بخار شہر میں پھیلنے کا	۲۲۰	۱۷۹	عذرخواہی میں مولوی جان علی صاحب کے انتقال کے	۲۲۱
۱۷۹	سید محمد عبدالحفیظ صاحب کے انتقال کے	۲۲۱	۱۸۰	سید محمد عبدالحفیظ صاحب کے انتقال کے	۲۲۲
۱۸۰	سید محمد عبدالحفیظ صاحب کے انتقال کے	۲۲۲	۱۸۱	سید محمد عبدالحفیظ صاحب کے انتقال کے	۲۲۳
۱۸۱	سید محمد عبدالحفیظ صاحب کے انتقال کے	۲۲۳	۱۸۲	سید محمد عبدالحفیظ صاحب کے انتقال کے	۲۲۴
۱۸۲	سید محمد عبدالحفیظ صاحب کے انتقال کے	۲۲۴	۱۸۳	سید محمد عبدالحفیظ صاحب کے انتقال کے	۲۲۵
۱۸۳	سید محمد عبدالحفیظ صاحب کے انتقال کے	۲۲۵	۱۸۴	سید محمد عبدالحفیظ صاحب کے انتقال کے	۲۲۶
۱۸۴	سید محمد عبدالحفیظ صاحب کے انتقال کے	۲۲۶	۱۸۵	سید محمد عبدالحفیظ صاحب کے انتقال کے	۲۲۷
۱۸۵	سید محمد عبدالحفیظ صاحب کے انتقال کے	۲۲۷	۱۸۶	سید محمد عبدالحفیظ صاحب کے انتقال کے	۲۲۸
۱۸۶	سید محمد عبدالحفیظ صاحب کے انتقال کے	۲۲۸	۱۸۷	سید محمد عبدالحفیظ صاحب کے انتقال کے	۲۲۹
۱۸۷	سید محمد عبدالحفیظ صاحب کے انتقال کے	۲۲۹	۱۸۸	سید محمد عبدالحفیظ صاحب کے انتقال کے	۲۳۰
۱۸۸	سید محمد عبدالحفیظ صاحب کے انتقال کے	۲۳۰	۱۸۹	سید محمد عبدالحفیظ صاحب کے انتقال کے	۲۳۱
۱۸۹	سید محمد عبدالحفیظ صاحب کے انتقال کے	۲۳۱	۱۹۰	سید محمد عبدالحفیظ صاحب کے انتقال کے	۲۳۲
۱۹۰	سید محمد عبدالحفیظ صاحب کے انتقال کے	۲۳۲	۱۹۱	سید محمد عبدالحفیظ صاحب کے انتقال کے	۲۳۳
۱۹۱	سید محمد عبدالحفیظ صاحب کے انتقال کے	۲۳۳	۱۹۲	سید محمد عبدالحفیظ صاحب کے انتقال کے	۲۳۴
۱۹۲	سید محمد عبدالحفیظ صاحب کے انتقال کے	۲۳۴	۱۹۳	سید محمد عبدالحفیظ صاحب کے انتقال کے	۲۳۵
۱۹۳	سید محمد عبدالحفیظ صاحب کے انتقال کے	۲۳۵	۱۹۴	سید محمد عبدالحفیظ صاحب کے انتقال کے	۲۳۶
۱۹۴	سید محمد عبدالحفیظ صاحب کے انتقال کے	۲۳۶	۱۹۵	سید محمد عبدالحفیظ صاحب کے انتقال کے	۲۳۷
۱۹۵	سید محمد عبدالحفیظ صاحب کے انتقال کے	۲۳۷	۱۹۶	سید محمد عبدالحفیظ صاحب کے انتقال کے	۲۳۸
۱۹۶	سید محمد عبدالحفیظ صاحب کے انتقال کے	۲۳۸	۱۹۷	سید محمد عبدالحفیظ صاحب کے انتقال کے	۲۳۹
۱۹۷	سید محمد عبدالحفیظ صاحب کے انتقال کے	۲۳۹	۱۹۸	سید محمد عبدالحفیظ صاحب کے انتقال کے	۲۴۰
۱۹۸	سید محمد عبدالحفیظ صاحب کے انتقال کے	۲۴۰	۱۹۹	سید محمد عبدالحفیظ صاحب کے انتقال کے	۲۴۱
۱۹۹	سید محمد عبدالحفیظ صاحب کے انتقال کے	۲۴۱	۲۰۰	سید محمد عبدالحفیظ صاحب کے انتقال کے	۲۴۲

صفحہ نمبر	مضمون	صفحہ نمبر	مضمون	صفحہ نمبر	مضمون	صفحہ نمبر	مضمون
۲۲۲	جناب میرزا شہ صاحب بخاری	۲۲۱	ادائے قرضہ تعمیر مدرسہ حضرت میا صاحب	۲۲۳	تغزیت	۲۲۴	ختم بخاری شریف
۲۲۳	میری سید محمد صاحب بخاری	۲۲۲	علائت حضرت میا صاحب	۲۲۵	حضرت میا صاحب کا بابو عشرت حسین صاحب کے بیٹے	۲۲۶	کی بارات میں تشریف لیجانا
۲۲۴	تحفہ مسترنگ عالم از حضرت میا صاحب	۲۲۳	ڈاکٹر سید محمد عبدالحکیم صاحب برادر زادہ حضرت میا صاحب	۲۲۷			
۲۲۵	میرے ایمان کا حال خدا جانتا ہے - ونصیہ در باب بیعت	۲۲۴					
۲۲۶	ترجمہ مدون صحائف						
۲۲۷	مشاہیر و الانبار - مزار وحشت مرقف						
۲۲۸	فرستہ نائفات کی ذرا بلی ہے چند اہل مندرجہ ذیل ہیں -						
۲۲۹	عزیز التماسیر						
۲۳۰	نقدی عبد العزیز						
۲۳۱	عزیز الاطلاق - عزیز الاقان						
۲۳۲	لغات الاطلاق - عزیز المصطلحات						
۲۳۳	مردمب آئینہ						
۲۳۴	مکتوبات نذریہ						
۲۳۵	دستائے عراقی معطیان -						

مختصر حالات شیخ لکھل فی کل منہ منہ المومنی سید محمد زید حسین صا

شمس العلماء مولانا مولوی سید محمد شمس الدین ندوی صاحب عرفت حضرت میا صاحب پکا بک حبش خاں گلی سرس والی متصل مکان جناب مولوی حفیظ احمد خاں صاحب مشہور واعظ دہلوی جس میں اب مولوی سید محمد ابوالحسن صاحب نیرہ حضرت میا صاحب کے نام نامی سے مشہور ہے۔ آپ کراہیہ کے مکان میں ہمیشہ تاجیات رہے اور ذاتی مکان اپکا کوئی نہ تھا۔ اسی مکان کے گوشے پر ایک کوٹھری تھی اور اسکے آگے چھپر کا سا بان تھا۔ اور اس کوٹھری کے اندر ایک پلنگ آرام فرمایا تھا اور اسی پلنگ کے برابر میں ایک جانا نما بھی رہتی تھی۔ اور چاروں طرف کتابیں بھی بڑی تھیں اور ایک چوکی نما بڑھنے کی بھی نہ تھی۔ جس پر نماز مغرب اور عشاء مرحوم گرامیں باہر پڑھتے تھے اور سردی میں نماز عشاء اور تہجد و فجر صبح میں ادا کیا کرتے تھے اور بعد نماز صبح مسجد میں ترجمہ قرآن مجید پڑھاتے تھے۔ جس میں طلباء اور دیگر حضرات شائقین و مغزین دہلی شرکت فرماتے تھے۔ آپ قصبہ بلیتورہ داکٹرانہ سورجگڑھ قلعہ منہگیر کے رہنے والے تھے اور آپ کی نہیاں و دودھیاں دونوں غاندران سادات سے تھیں آپ کے والد ماجد کا نام نامی گرامی جناب سید محمد چوہاڑی صاحب مرحوم و مظلوم تھا۔ آپ کے بزرگ اور تک زبیب کے زمانہ میں عہدہ نقضات پر مہمور تھے۔ عہدہ میں حوت دفتر امام المومنین حضرت مولانا شاہ سید احمد صاحب رات بریلوئی اور میرا پور میں حضرت مولانا شاہ محمد علی شہید دہلوی پختہ تشریف لے گئے تو آپ دکان مہمورہ تھے اور کچھ دنوں بعد آدھار کے درمیان میں کلمہ تمجیس فرمایا اور بالآخر عہدہ میں ہی تشریف فرما ہوئے اور پنجابی سترہ ہاں سودا گروں کے مکان میں بیکو و جہ سے پنجابی سترہ مشہور ہو گیا تھا۔ اور اسی کثرہ میں قواب اور تک آبادی تھیں جو اہلیہ محترمہ اور تک گریس شاہ عالمگیر کی تھیں۔ انہوں نے نہایت مہنت کی اور دلیرانہ سترہ کی مسجد بیکم صاحبہ مرحومہ نے تعمیر فرمائی تھی جبکہ نقشہ مسجد انار الصنادید مطبوعہ نقشہ ۱۳۱ صفحہ ۲

ایہ بہتر ترجمہ قرآن مجید حدیث نہایت کارزار کیا ہے شجک ہوتا تھا اور بعد نماز پھر فقہ کا سبق عصر تک ہوتا تھا اور بعد عصر قرآن شریف کی تلاوت مشرب تک فرماتے تھے۔

باب سوم مصنف سید احمد خاں مرحوم و مغفور میں موجود ہے اسی سید میں حضرت مہنا صاحبہ شریفہ فرما ہوئے۔ اور حضرت مولانا مولوی عبد الخالق صاحب جو آپ کے خسر تھے آپ وہیں اسی اورنگ آبادی بیگم کی سہیلیں ویں و تدبیریں فرماتے رہے اور دن رات قال (دردنالی) اور کے ذکر خیر میں مشغول رہتے تھے۔ جہاں اب دہلی پبلکشن اسٹیشن ہے۔ آپ کا نام نامی آفتاب کی طرح اب تک مشہور ہے اور حضرت مولانا شاہ محمد اسحاق صاحب نواسہ حضرت شاہ مولانا عبد العزیز قدس اللہ سرہ العزیز محدث دہلوی سے سند حدیث نبوی اور بیعت مسنونہ کی اجازت حاصل فرمائی جبکہ شجرہ بیعت مطبوعہ روزنامہ چار سالہ کتب خانہ نذیریہ خانہ صفحہ ۱۷۱ بابۃ جنوری ۱۳۲۷ لغایت ستمبر ۱۳۲۷ء پر مرقوم ہے۔ تقریباً انہی سال تک دس و تدبیریں کی خدمت انجام فرمائی صدر اطلباء و علماء فیضیاب ہوئے۔ سکھیا حضرت مہنا صاحبہ :- اگلی رنگ پھر رہ بدن۔ سفید لمبوتری ڈارسی۔ بری جری آنکھیں۔ سرود قد سرخ چار خانے لدھیانے کی بنی ہوئی پجری سر پر باندھتے تھے اور بہت مختصر پجری مہنتی تھی۔ اور اسی طریقہ کی سرخ چار خانے کی لٹی اور مٹتے تھے۔ اور کبھی کبھی لٹی ردد زمین سرخ چار خانے کی اور مٹتے تھے۔ نین مسک کا کرتہ عربی گریبان کا پہنا کرتے تھے جس میں گھنڈی انکم ہوتا تھا اور کبھی کبھی گریبان بھی کھلا رہتا تھا۔ اور نصف ساق کا پا جامہ اور حتی اردو بانٹ گول پیچے کی۔ ایڑی پٹھی ہوئی استعمال کرتے تھے۔ اور عصا بھی ضعیفی کے باعث ہاتھ میں رکھتے تھے۔ عینک بھی نہیں لگائی۔ ایک آنکھ کی روشنی آخر دم تک رہی مورخہ ۱۰ رجب المرجب ۱۳۳۷ مطابق ۱۳ مارچ ۱۹۱۷ء بروز دوشنبہ مغرب و عشاء کے درمیان بمراہیکسو وٹل سال اس دار فانی سے رحلت فرمائی۔ اور اسی شب کو غسل دیکر آپ کا جنازہ مسجد حضرت میاں صاحب والی میں رکھ دیا گیا تھا۔ بعد نماز صبح جناب مولوی سید محمد عبد السلام صاحب مرحوم جو آپ کے بڑے پوتے تھے ترجمہ قرآن شریف سے فاتح ہو کر آپ کے جنازہ کو لیکر چلے اور آپ کے جنازہ میں دونوں طرف کندھا دینے کی غرض سے بڑے بڑے بانس لگا دے گئے تھے اور نماز جنازہ جم غفیر کے ساتھ عید گاہ شاہی میں ہوئی اور آپ کے بڑے پوتے سید محمد عبد السلام صاحب مرحوم و مغفور نے نماز جنازہ پڑھائی آپ کے جنازہ کے ساتھ بہت بڑا ہجوم تھا۔ اور بیرون ممالک سے بھی تعزیت کے بکثرت تار آئے ہجوم کی وجہ سے ہر شخص کو کندھا دینے کی سعادت حاصل نہ ہوتی تھی۔ اور ہر شخص کو کندھا دینے کا سید اشتیاق رہتا تھا۔

بات شیدی پورہ قبرستان نوم پنجابیان عقب عید گاہ شاہی میں آپ کے مزار مبارک کا نشان اب تک موجود ہے آپ کے راہیں بازو آپ کی منجلی پوتی والدہ سید محمد عبد الغفور صاحب ناظر و اللطافہ نذیریہ محترم سید محمد عبد الرؤف صاحب مہتمم کتب خانہ نذیریہ خانہ کا نشان مزار مبارک ہے جنہوں نے اپنے دادا مرحوم کی تاحیات خدمات سے وعائیں حاصل فرمائیں اور ان مرحوم کی اولاد اور دیگر اعزاء و اقارب کے مزارات اسی احاطہ نذیریہ میں ہیں اور آپ کی پائیٹی آپ کے فرزند اکلوتے جناب مولوی سید محمد عبد السلام صاحب و جناب مولوی سید محمد الحسن صاحب کے والد محترم حضرت مولوی سید شریف حسین صاحب مرحوم و مغفور کا نشان مزار مبارک اب تک موجود ہے اور ان کے مزار کے سرانے گوند فی کا درخت ہے جنہوں نے آپ کی حیات مبارک میں سلسلہ ہجری میں علت

فرمانی تھی آپ کے ہر موعظہ میں صاف اور بدستور طلبہ کی ذہنی خدمت فرماتے رہے جو ایک درس گاہ پھاٹک جیٹ خان گلی ہینگا بیگ مسجد حضرت میا صاحب کے نام نہائی مشہور ہو اور انھوں نے ایک درس تدریس جاری ہے حضرت مولانا سید محمد نذیر حسین صاحب کا بوجہ خیال تطویل مختصر حال حضرات معروضین کیلئے

شیخ الحدیث حضرت مولانا مولوی سید محمد نذیر حسین صاحب محدث دہلی

صل خط

بسم اللہ الرحمن الرحیم

از عاجز محمد نذیر حسین بطلان برادر میرزا حسن صاحب سلم الہی کی بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ واضح باد کہ از دیر خیر و عافیت آن برادر مع متعلقان بوضع نہ بوسم از بخت تردد و تفکر لا حق حیرت ملال است لایتم کہ از خوشنودی مزاج خود دواز مرزہ خیر و دیگر و البکان مسرور نمون باشند کہ من و من طاعت حاصل شود و حیرت خود جو نویسم ضعف و ناتوانی و دوران سر از بس غالیست تا ہم ہم امور مرجع خیر و صلاح سر انجام میدہم عاقبت ما و شما بخیر باد بر باری العباد و ہم خورد و کلان در دنیا بخیریت اند و بدہ نسیم و سلام میرساند معقب ہا و از ما و از دیگر خورد و کلان انکار دعا و سلام میرساند خداوند عالم السلام خیر انجام



لکھا گیا ہے جن صاحبوں کو اس علامہ دہلی کے مفصل حالات دیکھنے کا شوق ہو وہ الیات بعد الیات مصنف جناب مولوی فضل حسین صاحب مطبوعہ صوبہ بہار ملاحظہ فرمائیں یا دارالکتاب دہلی، مصنف جناب مولوی بشیر الدین صاحب مرحوم و مغفور خلعت الرشید علیہ السلام حضرت مولانا مولوی حافظ محمد نذیر صاحب (جلد دوم صفحہ ۲۵) اور حضرت العالم بوقاۃ محدث العالم، باہتمام مولوی سید محمد عبدالرؤف صاحب طبع کرانی جو دارالکتاب حضرت مولانا سید محمد شریعت حسین صاحب ابن مولانا شیخ لعل حضرت میا صاحب رحمۃ اللہ علیہ اور مختصر حالات روئنداد چار سالہ بابت ماہ جنوری ۱۹۳۲ء و ۱۹۳۳ء شمس ۱۲۹۳ھ صفحہ ۳ پر درج ہیں۔ حضرات شائقین دارالمطالعہ نذیریہ عام ۱۴۰۸ھ میں ملاحظہ فرما سکتے ہیں۔

ماہی لفظہ:-
عاجز سید محمد عبدالرؤف ناظم نذیریہ
پبلک لائبریری پھاٹک جیٹ خان دہلی
و مینچس:- تربیت گاہ بنات مدرسہ
نذیریہ پھاٹک جیٹ خان دہلی



کتابت

شمس العلماء شیخ اکمل علیہ الرحمۃ حضرت مولوی محمد سعید الداعی مدظلہ العالی

محذرت و معلو

دُرِّ مَطْلَعِ حُجُبِ الْمَطَالِ مَطْوَعِ كُرْدِيدِ

سید المحدثین مولانا حافظ سید محمد عبداللہ صاحبِ محبت حضرت خلیف اکبر مولوی سید محمد شریف حسین دہلوی نے اپنے یہاں سے
اور دیگر مقامات سے خطوں کی تلاش فرما کے نقل یا اصل بھیجی جس سے مجھے بہت مدد ملی بعد ازاں ان کے بھائی سراج العلماء
والمفسرین مولانا الحاج عزیزی سید محمد الوائس صاحبِ خلعت اصغر مولوی محمد شریف حسین صاحبِ محدث سلمہ زبیر و جانشین
حضرت میاں صاحب امام مجدد رحمہ نے نہایت گراں بہا اعانت کی کہ تدوین کے لئے متواتر تاکیدیں فرماتے رہے۔

میں ان تمام حضرات کا اخلاص مندانہ عقیدت سے سپاسگزار ہوں اگر حضرات موصوف الصدر یا حضرت کے
معتقدین و مسترشدین و خادین میرے حال پر نوازش فرماتے تو میں کسی طرح اس امر متعم بالشان کا انصرام نہ کر سکتا
مجھے جعفر و شوری خطوط کے یکجا کرنے میں ہونی اس کلامیان کرنا فضل ہے کیونکہ تالیف و تصنیف کے وقت کبھی آسانی
سے سامان جمع نہیں ہو سکتا ہے۔

انفس تو مجھے یہ ہے کہ حضرت شیخ رحمہ کی سوانح عمری کے ترتیب کے زمانہ میں میرے پاس معلیٰ بالقابہ کے جس قدر
مکاتیب تھے وہ منظر پوری بچھڑے گئے تھے ان کی نقلیں میں لے رکھ لی تھیں وہ کچھ ایسے بدربط خط میں ہیں جن کو میں بشکل
پڑھ سکا اور پھر صاف کرنا جتن میں بہت وقت ضائع ہوا۔

اکھبر اللہ ترتیب مناسب ہو گئی جس میں میں نے تکلف و تصنع کچھ نہیں کیا جیسے جیسے اصل یا نقل خطوط کی آئی گئیں
ان کو صاف بخط لایقرا کر کے واپس کرتا رہا۔ ان سب امور کے بعد اگر اپنے مکرم معظم قدردان حضرت مولانا حافظ
محمد عبداللہ صاحب انصاری غازی پوری کا شکریہ ادا نہ کروں تو یہ حد کفران نعمت ہے جنہوں نے نہایت اخلاص
سے ان مکاتیب کو کئی مہینے اپنے پاس رکھ کر متواتر پڑھا اور بعد اظہان کے مجھ سے فرمایا کہ اس کتاب کی اشاعت نفع اسلام
ہے جس کا اجر اللہ تعالیٰ بخشے گا۔ اور ضرور نواب ملے گا۔

آہ معلیٰ بالقابہ درمرض فالج بتاریخ ۲۷ محرم الحرام ۱۳۵۴ء کو اس دار فانی سے ولت فرمائی اور بارغ شہیدی پرہ گورستان
قوم پنجابان عقب عید گاہ شاہی احاطہ تدیریہ میں مدفون ہیں۔

سید محمد ابراہیم صاحبِ واپسی حج الحرمین شریفین بتاریخ ۲۷ محرم الحرام ۱۳۵۴ء جہاز میں انتقال فرمایا



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

مکاتیب نذیر شریعہ العلامہ شیخ اہل علم حضرت مولانا مولوی سید محمد نذیر حسین صاحب محدث و مکتبہ

الحمد لله واستعينه وتوكله وتسليم

تشکر خیریت والادب احباب و الا خطاب سلمہم ربہم

تدوین عالی صحائف اعلیٰ حضرت امیر المؤمنین فی الحدیث والتفسیر امام عصر مجدد مائتہ رابع عشر رضی اللہ عنہ ز دہلوی بکانبہت
ہی محال تھا کیونکہ معلیٰ بالقابہ کے در دولت پر کوئی دفتر ان مناسبتیں فیض منظر کا مرتب نہیں کیا جاتا تھا اور نہ کوئی خلاصہ کسی کتاب
میں لکھنے کا دستور تھا لہذا اقطار عالم سے فراہمی مکاتیب کے لئے التجا کی گئی میرے مکرم مولانا سید احمد حسین صاحب
مدیر شعبہ ہند میرٹھ نے میری درخواست نہایت شہد سے بفرط اتحاد شائع و ذائع فرمائی تو سب سے پہلے میرے
مکرم دوست افضل المحدثین مجتہد مطلق مولانا محمد شمس الحق صاحب ڈیپلومی (عظیم آبادی) نے میری ہمت کو بڑھانے کے اپنے
اجاب و شناسا سے خطوط مانگے اور میرے پاس بھیجنے لگے پھر میرے مکرم بھائی (رح) کے صاحبزادہ والا راز

۱۔ حضرت سلاۃ الاولیاء زبدۃ الاصفیاء مولانا سید غفرلہ حسین صاحب خلیف الرشید حضرت میان صاحب امام مجدد درجہ اہل اللہ تعالیٰ ۱۲ غزوہ صال
۲۔ حرادی الثانی ۱۳۳۵ھ ۱۲ روٹن ۱۱
۳۔ حضرت مولانا کا وصال حقیقی ۱۳۳۵ھ میں ہوا ۱۱ اللہم اغفرہ
۴۔ شمس العسلار حضرت مولانا مولوی سید محمد نذیر حسین صاحب محدث و مکتبہ

خطبہ

یاستعان عونک ایک تین

درپردہ نیست

سخنیکہ در گوش شنوا جانگیر و دماغ پذیرد -
چیزیکہ دیدہ بینا و دیدن نخواهد تا زگی بنفش نیفزاید اہل خرد
گفتہ اند کلام سادہ نرم باید و آئین نجارشس جاں گزرا
نباشد با نکہ دل را و روح فزا بود تحریریکہ از میں بہرہ نلار
سودے بنخشہ مطالب را بہ پیرایہ دراز تر و در آوردن
تملقانہ روشس است بلکہ سامع را طولش کالتے و ہد
و در دل جائے نیابد بنگرید و در قرآن مجید کہ حضرت
سلیمان علیہ السلام بالفاظ موجز دگر جامع (ملکہ بلقیس

خطبہ

اے مرد کر نیوالے تجھ سے مدد چاہتا ہوں عانت کیوں ہے مخصوص
تو ہی ہے۔

مشہورات ۷

کہ حیوات کان میں نہیں ساتی ہے اسکو دماغ قبول نہیں
کرتا ہے اور جو چیز آنکھوں میں نہیں ساتی ہے اس سے آنکھوں
میں تازگی نہیں آتی ہے عقل مندوں نے کہا ہے کلام سیدھا
سادہ نرم ہونا چاہیے۔ لکھنے کا طرز پریشان کن نہ ہو بلکہ دل
پسند مسرت افزا ہو اور جو تحریر اس قسم کی نہ ہو وہ فائدہ
سے خالی ہوتی جو مدعا رکھو طویل پیرایہ و خلالت واقعہ مضامین
میں بیان کرنا خوشامد نہ روش بلکہ کسنے والے کی واسطے
طولانی مضمون سبب کلفت کا بن جاتا ہے اور دل مطمئن نہیں

والیہ سہارا تلقین حق نوشتند اثرش چنان مرتب
شد کہ بے نال حاضر دربار سلیمانہ گردید و ہر چہ
پیش آمد داستان گزار میدانند حضرت سرور
کائنات مولانا مولی الثقلین جد احسن صلعم برائے
دعوت اسلام عظیماد مرزبانان گیتی را خواندہ بمضامین
مختصر بلا تصنع و بے غلو تبلیغ ایمان فرمودند اثرش
جذب مقناطیسی پیدا کرد کہ جوق جوق مروان عرب عجم
پیش عتبہ علیہ السلام آمدہ کلمہ توحید میگفتند پس
وے جان نشینان حضرتہ سلام علیہ همان شیوہ
مرصیہ ورزیدند فتوح متکاخرہ یافتہ بر اعلا رکلتہ الحق
فائز شدند بعد قرون خیر خلافت حقہ از دست رفتہ
مملکت عضو پس پیداشد بادشاہان دنیا دار آمیزش
عجمیان مژور نمایش را پسندیدند زبان آدراں
ہم چا پوسی و کاسہ لسی آئین گرفتند جائزہ گراں یافتند
الاطر سلف صالح ببادارہ خلف را بسہ چال نکبت
انداختند از ہمیں نگار شہا درالوے سود قوت
سامع و بینا نیز فرو البتہ دلع بامستعارات و اہمیہ و
آر و مخرت فر سودگی فراواں و یے پایاں یافت -
ارباب دین نیز برقرار زمانہ نظر کردہ بادل ناخاستہ
و خاطر ناشاد ہماں روپہ ورزیدند و خامہ فرسایہا
بکار بردند جناب امام مجد و الف ثانی رضہ خدا یا

ہو تا ہے قرآن مجید میں غور کریں کہ حضرت سلیمان
علیہ السلام نے مختصر جامع الفاظ میں ملکہ بلقیس والیہ
سبا کو دعوت حق کا خط لکھا اس کا اثر اس قدر ہوا
کہ فوراً بالفس نفیس خود حاضر دربار حضرت سلیمان علیہ
السلام کے ہوئیں اور طولانی مضمون کو موجودہ دور میں
داستان گو کا قصہ تصور کرتے ہیں ہمارے آقا جناب
حضرت سرور موجودات و آقاے دو جہان حضرت احسن
وحسن علیہما السلام کرنا محمد الرسول اللہ علیہ السلام اللہ تعالیٰ آپ پر
جنت نازل فرمادے انہوں نے جس وقت اسلام کی دعوت دی اور
بڑے بڑے رؤسا و بادشاہوں کو اسلام کی طرف بلایا تو
مضامین مختصر جس میں کچھ بناوٹ و بڑائی نہ تھی تبلیغ ایمان
کی کی جس نے اثر مقناطیسی پیدا کیا کہ عرب و عجم کے لوگ
جوق جوق حاضر دربار عالی ہو کر مقرر کلمہ توحید ہوئے بعد اس
کے وہی لوگ تھے اصحاب حضرت صلعم اللہ تعالیٰ ان پر سلام
و رحمت بھیجے وہی طریقہ پسندیدہ انہوں نے بھی اختیار فرمایا
اور فتح کثیر حاصل کر کے اعلا رکلتہ الحق پر کامیاب ہوئے بعد
گذرنے زمانہ خیر و برکت کے حقیقی خلافت ہی ماتم سے گئی اور
سلطنت جاہلانہ ظاہر ہوئی دنیا دار بادشاہوں نے جمیوں کے
میل جول سے مکر و دلفریب باتوں کو پسند کیا مقرر و شاعروں نے
خوشامدانہ طرز اختیار کر کے انعام و اکرام و خلعت بیش قیمت حاصل
کئے لیکن روشش اگلے نرگان کا چھوڑ کر پھلوں کو بدبختی کے جال

۱۔ غیبہا فحات چوب باین درکہ پابراں سے ہند و ہندی دہلیز ۱۱ صراح و منتخب

۲۔ سدہ بضم و تشدید دال در عربی بمعنی آستانہ ۱۲ صراح -

۳۔ سنہ لفتح اول و کسوف ثانی و یاسے تخیانی مشد بمعنی روشن و بلند ۱۳ منتخب

بیامرزاد، فیضمن اصلاح طرق درویشی و قلع و قمع بدعات
 شرعیہ نگارش را بنوع شائستہ رواج دادند الفاظ
 توصیفیہ و کلمات خوشامدانه قبلہ دو جہاں کعبہ زماں خداوند
 خدائیکان فیض رساں عالم و عالمیان ظہیر الاسلام رشک
 قاضی غیرت خاقانی سرتاج اکاسرہ سردار قیصرہ دلی نعمت
 و خداے بر آسمان مست و شما خداے بر زمین وغیرہ وغیرہ
 را بر انداختند مگر صرف بزمرہ صلحا و درویشاں خدا آگاہ
 چند سے رائج ماند باز ہماں آس در کاسہ آمد حضور قدسی
 سیرۃ جامع شریعت و طریقت ناشر الوحی جمع الحسین
 امیر المؤمنین فی الحدیث و التفسیر سیدنا و مقتدانا شیخنا
 و شیخ الکمل فی الکمل امام عصر محمد و مائتہ رابع عشر از
 دین محمدیہ بدعات و مخرخافات را بر آوردہ خدا پر و ماں والدہ
 جویاں را با لطافت اشفاق کیش محمدیہ اعلیٰ صاحبہا الصلوٰۃ
 و السلام تراختہ از سیہ مغاک مگر ہی بر آوردند و از مائتہ
 انعام محمدیہ بہرہ بخشیدند و مجددانہ احیاء سنت و اہل سنت خرافات
 فرمودند اندر روپند گفتنی و نوشتنی رابطہ زقرین ثلاثہ مشہود
 بالخیر و القاب مناسب شائع و فائع نمودہ منتہا بحباں
 پسینیاں و آیدگاں نہادند بندہ کہ زلہ رباعے خواں

میں پھنسا گئے اگا یدہ و اگا الیہ سر اجیو
 اس قسم کی عبرت و طویل تحریر نہ بعیرت افزا نہ مفید نہ
 سامعہ ہوتی ہے۔ ہاں دماغ و اہمہ استعارات و خرافات
 پاؤں سے تھکان بید حاصل کرتے ہیں دیندار لوگوں نے بھی
 زمانہ کی رفتار پر نظر کر کے طوعا و کرہا ہی طرز اختیار کئے و مضبوط
 آرائی کرتے تھے جناب امام مجدد و الفت ثانی ہذا خدا کو
 بخشنے انہوں نے فقیری کے اصلاح و رو بہ دعائے شرعیہ کے
 ضمن میں طریق مناسب کے ساتھ تحریر کا بھی رواج دیا۔
 تعریف کے الفاظ و خوشامدانه کلمات مانند قبلہ دو جہاں
 کعبہ زماں خداوند خدائیکان۔ فیض رساں عالم و عالمیان
 ظہیر الاسلام رشک قاضی غیرت خاقانی سرتاج اکاسرہ
 سردار قیصرہ دلی نعمت و خداے بر آسمان است و شما
 خداے بر زمین وغیرہ وغیرہ اکو متروک کیا و کرایا۔ مگر طبقہ صلحا
 و درویشوں میں صرف القاب خدا آگاہ تھوڑے زمانہ تک
 جاری رہا پھر وہی طریقہ سابق پلٹ آیا حضرت قدسی سیرت
 جامع شریعت و طریقت پھیلانوالے قرآن پاک وحدیث ثمرین
 کے جمع نیکی و دنیا و آخرت کے امیر المؤمنین حدیث و تفسیر
 ہمارے سردار و پیشوا شیخنا و شیخ الکمل فی الکمل امام زمانہ

سلمہ روشن ابی داؤد وغیرہ (کتب معتبرہ حدیث، وارد است ان اللہ یبعث الرسل بالبرکات و الاثمۃ علیٰ کل راس مائۃ سنۃ من یحییٰ دہاک
 امر و نہیہا مراد از سر صدی اتفاق اہل حدیث آخر صدی سنت و علامات و شرط مجددانہ سنت کہ دوسے عالم باشد یا علوم ظاہر و باطن و نفع از مدرس و تالیفات
 و تذکیر و شائع باشد و در احیاء سنن و محو بدعات سرگرم بود و او آخر یک صدی و اول صدی دیگر است ہاں علوم و شیوع انتفاع از وہاں پس فضائل شتیہ اوصاف
 پیہ حضرت ناشر الوحی امیر المؤمنین فی الحدیث مولانا السید محمد نذیر حسین رفا علی صوت ندا میکند کہ دوسے رفا مجدد است نہ مجدد صدی بلکہ
 مجدد تمام صدی بلکہ تا اتمام ہزار است چہ کہ جامع بین الحقیقت و الشریعت بود و علوم تقسیم (سیما کتاب و سنت) از ذات عالمین
 شیوع یافتہ و تصوف کہ مفرح احوال و یث رفاق و آیات قرہیب و ترغیب است روز دیگر پیوستہ و علما رقی و متفویین مرکزیدہ بر تہجد شمس

حضور معلیٰ القابہ است و از نعماء لا احصی درکات
 لا انتہا بہرہ عطا ثورہ اند میخواست کہ طرز تحریر مبارک یکم
 صد اسپاس الہی کہ ازین دولت ہم حرمانے نہادند
 آرد و اشتم کہ یریلغ مارجلیلہ و مفادضات رمتشیہ آستانہ
 تجدید را گروا ورم مشاغل خدمت را خانہ برباد باو کہ از فضل
 جلت بر تہیہ و اسپیج خویش کامیاب نشدم کہ الام بہرم
 اقتاد و برن تفرقہ خرمن جمعیتہ را پاک بسوخت آہ کہ حضرتہ
 معلیٰ القابہ را برائے وصال حقیقی سفر معنوی پیش آمدہ
 را چپ کردہ حریفانہ بہار از چہنیم پغچہ من ماندم و ہنگام
 شکفتن بگزست ۛ اَللّٰهُمَّ اَخِفْ اَزْرَارَ اَنْ طَرِيقَ اَمِّ اَبَتِی
 بنگارش سوانح عمری معزی الیہ وجوئے بندین فتادی شریف
 در بر خے برگرد آوری تصنیف منیف فتاشہ ہنگام فراخوال
 خود یا مورہتم با نشان پرداختن من اسیمہ سر را کہ از صدآ
 ہجران زیارہ صوری و مصائب فراق دیدار مجازی شیخ عالی
 نشان اَسْکَنَہُ اللّٰہُ فِی الْجَنّٰتِ جگر خستگی دل رسیدگی
 افزوں بر افزوں دارم، تشنت بال سدرا ہم شد فلہذا
 حراں را بچہ خود پیروں از شمایا قتم یاراں ہم مشرب
 (کفر لہم اللّٰہ و سقیم مشکوٰۃ رنجوری طرہ تنکیم را

کے تجدد وجود میں صدی نے خرافات باتوں و بدعات مذمومہ
 کو دین محمدیہ سے مکمل دیا اللہ سے لوگائیدارے و طالب
 خدا کو خلق و سیرت و عادت محمدیہ سکھا کر گھراہی کے گوشے تاریک
 سے باہر لایا اور خان نعمت محمدیہ سے بہت حصہ مرحمت فرمایا
 و مجددانہ طریق پر احیائیت و مثانہ اداسیات و خرافات کا کیا
 دہند و نصلح بذریعہ تقریر و تحریر کے مثل قرون ثلاثہ مشہور بالآخر
 کے و القاب مناسب کو شائع و مشہور کر کے احسانات جان پر
 پچھلوں و آئیوالوں کے رکھا اس عاجز نے کہ پس غور وہ حاصل
 کر نیوالا خواہیچہ حضور معلیٰ القابہ کا ہے بغیں و برکتیں سجد
 و بے شمار سے سرفراز فرمایا ہے، چاہا کہ طریقہ مبارک حاصل
 کروں اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اس دولت سے بھی محروم
 نہ رہا تمنا رکھتا تھا کہ فرامین و خطوط آستانہ سے چلے ہوئے
 کو جمع کروں مشغولیت کا گھر برباد ہو کہ باعث عیدیم الفرمستی
 کے اپنے ارادہ پر کامیاب نہواں و نعم کا پہاڑ سر پر ٹوٹا جلدائی
 و مفارقت کی بجلی نے میرے جمعیت کے کھلیان کو بالکل جلا دیا۔
 افسوس کہ حضرت معلیٰ القابہ کو سفر آخرت پیش آیا ہے
 راہ چپ کردہ حریفانہ بہار از چہنیم پغچہ من ماندم و ہنگام شکفتن بگزشت
 آہی بخندے میرے برادران طریقہ کی ایک جماعت لکھنے

در بقیہ صفحہ گذشتہ، شہادت دادہ اند و ہرچہ مصائب کہ بجناب شیخ مجدد الف ثانی رہ بودیگر آمدہ پیش آمد باحضرت ہم رسید مثلاً چندے
 جس (حوالات) و ہمت آمیزش بغاوت انگیزاں سلطنت ہم نصب گردیدہ بود الحمد للہ کہ بعد تفحص و تحقیق ضابطہ از حوالات (مجلس راہی)
 خلاص یا مستند ہیں او ہمکہ معظمہ حضرات مخالفین الزام اعتزال و ترک تقلید و کفر و غیرہ وغیرہ براہیختہ الابد یک شب
 از پیشگاہ شریف صاحب مکہ فی تصویری ثابت شدہ از نظر ہندی جدا شدہ بودند ۱۲ اشاعۃ السنۃ الحیوۃ
 بَعْدَ الْمَمَات

لہ تشنت بفتح اول و تار فوقانی مشدودہ و مفہوم و بعد از فوقانی پر آگندہ شدن دہریشائی ۱۲ کنز و منتخب و غیاث اللغات ۱۲

تسلیم خویش در ماتھا عطا کردہ آرمیدگی بخشیدند
ویراں آوردند کہ عاجلانہ کمر ہمت بستہ بتدوین مفاد ذات
شیخ جنت مکان ذخیرہ حسنات اندوزم درہ آردی
باجیار و اصد قار سپارم احباب عالی مقدار و رفرا ہی
سامان تدوین مرا گر انبار احسان نموده از اقطار متدرد دیگر بلا و
ماوراء ہند یر بیغ مار بالسنہ تازی و پارسی و ریختہ (آردو)
بدست آوردہ بمن رسانیدند کہ نگاہ سے محبت را سپاس
گزارم چنانچہ اس بخش نخلین است و تاریخ آغاز تدوینش
شمس الفیوض و انجاش را۔ مفاد ذات۔ افاضت و فی
خورشید معروف یر بیغ جلیلہ است امید کہ فارسی پندار
و ریختہ نگار را بصیرتے خواہد بخشید و اگر حیات مستقام
جواب ندادہ بتدہ حقیر بخش دوہیں لسان عربیہ پیش خواہد گردانید
انشاء اللہ تعالیٰ از نیجائش بخشندہ حقیقی و بگری بچوں و سچوں

چہ شرح وہم کہ از من فاقد البصیرۃ و لاشی فی الحقیقت پامال
یاس و حرمان مضحل و پریشان نقد جمیست بباد دادہ بکیس از سر
افتادہ اینچنین کار و شوار و امر محال انجام پذیر رفتہ۔ خدا یا
بندہ سستہام را آمرز شے بدہ و برگارم مرہمے بندہ معاصم
بذیل عفو پوش و پوز شرم پیر افتادہ خویش را و ستگیر و
بحالت احتضار از لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ صلعم زانم را
شرعے عطا بقرا آمین ثم آمین۔

میں سوانح عمری حضرت ممدوح کے اور ایک پارٹی جمع کرنے
میں فتاویٰ شریف کے اور کچھ دوسرے حضرات جمع کرنے میں
تظنیف عالی کے دوڑے الغرض سبھوں نے اپنے حسب
حال کام جلیل القدر اختیار کیا مجھ پریشان حال کو کہ صدمہ
سے محرومی زیارت و مفارقت دیدار کے شیخ عالی شان
آسکنۃ اللہ فی الجنان کے اس درجہ خستہ جگر و پریشانی
دل لاسق حال ہوئی کہ دل قابو میں نہ رہا آخر پر آگندگی دل
مراحم راہ کی ہوئی اسلئے بد نصیبی کا حصہ اپنے واسطے زائد
حساب و شمار سے پایا یا ران طریقت را اللہ تعالیٰ ان کو بڑھائے
اور کوشش کو ان کی قبول کرے، میرے مرض اضطرار و
اپنے تسلی دل کے واسطے دو اعیانت کر کے راحت بخش ہوئے
اور مجھے اس یات پر آگاہ کیا کہ جلد کمر ہمت باندہ کرجم کرنے
میں خطوط شیخ (جنت مکان) کے ذخیرہ نیکیوں کا جمع
کروں اور سراج نام کار و دستوں کے سپرد کروں دوستان
عالی مراتب نے جمع کرنے میں سامان تالیف کے مجھے گراں
بار احسان کا فرمایا اور اطراف ہند و اوسوائے ہند کے
دوسرے شہروں سے خطوط فارسی و اردو زبان میں مہیا
کر کے مجھ عاجز تک پہنچائے میں دوستوں کی و شروہ و
کا بہت شکر گزار ہوں۔ چنانچہ یہ پہلا حصہ ہے۔

فروع تدوین و تالیف کی تاریخ شمس الفیوض ہے اور
اور اس کے انتہا و ختم کی تاریخ مفاد ذات۔ افاضت و فی
یر بیغ جلیلہ ہے۔ امید ہے کہ تحریر فارسی کے پسند کر نیوالے
و آردو لکھنے والے کو فائدہ محتدہ ہوگا۔ اگر حیات مستقام
نے وفا کی تو یہ عاجز دوسرا حصہ بھی جو زبان عربی پر نشان
ہے ہدیہ ناظرین کرے گا انشاء اللہ تعالیٰ لطف و بخشش کا

الملمس:- خادم قوم

حمید غفر رضوی

۲۱ رذی الحجۃ المکرم ۱۳۲۸ھ ہجریہ مصادف

۲۲ رجب ۱۹۱۰ء میلادیہ

مقام:- صمدن ضیت من الحزن و

الحزن مضاف فرخ آباد

مالک لاریب کے کیا شرح کروں کہ مجھ بے بصیرت و بے تحقیقت
بتلانا امیدی و بے نصیبی و ضعف و پریشانی و کجی کا نقد اٹھ
سے کیا ہوا یہ یار مددگار اس قسم کا کام دشوار بلکہ محال
پایہ انجام کو پہنچا آئے خدا بندہ مضطرب و پریشان کو بخش اور اسکے زخم
پر مرہم رکھ اور اسکے گناہ کو دامن عفو سے چھپا اسکے عذر کو
قبول کرا اپنے در پر پڑے ہوئے کی دستگیری کرا و موت کی موت
کلمہ کلا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ سے زبان کو عزت عطا
فرما۔ آمین ثم آمین۔

الملمس:-

خادم ق

حمید غفر رضوی

۲۱ رذی الحجۃ المکرم ۱۳۲۸ھ ہجریہ مصادف ۲۲ رجب ۱۹۱۰ء میلادیہ

مقام:- صمدن ضیت من الحزن و الحزن مضاف فرخ آباد

مکتوبِ اول

در اعلان اسلام تشویش نباید نمود

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

از عاجز محمد نذیر حسین بخد مت عالی لاله منشی گویند پرشاد صاحب واضح باوجود شمار نعمت اسلام روز افزون روزی گناہ و اخلاص نامہ رسید در اعلان اسلام خود تشویشی کہ نوشته اند بالکل ضعیف محبت است خداے تعالیٰ از شادی دختران فراموشی خواهد داد ہمارہ توحید و رسالت محمدیہ اقرار بر زبان و تصدیق بقلب میکرده باشند و از نماز و روزہ و سایر عبادات گاہے تغافل بمیان نیامد محبی مولوی شیخ عبد اللہ صاحب تلقینے کہ فرمودہ اند بسا مستحسن است اے ہرادر زندگی فانی است و بقبر اے معبود است عبادات سرمایہ حیات است ہموارہ در انہماکش کوششند و زود با اعلان اسلام توجہ بلیغ بکار برند اگرچہ سلم و مومن ہستند فانما از خلق محاسن و لباس کفار اجتناب نمی کنند حالانکہ مَنْ قَسَمَ بِغَوْلٍ قَوْمٌ مِنْهُمْ مشہور است والسلام علی من اتبع الهدی۔ المرقوم ۱۲ ربیع المکرم ۱۳۶۹ھ

مکتوبِ دوم

مسرت اعلان اسلام

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بہ سلاخط

اسلام کے اشتہار میں ترو و ذکر ناچا ہے

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

عاجز محمد نذیر حسین کی طرف سے لاله منشی گویند پرشاد صاحب کی خدمت میں راضی ہوا اللہ تعالیٰ آپ کو اسلام کی نعمت زیادہ عنایت کرے خط آپ کا ملا اپنے اسلام کے اظہار میں جو ترو و ذکر تحریر میں لاتے ہو سر اسر مرکز دلیل ہے اللہ تعالیٰ لکھنویوں کی شاکہ سے فراغت دے گا توحید و رسالت محمدیہ کا اقرار ہمیشہ زبان سے اور تصدیق دل سے کرتے رہیں اور نماز و روزہ و کل عبادات میں سستی نہ آنے دیں میرے دوست مولوی شیخ عبد اللہ صاحب نے جو تعلیم کہ آپ کو دی ہے بہت بہتر تعلیم ہے یہاں انسان کی زندگی فانی ہونیوالی ہے اللہ ہی کیوا سطر بقا ہے اللہ کی بندگی مال و دولت ہے اسی میں سرگرم رہیں اور جلد اسلام کے اعلان میں سعی کام میں لائیں اگرچہ حقیقت میں سلم و مومن ہیں لیکن شعاع و علامت اسلام جو منجھ ڈاڑھی کو موڑ دیتے ہیں اور لباس کفار سے پہن ہٹاتے ہیں حالانکہ مَنْ قَسَمَ بِغَوْلٍ قَوْمٌ مِنْهُمْ مشہور بات ہے سلامتی ہو اس جس نے ہدایت کی پیروی کی روزہ ۲۲ ربیع المکرم ۱۳۶۹ھ ہجری۔ اردہلی

دوسرا خط

اعلان اسلام کی خوشی

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

از عاجز محمد نذیر حسین بخدمت گرامی شفی کیا دین سنگ
صاحب - بعد السلام علیکم - واضح باو عنایت نامہ رسید
بدریافت خیریت اطمینانے یافتیم از اعلان اسلام ایشان
مسر نیکه دست داد و خداوند پیش کن زود بیا تید و در نجبا
درس کتاب دست بگیرید چه که ما شاء الله تعالی در خوبصیرت
معقول میدانند و جانب کتب ادب ہم میلے دارند و درین مدرسه
آہم ممکن است اسکے برادر نام خود را ترمیم کنید بداندیکہ گیا
دین می نویسند ہر گاہ کہ دین برقت چه باقی ماند -
بدانست بندہ بشیر الدین خاں بسیار خوب ست آنکہ دو کاغذ
سرکاری ضلع میرٹھ نام ہندی است بشیر الدین خاں عرف
کیا دین سنگہ باید نویسا بنند چونکہ مجروح ہستند نکاح
ضرور باید نمود بخدمت مولوی رحمت اللہ صاحب نوشتہ ام
ند میرٹھا سب خواہند کرد برائے بیعت من نوشتہ اند
بسیار بہتر است اسے برادر بیعت حقیقی و خالص آن بود کہ
ہنگام قبول اسلام اقرار بجانب احدیت نمودند ما شاء الله از
ارکان اسلام ہمایاں توجہ مولوی صاحب ممدوح آگاہی
میدارند الامین فقیر فرض است کہ تلقین اقرار توحید و رسالت
محمدیہ کنیم و فیکہ تشریف خواہد آورد ہوا چہ ہر چہ میدانم پیش
خدا ہم کرو آنکہ عمامہ من طلبیدہ اند برادر ہم (ہنہم) از فضولیات
است مگر بعل بنویں مخصوص ترین آہند عمامہ کہ مشعل دام میفرستم بسیار بومیہ است
اگر چہ صاف و شستہ است قبول بفرمایند و دائما از خیریت
خود و آگاہی میداودہ باشند و ہرگز از عمر و زید نترسند قانون
انگریزی کسی را از ارث محروم نکرده است بر مواضع و املاک
موردی خود قبضہ میدانستہ باشند بدر گاہ خدا
تعالی و عار میکنم کہ ایشان را از غرور و حسادت و معاندین مصون والا

عاجز محمد نذیر حسین جناب شفی کیا دین صاحب
کی خدمت میں السلام علیکم کے بعد واضح ہوا آپ کا خط پہنچا
خیریت معلوم کرنے سے تشفی خاطر ہوئی آپ کے اعلان اسلام
سے جس قدر کہ مجھے خوشی ہوئی ہے اللہ ہی کو علم ہے میرے
پاس جلد تشریف لایکے اور یہاں اگر سبق کتاب و سنت کا
شیخے کیونکہ آپ ما شاء الله تعالیٰ انھیں کافی معلومات رکھتے
ہیں علم ادب میں بھی درک ہو اس مدرسہ میں سب ہی قسم کی تعلیم ہو
لے بھائی اپنا نام پلٹو دے کہ آپ کیا دین لکھتے ہیں جبکہ دین چلا
گیا تو پھر باقی کیا رہا - میرے علم میں بشیر الدین خاں نام
رکھنا بہت مناسب ہے چونکہ سرکاری کاغذات ضلع میرٹھ
میں پہلا نام درج ہے تو بشیر الدین خاں عرف کیا دین سنگہ
لکھا نا چاہیے چونکہ آپا کیلے میں نکاح ضرور کرنا چاہیے -
مولوی رحمت اللہ صاحب کو لکھ چکا ہوں انتظام معقول کرنے
آپ نے بیعت کے بارے میں لکھا ہے بہت اچھی بات ہے
بھائی اصلی و خالص بیعت وہی تھی کہ قبول اسلام کی وقت
در بارہ حدہ لاشرکیہ میں اقرار زبان و دل سے کیا ما شاء الله
برکت توجہ سے مولوی صاحب ممدوح کے ارکان اسلام سے
خبر رکھتے ہیں مگر مجھ فقیر پر یہی فرض ہے کہ جلد ہذا اقرار توحید
و رسالت چھپے گا کروں جسوقت تشریف لائیں گے جو کچھ
جانتا ہوں روبرو پیش کروں گا آپ نے میرا عمامہ طلب کیا ہے
میرے بھائی یہ سب فضول بات ہے کہ نہ عمامہ میرے
پاس ہے بھیجتا ہوں قبول فرماویں اور خیریت سے اپنی ہمنیتہ آگاہ
کرتے ہیں اند ہرگز کسی سے خوف نہ کریں انگریزی قانون کسی کو ارث
سے محروم نہیں کرتا ہی مواضع و ملکیت موروثی پر اپنا قبضہ رکھیں
اللہ تعالیٰ کی درگاہ میں دعا کرتا ہوں کہ حاسدان و دشمنان کے شر سے

انشار اللہ تعالیٰ بدیگر اوقات چیرے ہم غلام نوٹ
 ایک حفاظت واسن میں رکھے انشار اللہ تعالیٰ پھر سیوت تھر کر
 مرقوم ۲۴ روزہ الحج ۱۲۶۹ ہجریہ از دہلی

انشار اللہ تعالیٰ بدیگر اوقات چیرے ہم غلام نوٹ
 المرقوم ۲۴ روزہ الحج ۱۲۶۹ ہجریہ از دہلی

مکتوب سوم آمادگی برائے مناظرہ دریاب تثلث

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

از عاجز محمد نذیر حسین بخدمت مسٹر ولیم صاحب واضح ہو کہ آپ کا خط پہونچا تثلث کے
 بارہ میں آپ کو مجھ سے مناظرہ کرنا منظور ہے تو مجھے بھی کوئی تامل نہیں ہے مسجد بھی موجود ہے تشریف
 لائیے مگر اسلامی طریقہ سے اندر مسجد کے جو تانہ جائیگا۔ فرش پر دوڑا تو مثل بندگان کے نشست فرمائیے میرے
 لئے بوریا کافی ہے۔ اور یہ بھی خیال رہے کہ خلافت تہذیب کوئی کلمہ کسی اکابر کی شان میں بان نہ نکالا جائے
 اور جس قدر آپ کے ساتھ صاحبان تشریف لائیں وہ سب مہذب و متین مزاج ہوں غصہ و دہنوں
 ورنہ ہنود کے نزدیک ایک سبکی ہوگی کہ اہل کتاب کے درمیان ایسی بے لطفی ہوگئی۔ میں کسی کو مسلمانوں
 میں سے نہ بلاؤں گا جو حاضر وقت ہوگا۔ وہ موجود رہے گا۔ آپ صاحبان کے لئے شربت و تھیرنی دوا کہ
 موجود رہیگا۔ مگر وقت اس کے لئے صبح کا نہایت مناسب ہوگا۔ ۲۴ ارجمادی الآخر ۱۲۶۹ ہجریہ
 مسجد دہلی ہٹا لیا گیا
 جلی ہٹا لیا گیا چٹانک
 جلی خاں شری
 حاجی کریم آبادی

چوتھا خط

چوتھا خط
 تشریف آجانا حکم
 بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

رفوٹ مسٹر ولیم دہلی کے مشہور پاپری تھے
 اور عیادت کے مناظر تھے - ۱۲

مکتوب چہارم
 باستدعا تحکم
 بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

حَکَامِدًا اَوْ مُصَلِّيًا مُسَلِّمًا

از عاجز محمد نذیر حسین نجم دت مولانا بالفصل واولنا مولوی
محمد سعد احمد صاحب دامت حیاتکم بعد السلام علیکم ورحمتہ اللہ
وبرکاتہ معروض باوکہ دریں ولا مردمان مقابلیں نامیگویند کہ
مولوی ارشاد حسین صاحب رامپوری جواب نامصواب
معیار الحق بدست شش سال تحریر کرده اند و باز از طرف تہا
یعنی اس عاجز، جوابش نوشتہ خواہد شد پس درہیں
تسلسل جوابات مرۃ بعد از مرۃ منقضی شود اندرین معنی
احسن واولی آنست کہ از مولوی صاحب موصوف تحریر رسالہ
در فرض و واجب بودن تقلید شخصہ گفتگو نماید کہ این مسئلہ بحث
غنیاطے شود و تصفیہ یا بد بنا بران گفتہ مضائقہ نیست
لیکن حکم منصف مزاج کہ بر دلائل شرعیہ در مسئلہ
متعلقہ بدطولی داشتہ باشند و نظر بر اقوال مجتہدین
سابقین و علمائے لاحقین دارد، پُر ضرور است کہ دلائل
متین قائلین بفرضیت و وجوب انرا و مستد معانین
را ملاحظہ فرمودہ کار تحکم فرمایند و احد الطرفین را الزام
دہند لہذا بعد مشورہ چنان قرار یافتہ کہ عالم جامع العلوم
جناب مفتی محمد سعد احمد صاحب سلمہ ربہ ہستند ہمیں
جامع کمالات را حکم و منصف قرار دادہ از و شاں التماس
نمایند کہ در میان فریقین منصف بودہ احقاق حق مطابق
ادلہ شرعیہ فرمایند لہذا مکلف خدمت عالی میثوم
کہ حسبہ شد و شفقتہ علی خلق اللہ ملتزم مزامقرون
با جابت فرمودہ قدم رنجہ فرمایند کہ خیر ساری آمد و
رفت از سال داشتہ شود تا ایجا تشریف آرند و الا
اظہار حق ممکن نیست چہ دیگران دریں باب مہارت تام

حَکَامِدًا اَوْ مُصَلِّيًا مُسَلِّمًا

عاجز محمد نذیر حسین - جناب مولانا کی خدمت میں
جو کہ فضیلت میں مجھ سے بہت بہتر ہیں جناب مولوی سعد
اللہ صاحب لیکوں پر اللہ تعالیٰ آپ کو قائم رکھے۔ السلام
علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ کے بعد واضح ہو اچھل میرے
مقابل کے لوگ کہتے ہیں کہ مولوی ارشاد حسین صاحب
رامپوری نے عرصہ چھ سال میں جواب غیر مناسب
معیار الحق کا تحریر فرمایا پھر اس عاجز کی طرف سے جواب
لکھا جائیگا تا اسی تسلسل جوابات میں عمر تمام ہو جائیگی اور حل
مطلب ہوگا اس سے عمدہ صورت یہ ہے کہ مولوی صاحب
موصوف سے خود منصف معیار تقلید شخصی کے فرض و
واجب ہونے میں گفتگو کریں تاکہ مسئلہ متنازعہ طے پا جائے
اس پر میں نے کہا کئی مضائقہ نہیں ہے لیکن ایک حکم منصف
مزاج ہونا چاہئے کہ جس کو دلائل شرعیہ پر مہارت کامل
اور اقوال مجتہدین اولین و علمائے متاخرین پر نظر وسیع ہو کہ
فرضیت اور وجوب کے ماننے والوں کی دلیل اور منہ کرنے
والوں کی سند پر اچھی طرح غور و فکر کر کے حکم کا کام انجام
دے اور فریقین میں سے کسی ایک کو مورد الزام بنائے
اس لئے بعد مشورہ کے قرار پایا ہے کہ عالم جامع علوم
جناب مفتی سعد احمد صاحب ہیں ایسے ہی شخص جامع کمالات
کو حکم و منصف بنا کر ان سے سائل ہوں کہ ہر دو فریق
کے درمیان منصف بنکر مطابق ادلہ شرعیہ کے اظہار و اثبات
حق فرمائیں اسلئے مکلف خدمت والا ہوں کہ اللہ کے
واسطے اور خلق خدا پر رحم کرتے ہوئے میرے التماس کو وجہ قبولیت
کا دیکر یہاں قدم رنجہ فرمائیں کہ خرچ آمد و رفت کا روانہ کیا جائے

ندارند کہ افراط تقریط فریقین را ہدایت فرماید
ہذا عرض رسان است کہ التماس
مرا قبول فرمودہ از جواب با صواب سرور
و کامیاب خواہند فرمود و السلام مع الاکرام
خیر الختام۔

مکتوب پنجم

در احقاق حق جہن نامردی از موحیدین یکد

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

از عاجز محمد نذیر حسین بگرامی خدمت مولانا مفتی محمد سعید اللہ
صاحب رامپوری سلمہ اللہ تعالیٰ بعد السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ
واضح باد نامہ گرامی رسیدہ انتظام رافع کردنی الواقع از
عدم ایراد محبت نامہ جات خلجانے بود الحمد للہ کہ اطمینان
شد بیشک منصب افتاد تعلق ریاست از بس نازک است
فقدان فرصت بنگارش جواب نوشتہ اند بجاست (مولانا)
راہ سداور تقلید میسر نہ و خویش تحقیق میریزد ما شمار اللہ دیدہ
منصف داریہ بصرہ از بصیر مناسب پیشود کو را در ذر و نون
از چراغها سووے بر نمی خیزد مرا کہ جلشانہ و اشاعت
توحید و اذاعت قرآن و حدیث مامور کردہ است از لوم
لا کم خوف نیست دیدہ بینا دارم حاجت عصار و رفیق
قائد نیست سر کبھت ہستم اگر نذر دم قبول شد عاقبت
بخیر بود علماء آخوار و دیوبند و تمام ہند سگناں مساعی
و نگاہ کردہ جواب تالیف بندہ نویسند بندہ فقیر آمادہ
است کہ جواب مسکت ہر دفعہ خواہد داد انشاء اللہ تعالیٰ

جب تک آپ یہاں تشریف نہیں لائیں گے اظہار حق کا
مکن نہیں ہو کیونکہ اردو لوگوں میں ایسی قابلیت نہیں ہو کہ زبان
فریقین پر نکتہ چینی کر کے راہ ہدایت کی بتائیں اس لئے
عرض ہے کہ میرے التماس کو قبول فرما کر جواب احسن سے
محفوظ و شاد کریں والسلام مع الاکرام خیر الختام۔

پانچواں خط اثبات حق کے لئے کوشش چاہئے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

عاجز محمد نذیر حسین * * * بگرامی خدمت میں مولانا مفتی
سعید صاحب رامپوری اللہ تعالیٰ سلامت رکھے سلام
علیکم ورحمتہ اللہ کے بعد واضح ہو آپ کا خط وصول ہو کر میرے
انتظار کو رفع کیا حقیقت میں جناب کے عدم وصولی خط سے تردد
تھا اللہ کا شکر ہے کہ اطمینان ہوا اس میں کوئی شک نہیں کہ نقصان
کا منصب اور ریاست کا تعلق بہت نازک معاملہ ہے
عذر عظیم الفرضی کا جواب نے تحریر فرمایا ہے بالکل درست
ہے (مولانا) سیدھی راہ کو موسوم تقلید سے کر کے تحقیق کا خون بہا
ہیں ما شمار اللہ آپ آنکھ انصاف کی رکھتے ہیں چلیخ و رکھ آنکھ دلو
سے صحیح ہو سکتی ہو مابینا کو روشنی میں چراغ سے کیا فائدہ پہونچ سکا
ہے اللہ تعالیٰ جلشانہ نے مجھ کو توحید پھیلانے و قرآن و حدیث کے
اشاعت میں مامور کیا ہے ملامت کر موالے کی ملامت سے کچھ
خوف نہیں کرتا بینائی کی آنکھ رکھتا ہوں کسی کے رفاقت
و سہارے کی حاجت نہیں ہے پیشانی پر سر رکھتا ہوں اگر
میری نذر قبول ہوگی تو ہے نصیب اس طرف اور دیوبند

پس انھوں نے جو علماء کہ جواب معیار الحق متعدد دیکھا کرتے تھے
مگر مفتی صاحب عرب پسندارند کہ جواب کتاب من نیست
فضول خامہ فرسائیہا و دماغ سوزیہا بکار بردند بعض
احباب و تلامذہ فقیر قلم برداشتند ہمراہ تشفی دام
کہ نوشتن چہ سود و فتنہ کہ جواب معیار الحق خواہد رسید
آگاہی دادہ خواہد شد امید کہ بحالت اطمینان گاہ گاہے
از صحتوری مزاج شریف مع عیال اطلاع میدادہ
باشند۔ والسلام خیر الختام۔

اور ہند کے عالموں نے دُرودِ محبوب و کوشش کر کے میری تابعدار کیا جواب لکھا
بندہ فقیر و مستعد ہو کہ ہر مرتبہ جواب مسکت دیا کرے خدا نے چاہا تو پسائی
نہیں ہوگی مولویوں نے متعدد جوابات معیار الحق کے تحریر کئے مگر آپ
یقین کریں کہ میری کتاب کا جواب نہیں ہے بیکار نفع اوقات اور دماغ سوزی
کی فقیر کے بعض دوست و تلامذہ نے قلم اٹھایا کہ جواب لکھیں بعضوں کو
میں نے منع کیا کہ جواب لکھنے سے کیا فائدہ جسوقت معیار الحق کا جواب لکھا
خبر کر دوں گا امید کہ خالی وقت میں کبھی بھی خیریت مزاج مبارک سے
اپنے متعلقین کے مطلع فرمائے رہیں والسلام خیر الختام

معیار الحق رو تقلید میں تصنیف حضرت میاں؟

صاحب کی ہے جو کتنا تیریہ عالم میں موجود ہے جو

صاحب چاہیں مطالعہ فرما سکتے ہیں اور اس کا جواب بکرا

بھی دارالمطالعہ تدریس میں موجود ہے

حضرات شائقین ہر قوم و ملت مطالعہ

فرما سکتے ہیں فقط۔ بیحد عبد الرزاق غفرلہ

مکتوب ششم

تحقیق میل برائے نماز قصر بحالت سفر

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

از عاجز محمد نذیر حسین عفی عنہ بمطالعہ مشفق مہربان سید عبد الرزاق سلمہ اللہ تعالیٰ السلام
علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ظاہر ہو کہ تم نے اپنے خط میں جو حدیث بلوغ المرام کی عن انس رضی اللہ عنہ
کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اذا خرج مسباراً ثلثة امیال او ثلثة
فراخیح صلی رکعتین رواہ مسلم۔ نقل کی اور امیال و فراخیح کہ دریافت کیا ہو
کتب احادیث مثل فتح الباری شرح بخاری و اشعۃ اللمعات شرح مشکوٰۃ
و نووی شرح مسلم و مظاہر حق وغیرہ سے ثابت ہوا ہے کہ میل چھ ہزار ہاتھ کا ہوتا ہے
اور نیز چار ہزار ہاتھ اور تین ہزار ہاتھ کا بھی ہوتا ہے۔ اور ذراع (یعنی سگز)

چوبیس انگل کا ہوتا ہے اور بعض نے کہا ہے کہ بارہ ہزار قدم آدمی کا، کوس
ہوتا ہے جیسا کہ اشعۃ اللغات میں فتح الباری شرح صحیح بخاری سے منقول ہے، و
المیل ستة آلاف ذراع والذراع عشرون اصبعاً معترضه معتدلة
والاصبع ستة شعيرات معترضات معتدلات كذا في النووي شرح
المساحد اور ایک فرسخ تین کوس کا فاصلہ ہوتا ہے جیسا کہ اشعۃ اللغات میں ہے
اور ایسا ہی فتح الباری میں نقل ہے اور انگریزی میل کا حساب معلوم نہیں
ہے کہ وہ کس قدر ہوتا ہے کسی انگریزی پیمائش داں سے دریافت کر لینا چاہئے
والسلام۔

سوال ۹۔ متبنیہ مثل حقیقی اولاد کے ہے کہ نہیں اور متبنیہ کرنے والا
بھی باپ اصلی سمجھا جائے گا ۱۲، اور متبنیہ مستحق میراث ہے یا نہیں ۹۔
جواب۔ معلوم کرنا چاہئے کہ شرعاً متبنیہ حکم حقیقی اولاد کا نہیں رکھتا ہے۔
اور نیز متبنیہ کرنے والا شرعاً حکم حقیقی باپ کا نہیں رکھتا ہے وہ محض جنبی
ہوتا ہے۔ اسی سبب سے متبنیہ استحقاق میراث کا نہیں رکھتا ہے۔ ویسے حق
الامر ت برحمہ ونکاح صحیح کذا فی الدر المختار مترتب علی

۱۔ میل چھ ہزار گز کا ہوتا ہے اور گز بین انگلی مستدل کے برابر نہ پکلی ہونے پتی، اور انگلی چھ جو درمیان کے برابر ہوتی ہے اسی طرح آدمی شرح مسلم میں ہے۔
۲۔ فقہ شافعی میں سولہ فراسخ یعنی ۸۸ میل کے سفر خیر قصر نماز ہے بل بکسر ناوی است یعنی اگرچہ مسرتہ کشند و منار کجحت علامت فرسنگ در راہ سازند یعنی اگر وہ دال چار
ہزار ذریعہ است و ہر ذراع بست دچہار انگشت (از منتخب) و صاحب صراح دیوسف بن نافع جن میں آوردہ کہ میل چہار ہزار قدم باشد و بل یعنی پنج آہنی یا سنی کہ بر سر گند
نصب کنند و در بہار نیم آوردہ کہ میل نہشت فرسنگ است کہ (زاکر وہ گزینچوں بر سر کر دہے علامت برائے تمام شدن کردہ بصورت میل ساختہ باشند مجازاً آل مسافت
را نیز میل گفتہ اند ۱۲) ۳۔ بحساب انگریزی ایک میل سترہ سو ساٹھ گز کا ہوتا ہے اور گز تین فٹ کا اور ایک فٹ بارہ انچ اور ایک اینچ برابر ایک پیہ انگریزی کا عرض ہوتا ہے
اور ایک میل میں آٹھ فرلانگ اور ایک فرلانگ دو سو بیس انگریزی کا ہوتا ہے۔ ۱۲۔ غرض حفاظت ۱۲۔ یہ استقامت مفاد ضد ہوا یعنی محمد اللہ کے خط کے در سر ورق پر تھا

النسب اثنا عشر حکماً تورث المال والولاء وعدم صحة الوصیة عند المزاحمة الخ
آخر ما فی الآ شباہ والنظائر وغیرہ من کتب الفقہ

مکتوب ہفتم

طرز تعلیم ترجمہ القرآن خوب است اما الفقہ پر مرقوم است
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

از عاجز سید محمد زید حسین بھنگڑ گرامی معین الفقہ ار حامی سنن خادم
کتاب ذوالمنن حاجی مولوی محمد جمال الدین خاں عثمانی صاحب
سلہ ربہ بعد السلام علیکم ورحمۃ وبرکاتہ واضح باد کہ طرز تعلیم ترجمہ
قرآن مجید مختصر علی صاحبہاموحدان را دل پسند اقتاد خدا یا
در اشغالش رونق بخشت اور باب اعانت مدرسہ ہر کہ نوشتہ اند
کہ تحریر سے بجناب سرکار عالیہ والیہ ملک باید نوشتہ تا معاملہ رو
با اصلاح گیرد مر از ہجول لغو تحریر کیا ہمیشہ اجتناب است
بر در خداوند تعالی نوشتہ درس میدہم دے تعالی شانہ از
حرانہ غیب اعانت مدرسہ متعلمین خواہد کرد چہ کہ مر از رجوع
خدمت انعیام کراہتے بخشیدہ است بندہ فقیر برائے خودی
خواہد ہر کہ در اینجا آورده مراد طالبان را روزی کافی وافی مے
رساند پس مایہ نفاعت خود و فوطن کار اہل ان است خدا یا انصاحب
را بمراتب اعلیٰ دنیوی و دینی رساناؤ۔ والسلام خیر الختام

مکتوب ششم

ہدایت نسبت بدفعہ تعزیمت پرتی

ساتواں خط

ترجمہ قرآن مجید کی تعلیم کا طریقہ بتیہر ہائیں پرتی کی بد ضرورتی
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

عاجز محمد زید حسین - با خدمت گرامی معین الفقہ ار
حامی سنن - خادم کتاب ذوالمنن - جناب
حامی مولوی جمال الدین خاں صاحب عثمانی امد تعالیٰ سلامت رکھے
السلام علیکم ورحمۃ اللہ کے بعد واضح ہوا کیا ایجا د کیا ہا طریقہ تعلیم قرآن مجید
موجود کو بہت پسند ہوا اللہ تعالیٰ اسکی اشاعت میں ترقی فرما دے
آپ نے جو متعلق امد مدرسہ فقیر کے تحریر فرمایا ہے کہ جناب سرکار عالیہ
والیہ ریاست کو لکھنا چاہیے تاکہ معاملہ درست ہو جائے
عاجز کو ایسی ہی کیا تحریک سے ہمیشہ پر ہمیر رہا ہے امد تعالیٰ کے دروازہ
پر تھک کر پڑھانا ہوں وہی اللہ تعالیٰ فرمائیے مدرسہ تعلیم کی مدد کرے گا مجھے اللہ
تعالیٰ نے امیروں کے دروازہ پر عینے کراہت عطا فرمائی ہے بندہ فقیر اپنے
واسطے خواستہ گاہوں گاہ پیاں لایا ہے یہی ہجہ کو امد میرے طالبان علم کو روزی
بقدر حاجت دینا ہے ضرورتیں صبر و قناعت کی پرتی کو فروخت کرنا ناوافی کا کام
ہے اللہ تعالیٰ انکے دین و دنیا کے اعلیٰ رتبہ پر پہنچاؤ۔ والسلام خیر الختام

آٹھواں خط

ہدایت نسبت ترک کرائے فقیر نے داری کی یہ صحت پرتی ہے

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

از عاجز محمد زید حسین خدمت شریف شیخ صاحب والا
مناقب عالی مراتب جناب شیخ بہادر علی خاں صاحب سلمہ
اللہ تعالیٰ بالخیر والعافیت فی الدارین بعد السلام علیکم
ورحمۃ اللہ وبرکاتہ واضح رائے گرامی بادکہ میں روسیہ
خیر خواہ خلق بموجب حدیث شریف الدین نصیحۃ
للہ ورسولہ واثمۃ المسلمین وعامۃ مسند گذارش
خدمت می نماید کہ از اطراف و نواحی ہمسایہ شنیدہ شد
کہ در موضع مقبوضہ النصاحب تعزیر واری می شود
حالانکہ نزد ہمہ اہل اسلام میں امر قبیح و شرک صریح و بت
پرستی است و آنمکر مزاحمت و منافقت از اکبر عیالی
خود نمی فرمایند پس از شنیدن این امر بہ نسبت النصاحب
خیلے تعجب رود و ادھر اکبر مکر و در عقل و فطانت و ریاست
و فراست شہرہ آفاق مستند و در احوال و نابود کردن تعزیر
واری از وہ مانے خود توجہ نمی کند رسول مقبول صلعم فرمود
کَلَّا لَكُمْ تَرَاوِعٌ وَكَلَّا لَكُمْ مَسْئُولٌ عَنْ تَرْكِيهِ چنانچہ
در صحیح بخاری وغیرہ مذکور است حاشا لشہرہ و اللہ و شرک
بودن میں شک و شبہ اصلاً نیست چنانچہ از فتوای
سبجیل مرسلہ واضح رائے عالی خواہد بود و اگر برگفتہ مارکہ
بر عزم مردمان اندیارد و بانی و مخالفت شرع شریف ام اردو
باشہ تازہ علماء بحرین فقیہین فتویٰ در جوار و عدم جواز آن
طلب فرمایند و بر آن کار فرما شوند فی الواقع کل شیخوں یکجا
آن یزید فرج حوث مسلم است

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

عاجز محمد زید حسین خدمت شریف شیخ صاحب
بلند پایہ و برتر مرتبہ جناب شیخ بہادر علی خان صاحب اللہ تعالیٰ
ذیاد و آخرت میں عافیت و سلامت کے ساتھ رکھے بعد السلام
علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کے واضح رائے ساری ہو کہ یہ سیاہ و غلطی
کا بھلائی چاہئے والا بموجب حدیث شریف کے کہ اصل دین اللہ
و رسول و شیوا مسلمانان اور تمام لوگوں کیواسطے نصیحت گرامی
اسلئے عرض کرتا ہوں کہ وہ نواح بہار کے لوگوں سے سنا گیا کہ آپ کے
مواضعات میں تعزیر واری ہو کر رہی ہے حالانکہ تعزیر واری تمامی اہل
اسلام کے نزدیک بڑی شے و صریح شرک و بت پرستی ہے اور آپ
ایسی برائی سے اپنی رعایا و ماتحت کو منع نہیں فرماتے ہیں یا اللہ
آپ کی نسبت سن کر تعجب ہوا کیونکہ ہم و فراست و عقل
و انائی میں آپ شہرہ آفاق ہیں۔ اپنے مواضعات و تقصیر سم
تعزیر واری کے مثلے میں توجہ نہیں فرماتے ہیں رسول اللہ صلی
ارنہا و فرمایا۔ آگاہ رہو ہر یک سب ایک دوسرے کے چاہیں اور قیامت
کے دن منصب چرواہی سے اپنے پلو چمے جاوے گا چنانچہ صحیح بخاری
وغیرہ کتب حدیث میں مذکور ہے اللہ تعالیٰ تمام برائیوں سے
پاک ہے وحدہ لا شریک لہ کی قسم ہے کہ تعزیر واری کے شرک ہر
میں کسی قسم کا شک و شبہ نہیں ہے چنانچہ فتوایں مرسلہ مصدقہ
علمائے بخاری واضح ہو گا اگر میرے قول پر کہ بموجب خیالات گمان مردمان
جوار کے و بانی و مخالفت شریعت ہوں اگر وہ بڑا مکہ معظمہ و مدینہ طیبہ عالم
تولی جائز یا ناجائز کا طلب فرما کر اس پر کار بند ہوں فرمان آئی ہے ہو گا
حوب یا لڈیہ فرج حوث اسی مضمون کو متاع لے ہما

ہر کسے را در عذر مقدار خویش +
ہست نوع خوش دلی در کار خویش +
می کنند اثبات خویش و نفی غیث

چہ امام صومعہ چہ پیر دیر
لَمَّا كَانَ مَكْنُ تَحْتَهُ (یعنی نزدیک است کہ ہند
پذیرد ہر کہ از خدا سے ترسد ہر چند علی سبیل العموم
تذکیر فرض است امام ہر کس ہاں شتق خواہ شد کہ نفع
آن مشروط بشرط استعداد است لہذا گفتہ اند
اصل استعداد شرط صحت است + مردچوں کو راست
عینک لبت است + برداشندان نضر مخفی نیست کہ
مثابت بردلائل شرعیہ از کتاب و سنت و اجماع ملت
صحاہ و تبع تابعین و مجتہدین کا ملین باید وہ میل بر رسوم
کتابی شاید کہ این میل مذموم و موجب ناخوشی رب العالمین است
چنانکہ اور کلام پاک خودی فرماید - وَكَذَلِكَ مَا أَرْسَلْنَا
مِنْ قَبْلِكَ فِي قَرْيَةٍ مِنْ نَذِيرٍ إِلَّا قَالَ مُتْرَفُوهَا
إِنَّا وَجَدْنَا آبَاءَنَا عَلَىٰ أُمَّةٍ وَإِنَّا عَلَىٰ آثَارِهِم
مُقْتَدُونَ وَلَوْ أَنَّا رَوَيْنَا مِمَّا فَرَمَانِد

خلق را تقلیدشان بر باد دادہ
کہ دو صد لعنت بر آن تقلید بادہ
گرچہ عقلمش سوئے بالائے بردہ
مرغ تقلیدش بہ پستی سے پردہ

کہا انچه حق اسلام بود لیرض سائی رسانیدم آیندہ مختار اندہ
من گشتہ نہ این راہ از خود سے یوم +
انچه استناد ازل گفت تو سے گویم +
زیادہ ایام کا مرال مراد روحانی بکام یاد بکرتہ النبی ذی الشاہد والاخبار

ہر کسے را در عذر مقدار خویش +
ہست نوع خوش دلی در کار خویش +
می کنند اثبات خویش و نفی غیث

چہ امام صومعہ چہ پیر دیر
لَمَّا كَانَ مَكْنُ تَحْتَهُ (یعنی عنقریب وہی نصیحت
قبول کرے گا جو خدا سے ڈرتا ہے) اگرچہ عام طریق سے نصیحت
کرنا سبھوں پر فرض ہے لیکن ہر آدمی نصیحت سے فائدہ نہیں
اٹھا سکتا - کیونکہ قبول نصیحت کے واسطے استعداد بھی
شرط ہے چنانچہ شاعر نے کہا ہے
اصل استعداد شرط صحت است
مردچوں کو راست عینک لبت است

واقفان شریعت پر مخفی نہیں ہے کہ اصل دلیل شرعی جیسی
پیروی ضروری ہے کتاب اللہ و سنت رسول اللہ و اجماع
صحاہ و تبع تابعین و مجتہدین کا ملین کا ہے نہ کہ پیروی
رسوم باپ داد سے کے رسم آبائی کا اگر وہ بدہ ہونا اللہ تعالیٰ
کو بہت ناپسند ہے اور سبب اس کی ناراضی کا ہے جیسا کہ
اللہ تعالیٰ اپنے کلام پاک میں فرماتا ہے - وَكَذَلِكَ مَا
أَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ فِي قَرْيَةٍ مِنْ نَذِيرٍ إِلَّا قَالَ مُتْرَفُوهَا
إِنَّا وَجَدْنَا آبَاءَنَا عَلَىٰ أُمَّةٍ وَإِنَّا عَلَىٰ آثَارِهِم
مُقْتَدُونَ مولانا روم صاحب فرماتے ہیں

خلق را تقلیدشان بر دوار + کہ دو صد لعنت بر آن تقلید بادہ
گرچہ عقلمش سوئے بالائی بردہ + مرغ تقلیدش بہ پستی سے پردہ
جانبین جو کچھ کہنی اسلام کا تھا بجا لایا آیندہ آپ نصاب میں +
من گشتہ دایں راہ از خودی یوم + انچه استناد ازل گفت بہ تو سے گویم
زیادہ ہر روز صبور کی کا زمانہ رضا جوئی و خوشنودی ہیں پر دردگار

سہولت کوئی نہ لایا برحق دلی از انہ کے قبول نہ

مکتوب ہم

نکاح خالد با نفیسہ جائز است

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الحمد لله واستعينه وصلى الله على ابي عبد الله محمد بن حسين
بخدمت شریف ہمال نواز مسافر پرورد حضرت قاضی
محمد بدرالدین صاحب سلمہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ
برائست فقیر از مطابقت روایات صحیحہ نکاح خالد با زکیہ
نفیسہ جائز است الفاظ جاریہ را قبول کردن خرافات
عقل است چه کہ دوسے مجہول الاقوال است و امر نکاح
توقفت و درنگ مناسب نیست منافقین بدکردار یا دعائے
اغراض خویش چنان چہن می گفتند و آنحضرت صلعم کا ہے
برائے گوش نہ مہماند پس اگر گفتگوئے خانہ بر اندازاں
اجتناب ادلی است از جانب خود یا عزیز سیّد عبدالعزیز
سلمہ بسیار از بسیار نوشتہ شد غالب و یگانہ تعینات
بوجود آید مولوی منظور احمد دام بقائہ بذریعہ شیخ کریم بخش
است تمام پیش من فرستادند از تکلف چہ سود برداشتند
مرا بخت و شفقت خاص عبد العزیز است بر اسکے بسود و
نمودش دعا بزر با ہم است خوب کردند کہ ورین موسم وصال
در نیانیا مدد نہ کہ لڑہ و بخار سرخ ستولی بردھلی است

نواں خط

خالد کا نکاح نفیسہ جائز ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الحمد لله واستعينه وصلى الله على ابي عبد الله محمد بن حسين
بخدمت شریف ہمال نواز مسافر پرورد حضرت قاضی محمد بدرالدین صاحب سلمہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ فقیر کے علم میں صحیح
روایت کے مطابق نکاح خالد کا نفیسہ کے ساتھ جائز ہے لڑکی کی
باتوں کو ماننا بیوقوفی ہے کیونکہ اس کی بات مشکوک ہے نکاح
کے معاملہ میں دیر نہیں کرنا چاہئے زمانہ نبوت میں منافقین
بدخصال ذاتی اغراض کے واسطے ادھر ادھر کی باتیں بناتے تھے
مگر آنحضرت صلعم بھی ان باتوں پر کان نہیں رکھتے تھے اسلئے
خانہ بر انداز کی باتوں سے احتراز کرنا بہتر ہے عزیز سیّد عبدالعزیز
سلمہ کو بہت کچھ لکھ رہا ہے ضرور اس بات کی تعمیل کریں گے۔
مولوی منظور احمد صاحب نے بذریعہ شیخ کریم بخش صاحب فتویٰ
میرے پاس بھیجا ہے اس تکلف سے کیا حاصل مجھے خاص محبت
و شفقت عبد العزیز کے ساتھ ہے ان کی ترقی و صلاح و صلاح
کی دعا و درو زباں ہے اچھا ہوا کہ عبد العزیز اس زمانہ میں یہاں
نہیں آئے کیونکہ سارے اہل دہلی سرخ بخار و جاڑہ میں مبتلا

سلمہ یام طالب علی میں حضرت نے قاضی صاحب کے یہاں چندے قیام فرمایا تھا جنہوں نے ہمداری میں دریغ نہ کیا جب سے با ہم رابطہ

اور بے تکلفی تھی مرا سلت بھی رہتی تھی ۱۲

سلمہ بیرگوار مردان منافع و ضامات کے ناما حقیقی اور عیسٰی عظیم پیر امیر خلیفہ فرخ آباد کے تھے اللہم اشہد انہ ۱۲ عید الحسبکم عنانہ

مشاعب سفر دیر اور سحر کر دے حالت علالت خود نگاشتند
جناب قاضی صاحب پیروی و صدر عیسیٰ جتین گفتہ اند من
چہ نگارم قبض شدید و صدر علم مولم و صدر علم است۔ و
السلام خیر الختام۔ پنجم ربیع الاخری ۱۲۸۶ھ از دہلی

مکتوب دہم

تہجد بہترین اوقات شب است

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

از عاجز محمد نذیر حسین بطالعہ گرامی برادر دینی سید عبد الغنی
سلمہ ربہ بعد السلام علیکم واضح باد کہ عنایت نامہ یافتہم حالت
بوضوح پیوست بے شک بوقت تہجد کا خطہ آداب بارگاہ
احکم الحاکمین باید کرد بعد فراغ از حوائج ضروری طہارت
فرمودہ بمصلیٰ روندا علی حضرت مرزا منظر جان جانان رح
فرمودہ اند کہ ناف شب نیم شب، دل بیل است و سوره
یٰسین کہ دل قرآن است و زمانہ تہجد خواندن مراثی نخبیدہ
است بندہ فقیر می گوید کہ بر معانی و مطالب سوره مزمل
پے بردہ از قرآن ہرچہ بیکسر بود باید خواند ہرچہ از این
مصطلحہ صوفیہ ابدست نیاید از تہجد فتوح و التشریح
صدر اصفا کرام یافتہ الادل خویش را ہم از این و آن فراغ
باید داشت۔ والسلام۔

مکتوب یازدہم

متضمن بریکہ کمال علم طب دن باید اگرچہ التسلخ طبیعت
چنانچہ علوم دینی ست

ہوئے ہیں گمان تھا کہ سفر کی مکان سے بیمار ہو جائیں آپ نے اپنی علالت
حال رقم فرمایا ہو جناب قاضی صاحب سچ ہی پیری و صدر عیسیٰ جتین مشہور
میں اپنی حالت کیا عرض کردن قبض سخت و در و سر تکلیف وہ لاحق حال
رہتا ہو والسلام خیر الختام مرضہ در ربیع الاخری ۱۲۸۶ھ از دہلی

دسواں خط

تمامی رات میں بہترین وقت تہجد کا ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

عاجز محمد نذیر حسین۔ برادر دینی سید عبد الغنی صاحب
امد تعالیٰ سلامت رکھے بعد السلام علیکم کہ واضح ہوا آپ کا
خط ملا احوال معلوم ہوا اس میں شک نہیں کہ احکم الحاکمین کے
دربار کا آداب تہجد کے وقت نگاہ رکھنا ضروریات سے ہے حوائج
ضروری سے فارغ ہونے کے بعد طہارت کریں پھر مصلیٰ پر جاویں اعلیٰ
حضرت جناب مرزا منظر جان جانان رح نے ارشاد فرمایا ہو کہ نصف
سب رات کا دل ہے اور سورہ یٰسین قرآن مجید کا دل ہے تہجد
کی نماز پڑھنے نے مجھے فائدہ بختا ہے۔ بندہ فقیر کہتا ہے کہ سورہ
مزمل کے مطالبہ و معانی پر غور کرنا و قرآن پاک سے جسد ہو سکے
پڑھنا مستحسن ہے۔ چلہ کشی سے اس قدر فائدہ حاصل نہیں ہوا
جس قدر کہ تہجد سے دل کی کشادگی و صفائی صوفیائے کرام نے
پائی ہو مگر یہی دل کو دنیا و مافیہا سے فارغ رکھنا چاہئے۔ والسلام خیر الختام

گیارہواں خط

گیارہواں خط اس باب میں کہ علم طب حاصل کرنا چاہا اگرچہ
میلان طبیعت کا اپنی علوم دینی کی طریقت

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

از عاجز محمد نذیر حسین بمطالع گرامی مولوی صاحب جامع المحتسبات
والکلمات مولوی محمد شمس الحق صاحب سدرہ بانجیر والعمایت
فی الدارین۔ نامہ نامی صحیفہ گرامی رسیدہ کاشف مدعا گردید
سکر طبیعت ثناء و علم دین خصوصاً در فن حدیث زیادہ تر مرسخ
شدہ است لہذا در علم دیگر مائل و قنہ نخواہد بود انشاء اللہ تعالیٰ
در علم طب بعد جزو و جز بندہ ریح مناسب نام خواہد شد خاطر شریف
جمع دارند و بار صناد و رعیت اجازت علم طب و ادوم و دعا میکم کہ او
و امہب الخیر و البرکت زود تر بر او ولی شمارا فائز کنائندہ بخیریت
تمام بدو تخلص برساند آئین ثم آئین یرحم اللہ عبدالخال آئینا
و در طلب مسئلہ خصماً بنایم دو سئلہ قطع خطوط متوازی بعد
رفتن انصاحب از ملک بنگال آمدہ و در آنجا اختلاف و فسادیم
افتادہ است بنا بر آں بانصاحب تاکید اکید می نویسم بہر طرد
فتوئے مسجل نمودہ جلد تر ارسال فرمائید عین لطف و کرم باشد
زیادہ والسلام خیر الختام

بخدمت گرامی مولوی محمد اشرف صاحب و مولوی محمد عرفان
صاحب و مولوی مصطفیٰ صاحب و بالخصوص مولوی احمد علی صاحب
کہ آشنائے قدیم اند ہدیہ سلام اس فقیر عاجز خواہند رساند
و از بر خور دار شریف حسین و مولوی تلمطف حسین نیز قبول باد

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

عاجز محمد نذیر حسین بمطالعہ گرامی۔ مولوی صاحب
جامع حسبات و کلمات کے مولوی شمس الحق صاحب اللہ تعالیٰ دور
جہان میں خیر و عافیت کے ساتھ سلامت رکھے آپ کا خط موصول
ہو کر مضامین سے آگاہ کیا آپ کی طبیعت علم دین خاصکر علم حدیث کی
طرف بہت زیادہ مائل ہے اسلئے دوسرے علم کی طرف میلان
طبیعت کا دفعہ نہوگا آپ مطہر رہیں انشاء اللہ تعالیٰ بعد پڑھنے
جزو و جزو کے طبیعت مائل ہو جائے گی میں خوشی سے علم طب
پڑھنے کی اجازت دیتا ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ خیر و برکت کا دینے
والا جلد مراد دلی پر کامیاب کر کے مع الخیر وطن پہنچا دے
آمین ثم آمین اللہ تعالیٰ اس بندہ پر رحم کرے جو آئین کہے بعد
جانے آپ کے مسئلہ جانوروں کے خضی کرنے کا ملک بنگال
سے آیا اور متواتر دو تین خطوط آئے رہاں اس مسئلہ میں امتحان
و جنگ و جدال ہو رہا ہے اسلئے آپ کو تاکید عزیز لکھتا ہوں کہ
جس طرح ممکن ہو فتویٰ مہری جلد ارسال کریں عین ہرانی ہوگا
زیادہ والسلام خیر الختام۔

مولوی محمد اشرف صاحب مولوی محمد عرفان صاحب مولوی مصطفیٰ صاحب
خاص کر مولوی احمد علی صاحب کی خدمت میں میرے پرانے ملاقاتی ہیں ہدیہ سلام
اس عاجز کا طرقت پہنچا رہا ہے اور بعد از شریف حسین و مولوی تلمطف حسین کی جانب قبول

بارمٹھواں خط

میرے یہاں پیری مریدی کی دوکان نہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

عاجز محمد نذیر حسین بخدمت خسرین مولوی سرفراز علی صاحب کٹولوی بعد الاسلام علیکم عرض کرتا ہوں خط آپ کا پہنچا۔

جناب مولوی شمس الحق صاحب تیس ڈیوانہ کے رہنے والے ہیں اور میاں صاحب کے خاص مخلص بننا گروہ ہیں

لکھنؤ ضلع آباد میں ہے

میرے یہاں پیری مریدی کی دوکان نہیں ہے، ہاں مدرسہ ہے جس میں خدا تعالیٰ و رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم کے احکام پڑھائے جاتے ہیں (خدا کیا ہے اور بندہ کیا ہے، بتایا جاتا ہے دنیا بھر کی بری باتوں سے بچتا اچھی راہ پر چلنا کسی کو نہ ستانا سکھا یا جاتا ہے۔ رفاقی کی حدیثیں جو صلاح و سائنید و معاصم میں ہیں ان پر عمل کرنے کی تاکید کی جاتی ہے جو کوئی شاگرد یا طالب حق خواہش کرتا ہے تو توبہ بھی کرا لیتا ہوں اور عموماً اس مدرسہ کا دستور ہے کہ جب تفسیر و حدیث نئے طالب علموں اور صادق خواہشمندوں کو پڑھائی جاتی ہے تو پہلے استغفار و انابت کی نصیحت کرتا ہوں اگر کوئی نوجوان مدرسہ میں یا کسی ایسے مقام پر جہاں میرا وعظ ہوتا ہو اگر خواہش بیعت توبہ کی کرتا ہے تو وہ قبول کر لی جاتی ہے اسی کے ضمن میں خدا ستناشی کے رموز و کتابی ہی عرض کر دیتا ہوں اسی کو تلقین یا ارشاد سمجھتے ہیں بندہ شرمسار ہوں اپنے جرائم کی مقدار نہیں بتا سکتا غیر کی شفاعت کیا کر سکوں گاہرگز نہیں، بھائی زہرہ خود ہر وقت توبہ کر لیا کرو یہی بیعت غالباً اللہ ہے اسکے سوا میں کیا جانوں بزرگان دین سے جو کچھ ملا ہے وہ ہر مسلمان کو بتا دیتا ہوں۔ مجھے کوئی تکلف یا بخل نہیں ہے آپ کا جی میرے پاس آئے کو چاہتا ہے۔ تشریف لائیے۔ آپ تو لکھنؤ میں سب کتابیں پڑھ چکے ہیں جو کچھ جانتا ہوں بتا دوں گا۔ والسلام خیر الختام۔

تیسرے تہاں خط

طلبی میں مسئلہ برصی کے اور اصولی شرح الفیہ کے شکریہ میں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

عاجز محمد نذیر حسین خدمت شریف مولوی شمس الحق صاحب مولوی اشرف الحق صاحب کے اللہ تعالیٰ دو جہان میں سلامت و عافیت کے ساتھ رکھے بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کے واضح ہو کہ شرح الفیہ دلائی کا نسخہ ڈاک کے ذریعہ سے وصول ہوا اللہ تعالیٰ جزائے خیر دے۔ بنگالہ سے خطوط و رطلب میں فتویٰ خصوصی کرنے کے جواز و عدم جواز میں جس کا فقہ و فساد وہاں برپا ہی موصول ہو کر حالت سے آگئی ہوئی آپ نے مسئلہ مسئلہ کو جس عنوان سے اور جس قدر لکھا ہے اسکو خدا کیواسطے جلد بھیجیں تاکہ اس پر رد و قبول کی ہر میں دستخط کرا کے روانہ کروں عین مہربانی اس عاجز پر ہوگی تو شکریہ

مکتوب سیزدہم

مشعر انکم مسئلہ برصی بایز فرستاد و شکریہ ری شرح الفیہ قبول کنند

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

از عاجز محمد نذیر حسین خدمت شریف مولوی شمس الحق صاحب مولوی اشرف الحق صاحب سلمہما اللہ تعالیٰ بالخیر والعافیت فی الدارين بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ واضح ہوا کہ نسخہ شرح الفیہ دلائی معرفت ڈاک خانہ وصول شد جزاکم اللہ تعالیٰ دارنگاہ خطوط و متضمن بطلب مسئلہ برصی دیگر نگرگاؤرا خصوصی کروں جائز یا ناجائز فساد عظیم برپا کر دیا، رسد بہ کاشف مدعا رشید مشفقاً طوریکہ مسئلہ مستفسرہ را ہر قدر کہ تحریر کردہ اند برائے خدا جلد برطمان فرمایند کہ برائے چند موارہر ثبت کنا نیدہ فرستادہ و ہم عین لطف و کرم بر میں عاجز خواہد بود و رفتن تو تک تحصیل طب

یا ادب اقتادہ یا بطور سیرازین رفیع و سرجم اطلاع سازند
الغرض فتویٰ مذکور را زود تر ارسال نمایند و از صحت و سند ترقی
مزاج مبارک ہم مسرور الوقت نمایند و السلام خیر الختام
مولوی محمد عرفان صاحب مولوی محمد مصطفیٰ صاحب مولوی
محمد یوسف صاحب ہدیہ سلام رسانند مسئلہ مطلوبہ را نیز نگ
خواہند فرستاد۔ زیادہ والسلام۔

جانا بغرض حصول علم طب یا ادب کے تھا یا سیر و سیاحت
کی نظر سے لازم کہ آگاہ کریں فتویٰ مذکور کو بہت جلد روانہ
کریں اور سختوری مزاج سے اپنے شاد کام کریں والسلام
خیر الختام۔ مولوی محمد عرفان صاحب مولوی محمد مصطفیٰ
صاحب مولوی محمد یوسف صاحب کی خدمت میں ہدیہ
سلام کہیں مسئلہ مطلوبہ کو بصیغہ سیرنگ ارسال کریں۔ زیادہ والسلام

عرضیہ نجی دست امام مجدد حضرت میان صاحبؒ باشتہ غار شاف

از عاجز محمد عرفان عفی عنہ بعالیٰ خدمت فیض درجت محی السنۃ قانع البدعۃ محی الحق مبطل الباطل بقیۃ السلف
حجتہ الخلف مولانا امام مجدد مولوی سید محمد نذیر حسین ادام اللہ فیوضہ و برکاتہ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ الحمد للہ
الصلوۃ علی رسول اللہ ما بعد گذارش حال یہ ہے کہ حضرت آپ کو معلوم ہے کہ عرصہ قریب پانچ سال کا ہوتا ہے کہ ہمارے
دو گانوں میں سے ایک گانوں باغوائے یحییٰ معانیدین نواب صاحب ٹونک نے ضبط کر لیا اور جو کچھ کہ ان دونوں گانوں پر قرض
تھارہ کل اُس گانوں پر جو ہمارے پاس ہے ڈال دیا الحمد للہ علی کل حال آج تک جس طرح ممکن ہوا اس آمدنی میں گذراوقات
بھی کی اور قرضہ سے تھوڑا بہت ادا کرتے رہے اور اسی اثنا میں موقع محل پاکے نواب صاحب سے اپنی کیفیت بھی بیان
کی انہوں نے بنایت ایندی رحم فرما کے پھر اسکے واپس کر دینے کا وعدہ فرمایا ہے امید ہے کہ انشاء اللہ کسی دن اپنے وقت
پر وعدہ پورا ہو ان اللہ علی کل شیء قدیر۔ مگر چونکہ دو گانوں کا قرضہ ایک گانوں سے بالترتیب تھوڑا تھوڑا ادا ہوتا ہے
چند متفرق قرض خواہوں نے نہایت تنگ کیا ہے کہ ہر وقت گلوگیر اور گردن پر سوار رہتے ہیں اور ایسا مجبور کیا ہے کہ اُن سے
صورت نجات کی بغیر ادا کے نظر نہیں آتی لہذا پریشان ہو کر حاضر خدمت عالی ہوا ہوں کہ حضرت مساعیٰ جمیلہ فرما کے کسی عین
مخلص طالب باجرا خردی سے ہزار روپیہ قرض دلو اور تاکہ میں قرضہ متفرق دجو آٹھوں پہر کا شش جان ہے اور چپن لینے
نہیں دیتا، ادا کروں اور انشاء اللہ تعالیٰ ڈھائی سو فی سال دیکر چار برس میں ادا کروں گا خدا چاہے تو اس معاوضے راہ
عرصہ نہ گزرے گا اور اللہ تعالیٰ اچا ہے تو عرصہ قلیل میں ادا کر دے اکثر دست یہ ہے جو عرض کی اور حضرت میں اس وقت نہایت ہی
سراسیمہ و پریشان ہو کر تپا کو مرتقی دارین جا کر حاضر خدمت ہوا ہوں اور اللہ تعالیٰ پر توکل کر کے حال پر طلال عرض کیا ہے اللہ تعالیٰ
آپ کی سعی مشکور ہے اس مصیبت کو رفع فرمائے بندہ کیا عرض کر سکتا ہے سب ترآن وحدیث میں موجود ہے اور بغیر اس کام کے ہوسے نہایت
تنگ اور ٹونک جانا دشوار ہے

برکریاں کارا دشوار نیست تو والسلام

حضرت امام مجدد و ظہر ایں عریفہ سفارش نامہ نوشتہ تہ پیش می کنم ۱۱ عزیز

حضرت ملا ناصح عرفان لڑکی حضرت میان صاحب رو کے شاگرد و شریک اور نہایت متقی و موجد عالم تھے ۱۲

مکتوب چہارم

محتوی بریکہ انجام مرام سائل بیکرد

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

از عاجز خاکسار محمد نذیر حسین بخدمت شریف مرجع آزادگان
جمع افتادگان مولوی نور احمد صاحب و حافظ اکبر صاحب و حافظ
علی اصغر صاحب و مولوی محمد شمس الحق صاحب و مولوی محمد شمس الحق
صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ واضح باد کہ
کہ بروفق اظہار و بیان مولوی عرفان صاحب رکہ مولوی محمد شمس الحق
صاحب و مولوی محمد شمس الحق صاحب از حالات برکات سمات
خوب واقف اند اعانت و رفاقت و را داسے قرض مغری الیہ
بوجہیکہ نوشتہ اند تظہور اید رہے اجر عظیم عند اللہ الیکم خواہ
بودیر اکامیں خلق از اخلاق حضرت ربوبیت است کہ الرحمن الرحیم
و از عمدہ صفات نبوت است کہ بِالْمَوَدِّعِیْنِ سُوْفُ
تَرَجِّعُ لہذا در حدیث صحیح وارد شد کہ المرء یرجع الی
الرحمن ارجعوا من فی الارض یرحمکم من فی السماء و طہراتی
فی السماء و در مشکوٰۃ و طہراتی و غیرہ مرویت کہ آنحضرت صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمودہ اند کہ مسلماناں را می باید کہ در شفقت و
حسن سلوک با ہم مانند یک تن باشند اگر یک عضو از تن
در دند شود تمام تن بر فاقست او بخواب ماند ازینجا شیخ سعدی
رحمۃ اللہ علیہ در گستاخ افادہ فرمودہ اند
بنی آدم اعضائے یکدیگرند

و براں صاحبان عالیشان فضائل جزیل قرض و ادون مخفی نیست
کہ تا وقتیکہ مستقرض ادا سے قرضہ نکند مقرض را ہمانقت

چودھواں خط

قرض حسنہ دینا چاہیے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

خاکسار عاجز محمد نذیر حسین بخدمت شریف
مرجع آزادگان جمع افتادگان مولوی نور احمد صاحب و حافظ اکبر
صاحب و حافظ علی اصغر صاحب و مولوی محمد شمس الحق صاحب
و مولوی محمد شمس الحق صاحب کہ اللہ تعالیٰ سبھوں کو سلامت رکھے۔
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ واضح ہو کہ مطابق بیان کرنے مولوی عرفان
صاحب کے رکہ مولوی محمد شمس الحق صاحب و مولوی محمد شمس الحق
حالات سے مدد الیہ کے بخوبی واقف ہیں ادا و سلوک ادا سے
قرض میں جس طریقہ پر کہ ترقیم کیا ہے کہ نا اللہ تعالیٰ کی یہاں بہترین
اجر کا وسیع ہوگا کیونکہ صفات مرضیہ سے حق تعالیٰ کے الرحمن الرحیم
ہے اور بہترین صفات نبوت سے بالمؤمنین روئے رحیم ہے حدیث
صحیح میں وارد ہوا ہے۔ المرء یرجع الی الرحمن ارجعوا من
فی الارض یرحمکم من فی السماء مشکوٰۃ و طہراتی
و غیرہ میں روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مسلمانان
کو چاہئے کہ با ہم حسن سلوک و شفقت میں مثل ایک تن کے رہیں
یعنی اگر ایک عضو اعضائے بدن سے درو ناک ہوتا ہے تو تمامی
اعضا اسکی رفاقت میں بے خواب و غور رہتے ہیں اسی حدیث
کی بنا پر شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ گستاخ میں فرماتے ہیں
بنی آدم اعضائے یکدیگرند
آپ صاحبان پر فضائل و ثواب قرض دینے کا پوشیدہ نہیں ہے
جب تک قرض لینے والا ادا قرضہ نہ کرے قرض دینے والے

دوم روز و شب (قرض وادہ) مثل ثواب صدقہ برائے
اونوشہ موقوف و ثواب قرض وادہ پیچیدہ گوئی شود چنانچہ
برآں صاحبان پیچیدہ تھے در صورت آن صاحبان حسب
اللہ و شفقتہ علی خلقہ اند عاجز نام برده مضطر را مدد فرمایند و
اجر بے حساب در رب الارباب ذخیرہ عاقبت بشمارند برین
منکر بر کرم خویش بنگر و نیز شکر نعمت رب العزت و آمنا
بِنِعْمَتِهِ رَبِّكَ فَكُنْ شَاكِرًا فرما شوند و از جواب با صدقہ
روز و شب کامیاب فرمایند و مضطر و بیکس را از بارگراں رانمایند
و السلام خیر الختام سید محمد نذیر حسین

مکتوب یا زدم

شکریہ رسید ب اطلاع شور و شوق ہویان کلا خطہ ترجمہ

در رہبہ
بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

از عاجز محمد نذیر حسین بخدمت شریف نواب صاحب مجمع الحسنات و الکلمات
مولوی محمد صدیق حسن خاں صاحب سلمہ اللہ ذوالمنن عن المحوادث و
الحرز بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ واضح رائے سامی یاد کہ
بفضلہ تعالیٰ و رینجا خیریتہ است و خیر و عافیت آن مرجع التذاکر
و مجمع دلا و گال خواستہ می باشم دریں و لا عیون نامہ
رافت شمامہ مع وہ کتب مصنفہ شامہ دست حکیم صاحب پر تو
در دو فرحت امود نمود بدین رسائل اتحات التلا و تشریح در رہبہ
ازیں مسرور شدم کہ از جملہ باقیات صالحات شامہ فید نام خاں
و عام گردید بزرگم اللہ تعالیٰ خیر فی الدارین و آنچه فرمودہ اند کہ تشریح
در رہبہ اگر بکار شامہ یا متابعی محفوظ اللہ صاحب پانی پتی فرستاد

کو روزانہ مقدار قرضہ کے ثواب صدقہ کا اسکے نام میں لکھا
جاتا ہے اور ثواب قرض دینے کا اٹھارہ گنا ہوتا ہے کہ آپ
صاحبان پر مخفی نہیں ہے ایسے حال میں آپ لوگ خالص اللہ
کے واسطے و منتظر رحم خلق اللہ کے عاجز مولیٰ الیہ کی مدد فرمائیں
اور اجر بے حساب کو اللہ تعالیٰ کے یہاں کا ذخیرہ تصور کریں
دبر من منکر بر کرم خویش بنگر اور بھی نعمت الہی کی
شکر گذاری و آمنا بِنِعْمَتِهِ رَبِّكَ فَكُنْ شَاكِرًا
پر عمل ہوں اور جواب سے جلد آگاہ کریں اور غریب مسکین کو جو
بہاری و خلاصی دلائیں و السلام خیر الختام سید محمد نذیر حسین

پند رھواں خط

رسید کتب نواب صاحب محرم اور دہلی والوں کے شور

غل کا اظہار ترجمہ در رہبہ ملاحظہ
بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

عاجز محمد نذیر حسین - بخدمت شریف نواب صاحب مجمع الحسنات و الکلمات مولوی محمد صدیق حسن
خاں صاحب سلمہ اللہ ذوالمنن عن المحوادث و الحرز بعد السلام
علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کے واضح رائے شریف ہوا اللہ تعالیٰ کے
فضل سے یہاں خیریت ہے اور آپ کی خیر و عافیت کا خواستگار
ہے خط آپ کا مع دس کتاب مولفہ جناب معرفت حکیم صاحب کے
وصول ہوا رسالوں کے مطالع سے و اتحات النبلا و تشریح در
رہبہ کے پڑھنے سے بہت محظوظ ہوا آپ کے باقیات صالحات
سے عام و خاص لوگ فیضیاب ہو رہے اللہ تعالیٰ دونوں جہان
میں بہترین بدلہ عطا کرے آپ نے رقم فرمایا ہے کہ اگر تشریح

وہ نہ مشتقا زیادہ حاجت بدان شرح متعلق بہت زیر کہ
بطبع ترجمہ در بہتہ شہا در شیخا شور و غیب رودادہ و عوفا قادہ
کہ مولویاں ایں دیار ملا نہ پی و بدینی نیز ملازم ساختند و بنام
کردند کہ اختراع ترجمہ از ہمیں شایع شدہ و لیکن بتائید ایزدی ہم
را جواب دندان شکن دادہ شد ایں شرح موید جواب با صواب
گردید و بہر کس و نا کس معائنہ کنائیدہ میشود بہر کیفیت شرح مذکور
نزد معاندان زباں سیف قاطع و بر مان سا طع است و از من
فارغ نیست آن کرم نسخہ دیگر بقاضی صاحب فرستادہ خواهند
داد کہ مشار الیہ خوش عقیدہ متبع سنت سنیتہ است و نیز طالب
شرح بلوغ المرام - نہ معلوم کہ بچہ سبب فتویٰ از من طلب کردہ
انحلالا نکہ آن کرم پیشتر دریں باب تحریر فرمودہ اند شاید در مزے
باشد کہ من بر آن اطلاع ندارم -

شعبۃ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین

اس صورت میں کہ امام الدین نے قبل از موت آنے کے دہر و چند گواہان کے حافظ سید مظہر علی کو اپنا وصی
گردانا کہ میرے چوبیس لاکھ روپے زید کے پاس اور بیس روپے عمرو کے پاس بالفعل موجود ہیں اور میرے
زیمہ نماز روزے کی قضا بھی ہے تم دونوں اشخاص مذکورین سے روپیہ وصول کر کر میری طرف منتقل کرو بتایا اب
مطابق فرمودہ امام الدین کے حافظ سید مظہر علی مطالبہ روپیہ نام بردہ کا زید و عمرو سے کرتا ہے زید و عمرو جواب
اسکے کہتا ہے کہ میں انہیں روپیہ نہیں دینے کا اور کوئی چاہے تو لے لیوے اور عمرو کہتا ہے کہ لو ابھی دیتا ہوں
کسی طرح کا عذر نہیں لہذا یہ سوال کیا جاتا ہے کہ زید کو منع اور حافظ سید مظہر علی کو مطالبہ بیہوختیا ہے۔

بَلِّغُوا نَوَاجِزُوا

جواب :- دریں صورت ہر قومہ بالا واضح ہو کہ زید کا منع کرنا کہ میں روپیہ انہیں نہیں دینے کا اور کوئی
چاہے لے لیوے، شرعاً لغو اور باطل ہے اور ہر وقت مطالبہ کے ضرور بالضرور روپیہ حوالہ کر دینا پڑے گا کچھ عذر
و بہانہ پیش نہ جائیگا - جیسا کہ اس عبارت سے معلوم ہوتا ہے - و انہ اوصی اہل فی حکمۃ عقلہ و جواز

در الہیہ آپ کے مصنف میں نہیں آئے تو قاضی محفوظ اللہ صاحب
پانی پتی کو بھیجیں جناب شرح در الہیہ کی زیادہ ضرورت ہے کہونکہ آپ
ترجمہ در بہتہ کے چھپ جانے سے مدتی میں ضرور غل ہو رہا ہے اور
یہاں کے مولوی صاحبان اہل حق کو لاندہ بہ و بدین کے ساتھ مطعون
و متہم کر رہے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ دینی پمیلانے کی غرض سے ترجمہ شائع
کیا گیا ہے لیکن اللہ تعالیٰ کی مدد سے سب کو جواب دندان شکن
دیا گیا ہے شرح جواب با صواب کا مزید و افادہ وہ ہے کہ کس و نا کس کو
دیکھا جاتا ہے بہر کیفیت شرح مذکور مخالفین زمانہ کے واسطے روشن
و لیل و نول و ابراہاں ہے میری ضرورت سے نسخہ مرسلہ فارغ نہیں ہے دوسرے
نسخہ قاضی صاحب کو بھیجیں ممدوح الیہ خوش عقیدہ و متبع سنت ہیں
اور طالب شرح بلوغ المرام کے یہی ہیں معلوم نہیں مجھ سے فتویٰ طلب
کرنے کی کیا ضرورت ہے حالانکہ آپ اس بارے میں تحریر کر چکے ہیں شاید کوئی فائدہ بھی ہو جس
سے مجھے علم نہیں -

تصرفہ فی ترکہ وانی قیلت ہذہ الوصیۃ تولیت القیام بذلک وانیہ کان وانی
 ہذا علی ہذا الرجل الذی حضری کذا من الدین وان انی ہذا مات قبل قبضتم -
 شیئاً من ہذا الدین وان علی ہذا الذی حضری قضائہ ہذا الدین الی لا صرف الی ورثتہ
 والی ما امر بہ المیت فالقاضی یسمع دعواہ ویسأل الخصم اولاً من الموت
 فان اقر الموت توجہت علیہ المطالبۃ من جہۃ الموصی لان حق المطالبۃ کان ثانیاً
 للمیت والموت تحول الی الوصی ثم یسأل عن الدین فان امرنا لدین جینڈ یسألہ
 من الوصالہ فان امرنا ہا ایضاً لیوجب دفع المال الیہ حتی یتب وصایتہ
 بالنیۃ و ذکر الخصامات فی ادب المقاضی مرجل ادعی آت فلا تات مات وانیہ کان
 الوصی الیہ لقبض دینہ الذی لہ علی ہذا الرجل والعین الذی فی بدنسہ وصدقہ
 المدعی علیہ فی جمیع ذلک امر تسلیم الدین والعین الیہ ہکذا فی فتاوی عالمگیریۃ
 تحریر محمد عیادت علی

سید شرف حسین
۱۲۸۸ھ

سید احمد حسین
۱۲۸۹ھ

سید محمد یحییٰ حسین
۱۲۸۹ھ

سوطھوال خط

تخریت میں الیہ مولوی شمس الحق صاڈیاوی کے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

عاجز محمد نذیر حسین مجبرامی خدمت محبی و مشفق میرے مولوی
 محمد شمس الحق صاحب اللہ تعالیٰ سلامت رکھے بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ
 وبرکاتہ کے واضح ہو کہ مفضلہ سے آپ کا مع الخیر تشریف لانا باعث کمال
 خوشی کا ہوا تھا لیکن رحلت سے الیہ مرحومہ کی آپ کی بہات افسوس ہا
 پھر لڑکی کے علالت کا حال معلوم کر کے نہایت صدمہ ہوا سو اے
 وظیفہ انا للہ وانا الیہ راجعون ہ کے ارکری چارہ نہیں ہے
 صبر اختیار کریں اور اللہ تعالیٰ کے شاکرین بندوں میں داخل ہوں -
 تحفہ کتب مرسلہ دوست محبوب خاطر ہوا اللہ تعالیٰ آپ کو خزانے

مکتوب شایزدم

بالمہار صدق قل از ار حال مولوی شمس الحق صا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

از عاجز محمد نذیر حسین بطلانہ محبی مشفق مولوی محمد شمس الحق
 صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ
 واضح باد کہ آمدن شماع الخیر از کہ معظمہ موجب سرور و نور
 گردیدہ بود دراز حادثہ جانکاہ انتقال الیہ مرحومہ ثناء نہایت تاسف
 روداد بازار استماع بیماری دختر شائیم بر نعم تشاد مارا بخیر وظیفہ
 انا للہ وانا الیہ راجعون ہ چارہ نیست بصبر و تسکین
 کہ ایند و بتکریب العالمین در آیند کتب مرسلہ سالی ہدیہ حبیب
 حبیب شایزدا شکر اللہ بجزاء شوق و مراہ و کات

سَدِّ عَيْبِكُمْ مَشْكُورًا ۚ خدائے کریم از احداثات زمانہ محفوظ
داشته شمار یا تمام شرح ابو داؤد توفیق امین بخشید آئین
شم آئین زیادہ والسلام خیر الختام و بصاحبزادگان سلام باریت

مکتوب ہفتہم

بشکریہ و بدریافت آغاز شرح ابو داؤد

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

از عاجز محمد نذیر حسین بخد مت گرامی مولوی صاحب جامع
والکائنات مولوی محمد شمس الحق صاحب سلمہ ربہ بالخیر والعافیت
فی الدارين بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ واضح باد کہ نامہ
نامی و صحیفہ گرامی در حالت نگرانی پر تو درود افکندہ موضح
مرا شد بذریعہ بلٹی بستہ خلیل خوانی از ذیل طلبیدہ بمعرض
وصول آورده خلیل خوانی کہ بر خوردار ابوالحسن بود یا حوالہ کردہ
شد و بستہ دیگر تمام محمد نو مسلم بود بشار الیہ داود شد بخیر اکرم
اللہ محجراتاً مَوْفُورًا ۚ وَلَقَدْ كَرَّمْكُمْ نَضْوَةً وَمَوْ
مُورًا ۚ وَكَانَ سَعْيُكُمْ مَشْكُورًا ۚ او موفق حقیقی
توفیق امین عطا فرماید کہ شرح ابو داؤد بطرز سهل و حل مطلب
آغاز شد تماثل نیز ما حسن وجہ مبارکباد و دعا از من اجابت
از خدا با و ترصد کہ گاہے از خیریت مزاج مع متعلقان
والستگان مسرور و کامگار میفرمودہ باشند زیادہ والسلام
بخد مت گرامی مولوی محمد اشرف صاحب و مولوی نور احمد صاحب
و حافظ علی اکبر صاحب و حافظ علی اصغر صاحب و بطفان
نور چشمان ہدیہ سلام و دعا برسانند
از دست گدایان و نایاب دیدہ پیچ جز آنکہ بصدق دل دعائے بکند

وافر دے اور سعی کو آپ کی قبول فرما دے خداوند کریم آپ کے زمانہ کے
آفات سے محفوظ رکھے نصرت شریح ابو داؤد کی توفیق عطا فرما دے
آئین شم آئین زیادہ والسلام خیر الختام میرا سلام صاحبزادگان کو پہنچا دیں۔

سترضوال خط

رسید خلیل خوانی و دریافت آغاز شرح ابو داؤد

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

عاجز محمد نذیر حسین - - خدمت گرامی مولوی صاحب
جامع الحسنات والکائنات مولوی محمد شمس الحق صاحب اللہ
تعالیٰ دونوں جہان میں عافیت و سلامتی سے رکھے بعد السلام
علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کے واضح ہوا نظاری کی حالت میں
آپ کا خط پہر نچکر احوال مندرجہ سے آگاہ کیا اسٹیشن
سے پارسل خلیل خوانی کا طلب کیا گیا۔ خلیل خوانی بر خوردار
ابوالحسن کے نام سے بھی ان کے حوالے کی گئی اور دوسرا بستہ
مولوی محمد نو مسلم کے نام کا تھا ان کو دیا گیا امدت تعالیٰ اجزاء و افراد
خوش حالی و تروتازگی و خوشی آپ کو عطا کرے اور آپ کے عمل خیر
کو قبول کرے فکر ہے موفق حقیقی کا کہ بہترین توفیق مرحمت کی کہ ابو داؤد
کی شرح آسان طریقہ و حل مطلب کے ساتھ شروع ہوا اسکے
اختتام کو بھی مبارک فرما دے و دعا از من اجابت از خدا بار د
آئید کہ کبھی کبھی اپنی خیریت مزاج سے اور متعلقین کے مزاج سے
آگاہ کرتے ہیں زیادہ والسلام۔

مولوی محمد اشرف صاحب و مولوی نور احمد صاحب حافظ علی اکبر و حافظ علی اصغر
صاحب کی خدمت میں ہدیہ سلام پہنچا دیں اور نور چشمان کو دعا سے
از دست گدایان و نایاب دیدہ پیچ جز آنکہ بصدق دل دعائے بکند

مکتوب مجید

باطھارست از عاتق تشریح سنن ابوداؤد
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

از عا جز محمد ندیر حسین بخد مت گرامی مولوی صاحب جامع المحتا
والکالات مولوی محمد شمس الحق صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ بالخیر و
العافیت فی الدارین بعد السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ واضح
یاد کہ نامہ وصیفہ گرامی بعد مدت مدید پر تو درود گردیدہ موضع مراد
و تھاد کام شد و رآن ہنگام کہ آن مکرم روائہ وار مشرقیہ شد ندہا
درار سال جواب توقف روادہ حالاً شنیدم کہ از کلنتہ یا آند
و بدیدن طرز تشریح ابوداؤد از بس سرور و نور حاصل شد و در
چند روز آنرا نظر انداختہ خواہ مولوی محمد نو مسلم کردم خداوند کریم
بفضل عظیم خود یا انجام بطور صریح رساند کہ مفید تمام ہر خاص عام
گشت نہ لازم کہ ہمتن توجہ بودہ باتمام رساند کہ ذخیرہ عاقبت گردد
و ہر گاہ مسودہ آن خواہد آمد فوراً ملاحظہ نمودہ خواہم فرستاد زیادہ
والسلام خیر الختام۔

بخد مت تشریف مولوی عبد اللہ صاحب و بخد مت گرامی مولوی
محمد اشرف صاحب و مولوی نذیر احمد صاحب و حافظ محمد اکبر صاحب
و حافظ محمد اصغر صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ ہدیہ سلام موصول و مقبول باد

مکتوب نوزوم

در تفریت مولوی علی احمد ضام حرم
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اٹھارہ سوال خط

تشریح ابوداؤد کے دیکھنے سے خوشی کا اظہار
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

عاجز محمد ندیر حسین بزرگ بخد مت مولوی صاحب جامع المحتات و
الکالات جناب مولوی شمس الحق صاحب اللہ تعالیٰ دونوں جہان
میں عاقبت و سلامتی کیساتھ رکھے بعد السلام علیکم ورحمتہ اللہ و
برکاتہ کے واضح ہو عرصہ دراز کے بعد آپ کا خط وصول ہو کہ
باعث مسرت کا شرف احوال ہوا چونکہ آپ پورب کے سفر میں تھے
اسلئے ارسال جواب میں تاخیر ہوئی اب معلوم ہوا کہ کلنتہ سے واپس
آئے اور تشریح ابوداؤد کے دیکھنے سے بہت خوشی ہوئی اسکو
چند دن دیکھ کر حالہ مولوی محمد نو مسلم کے کر دیا اللہ تعالیٰ اسی عنوان
احسن پر ختم کرائے کہ قائدہ بخش جملہ صغیر و کبیر کے ہوا لازم ہے
کہ بالکل مصروف ہو کر اختتام کر ہو بخاریں کہ آخرت کا ذخیرہ
جس وقت مسودہ تشریح ابوداؤد کا آئے گا فوراً معائنہ کر کے
ردانہ کروں گا۔ زیادہ والسلام خیر الختام

مولوی عبد اللہ صاحب و مولوی نور احمد صاحب و مولوی
محمد اشرف صاحب و حافظ علی اکبر صاحب و حافظ علی اصغر صاحب
کی خدمت میں ہدیہ سلام قبول ہو۔۔

انیسواں خط

مولوی علی احمد صاحب کی تفریت میں
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

از عاجز محمد بن حسین بمطالعہ گرامی مولوی نور احمد صاحب
سلمہ اللہ تعالیٰ بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ واضح باد کہ از
استماع خبر جانکاہ ہوشیار با انتقال مولوی علی احمد صاحب
مرحوم، موجب تاسف و رنج و الم گردیدہ کہ از احاطہ تقریر و تحریر
بیرون است اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِہٖ رَاجِعُوْنَ بخوانیم
و دعا مغفرت و رحمت برائے آل محمود العاقبت کروم و غماہم
کرو نماز جنازہ ادا نمودم اللہم اغفرلہ و امرحمہ و ادخلہ
فی عبادک الصالحین فی جنتہ الفردوس امین
ثم امین رب العالمین و بخدمت شریف مولوی
شمس الحق صاحب و مولوی محمد اشرف الحق صاحب و حافظ
محمد اکبر صاحب و حافظ محمد اصغر صاحب و دیگر طفلان و غیر ہم
سلام و نیاز من موصول باد۔

مکتوبہ شکر

شکر پید ز امداد محتاجین مدرسہ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

از عاجز محمد بن حسین بمطالعہ گرامی مولوی محمد شمس الحق صاحب
سلمہ ربہ بالخیر و العافیت بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ واضح باد
کہ بفضلہ تعالیٰ در بجا خیریت است و خیر و عافیت از صاحب مطلوب
مشفقاً لوٹ بستم روپیہ مصارف طلبہ محتاجان مدرسہ بذریعہ
خط مسرت لوط شمار رسیدہ موجب خوشی و خوشی گردید جزاکم
اللہ فی الدآثرین و بآمرک لکم فی الکونین
آئندہ خیال خواہند داشت کہ روز بروز یک دو طلبہ می آیند و حین

عاجز محمد بن حسین بمطالعہ گرامی مولوی نور احمد صاحب اللہ
تعالیٰ آپ کو سلامت رکھے بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ
وبرکاتہ کے بعد واضح ہو کہ خبر حادثہ جانکاہ و ہوشیار ربانے سننے
سے (یعنی انتقال سے مولوی علی احمد صاحب مرحوم،
استقدر رنج و غم ہو کہ تقریر و تحریر کی حد سے باہر ہے۔
اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِہٖ رَاجِعُوْنَ اور مغفرت رحمت
کی دعا مرحوم کے واسطے انشاء اللہ تعالیٰ
کرونگا اور جنازہ غائبانہ کی نماز بھی ادا کر دنگا اللہم اغفرلہ و
امرحمہ و ادخلہ فی عبادک الصالحین فی جنتہ
الفردوس امین ثم امین رب
العالمین خدمت شریف میں مولوی شمس الحق صاحب مولوی محمد
اشرف صاحب حافظ علی اکبر صاحب و حافظ علی اصغر صاحب اور بچوں کو
میرا سلام موصول ہو۔

بیسواں خط

زرا د محتاجان مدرسہ کا شکر

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

عاجز محمد بن حسین بمطالعہ گرامی مولوی شمس الحق صاحب -
اللہ تعالیٰ خیر و عافیت کیساتھ آپ کو سلامت رکھے بعد السلام علیکم ورحمۃ
اللہ وبرکاتہ کے واضح ہو خدا کے فضل سے یہاں خیریت ہے اور آپ کی خیر و
عافیت مطلوب ہے طلبہ مدرسہ کیواسطے مبلغ بیس غنہ روپے کے
نوٹ بذریعہ خط آپ کے وصول ہو کر باعث خوشی کا ہوا اللہ تعالیٰ
دونوں جہان میں جزا و برکت دے روزانہ ایک دو طلبہ آتے رہتے
ہیں امید ہے کہ آئندہ خیال رکھیں گے گرچہ رزاق اللہ تعالیٰ ہے

امد رزاق است لیکن اسباب منوط بظاہر است لازم کہ گاہ
گاہ ازد و کلمہ خیریت نامہ جات مسروری نمودہ یا شند زیادہ -
والسلام خیر الختام - بمطالعہ گرامی مولوی نور احمد صاحب
وحافظ محمد اکبر صاحب و حافظ محمد اصغر صاحب و مولوی محمد
انصرت الحق صاحب سلام اللہ تعالیٰ سلام و دعا پر رسانند

مکتوب بست دوم

امام شیخ عطاء اللہ برادرزادہ مولوی عبد الغزوی با کرد

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

از عاجز محمد نذیر حسین بمطالعہ گرامی مولوی محمد شمس الحق صاحب سلمہ
الہ تعالیٰ - بعد السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ واضح باد کہ حال قیہ ہذا
شیخ عطاء اللہ برادرزادہ شیخ مولوی عبد الغزوی مرحوم برائے حاجت
دنوی (یعنی علاج نکاح) در انطرف میروند امید کہ حسبہ اللہ سعی
بلغ کردہ حاجت برآری ایشان غائب نہ نمود موجب ثواب خواہند
قال علیہ السلام **مَنْ شَغَعُوا فَلَئِنْ شَجَرُوا** - وَمَنْ كَانَ
فِي حَاجَةٍ اَنْحِيَهُ كَانَ اللّٰهُ فِي حَاجَتِهِ وَمَنْ فُجِرَ عَنْ
مَسْئَلِمْ كَرِيَةٍ فُجِرَ عَنْهُ كَرِيَةٍ مِنْ كَرِيَّاتِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ
اَرْتَمَوْا مِنْ فِي الْاَرْضِ يَوْمَ تَكْمَلُنَ السَّمَاوَاتُ
زیادہ والسلام خیر الختام

سید نذیر حسین

مکتوب بست دوم

لیکن وارد امر ہر شے کا اسباب ظاہر ہے لازم کہ کبھی کبھی وکیل
خیریت سے اپنی مسرور کرتے رہیں - زیادہ والسلام خیر الختام
مولوی نور احمد صاحب و حافظ علی اکبر صاحب و حافظ
علی اصغر صاحب و مولوی محمد انصرت الحق صاحب کی
خدمت میں سلام و دعا پہنچادیں -

ایک سو اول خط

سفارش میں امام شیخ عطاء اللہ صاحب بھتیجے مولوی عبد الغزوی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

عاجز محمد نذیر حسین بمطالعہ گرامی مولوی شمس الحق صاحب اللہ
تعالیٰ آپکو سلامت رکھے بعد السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ کے وضع
ہو اس خط کے یحیٰی نے شیخ عطاء اللہ صاحب بھتیجے شیخ مولوی عبد
غزوی مرحوم کے ہیں دنیاوی حاجت (یعنی نکاح) کیوا سنے
اس طرف جاتے ہیں امید کہ حسبہ اللہ کوشش پوری کر کے ان کی
حاجت پوری کریں گے موجب ثواب کا ہو گا قال علیہ السلام
مَنْ شَغَعُوا فَلَئِنْ شَجَرُوا - وَمَنْ كَانَ فِي حَاجَةٍ اَنْحِيَهُ
كَانَ اللّٰهُ فِي حَاجَتِهِ وَمَنْ فُجِرَ عَنْ مَسْئَلِمْ كَرِيَةٍ
فُجِرَ عَنْهُ كَرِيَةٍ مِنْ كَرِيَّاتِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ -
اَرْتَمَوْا مِنْ فِي الْاَرْضِ يَوْمَ تَكْمَلُنَ السَّمَاوَاتُ
زیادہ والسلام خیر الختام

سید نذیر حسین

ایک سو اول خط

در باب سفارش سید محمد ابراہیم صاحب مدنی

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

از طرف محمد نذیر حسین بگرای خدمت مولوی محمد شمس الحق صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ واضح باد کہ حال قریب ہذا محبی و غریبی سید محمد ابراہیم صاحب مدنی خادم حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم است و واجب الخیرات الاعانت است موجب حسنات و خوشنودی خدا و خیرہ آخری ادا دل خواہد گردید۔ زیادہ والسلام خیر الختام

سید محمد نذیر حسین

مکتوب بست ویم

محتوی بریکہ مدارات خاطر داری صاحبزادگان یاران

کرده خواهد شد بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

از عاجز محمد نذیر حسین بطلانہ گرامی جامع الحسنات والکلمات مولوی تلمظ حسین صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ واضح باد کہ نامہ نامی وصیہ گرامی رسیدہ کاشف مدعا گردیدہ مشفقاً ہر صاحبزادہ از صاحبزادگان دیانواں بقصیدیل صحاح ستہ تشریف خواہند آورد و حکمرانی شال حاضر مسمی مینی والد نامہ

حلقہ پیرمغانم ز ازل در گوش است
ما ہماں ایم کہ بودیم و ہماں خواہد بود

سید محمد ابراہیم صاحب مدنی کی سفارش میں

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

عاجز محمد نذیر حسین بگرای خدمت مولوی شمس الحق صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ آپ کو سلامت رکھے۔ بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کے واضح ہو کہ حال خط ہذا کانبرے محب و غریز سید محمد ابراہیم صاحب مدنی خادم حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہیں اعانت و امداد کے مستحق ہیں انکی ادا رعانت خوشنودی خدا و خیر آخرت کلبے ہوگا۔ زیادہ والسلام خیر الختام

سید محمد نذیر حسین

تیسواں خط

خاطر داری مدارات صاحبزادگان یانوان کی گنجائیگی

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

عاجز محمد نذیر حسین بطلانہ گرامی جامع نکوئی و کمالات مولوی تلمظ حسین صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ آپ کو سلامت رکھے بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کے واضح ہو خط آپ کا موصول ہو کر مضامین سے آگاہ کیا۔ صاحبزادگان دیانوان سے جو صاحبزادہ تحصیل صحاح ستہ کی غرض سے تشریف لائیں گے انکی خدمتگزاری میں حاضر ہوں سعی میری جانب سے ہوگی اور تمام کرانا اللہ تعالیٰ کی طرف سے

حلقہ پیرمغانم ز ازل در گوش است
ما ہماں ایم کہ بودیم و ہماں خواہد بود

باقی خیریت بخد مت گرامی مولوی محمد شمس الحق صاحب مولوی
نور احمد صاحب مولوی محمد اشرف صاحب و حافظ محمد اکبر
صاحب و حافظ محمد اصغر صاحب ہدیہ سلام موصول و مقبول
باد۔ زیادہ والسلام خیر الختام۔

مکتوب بست چہام

باظہار شوق ملاقات و تاکید اختتام شرح

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

از عاجز محمد نذیر حسین بظاہر گرامی مولوی صاحب جامع المحتات
والکمالات مولوی محمد شمس الحق صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ بعد السلام
علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ واضح باد سہ

مدتے شد کہ ندیدم گل خسار ترا

از خدا می طلبم دولت دیدار ترا

مشفقاً در انصرام شرح تاکے اختتام میرسد بدل غلجان شدید
میدارم خداوند کریم در اتمام شرح کما حقہ اعانت و امداد فرماید کہ
مقصود حاصل شود تمنائے دلی انکاشتم انصاحب یا خاطر
نشوند و احوال مزمنہ خود چہ نگارم بچند امراض مبتلا ام او
رحم الراحمین خاتمہ بخیر کند۔

مکتوب بست پنجم

محتوی بر شہادت کہ انشاء اللہ تعالیٰ بامر صوبہ مینا خواہد

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

از عاجز محمد نذیر حسین بظاہر گرامی مولوی صاحب جامع المحتات

باقی خیریت ہے گرامی خدمت میں مولوی شمس الحق صاحب
مولوی نور احمد صاحب مولوی محمد اشرف صاحب و حافظ محمد اکبر
صاحب و حافظ محمد اصغر صاحب۔ ہدیہ سلام موصول و مقبول
ہو چو۔ زیادہ والسلام خیر الختام۔

چوبیسواں خط

اشتیاق ملاقات و تاکید اتمام شرح البوداؤ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

عاجز محمد نذیر حسین بظاہر گرامی مولوی صاحب جامع محتات
وکمالات مولوی محمد شمس الحق صاحب اللہ تعالیٰ آپ کو سلامت
رکھے۔ بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کے واضح ہو سہ

مدتے شد کہ ندیدم گل خسار ترا

از خدا می طلبم دولت دیدار ترا

دکو یہ صحتی لگی ہوئی ہے کہ شرح البوداؤ کی کتب ختم ہوئی ہے
اللہ تعالیٰ اتمام شرح میں آپ کی پوری اعانت فرمادے تاکہ
مقصود حاصل ہو جس نے اپنی تمنا کا اظہار کیا۔ یہ اظہار آپ کا
بار خاطر نہو۔ مرض مزمنہ کا کیا حال لکھوں چند مرضوں
میں مبتلا ہوں۔ اللہ تعالیٰ خاتمہ بخیر کرے۔

چوبیسواں خط

دعا ہے اس بات کی کہ مشکل میں انشاء اللہ تعالیٰ کامیاب ہو

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

عاجز محمد نذیر حسین بخد مت گرامی مولوی صاحب جامع نکیل

والکمالات مولوی قسّم الحق صاحب سلمہ ربہ بخیر بعد السلام
 علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ واضح باور کہ بفضلہ تعالیٰ درینجاخیریت
 است و خیر و عافیت آن مکرم مع شفقان و وابستگان کو آ
 میا شد نامہ نامی و صحیفہ گرامی پر تو درود و رحمت آمود نمودہ و صریح
 مرام شاد کام گردید او قاضی الحاجات یا صعب کہ قصد کردہ
 اند بر ادنیٰ فائز و ظفر یاب گرداناد و انشاء اللہ الرحمن ہر گاہ اجراء
 شرح خواہد آمد بہمتن آنرا بنظر غائر خواہیم دید او حافظ حقیقی از
 جمیع آفات شمار انگاہ داشتہ بمنزل مقصود برساند زیادہ
 والسلام خیر الختام بخیریت سامی مولوی نور احمد صاحب حافظ
 محمد اکبر صاحب و مولوی محمد اشرف صاحب و حافظ محمد اصغر صاحب
 و مولوی موتی صاحب و غیر ہم من الموحّدين سلیم اسمہ مدیہ سلام
 فقیر خواہند رسانید و از حاضر الوقت فقیر عبد السلام و ابوالحسن
 تحفہ سلام و تسلیم قبول باد رب العباد۔

مکتوب است و ششم

رسیدت و بخیر و بہ طہارت بول و بیشک شتر
 و سرقین ماکول تخم نزد ہمہ سلف ثابت است
 بسم اللہ الرحمن الرحیم

از عاجز محمد نذیر حسین بمطالعہ گرامی مولوی صاحب جامع الحکمت
 والکمالات مولوی محمد شمس الحق سلمہ ربہ بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ و
 برکاتہ واضح باور کہ مبلغ بست و پنج روپیہ مرسلہ آن شکر گنج و گہر سنج
 بن برشتہ رنج بمعرض وصول آمد جزا
 ۱۔ لَہٗ جَزَاءٌ مِّمَّا سَئَلُوهُ اَوْ لَکُم مِّنْهُ
 نَصْرَةٌ وَّ لَہٗ مَوْرَءٌ وَّ کَانَ لَہٗ عِیْبٌ مِّمَّا مَشْکُورَہٗ

و کمالات مولوی شمس الحق صاحب اللہ تعالیٰ آپ کو سلامت رکھے
 بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کے واضح ہو فضل آگاہی سے یہاں
 خیریت ہے اور خیر و عافیت آپ کی و تمامی متعلقین و لواحقین کی خواہ
 رہتا ہوں آپ کا گرامی نامہ وصول ہو کر کوائف سے آگاہ کیا جاں مر
 شکل کا آپ نے قصد کیا ہے اللہ تعالیٰ کامیاب و فائز المرام کرے
 اجزاء شرح کے جو ثقت آئیں گے انشاء اللہ تعالیٰ بالکل مصروف ہو کر
 نظر غائر سے معائنہ کر دں گا حافظ حقیقی نامی آفات سے محفوظ و مامون
 رکھ کر منزل مقصود پہنچا دے زیادہ والسلام خیر الختام۔
 خدمت گرامی مولوی نور احمد صاحب و حافظ علی اکبر صاحب حافظ
 علی اصغر صاحب و مولوی محمد اشرف صاحب و مولوی محمد موتی
 صاحب و غیرہ کے ہدیہ سلام فقیر کا پہنچا دین حاضرین سے
 فقیر عبد السلام و ابوالحسن تحفہ سلام پیش کرتا ہے۔
 قبول باد

پچیسواں خط

پچیس روپیہ کی رسید اونٹ کا پیشاب اور مگنی
 اسکی اور دیگر حیوانات ماکول اللحم کا ذکر
 بسم اللہ الرحمن الرحیم

عاجز محمد نذیر حسین بمطالعہ گرامی مولوی صاحب جامع نیکوں
 و کمالات مولوی محمد شمس الحق صاحب اللہ سلامت رکھے۔ بعد
 السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کے واضح ہو کہ مبلغ پچیس روپیہ آپ کے
 پہنچے ہوئے مجھ پہنچے ہوئے رنج کے وصول میں آئے اللہ تعالیٰ آپ کو
 جزا دے و افرادے اور تازگی و مسرت عطا کرے اور عمل کو قبول فرماو
 اونٹ کے پیشاب و مگنی کی پاکی اور گو بر و دوسرے جانور ماکول اللحم

و طہارت بل اہل و پٹنگ آن و سرین ماکول لحم نزد امام مالک
 و احمد رحمہما اللہ و دیگران از سلف و تبع آن بلا تکثیر یافتہ شد
 نیز نزد ابو موسی اشعری رد عامر چنانچہ از وضع امام بخاری مستفاد
 میشود و نزد حنفیہ از امام محمد ثابت است چنانکہ از بحر الرائق و غیرہ
 واضح میشود و بیع سرقین نزد حنفیہ بلا تکثیر در کتب فقہ مذکور است
 و نزد دیگر از سلف ناپاک است و راستہ تحقیقی فقیر نیز مبتلا بہ
 امام مالک و امام بخاری متوسط است و اللہ بالصواب اختلاف
 مابین مولوی محمد سعید و مولوی عبدالعزیز رحیم آبادی و نیز بعض
 مسائل مستنبطہ مولوی محمد حسین بٹالوی در تاسف و تلہف انداختہ
 کہ عوام بر ملا خندہ زن ہستند خصوصاً اہل تقلید زیادہ تر در ثبات
 اند **وَلَا تَأْتِیْہِ وَلَا تَأْتِیْہِ لِحُجُوْنِہٖ** و انصاحب ہمین
 متوجہ شدہ در تخریر شرح ابو داؤد مشغول شوند و دیگر تخریر نہ مند
 اللہ جل شانہ انصاحب را از ہمہ حوادث محفوظہ امستہ برادوی
 برساند و عاقبت بخیر گرداند - والسلام

مکتوب بہت و سقم بہت

روحانیہ بخاری مؤلفہ مولوی احمد علی مرحوم کردن حج

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

بخدمت گرامی مولوی حافظ محمد عبد اللہ صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ بعد السلام
 علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ از عاجز محمد ندیر حسین واضح باد کہ شنیدہ
 شد کہ انصاحب در مسائل مندرجہ حاشیہ صحیح بخاری کہ خلاف تحقیق

کا امام مالک اور احمد رحمہما اللہ اور دوسرے سلف و متبعین
 کے نزدیک بلا اختلاف پاک پایا گیا ہے اور ابو موسی اشعری
 کے نزدیک بھی پاک ہے جیسا کہ امام بخاری رحمہ اللہ کے قول سے مستفاد
 ہوتا ہے اور حنفیہ کے نزدیک امام محمد کے قول سے ثابت ہے چنانچہ بحر الرائق
 واضح ہوتا ہے اور گوہر کی بیع بلا اختلاف کتب فقہ حنفیہ میں درست
 لکھا ہے اور دوسرے سلف کے نزدیک ناپاک ہے اور فقیر کی
 راستہ مطابق مسلک امام مالک و امام بخاری کے ہے واللہ اعلم
 بالصواب مولوی محمد سعید و مولوی عبدالعزیز رحیم آبادی کا آپس میں
 اختلاف کرنا و نیز مولوی محمد حسین بٹالوی کے بعض مسائل مستنبطہ
 سے مجھے حسرت و افسوس ہے کیونکہ عوام الناس خصوصاً متقلدین میں
 رسم میں اور برا کہہ رہے ہیں **وَلَا تَأْتِیْہِ وَلَا تَأْتِیْہِ لِحُجُوْنِہٖ**
 آپ سارے جھگڑے سے یکسو ہو کر شرح ابو داؤد میں مصروف ہیں
 دوسری جانب توجہ نہ کریں اللہ جل شانہ آپ کو تمامی مکروات زمانہ سے مامون
 محفوظ رکھ کر ارادوی پر پہنچاؤ و آخرت بہتر کرے و السلام خیر الختام

سائیسوال خط

مسائل مندرجہ حاشیہ صحیح بخاری لوی احمد علی کی تروییل

اظهار خوشی بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

بخدمت گرامی مولوی حافظ محمد عبد اللہ صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ
 علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ عاجز محمد ندیر حسین کی جانب سے
 ہو کہ سنا گیا ہو کہ آپ رد میں مسائل مندرجہ حاشیہ بخاری

سہ بحث طہارت بل اہل و پٹنگ و دیگر حیوان ماکول اللحم میں فقیر مدون مفاد ضام ہڈانے بہت طولانی تخریر امام مجددی کے حضور پیش کی
 تھی کہ جو نظر استحسان دیکھی گئی تھی اور بعد ملاحظہ غائر و سطح و مہربانیت فرمائے گئے تھے ۱۱ ابو حمید عزیز صدیقی

نقل کردہ مولوی احمد علی صاحب مرحوم است متوجہ شدہ اللہ
نہایت خوشی و خرمی حاصل شد لازم کہ رد آں ضرور سعی فرماید
کہ مولوی صاحب موصوف از بخشی مذہبی خود رو کردن صحیح
بخاری قصد کردہ در بیج کئی آن توجہ نمایند موجب اجر عظیم و
از باقیات صالحات شاخواہ بود زیادہ والسلام بخد مت
مولوی نورا احمد صاحب و مولوی اشرف صاحب و حافظ محمد اکبر
صاحب و حافظ محمد اصغر صاحب و غیر ہم وہ طفلان ہدیہ سلام
من برسانند حاضر الوقت بندہ عبد السلام والواحدن ہدیہ سلام
میرسانند و مقبول باد۔

مکتوب ہشتم

رسید ز یاد و مدرسہ مسرت اوجت محمد اشرف
صاحب خبر انتقال سید بدر الاسلام نواسہ حضرت میا نضا
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

از عاجز محمد نذیر حسین بخد مت گرامی مولوی صاحب جامع الحقائق
والکمالات مولوی محمد شمس الحق صاحب سلمہ ربہ بالخیر والعافیت فی الدین
بعد اسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ واضح رائے سامی باد کہ نامہ نامی
صحیفہ گرامی مع نوٹ مبلغ پنجہ روپیہ صہ در حالت گرامی پر تو رو دو نمود
کاشفت مدعا گردیدہ ہمدوش کامرانی گردانید و بدرقہ حیات طلبہ
مخلصین شد کہ بذریعہ آن بلب نان و قوت لایموت رسید خبر
کہ اللہ تعالیٰ تحفیر فی الدنیا و الدین کہ بالفعل از قوت فارغ البالی
شدند و از صحت و تندرستی مزاج مولوی محمد اشرف الحق صاحب
کہ بہمہ وجوہ شفا کے کلی یافتند موجب کمال خوشی و خرمی مالا مال گشت
صحت ذات را بہ تصدق ہر روز ۵۰ خازن مہر بخورید کنند تحویل

جو کہ مولوی احمد علی مرحوم نے خلافت تحقیق نقل کیا ہے موجود ہے
ہیں نہایت خوشی ہوئی لازم ہے کہ حاشیہ مذکور کے رو میں آپ
ضرور کوشش فرمایں کیونکہ مولوی صاحب ممدوح نے اپنے
مذہبی مسائل کے بخشی سے رد صحیح بخاری کا ارادہ کیا ہے
اور اس حاشیہ کی بیج کئی میں آپ ضرور توجہ کریں انشاء اللہ تعالیٰ
اجر عظیم پادیں گے اور باقیات صالحات میں آپ کا شمار کیا جائیگا
زیادہ والسلام خدمت میں مولوی نورا احمد صاحب و مولوی
اشرف صاحب و حافظ محمد اکبر و حافظ محمد اصغر و غیر ہم وہ طفلان ہدیہ سلام
عاجز کا پہنچا دیں حاضر الوقت بندہ عبد السلام والواحدن ہدیہ سلام بخد مت قبول

اٹھائیسواں خط

رسید ز یاد و محتاجین مدرسہ و اطہار شریعتی
مولوی اشرف الحق صاحب کے اطلاع انتقال سید بدر الاسلام
نواسہ حضرت میا نضا بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

عاجز محمد نذیر حسین بگرامی خدمت مولوی صاحب جامع نیکیوں و
کمالات مولوی محمد شمس الحق صاحب اللہ تعالیٰ دونوں جہان میں بھلائی کے
ساتھ سلامت رکھے بعد اسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کے واضح رائے
شریف ہوتا مہ گرامی حالت انتظاری میں مع نوٹ مبلغ پچاس روپیہ
وصول ہو کر شادان و فرحان کیا و باعث حیات و ذریعہ نان و قوت
لایموت طلبہ مخلصین کے ہوا اللہ تعالیٰ دونوں جہان میں بہترین
جزا دے اسوقت خود نوش کی طرف سے فارغ البالی ہو گئے ہیں
آئندہ اللہ تعالیٰ سبب الاسباب، صحیحیابی و شفا کلی سے مولوی محمد
اشرف الحق صاحب کے کمال خوشی و خرمی ہوئی ہے

صحت ذات را بہ تصدق ہر روز ۵۰ خازن مہر بخورید کنند تحویل

از حادثہ جانکاه انتقال قرة العین بدر الاسلام جویم وچ
 نویم نہ جائے ستیغہ پائے گریز انا للہ وانا الیہ راجعون
 کون سا دل تھا کہ شیشہ کی طرح چورہ تھا
 غمزہ سینہ پر شستہ دل رنجورہ تھا
 دادی حزن و ملالت میں و غمور تھا
 نشہ حیرت و بیتابی میں غمور تھا
 میر و سلج زمین از تہ پایم اسروز
 شاید آنروز قیامت شدہ قائم اسروز
 دل ناکامی دل شاد کہ ناشاد م کرد
 خانہ رنج و غم آباد کہ بر باد م کرد
 والدین اور بستر خاکستر ناکامی مردہ در ذیل و نہار سوگوار بقیار
 افتادہ سے ماتند و گاہے بہوش و گاہے مدہوش اشک رواں
 می دارند سے وردم افسانہ شد و تاب شنیدن رسید
 حیرتم آئینہ گردید و بدیدن نہ رسید
 آیندہ حاصل ملاقات خود از مردہ صحت و اعتدال مزاج
 مع متعلقان و البسنگان خود مسرومی نمودہ باشند بمطالعہ گرای
 حافظ محمد اکبر صاحب و حافظ محمد اصغر صاحب و مولوی محمد
 اشرف الحق صاحب و مولوی نور احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ
 ایں تحریر ساینده ہدیہ سلام برکت التیام رسانند
 لے صبا نکنتے از خاک رہ یار بسیار
 بہر اندوہ دل و شردہ دیدار بسیار
 زیادہ ایام شاد و مانی بکام باو از طرف شریف حسین و دیگر طلبہ
 مسجد مدرسہ سلام و نیاز می رساناد۔

و اعتداجانکاه انتقال قرة العین بدر الاسلام کا کیا بیان کروں
 اور کیا لکھوں نہ طاقت ایسے کی نہ پیر بھاگنے کا انا للہ وانا الیہ راجعون
 کون سا دل تھا کہ شیشہ کی طرح چورہ تھا
 غمزہ سینہ پر شستہ دل رنجورہ تھا
 دادی حزن و ملالت میں وہ غمور تھا
 نشہ حیرت و بیتابی میں غمور تھا
 میر و سلج زمین از تہ پایم اسروز
 دل ناکامی دل شاد کہ ناشاد م کرد
 خانہ رنج و غم آباد کہ بر باد م کرد
 اُن کے والدین بستر ناکامی پر مثل مردہ شب و روز بقیار
 سوگوار پڑے رہتے ہیں کسی وقت ہوش میں اور کسی وقت مدہوش و گھول
 سے اشک جاری تھا وہ
 دروم افسانہ شد و تاب شنیدن نہ رسید
 حیرتم آئینہ گردید و بدیدن نہ رسید
 آیندہ حصول ملاقات تک اپنی خوش خبری صحیحی مزاج سے اپنی
 و متعلقین کے مسرور کرتے رہیں خدمت میں حافظ محمد اکبر صاحب حافظ
 محمد اصغر صاحب و مولوی محمد اشرف الحق صاحب و مولوی نور احمد
 صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ کے یہ تحریر پہنچا کہ ہدیہ سلام برکت التیام
 پہنچاویں
 لے نکنتے از خاک رہ یار بسیار
 بہر اندوہ دل و شردہ دیدار بسیار
 زیادہ خوشی و کامرانی کا زمانہ میسر ہو۔ شریف حسین و طلبہ مسجد
 مدرسہ کے سلام و نیاز کہتے ہیں۔ قبول ہو۔

سے میاں بدالہ سلام جناب حکیم پیر شاہ جہاں مرحوم مغفور کے صاحبزادے تھے اور حضرت میاں صاحب کے حقیقی نواسے تھے بعد برس سال مرض بہینہ میں وصال ہوا

مکتوب بست و ہم

بالتوای سفر ولی

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

از عاجز محمد نذیر حسین بخد مت مولوی سید عبدالعزیز صمدی
وَقَفَّكَهُمْ اللَّهُ بِالْخَيْرِ وَالطَّاعَةِ بِعَدَاةٍ لَكُمْ وَرَحْمَةِ اللَّهِ
وَبَرَكَاتِهِ وَاضْحَافُ نَامَهُ شَارِسِيدَ بَرْمَنْدَ جَانَشِ آگاہی یافتہ
پیش فقیر آمدن بالفعل سو سے نادر و چند سے از مولوی امیر احمد
سلہ صحبت درس گیرم باید داشت بعدہ در بنجار سیدین
مضانقہ نادر و در مدبہ قریب نجاہ و ہفت طالبان علم درین
میکرند ضیق فرصت امانے تمید ہند۔ والسلام خیر الختام۔

مکتوب سی ام

رسید بالغ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

از عاجز محمد نذیر حسین بگرامی خدمت والا تربیت مولوی محمد
شمس الحق صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ۔ بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ
وَبَرَكَاتِهِ وَاضْحَافُ نَامَهُ ہدیہ مرضیہ مبلغ بست و بنجر دہیہ مرسلہ سامی
بندریہ منی آذر وصول شد و قبض در آمد جزا کہ اللہ تعالیٰ
جَوَاءَ مَوْفُورَہَ وَكَانَ شَعْنُكُمْ مَشْكُورًا مولوی محمد ادریس
صحیح بخاری و ہدایہ شروع کردند بحمد اللہ طبعیت شان
سلیم است بآسرا کہ اللہ فی علوہ زیادہ
والسلام خیر الختام۔

انتیسواں خط

بالفعل غرم و ہلی ملتوی کریں

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

عاجز محمد نذیر حسین۔ بخد مت مولوی سید عبدالعزیز صمدی
اللہ تعالیٰ نیکی و عبادت کی توفیق دے بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ
وَبَرَكَاتِهِ وَاضْحَافُ نَامَهُ شَارِسِيدَ بَرْمَنْدَ جَانَشِ آگاہی یافتہ
پیش فقیر آمدن بالفعل سو سے نادر و چند سے از مولوی امیر احمد
سلہ صحبت درس گیرم باید داشت بعدہ در بنجار سیدین
مضانقہ نادر و در مدبہ قریب نجاہ و ہفت طالبان علم درین
میکرند ضیق فرصت امانے تمید ہند۔ والسلام خیر الختام۔

تینسواں خط

روپیہ پہنچ گیا

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

عاجز محمد نذیر حسین بگرامی خدمت والا تربیت مولوی محمد
شمس الحق صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ۔ بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ
وَبَرَكَاتِهِ وَاضْحَافُ نَامَهُ ہدیہ مرضیہ مبلغ بست و بنجر دہیہ مرسلہ سامی
بندریہ منی آذر وصول شد و قبض در آمد جزا کہ اللہ تعالیٰ
جَوَاءَ مَوْفُورَہَ وَكَانَ شَعْنُكُمْ مَشْكُورًا مولوی محمد ادریس
صحیح بخاری و ہدایہ شروع کردند بحمد اللہ طبعیت شان
سلیم است بآسرا کہ اللہ فی علوہ زیادہ
والسلام خیر الختام۔

مکتوب سی و یکم

رسید ہدیہ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

از عابد محمد نذیر حسین بطلانہ گرامی مولوی محمد شمس الحق صاحب
سلمہ ربہ بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ واضح رائے مافی
باد کہ بفضلہ تعالیٰ تا تحریر ہذا بخیریت بودہ بدعائے صحت و
عافیت آل مشفق معہ متعلقان مولف می باشد شرح
دعائے ازمن و اجابت از خدا باد

انچہ ہدایا نور یافت فرستادہ بودند پس ہدیہ حبیب حبیب
شد و موجب نصیب پر خصب گشت و مزاج مولوی اشرف الحق
صاحب باعتبار اصلی بحال شد یا نہ و بچہ شغل مصروف مے
باشند و در فوق واکردہ شرح با اختتام خواہند رسانید
یا معطل گذارند سہ

وقت ہر کار نگہدار کہ نافع نہ بود

نوشدارو کہ پس از مرگ بہر اب دہی

آیندہ توفیق الہی رفیق بادۃ زیادہ والسلام خیر الختام مولوی
نور احمد صاحب و حافظ علی اکبر صاحب و حافظ علی اصغر صاحب
و غیر ہم من الاحباب - ہدیہ سلام نیاز الیام من پرسانند

مکتوب سی و دوم

تصحیح حدیث عمار بن یاسر مندرجہ بن ابی

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اکتیسواں خط

ہدیہ پہنچ گیا

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

عابد محمد نذیر حسین بطلانہ گرامی مولوی محمد شمس الحق صاحب
اللہ تعالیٰ آکو سلامت رکھے بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہ
واضح رائے ہو فضل خدا سے خط کھینچنے تک قرین خیریت کے رہ کر
داعی صحت و عافیت کا آپ کے حوالہ متعلقین کے رہتا ہے ع
دعائے ازمن و اجابت از خدا باد

جو کچھ تحفہ کمال محبت سے بھیجا تھا ہدیہ محب کا محبوب پسند
ہوا اور باعث عیش و کامرانی کا ہوا مزاج مولوی اشرف الحق صاحب
کا اعتدال اصلی پر آیا یا نہیں اور کس شغل میں مشغول رہتے ہیں
شوق کا دروازہ کھول کر شرح کو خاتمہ تک پہنچاویں گے
یا معطل چھوڑیں گے سہ

وقت ہر کار نگہدار کہ نافع نہ بود

نوشدارو کہ پس از مرگ بہر اب دہی

آیندہ اللہ تعالیٰ کی توفیق شامل حال ہو - زیادہ والسلام خیر الختام
مولوی نور احمد صاحب و حافظ علی اکبر صاحب و حافظ علی اصغر صاحب
و غیرہ کو در ستوں ہدیہ سلام و نیاز کا میری طرف سے پہنچاویں -

تیسواں خط

عمار بن یاسر کی حدیث کی تصحیح

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

از عاجز محمد نذیر حسین بمطالعہ گرامی مولوی جامع الحسنات
والکمالات مولوی محمد شمس الحق صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ بعد
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ واضح باد کہ درینجا خیریت
است و خیر و عافیت شما مطلوب نامہ نامی و صحیفہ گرامی پرتو
درود افکنده کاشف مدعا شد چنانچہ عبارت ابن ماجہ قلی
نکاشتہ فرستادہ میشود۔ عن عمار بن یاسر قال کان
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یسلم عن یمینہ
وعن یسارہ حتی یری بیاض خدۃ السلام علیکم
ورحمۃ اللہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ انتہی ما
فی ابن ماجہ قلی و در ابن ماجہ مطبوعہ فاروقی لفظ برکاتہ
نیست بعض کتاب در بعض نسخہ زیادہ کردہ است از طرف
عاجز ابو الحسن گرامی خدمت جناب فیض مآب السلام علیکم ورحمۃ
اللہ وبرکاتہ قبول باد۔

مکتوب سی و سوم

تعداد رکعت و ترطاق و نماز تہجد ضرور باید خواند

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

از عاجز محمد نذیر حسین بخد مت گرامی ظہیر الفقرا نواب ابو محض محمد
خال صاحب سلمہ ربہ بعد السلام علیکم مریدا با نامہ نامی رسید
بدریافت خیریت محفوظ شدیم از و تعالیٰ توفیق خیر بخش او چه کہ
از ذات انصاحب فرو ماندگان را اعانت و یارست بیشک رکعت
و ترطاق میشود و یک باید خواند دعا قنوت قبل رکوع و
بعد رکوع نزد محمد بن شکر اللہ سعید ہم تحقیق شدہ است بعد
نماز تہجد خصوصاً از نفس خود محاسبہ ہمارہ باید کرد و ملامت

عاجز محمد نذیر حسین بمطالعہ گرامی مولوی صاحب جامع
الحسنات والکمالات مولوی شمس الحق صاحب اللہ تعالیٰ سلامت
رکعہ بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کے واضح ہو کہ یہاں
خیریت ہے اور آپ کی خیر و عافیت مطلوب گرامی نامہ آپ کا وصول
ہو کر نظر احوال ہوا نسخہ قلی ابن ماجہ کی عبارت لکھ کر بھیجی جاتی
ہے عن عمار بن یاسر قال کان رسول اللہ صلی علیہ اللہ
وسلم یسلم عن یمینہ وعن یسارہ حتی یری
بیاض خدۃ السلام علیکم ورحمۃ اللہ السلام علیکم
ورحمۃ اللہ انتہی مافی ابن ماجہ قلی اور ابن ماجہ
مطبوعہ فاروقی میں لفظ برکاتہ کا نہیں ہے بعض کتاب نے
بعض نسخہ میں لفظ برکاتہ کا زیادہ کر دیا ہے از طرف عاجز
ابو الحسن گرامی خدمت جناب فیض مآب۔ السلام علیکم
ورحمۃ اللہ وبرکاتہ قبول ہو۔

تینتیسواں خط

رکعت وتر کی طاق و نماز تہجد کی ضرورت پڑھنا چاہئے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

عاجز محمد نذیر حسین گرامی خدمت پشت پناہ فقرا۔ نواب
ابو محمد فیض محمد خان صاحب اللہ تعالیٰ سلامت رکعہ بعد السلام
علیکم کے واضح ہوا نامہ نامی آپ کا پہنچا و یافت خیریت سے خوشی
ہوئی اللہ تعالیٰ نیکی کی توفیق عطا کرے کیونکہ آپ کی ذات سے
عاجز و غربا کی اعانت و مدد ہوتی رہتی ہے رکعت وتر کی طاق
ہے تین رکعت یا ایک رکعت پڑھنا چاہئے دعا قنوت قبل
رکوع و بعد رکوع کے محدثین کے نزدیک ثابت ہے اللہ تعالیٰ

در جز و توحیح طریقہ اہل اللہ امت نہ است و خدا لان رحمتا
گذشتہ روشن برگزیدگان است چرا کہ کردگار تعالیٰ شاء بنا
عفوکنندہ و بخشنده است و بندہ را از انابت و توبہ گزیرے
نیست ہر گاہیکہ بجانب بلند شہر تشریف آرد اگر ممکن باشد از
نظارہ خود وستان را محروم نگذارد۔ والسلام خیر الختام

مکتوب سی چہام

رسید ز رادادیہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

از عاجز محمد بن حسین بن محمد گرامی مولوی محمد شمس الحق صاحب
سلہ ربہ باخیر و العافیت فی الدین بعد السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ
واضح یاد کہ در حالت نگرانی مبلغ پنجاہ روپیہ مرحلہ سہامی رسید
معرض وصول آن بزرگوار کہ اللہ جزاء آقا موقوہ و آذکات
منجیکہ و قشاکو سزا و بخیریت گرامی ہمہ صاحبان مولوی
نور احمد صاحب و مولوی انصرت الحق صاحب و حافظ علی اکبر
صاحب و حافظ علی احمد صاحب و ہمہ طقاران و نورچشان نام
بنام ہدیہ سلام برکت التیام خواہند رسانید و چنان تعویذ برائے
دفع بلا و مضرت و ہمزات شیطا طین فرستادہ میشود و خواہ پسند
یا پسند نکو گیر سازند کہ ہر دو را شامل است والسلام خیر الختام۔
مولوی محمد سلیم الدین صاحب و برادر کلان ستان نیز سلام خواہند گفت

انکی سنی کو قبول کرے، تہجد کی نماز کے بعد اپنے نفس سے برابر
محاسبہ کرنا چاہئے اور اہل اللہ کا طریقہ ملامت و رجز و توحیح نفس
ہے اور قبول بندہ دل کا طریقہ کہ ملامت کرنا نفس کا گناہان گذشتہ سے
راہ ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ بے لوثانہ بہتر سے گناہوں کو معاف کرتا ہے اور بخش
دیتا ہے اور پندہ کو بجز رجوع بارگاہ مولیٰ اور توبہ کے چارہ نہیں ہے۔
جب بلند شہر کہ طرف اتفاق جائیکہ ہو تو بشرط امکان دوستوں کو اپنی
ملامات سے محروم نہ رکھیں۔ والسلام خیر الختام

چوتیسواں خط

روپیہ پہنچ گیا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عاجز محمد بن حسین بن محمد گرامی خدمت مولوی محمد شمس الحق صاحب اللہ
تعالیٰ دونوں جہان میں عافیت کے ساتھ رکھے بعد السلام علیکم و
رحمتہ اللہ وبرکاتہ کے واضح ہو مبلغ پچاس روپیہ مرحلہ آپکا طین
حالت انتظار میں پہنچا اللہ تعالیٰ آپ کو جزا کثیر دے اور سنی کو قبول
فرما دے مولوی نور احمد صاحب و مولوی انصرت الحق صاحب و حافظ
علی اکبر صاحب و حافظ علی احمد صاحب اور سب بال بچوں کو نام
بنام تحفہ سلام پہنچا دیں گے چار تعویذ و دفع شیطا طین
کے واسطے روانہ کی جاتی ہے لہذا یا لڑکی جس کو ضرورت دیکھیں اسکے
گے میں دونوں کے واسطے ذائدہ مندرجہ۔ والسلام خیر الختام
وقت ملاقات مولوی محمد سلیم الدین صاحب و بڑے بھائی کو ان کے
میل سلام پہنچپا دیں گے۔ باقی خیریت طریقہ کی مطلوب ہے

مکتوب سی و پنجم

باطلاع محل اقامت سفر بنگالہ مراجعت ہئی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

از عاجز محمد زید حسین بمطالعہ محب اشفاق مولوی شمس الحق و
مولوی محمد اشرف الحق صاحبان صائمہا اللہ تبارک العالیین
عن الغین بعد السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ واضح باور کہ دور
عرصہ یکماہ بمقامات بنگالہ دورہ کردہ بحیریت تمام بتایخ ۱۹ شہر حال
بنگلہ باز آمدہ انشاء اللہ تعالیٰ در عرصہ دور و زار انجاء روزانہ آن
صوبہ گشتہ بخیریت آن صاحبان حاضر می شوم

رشتہ در گردنم افکندہ دوست

می برد ہر جا کہ خاطر خواہ دوست

بمشیت ایزدی در چند روز تدارک مافات و جبر نقصان خواہ شد و
السلام خیر الختام بہ مولوی شریف حسین و میر شاہجہاں و غیرہما سلام
برسد و از طرف حاجی ظہور خاں صاحب نیز بخیریت محبتی مولوی
لطیف حسین صاحب نیز بہ سلام و نیاز وصول باد و از حاضر الوقت
ابو المنظر محمد اسحاق و ابوالفتح محمد عطار آمدہ صاحبان بخیریت فیض
در حیت جناب مولوی شمس الحق و مولوی محمد اشرف الحق صاحبان سلام

مسنون برسد

گر قبول افتد زبہ عز و شرف

پنسیسواں خط

سفر بنگالہ - قیام کلکتہ - واپسی ہئی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

عاجز محمد زید حسین بمطالعہ محب اشفاق مولوی شمس الحق و مولوی
محمد اشرف الحق صاحبان اصدرب العالمین قنہ زمانہ سے مامون
رکھے بعد السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ کے واضح ہوا یک مہینہ کی مدت
میں دورہ مقامات بنگالہ کا کرتے ہوئے بتایخ ۱۹ شہر حال کو ساتھ
خیریت کے کلکتہ واپس آیا انشاء اللہ تعالیٰ بعد و دون کے یہاں سے
روانہ ہو کر آپ صاحبوں کی خدمت میں حاضر ہوتا ہوں

رشتہ در گردنم افکندہ دوست

می برد ہر جا کہ خاطر خواہ دوست

اللہ تعالیٰ نے چاہا تو چند دن میں معاوضہ نقصان لجا بیگا و السلام
خیر الختام مولوی شریف حسین و میر شاہجہاں و غیرہ کو سلام پہنچے
اور حاجی ظہور خاں کی جانب سے بھی اوجھی و مشفق مولوی لطیف
حسین صاحب کی خدمت میں بھی بہ سلام و نیاز وصول ہوا صاحبان
موجودہ وقت میں سے ابو المنظر محمد اسحاق و ابوالفتح محمد عطار آمدہ صاحبان
کی طرف سے جناب مولوی شمس الحق و مولوی محمد اشرف الحق صاحبان سلام

کی خدمت میں سلام مسنون پہنچے

گر قبول افتد زبہ عز و شرف

۱۰ جناب حکیم میر شاہجہاں صاحب حضرت میاں صاحب کے حقیقی داماد تھے۔ اور فارسی کے ذائل و قابل علامہ تھے۔

۱۱ حاجی ظہور خان صاحب عرب کے باشندے تھے اور حضرت میاں صاحب کے خاص مخلص و صادق خادم رہے۔

۱۲ جناب مولوی لطیف حسین صاحب حضرت میاں صاحب کے صاحبزادہ و ہم در شاگرد رشید تھے۔

وہ باعث عیدیم الفرضی از ارسال عرضیہ معذوراندم آئندہ خواہم نوشت
مخدوم دارید۔

مکتوب سی و ششم

اعتراض بجاست

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

از عاجز سید محمد نذیر حسین بمطالعہ گرامی عزیز سید عبدالعزیز
صمدی سلمہ ربہ بالخیر والفاہیت واضح باو اعتراضیکہ نسبت مسئلہ
مرسلہ سابقہ نوشتہ اند بجاست فی الواقعہ مباحث فقہیہ و
نظائر ائمہ اختلاف زیادہ نکاشتہ شد مگر اصولاً از نفس معاملہ
تعلقہ خاص وارد پذیر گزارشما چونکہ معتقد فقہ حنفیہ قلندار و
فقہ نوشتن ضرور بود مگر مسئلہ متنازعہ فیہ صاف است بسم اہم
بکنید۔ والسلام خیر الختام۔

مکتوب سی و ہفتم

باز نقل فرستادہ میشود

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

از عاجز سید محمد نذیر حسین بمطالعہ گرامی عزیز وافرتمیز سید عبدالعزیز
صمدی سلمہ ربہ بعد السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ ہویدا باو نامہ
شمار سید نشاط گردانید انکہ نوشتہ اند کہ نقل استفتاء
از پیش ایشان گم شد مضائقہ نیست نقل ثانی باز مسلک میفرماید
بنور باید دید باری نویسم کہ ہمیشہ بر اصول نظر باید داشت
صورت مسئلہ بسیار آسان و پاک از شائبہ می دانم ہرگز گرفتہ

برجہ عیدیم الفرضی ارسال خط سے مجبور رہا معاف کریں آئندہ انشاء
اللہ تعالیٰ لکھوں گا۔

چھتیسواں خط

اعتراض درست صحیح ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

عاجز سید محمد نذیر حسین بمطالعہ گرامی سید عبدالعزیز صمدی اللہ
تعالیٰ خیر و عافیت کے ساتھ سلامت رکھے۔ واضح ہو کہ جو اعتراض
کہ بابت مسئلہ مرسلہ سابق کے لکھا ہے صحیح ہے حقیقت میں بحث فقہیہ
اور اختلاف ائمہ کی نظیریں زیادہ لکھی گئیں مگر اصول کے رو سے نفس
معاملہ سے خاص تعلق رکھتا ہے آپ کے والد ماجد چونکہ معتقد فقہ
کے ہیں اسلئے فقہ کی روایت لکھنی ضرور تھی الفرض مسئلہ متنازعہ فیہ
صاف ہے بسم اللہ کریں۔ والسلام خیر الختام۔

سیستیسواں خط

دوسری نقل لیجئے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

از عاجز سید محمد نذیر حسین بمطالعہ گرامی عزیز وافرتمیز سید عبدالعزیز
صمدی اللہ تعالیٰ سلامت رکھے بعد السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ
کے واضح ہوا پکا خط وصول ہو کر محفوظ کیا آپ نے لکھا ہے کہ نقل
استفتاء میرے پاس سے گم ہو گیا ہو کوئی مضائقہ نہیں ہے دوسری
نقل پھر بھیجا ہوں غور سے ملاحظہ کیجئے میں پھر لکھتا ہوں کہ ہمیشہ
اصول پر نظر رکھنا چاہئے صورت مسئلہ کو بہت آسان اور میرا شک

ایں دآں گاہے گوش نباید نہاد ہر وقتیکہ خواہند تشریف
آرند خانہ ماموجود است۔ والسلام خیر الختام

دشبہ سے جانتا ہوں لوگوں کے کہنے پر ہرگز کان نہ رکھنا چاہئے
میرا گھر موجود ہے جسوقت چاہیں تشریف لائیں۔ والسلام خیر الختام

استقرار رضاعت

مسماۃ ہندہ زوجہ زید نے ایک مرتبہ بیان کیا کہ میں نے عمر پسر خالد کو دوہ پلایا بعدہ مرتبہ ثانی جلسہ دیگر میں انکار کیا کہ میں نے دوہ نہیں پلایا۔ علاوہ ازیں عمر وقارب عمر سے ہندہ کو عدوت و کدورت ہے اور بجز اسکے کہ ہندہ نے بسبب عداوت صرف اپنی زبان سے ایک مرتبہ بیان کیا۔ کوئی گواہ پلانا دودہ کا بیان نہیں کرتا بلکہ برخلاف اسکے اور لوگ بیان کرتے ہیں کہ ہندہ نے عمر کو دوہ نہیں پلایا محض افتراء ہندہ کا ہے اور ہندہ بھی اب قول اول سے منکر ہو کر کہتی ہے کہ میں نے واقعی دوہ عمر کو نہیں پلایا ہے اس صورت میں بیان ہندہ کا در باب رضاعت و حرمت نکاح عند الشرع واجب التسلیم ہے یا نہیں۔ بَيِّنُوا نَوَجْزُوا۔

۲ جواب :- واجب التسلیم نہیں کیونکہ صرف شخص واحد کا قول اسباب میں عند الشرع قابل تسلیم نہیں ہے تاوقتیکہ شہادت دوم و یا ایک مرد اور دو عورت کے ثابت نہ ہو کذا فی شرح الوقایۃ و حجتہ سرجلین اور رجل واحد و اثنتان و فی در المختار و الرضاع حجة حجة المال و فی شہادۃ عدلین او عدلین و ہکذا فی ملتقى الأجر و النهار الفائق و فی العالمگیریۃ ولا تقبل فی الرضاع الا شہادۃ سرجلین اور رجل واحد و اثنتین عدول کذا فی المحيط و ہکذا فی المسعودی و الجسر اور اب کہ ہندہ خود منکر اپنے دوہ پلانے سے ہے اور تزلزل القول و مردودۃ الشہادۃ و سفیہ بسبب عداوت و کدورت و اختلاف اقوال کے ہے لہذا اگر بیان کرے بلا داخل کرنے شہادۃ عادلہ کے تو بھی اسکا قول تسلیم نہ کیا جائے اور حرمت رضاعت کی ثابت نہ ہوگی سوائے اسکے حالت تک میں مکاح جائز ہے ہکذا فی ذخیرۃ العقوبۃ فی احکام

الصغار و صغیرۃ بینہما شہادۃ الرضاع لا یعلم ذلک حقیقۃ قالوا لا بأس بالنکاح بینہما اذا

لم یخبر بذلك عدل ثقة فقط واللہ اعلم بالصواب مہر

محمد قطب الدین

۱۲ ۸۱

سید محمد زبیر حسین

۱۲ ۸۱

محمد حفیظ احمد حبیب اللہ

۱۲ ۸۱

محمد اسد علی

۱۲ ۸۱

جواب صحیح از سرب فیہ۔ وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنْ اَتَّبَعَ الْهُدٰی

محمد صدر الدین۔ علماء کلکتہ و بنارس نے بعینہ مثل علماء دہلی کے فتوے دیے ہیں اور روایات مندرجہ بالا کے سوا روایات مندرجہ ذیل لکھیں سو من الہدایہ لا یقبل فی الرضاع الا شہادۃ سرجلین اور رجل واحد و اثنتین و فی الکافی و لا یجوز فی شہادۃ المرأة واحد علی الرضاع۔ محمد وجیہ۔ محمد لہاد۔ صدیق احمد۔ محمد مظہر قاضی القضاۃ کلکتہ۔ رضا علی۔ عبد الوہاب۔ قاسم حسین۔ اصحاب من اجاب۔ عبد الحق پسر و قناگر و مولوی فضل حق صاحب لا ینکح فیہ و جواب مکاح ہر شک آورد انکار پر شرع نبوی می کند و انکار کنندہ از شرع معاذ اللہ در عید داخل است علماء لاہور و ملتان مثل عماد دہلی

جائز نوشتہ و اس روایات زیادہ کردہ اندر علامہ سندرجہ فتویٰ علماء دہلی دینی استقبالی و لا تقبل فی الرضا مع شہادۃ المواء
واحدا و مواضعہ - کرم احمد - نور الدین حسین - احمد اللہ حنفی - علامہ ٹونک نے اسی کے مطابق لکھ کر اور یہ لکھا کہ روایت اور اس
سے بنا منسوخ ہے اور فسد کا قول قابل لحاظ نہیں ہوتا اور طریق سے کوئی شخص مطیع اپنے سخن کا ہے لہذا شرع تفسیر میں
دخل نفس کو دینا نہ چاہئے اور حالت شک میں نکاح کا جائز ہونا کتب عمدہ حنفیہ سے ثابت ہے کذا فی الذخیرۃ العقبیۃ
کذا قال الجزری نفس را دخل دارن نباید کما قال اللہ تعالیٰ وَحَقَّ النَّفْسَ عَنِ الْهَوَىٰ فَإِنَّ الْجَنَّةَ خَيْرٌ مِّنَ النَّارِ
ضیاء الدین احمد محمد یعقوب - حافظ محمد عباد اللہ علامہ بھوپال نے بھی مثل علماء دہلی کے فتویٰ جواز کا دیا اور روایات کتب محلہ علماء
دہلی و ٹونک و کلمتہ کے لکھی ہیں - سراج الدین احمد قریشی - نواب احمد گل خاں - فتح محمد خاں - زین العابدین قاضی القضاۃ
بھوپال - علماء بریلی نے بھی مثل علماء دہلی و ٹونک و بھوپال و بنارس و کلمتہ کے جواز نکاح سے اتفاق کیا - محمد احسن صدیقی
نانا ٹوی - حررہ مافی المتین صحیح - محمد رضا علی - علامہ لکھنؤ نے حضرت مولانا سید محمد نذیر حسین صاحب دہلوی کی تحریر و حکم
سے اتفاق کیا - حررہ محمد یوسف علی والا حامد مفتی سنیاں لکھنؤ - محمد موسیٰ - محمد نور احسن - محمد عبدالحکیم فرنگی علی -

ارشادِ سیواں خط

نکاح کی طرف رغبت کرنا نکاح کے بعد فرکو

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

عاجز سید نذیر حسین بہ خدمت عزیز وافر تیز مولوی سید
عبد العزیز صمدی و فحکمہ اللہ باتباع السنۃ بعد السلام
علیکم واضح باد کہ ریخا زیادت تپ و لرزہ است و فتنہ سرایہ
خفیف باشد ریخا رسند بالفعل عزم ہوتی نمایند بلکہ بعد از
سنت نکاح بتائید نمی دانم کہ از کدام حدیث انکار نکاح مستفاد
کردند تبحر و رہبانیت خلافت اسلام است ماورائے ازیں از نکاح
شغل درس تدریس بازمی ماند انبیاء علیہم السلام و صحابہ رضوان اللہ
علیہم و ائمہ سنت رحمہم اعدا ازین سنت سلفت استفادہ کردہ اند

عاجز سید نذیر حسین بہ خدمت عزیز وافر تیز مولوی سید
عبد العزیز صمدی و فحکمہ اللہ باتباع السنۃ بعد السلام
علیکم واضح باد کہ ریخا زیادت تپ و لرزہ است و فتنہ سرایہ
خفیف باشد ریخا رسند بالفعل عزم ہوتی نمایند بلکہ بعد از
سنت نکاح بتائید نمی دانم کہ از کدام حدیث انکار نکاح مستفاد
کردند تبحر و رہبانیت خلافت اسلام است ماورائے ازیں از نکاح
شغل درس تدریس بازمی ماند انبیاء علیہم السلام و صحابہ رضوان اللہ
علیہم و ائمہ سنت رحمہم اعدا ازین سنت سلفت استفادہ کردہ اند

بحث مواضعہ کا لفظ غلط معلوم ہوتا ہے شاید مراد موضع کا لفظ ہو تو مطلب درست ہوگا -

چہ کہ از نکاح تزیادہ ترقی نسل است اگر اولاد سعید بوجود آید
 ثواب از خدا خواهد رسید جناب مولوی صاحب و پد بزرگوار
 ایشان مصر مستند بجا لیکہ نقص شرافت نیست و کفو
 مناسب است انکار فضول است محض بحیلہ طلب علم انکار
 خلاف عقل است بندہ فقیر برائے فرار کتب شامہ شمسعد
 و موجود است پدر شمسعد تفننا تیکہ بذریعہ ڈپٹی کریم بخش
 بن رسائیہ تدبیراتش بدستخط خود مولوی میر غلام دہلی و دیگر
 بلاد ہند فرستادہ ام نقلش برائے شامہ فرستادہ شد اگر
 صحت روایات را نقص باشد از ما خود و ماخذ مطابق نمایند
 نیاز بزرگ ایشان ہنگام سفر بندہ از آلہ آباد حسبہ اللہ مسافروا
 و برادرانہ ہمانی فرمودہ بودند ہمچنین رئیس کریم النفس نیافتہ
 ام از شامہ جوان مرگ دختر خود غلطی نمایند اللہم ارحم علیہا
 اکبر شد آنکہ اتباع سنت سنہ و انکار از تقلیدنا سدید خلات
 شیوہ پد بزرگوار خویش می نمایند و قیاس را خیر یاد گفتند
 جَوَاکِفَ اَذَلَّةَ خَيْرًا ۛ

بریں مژدہ گرجاں فشانم رواست
 کہ ایں مژدہ آسانش جان ماست
 عمرت دراز باد و السلام خیر انختام

علیہم السلام اور صحابہ رضوان اللہ علیہم اور ائمہ سنت رحمہم اللہ
 اس نکاح سے سنت سلف صالحین نے جو اختیار کئے ہیں کیونکہ نکاح
 سے زیادتی و ترقی نسل کی ہوتی ہے اگر نیک اولاد ہوتی منجانب خدا
 ثواب ملے گا جناب مولوی صاحب و والد ماجد آپ کے مصر مصر
 ہیں جبکہ شرافت و نجابت میں کسی قسم کی خرابی نہیں ہے اور کفو ٹھیک
 ہے تو انکار کرنا محض سانسہ جیلہ طلب علم کے فضول و خلاف عقل ہے
 بندہ فقیر واسطے فارغ التحصیل کرنے تمہارے ہر وقت آمادہ و موجود
 ہے آپ کے والد ماجد نے جو فتویٰ کہ بذریعہ ڈپٹی کریم بخش صاحب
 مجھے بھیجا تھا اس کا جواب اپنے دستخط سے مع مہر علماء دہلی وغیرہ
 کے روانہ کیا اس فتوے کی نقل آپ کے پاس بھی روانہ کی ہے اگر
 روایات کی صحت میں خرابی ہر ما خود و ماخذ سے مطابق کر لیں مقام آلہ آباد
 سے سفر کرنے کے وقت آپ کے نام بزرگوار نے بندہ کی دعوت و مسافروا
 ہمانی برادرانہ کی تھی میں ایسا رئیس کریم النفس نہیں دیکھا اپنا غم جوان لڑکی
 کے موت کا دل سے مٹائیں گے اللہم ارحم علیہا اللہ تعالیٰ کا نکر جو کہ طریق
 والد بزرگوار کو چھوڑ کر اور انکا تقلیدنا سدید سے کر کے پیروی سنت سنہ کا کیا
 اور قیاس نامرضیہ کو خیر یاد کیا جَوَاکِفَ اَذَلَّةَ خَيْرًا ۛ
 بریں مژدہ گرجاں فشانم رواست کہ ایں مژدہ آسانش جان ماست
 تمہاری عمر دراز ہو۔ والسلام خیر انختام

سہ یہ تادیت سنت محض ہدایت و اتباع حکم حضرت مجدد و پد بزرگوار و خاں اکرم تباہیخ ۲۵ رجب المرجب ۱۲۸۵ ہجریہ روز چہار شنبہ
 بروقت نسب بعد شامہ محمد بن میں دختر حضرت زبدۃ الاولیاء مولانا سید محمد محمد عبد اللہ محدث صوفی صہدفی سے کیا گیا اور میرے مکرم
 استاد مولانا شمس العلماء الشیخ امیر احمد صاحب سہسوانی نے اسی وقت یہ تاریخیں مبارک کتھا عزت نشانی -
 زوچہ خدا پرست فرمائی تھیں - (دو قطعات میں بھی موزوں فرمایا تھا -) اکھوند کہ عقیقہ جلیسہ زوچہ خدا پرست ہے ۱۳
 جس وقت کتاب مدون ہوئی تھی عقیقہ زندہ تھیں ۱۱ اعلیٰ

مکتوب سی و نہم

اہل سرت نکاح۔ ودعا اولاد صالح

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

از سید محمد نذیر حسین بمطالعہ غزنی اجی مولوی سید عبدالعزیز صدیقی وَ قَدْ فَحَصْنَا اللّٰهُ بَعْدَ السَّلَامِ عَلَیْكُمْ وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ
و بَرَکَاتُہُ کَوَاضِحٌ ہُوَ مِیْنِ نِّہَا یَتِ مَحْظُوظٌ ہُوَ اَکْثَرُ سُنَّتِ نِکَاحِ سَے اللّٰهُ تَعَالٰی تَے تَمَّ لَوْ رَغَبْتَ دِی اَفْسُوسَ کَہْ خَبَابِ قَاضِی صَاحِبِ مَرْحُومِ یَسْتَأْذِنُ
سَاثَہُ لَیْکَے قَاضِی صَاحِبِکَ اَنْتَقَالَ بَاعِثُ قَلْبِی ہُوَ فَقِیْرٌ تَے اُنْ کَے لَے دَعَا خَیْرِ مَعْنِیہِ کِی ہُوَ اُوہ مَافِرُوْزِ وَ سَتِ پُر و رَحْمَے اللّٰهُ تَعَالٰی اِنْ کُوْر جِہ
مَغْفَرَتِ دِیْکَرِ صَادِقِیْنِ مِیْنِ شَمَارِ فَرَاہِیْگَا مَحْمُے اِنَے اللّٰہ سَے اَمِیْدَ ہَے کَہْ تَمَّ کُوہِ اَوَّلَادِ وَ صَالِحِ بَخْتِیْگَا اُوْرِیہِ پُھِی تُوْی اَمِیْدَ ہَے کَہْ اُوْرِ پُورَا
بُھَرُوسَے کَہْ تَعْدَا دُجِی زَیَادَہُ ہُوْگِی اَنْشَارُ اللّٰہ تَعَالٰی۔ و السَّلَامُ خَیْرِ اَخْتِاسَامِ اِنِیْ عَیْنِہُ سَلَامُ اللّٰہ تَعَالٰی کُو مِیْرِی جَانِبِ سَے دَعَا خَیْرِ
اِتِمَاعِ کِتَابِ وَ سُنَّتِ کِی دِیکَہے کَہْ کَہْدِیجَے کَہْ مَعْنِیہِ اُسْکَے قَلَامِ کَے لَے خُذْ سَے اِتْجَا کَرِیْنِ گَا مَآلِ غُیْبِ بَادِ اَیَا کَبِ اُوْگَے جِیْبِ اُوْ تُو کِتَابِیہِ رُوقِ
فِی الْحَدِیثِ کُو اِنَے چَپَا یا قُنُوْجِ سَے ضُروْرِ لَیْے اَنَا اُوْرِ غُیْبِ سَہْجُو کَہْ اَیْنِ بَہْجُوْرُ فِی دِیْنِ زَیْنِ الصَّلَوٰۃِ ہَے اَحْقَاقِ حَقِّ مِیْنِ کِیوَقَتِ
خُوفِ نہ کَرْنَا کُوْنِی غَزَنِی چھوٹ جَاے پُر و اَنَہِ کَیجَے مَکْرَاتِیَاعِ سُنَّتِ ہَرْ گَزِ مَتْرُکِ ہُو جَانِ جَاتِی رَہَے کِیَا مَضَافَہُ ہَے مَکْرَ اَنِ وَ حَدِیثِ
کَے خِلَافِ ہَرْ گَزِ کُوْنِی لَفْظِ زَبَانِ پُر نہ آے غُیْبِ سَہْجُو رُٹَے سَے کَچھ نَہِیْسِ ہُو تَا سَرَفِ خُذَا کَا ڈِرَ چَا ہِے تَمَّ حُوبِ جِلَتَے ہُو کَہْ یَہِ تَلْفِیْنِ مِیْرِی
اِس وَ قَتِ تَلْفِیْنِ مَعْمُوْنِی نَہِیْسِ ہَے۔ ۳۱ شَوَال ۱۲۸۵ھ از دہلی

چالیسواں خط

وصلی آتی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

مکتوب چہلم

در وصلی بایدر سید

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

سالہ یہ دعا حضرت امام مجدد دہلی کی قبول ہوئی کہ ۲۱ نفوس اصلا بان زید خدا پرست سے اللہ نے بخشی تھی مگر اب چار ہی نفوس باقی ہیں کہ جو سب صلوات
ہیں خدا اُن کو زندہ و متقی رکھے۔ ۱۲ غزنی سالہ یہ دعا بھی حضور کی قبول ہوئی ہمیشہ موصوفہ نے تو انگریز اور سخیانہ دنیا فساد سے بڑھا
جن کو ظلام بھی خدا نے دیا تھا انہوں نے کہ ۲۰ در رجب المرجب ۱۲۸۵ھ قبل مغرب گھنٹوں اپنے ولد رشید خلت سید مولوی سید محمد عبدالحمید
خان رضوی سلمہ اس کے یہاں انتقال کیا اور رات ہی میں جلوس میں بلع میں مدفون ہوئی ہیں یہ سنت فاطمی بھی انکو خدا نے بخشی تھی۔ اَللّٰهُمَّ اٰخِرُ قَوْلِہَا ۱۲ غزنی

مکتوب چہل و دوم

بطلب نسخہ و مع الباطل

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

از عاجز محمد نذیر حسین بر طالعہ عزیز وافر خیر مولوی امیر احمد
 حصہ اللہ الصمد بلطفہ المؤبد بعد السلام
 علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ واضح ہوا کہ از عرصہ یک سال چند خطوط
 بطلب نسخہ و مع الباطل روانہ کروم لیکن از جوابش سرور نہ کروند
 چہ جا کہ ارسال کتاب شفق در واپس کردن کتاب مذکور سبب
 چیست و مانع کیست غور نمایند کہ والد ماجد مرحوم شاہ بعدہ پنج و چہار
 ماہ آذر استغفار گرفتہ بودند کہ بعد نقل برداشتن آن خواہم فرستاد
 بعد وفات شان از انصاحب طلب کروم مگر در لیت و عمل گذاشتند
 کہ عرصہ وہ سال منقضی شد و کتاب مذکور ندادند و رعایت اینچنین
 نقاید خصوصاً انفریز کہ از ساداتہ اند و عادات سادات
 العادات است و نواب صدیق حسن خاں صاحب از من و از آل
 عزیز نیز در طلبش بارہا نوشتند تا ہم آنصاحب نفرستادند
 خیر مرچہ گذشت و در گذشت حالاً بہر کیف خواہند فرستاد
 و ہرگز تعلق و تکامل روانہ نہ کردہ اند تا حوالہ قلبی کہ میان ما و شما
 است، حجاب نیفتد اگر خواہند آرا حوالہ مولوی صاحب
 خواہند نمود کہ بواسطہ شان بمن خواہد رسید۔ زیادہ والسلام
 خیر الختام۔

مکتوب چہل و سوم

ترک ادب نباید کرو

بیا بیسواں خط

و مع الباطل بھجرتی

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

عاجز محمد نذیر حسین بر طالعہ گرامی عزیز وافر خیر مولوی امیر احمد
 السبب بیان اپنے لطف ابدی کیساتھ مخصوص کرے بعد السلام علیکم
 ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہ وضع ہو طلب میں نسخہ و مع الباطل کے چند
 خطوط عرصہ ایک سال میں روانہ کئے مگر منور اسکے جواب سے محفوظ
 نہ کیا جہ جا کہ کتاب بھیجتے اسے صاحب کتاب مذکور کے واپس نہ
 کرنے میں سبب کیا ہے اور مانع کیا ہے غور کریں کہ تمہارے والد
 ماجد مرحوم پانچ چار مہینے کے وعدہ پر عاریت لیتے تھے کہ بعد
 نقل کرنے کے بھیج دوں گا ان کی وفات کے بعد آپ سے مانگی مگر لیتا
 و عمل میں رکھی یہاں تک کہ عرصہ دس برس کا گذر گیا اور کتاب مذکور
 نہ دی عاریت میں ایسی بات نہ کرنی چاہئے خاص کر آپ سادات ہیں
 اور عادات سادات کی سید العادات ہیں نواب صدیق حسن خاں
 صاحب بارہا مجھ سے اور آپ سے طلبگار ہوئے اس پر بھی آپ نے نہیں
 بھیجی خیر جو کچھ گذرا گذرا اب جس طرح ممکن ہو روانہ کریں اور ہرگز حیلہ
 حوالہ دہستی جائز نہ رکھیں تاکہ اتحاد قلبی میں رجو کہ میرے اور
 تمہارے درمیان میں ہے، حجاب واقع نہ ہو اگر چاہیں
 اس کتاب کو حوالہ مولوی صاحب کے کریں کہ بذریعہ ان کے
 مجھے تک پہنچ جائیگی۔ زیادہ والسلام خیر الختام۔

تیسرا بیسواں خط

ترک ادب نامناسب ہے صبر بہر حال کرنا چاہیے

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

از عاجز محمد نذیر حسین بخدمت شریف جامع الخصال الکمال
مولوی سید عبد العزیز محمد فی سلمہ ربہ بالخیر فی الکونین بعد
السلام علیکم واضح باد قضیہ نامرضیہ دریافتم اگرچہ تخریر انشاں
مہم و جل است الا بکوش و بوش باید شنید کہ در معاملہ خرد و بزرگ
کسے را اوب نیاید گذشت بیشک از سعایت تمام بالعزیز
مضر نے رسید مگر بر عایات نازل صبر کردن شعار متصفین
است بندہ زبانی گفتہ دوم براں کار بند نشندہ چہ کردہ اید کہ معلہ
و دیگر روداد مقارنت زمان ہواں پیراں را فرقت می کند
و صاحب زن نو خانہ بر اندازی باشد خوب کردند کہ صاحبانہ
دامن خود بر جیدند از خدا لعنتی خواہد رسید انشاء اللہ تعالی
منتظر باشند از خدا امید قوی است کہ از دست خانہ شہدایار
مشرقیہ کشایشہ خواہند یافت اگرچہ چندے توقف است الہ
چنانکہ مستجلانہ مضطرب و منتشر باشند و السلام خیر الختام -

مکتوب چہل چہام

متوقع مہبت خدا باید بود

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

از عاجز محمد نذیر حسین بگرامی مطالعہ مولوی سید عبد العزیز
محمد فی سلمہ ربہ بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ہویدا باد کہ
برچہ ایشان از شاہچہاں پرور رسید خوب کردند کہ بکاپور
رشتند انشاء اللہ تعالی کا مران خواہند شد و عہدہ قریب

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

عاجز محمد نذیر حسین بخدمت شریف جامع نیکنی و کمالات مولوی سید
عبد العزیز محمد فی سلمہ ربہ فی اللہ تعالی فدوں جہان میں سلامت رکھے بعد السلام
علیکم کے واضح موقوفہ قضایا تا پسندیدہ معلوم کیا اگرچہ آپ کی تحریر
صاف نہیں ہے مہم و محل ہے و عہد سے سو خرد و بزرگ کے معاملہ میں
پاس اوب کو نہ چھوڑنا چاہیے بیشک چغلیروں کی سعی سے آپ کو
نقصان پہنچا مگر آفات نازلہ پر صبر کرنا طریقہ اسدواوں کا ہے میں
آپ کو زبانی کہا تھا اس پر عامل نہیں ہوئے اب معاملہ کی نوعیت
بدل گئی جوان عورتوں کا قرب بڑھوں کر بدھا چھوٹا بنا دیتا ہے
اور صحبت نئی عورت کی برادری گھر کی کرتی ہے بہت مناسب کیا کہ اس
جھگڑے سے الگ ہو گئے انشاء اللہ تعالی اسکا اجر اللہ تعالی کے
ہاں سے ملیگا خدا تعالی سے امید قوی ہے کہ دیا و مشرق سے تم کو
فلاح صلاح حاصل ہوگی مگر کچھ توقف ہے لیکن جلد بازی میں اپنے مضطرب و
بیقرار نہوں - ویراید درست آید - و السلام خیر الختام -

چوالیسواں خط

فضل آبی کے امیدوار رہنا چاہیے

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

عاجز محمد نذیر حسین بمطالعہ گرامی مولوی سید عبد العزیز محمد فی سلمہ ربہ فی اللہ
تعالی سلامت رکھے بعد السلام علیکم کے واضح ہوا آپ کا خط شاہچہاں پرور
سے پہنچا اچھا کیا کہ کانپور گئے خدا نے چاہا فائز حرام ہو گئے وعدہ آن
پہنچا ہے جو کچھ تدبیر کی ہے بہت بہتر ہے مگر کچھ بھی وقوت میں آتا

رسیدہ سلسلہ جیلانی کہ کروہ اندر مناسبت ہو اگر لفظ نور نیامدے
تا ہم امر خدا نوال پذیر نیست ونمی شود چیزے از انخلاق پدر
گرای قدر خویش نوست غنیمت است انشاء اللہ تعالیٰ
قریب زمانہ می آید کہ ہمہ کربت کا فر می شود چرا کہ خدا کریم رزاق
مطلق و پناہ دہے کساں است بر بندگان خود رحم می فرماید ہرگز
ہرگز یاس را دخلے نباید داد و فتنہ بنصیبے رسند دعا گوے
خویش را زود با گاہند مولوی شریف حسین مد عمرہ خیریت ہستند
و طلبہ منتظر و متقاضی شیرینی کا پور انشاء اللہ تعالیٰ والسلام خیر الختام

مکتوب چہل و پنجم

سفارش سید کاظمی بغدادی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

از عاجز سید محمد نذیر حسین بمطالعہ گرامی قدر مسافر نواز بہان پور
نواب سید محمد صدیق حسن خاں صاحب بہادر نواز اللہ عنایت بعد
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وارضع باو حال ہذا با صفا محمد بہیہ آل
محزون برکات برائے حصول سفارش نزوم رسید از سبکہ میکن
مزاج و متورع است از تیمارش ذخیرہ حسنات اندوزند چرا کہ
سید کاظمی و مجاور بغداد است مگر کارہ از دعا است بندہ
فقیر شکر گزار الطاف آن صاحب خواہد بود والسلام خیر الختام۔

مکتوب چہل و ششم

باتھار شتر ملازمت نصلح دیا و امانت دیکر امور و

جب بھی حکم الہی رائل ہو نوالا نہیں ہے اور نہ ہوگا والد ماجد کی
مہربانی و شفقت کا حال جو کچھ تحریر کیا غنیمت ہے انشاء اللہ
تعالیٰ وہ زمانہ قریب آتا ہے کہ کل تکالیف کا فور ہو جائیں گی
کیونکہ خداوند کریم رزاق مطلق و پناہ دہے والا ہے کسوں کا
ہے اپنے بندوں پر رحم فرماتا ہے ہرگز ہرگز ناامیدی
کو خیال میں نہ لانا چاہئے جو وقت کسی عہدے پر کامیاب ہوں
دعا گو کہ جلد مطلع کریں مولوی شریف حسین مد عمرہ خیریت سے
ہیں اور طلبہ کا پور کے شیرینی کے منتظر ہیں۔ والسلام خیر الختام

پینتالیسواں خط

سید کاظمی کی سفارش نوابضا کی خدمت میں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

عاجز سید محمد نذیر حسین بمطالعہ گرامی قدر مسافر نواز و
نواز نواب سید محمد صدیق حسن خان صاحب بہادر اللہ تعالیٰ آپ کی
عنایت کو زیادہ کرے بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ کے واضح ہو حال خط ہذا
آپ کی شہرہ آفاق تعریف و توصیف سکر بغرض سفارش میر پاس پہنچا آدمی
بہت غریب و پرشیر گار ہے اسکی خدمت و سلوک سے ذخیرہ نیکی کا حاصل کریں
سید کاظمی حقا بغداد کے مجاور ہیں مگر بدعت و بے دینی سے بیزار
ہیں آپ کے الطاف کریمانہ سے بندہ فقیر شکر گزار ہوگا۔ والسلام خیر الختام۔

چھیالیسواں خط

ملازم ہونکی خوشی بہت نصلح سو مند مکتوب الیگوا

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

از عاجز سید محمد نذیر حسین بخدمت اعزازی و اجزی مولوی سید
عبد العزیز صمدی بآمر ک اللہ فی سہ بعد السلام علیکم
واضح باد از تحریریکہ بنام مولوی سید شریف حسین صاحب مدعہ
رسید بوضوح پیوست کہ سلسلہ ملازمت شروع نمودند بسیار
خوب کردند چہ کہ ماتو کلاں را ہمیں فتوح است یادوارند کہ ہم
علاقہ تم شدند در قرآن مجید وارد است کہ لا تاتکوا مالاً
البتیہ در حفظ وصیانت حقوق بسیار کوشش باید نمود
این را ہمیشہ بر صدق و دیانت قائم باید بود و از صحبت تمام با قوام
احترامی نموده باشند و گاہے غافل مال باطل پیراموں خاطر
ایشان نیاید و در صحبت اغیار مدائین انہما کے نباید چہ کہ اقرب
اغیار مارگزیدہ است دیگرے آنکہ علوم دین را ببلشت
حاصل نمودند ضائع نباید ساخت از مشاغل متعلقہ فرصت غیر
مکن باشند و نہ درس بطالیان و ادن بسیار مناسب این ہم
نباشد کتب بینی و شغل تالیف یا مستحسن و پی خیرات دیگرے آنکہ
حق ہم کتب بسیار است ہر گاہ کہ ازیں مدرسہ کسے
رسد برفاہ وے کوشند از اللہ تعالی دعا می کنم کہ روز
افزون ترقی نصیب شما خواهد بود از جملہ موجودین مدرسہ
سلام مسنون قبول باد۔

والسلام خیر الختام
مکتوب چل و مقیم

تحریر عربی شروم خوب الا شق مزید نموده و مقوم فرمائی

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

عاجز سید محمد نذیر حسین بخدمت اعزازی و اجزی مولوی سید
عبد العزیز صمدی اللہ تعالی تمہاری عمر میں برکت دے بعد
السلام علیکم کے واضح ہوا اس خط سے جو کہ مولوی سید شریف حسین
صاحب مدعہ کے نام سے تھا معلوم ہوا کہ تعلق ملازمت کا اپنے
کر لیا ہے بہت اچھا کیا کیونکہ ہم متوکلوں کے واسطے ہی ذریعہ
فتوح کا ہے۔ یاد رکھو کہ تم نبیوں کے نگراں مقرر کئے گئے قرآن پاک
میں آیا ہے کہ لا تاتکوا مالاً البتیس حق کی نگہداشت
و حفاظت میں بہت کوشش کرنا چاہئے لیکن کہ ہمیشہ
سچائی و دیانت داری پر ثابت رہنا چاہئے اور نالائقیوں کی صحبت
سے پرہیز کرتے رہیں اور حرام مال کی طرف کسی وقت تہمت دل میں
خطرہ تک نہ آنے پائے اور گہرا تعلق اغیایہ پروائی کرنا لے دینے نہ کرنا
چاہئے کیونکہ انکی قربت مثل ساتپ ڈسنے والے کے ہر دوسری بات
یہ ہے، علوم دین کو محنت سے حاصل کیا ہے ضائع نہ کرنا چاہئے کارو
بار کی ذمہ داری سے فراغت غیر ممکن ہر روز طلبہ کو پڑھانا بہت مستحب
تھا اگر درس ممکن نہ ہو تو کتب بینی و شغل تصنیف و تالیف بہتر
کام و اعانت ثواب ہے دوسری بات جیسے حق صاحب کتب کا
بہت ہر جب کوئی شخص اس مدرسہ کا آپکے پاس جائے اسکی رفاہ
حاجت میں سی کریں اللہ تعالی سے دعا کہ ترقی روز افزوں تمہارا نصیب ہو
حاضرین مدرسہ کی جانب سے سلام مسنون قبول ہو۔ والسلام خیر الختام

سینتال سوال خط

عربی شروم کی تحریر چھوٹا لیکن شق زانچا تاکہ حرف کثیر نہ ہو

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

از عاجز سید محمد نذیر حسین بخدمت شریف نیراس الاولیاء
مولوی سید عبدالعزیز صدیقی دام بقاہ بعد السلام علیکم و
رحمتہ اللہ واضح باد خیریت نامہ رسیدہ پہنچ گردانید تحریر عربی
ایشان دیدم نشر و لپیڈیو نظم پر جوش است الاچندے مشق
باید کہ دوبار نہ بروے حرف گیری نہ نمایند اگرچہ نزد فقیر بسیار
شستہ زبان است الا مشق خرد سان است قصیدہ کہ بر طرز
شیر وانی نوشتند و بروے اعتراضہا نمودند خوبست رفاہی
شاعر عرب را کہ ستودند نمی دانم کہ از کلامش چہ لطفہا
یافتند اگرچہ وے کہنہ مشق است الا بلاغت ندارد و فصاحت
و بلاغت انشا پر از را لازم و ملزوم است۔ زیادہ چہ نویسم۔
والسلام خیر الختام۔

مکتوب چہل و ششم

کتاب نذیر المبتدین خوب است
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

از عاجز طالب حسنین سید محمد نذیر حسین بخدمت جامعہ کلمات
والکلمات حبیب الفقرا عزیز العلماء اعزى سید عزیز احمد
الشہیر مولوی عبدالعزیز رضوی الصمدی مد عمرہ بعد السلام علیکم
و رحمتہ اللہ و برکاتہ و مغفرتہ ہویدا باد راحت نامہ شکاکہ نامزد
فقیر کردہ بودند بوصولش مسرور و موفور دست داد و مع
لئے وقت تو خوش باد کہ وقت مانوش کردی

مبالغہ کہ از بہر ہمد رسان خوشین رسانیدند احسان بجان دعا
گوئے خور و طلبہ نمودند (بارک اللہ فی عمرک) از حالات

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

عاجز سید محمد نذیر حسین بخدمت شریف نیراس الاولیاء
مولوی سید عبدالعزیز صدیقی دام بقاہ بعد السلام علیکم و
رحمتہ اللہ واضح باد خیریت کاملاً مسرور کیا تمہاری تحریر عربی
دیکھی نشر مرغوب خاطر اور نظم پر جوش ہے مگر چندے مشق کی ضرورت ہے
تاکہ ادیب لوگ حرف گیری نہ کریں اگرچہ فقیر کے نزدیک زبان بہت شستہ
ہے لیکن مشق بچوں جیسی در قصیدہ جو کہ شیر وانی کے طرز پر کلام اور اسیر جو
اعتراض کنند ہیں بہت ہیں تعلیف شدت شاعر عرب رفاہی کی آپ نے کی
میں نہیں سمجھتا کہ اس کے کلام سے کیا لطف اٹھایا اس کا
کلام تو کہنہ مشق ہے مگر بلاغت سے خالی ہے۔ حالانکہ فصاحت
و بلاغت انشا پر دازوں کے واسطے لازم و ملزوم ہے۔
زیادہ کیا لکھوں۔ والسلام خیر الختام۔

اثر تالیثواں خط

کتاب نذیر المبتدین کے بارے میں سچان
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

عاجز طالب حسنین سید محمد نذیر حسین بخدمت جامعہ کلمات
والکلمات فقرا محب علماء اعزى سید عزیز احمد شہنور مولوی عبدالعزیز
رضوی صمدی دام بقاہ بعد السلام علیکم و رحمتہ اللہ و
برکاتہ و مغفرتہ کے واضح ہو تمہارا خط فقیر کے نام وصول ہو کر باعث ازاد
خوشی ہوئی مع۔

لئے وقت تو خوش باد کہ وقت مانوش کردی

جو رو بہ کہ اپنے ہم سنن کیا اسطے بھیجا احسان حال پر دعا گوئے
و طلبہ کے کیا (دام تمہاری عمر میں برکت دے، دریافت حالات

اگر از خصوصاً اندرستی عقیقہ ز خود سلیمان، نو شکر مطہر قدم
بعد فراغ مشاغل خدمت خود انہماک ایشان جانب علوم دین دسیما
کتاب و سنت، بدیگر وسائل گوش زد این بوریائین شد اللہ شہد
زد قرآن و سنت دانہائے شفا و شہ را و پوری بن رسانیدند و آتق
ام افروز صناعہ اللہ سبحو بک زین پیش اجسام
نذیر المبتدعین فرستادہ بود ندین اولیٰ اثر ماہان کالیم
کتاب منقولہ را ماستیاب باقم مع
عمرت و راز باد کہ کارے نمودہ -

تحریر مشین و مطالب دین نشین طرز مناظر بسیار ہیں۔ اولہ حکم و براین
مفہم را چہ ستایم او تعالیٰ شانہ قانیت شمارد از قرون کنا و روحی اندک
خصوص را پا سخ مسکت و جواب کا سر اسنان پیش کردن کار
عبد العزیز است جائیکہ از معقول و کلام اجوبہ خویش را پر زور کردند
ندرتش بس صورت کردند اس طرز جدید را استواری باد و عزیزم ہاش
کہ معنون این طامس الاسم و دارس الرسم نمودند محفوظ شدہ پسندیم
الانزیمیم کردہ ام نذیر المبتدعین ملقب بہ عزیز الموحیدین
خوب میدانم کہ برا صرا خود ہر وقت مستعد باشند صدائے پیر
ہستاد سالہ را نخواہند شنید الا اطاعت شیخ پیرو خود ضرور واجب
میدانند اگر پذیرند منت یحانم ہند جا بجا کہ اشارہ کردہ ام مکر
باید دید و مرکز بتصور نیارند کہ خط کشیدہ ام بلکہ ہدایت مصلحانہ
ہست کہ اورا خوب ہی فہم رسالہ بزم میلاد جزو رسالہ
عزیز الموحیدین کردم اورا در مجلدی در آورند مضامین دلچسپ و
قاعدہ التقاط از بس نادراست عبارت اردو ہماست کہ بار
نمائش کردہ ام۔ حالات ابن وحیہ و منظر اربلی خوب بنگارش
آوردند (جراک اللہ بعقیقہ سلیمان باید گفت کہ برائے ایشان
و عاے تزیاد ایمان و تقار و کثرت اولاد و مالی بر زبان این دعا گوئی

و اس کے خصوصاً صحت یابی سے عقیقہ سلیمان کی تحریر و طمانیت و تشفی
ہوئی اس بوریائین کے سنے میں آیا کہ کار متعلقہ سے فایغ ہو کر
ساری توجہ آپ کی درس تدبیر اور علوم دین خصوصاً کتاب و سنت
میں مصروف و مبذول رہتی جو اللہ عز و جل فرزد دانہ فرقا لوسے
را و پوری پنچ گئے ما شا را اللہ خوش ذائقہ تھے اللہ تعالیٰ انہما را
حیاہ کو دو چند کرے قبل اسکے نذیر المبتدعین کا رسا نہیچا تھا
اول سے آخر تک غائر نظر میں معائنہ کیا پوری عبارت کتاب منقولہ کی پا
مع - عمرت و راز باد کہ کارے نمودہ -

عبارت چہ ست دین نشین ہر مناظرہ کا طرز بہت بہتر ہے عمدگی و دلائل
و براین کی کیا تعریف کروں اللہ تعالیٰ احسانہ ہماری قانیت کو زیادہ کرے
میری جان تمہیں قربان ہو مخالفت کہ جواب مسکت و دندان شکن دینا
عبد العزیز ہی کا کام ہے جس جگہ معقول و علم کلام سے اپنے جوابات کو
قوی و مضبوط کیا ہے بہت ہی ندرت سے کلام لیا ہے اللہ تعالیٰ
اس طریق جدید کو استحکام بخشے عزیزم کتاب کے نام کو چھ گنام کے
نام سے معنون یعنی شوب کیا ہے میں نے بطیب خاطر اسکو پسند کیا
لیکن کچھ ترمیم کر دی جائے یعنی نذیر المبتدعین ملقب بہ عزیز الموحیدین
میں ابھی طرح جانتا ہوں کہ تم اپنے اصرار پر مجھے روگے اور اللہ الاشی
سال کے بوڑھے کی ہرگز نہیں سنو گے مگر تا بعد اری اپنے شیخ پیر کی ضرورت
جانو اگر نصیحت قبول کرو گے احسان مجھ پر ہو گا جہاں جہاں میں نے
اشارہ کیا ہے اسکو مکرر دیکھو اور ہرگز یہ خیال نہ کرو کہ صرف خط
کھینچا ہوا ہے بلکہ ہدایت اصلاحانہ ہے اسکو خوب سمجھو۔ رسالہ بزم
میلاد کو رسالہ عزیز الموحیدین کا جز بنا دیا اسکو ایک جلد میں لکھیں
مضامین دلربا اور طریق انتخاب عبارت کا بہت نامور ہے۔ آپ
کی اردو کی تعریف میں بار بار کہتا ہوں ابن وحیہ و منظر اربلی کے
حالات کو اچھے عنوان سے لکھا اللہ تعالیٰ جزا دے اہلیہ سلیمان

بالضرور گاہے بدھلی تشریف باید آورد و از مرگ پست شکیب
و زندقہ را بشمار پست نخواهد داد ہمہ ایمانداران را ہمیں اتلا
پیش آمدہ عقب و سے نجات یافتہ برخوردار شدہ اند۔
عزیم دیگر آنکہ معطوفہ را باید دید اوجوب بطور رسالہ موجر
بدلائل اہل کلام بنویسند تا کہ منقول نزد معقولیایں و
فلسفیایں پر زور باشد از یادداشت کہ ہر شستہ است
مستفید باشند چہرہ کہ از درس ۴۵ طلبہ منتہی فہم
فرصت است موقع دوم راست کروں نیست ہر چہ تمام
تر زور رسالہ بن ترتیب باید فرستاد کہ بعد ثبوت
مہر و دستخط مطبع فاروقی فرستادہ آید بیچ سطح
و ہر این قاطعہ بطرز دلربا باشد عبارت خشک زہد
نیاید بے شک از انہماک مشاغل سرکاری ضیق بہمت
خواہد بود الا جانان را ہموارہ فرصت می باشد و پیراں را
مجال حرکت نمی ماند و السلام خیر الختام۔

۴۹ سوال مشعلہ ہجریہ اردہلی

شیخہ محبت و محبت و محبت و محبت

مکتوب چہل و نہم

رفع اعتراض بر لفظ عزیر العلما کہ خطاب از سلطان
وقت نیست بلکہ لقب عرف است شیخ بن حیدر است

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

از عاجز محمد نذیر حسین بگرای خدمت جامع الحکمت الکملات

سے کہدیں کہ تمہارے واسطے درازی حیات و زیادتی ایمان و
اولاد و مال کی دعا ہر وقت اس عاجز کی زبان پر تھو کہ کسی وقت نہ
آنا چاہتے اور ایکے کی رحلت پر صبر و شکیبائی کو لازم تصور کریں۔
اللہ تعالیٰ بہت لڑکے عنایت کرے گا تمامی ایمان والوں کو یہی ازبک
لاحق حال ہوتی ہے بعد میں خلاصی حاصل کر کے فائز المرام ہوئے
ہیں۔ عزیم دوسری بات یہ ہے کہ معطوفہ کو دیکھنا چاہتے ہیں اور رسالہ
مختصر میں جواب اہل کلام کے طرز پر لکھیں تا کہ منقول معقولیوں
و فلسفیوں کے نزدیک زور دار ہو جائے۔ ہر چہ یادداشت کا کہ شک
کر دیا ہو اس سے فائدہ حاصل کریں کہ نہ درس تدریس سے ۵۵ سال
منتہی سے دم لینے کی فرصت نہیں ہوتی ہے کہ الگ تحریر کروں جہاں
محکم ہر جلد رسالہ کو تویب دیکر روانہ کریں تا کہ ہر دو خطا کر کے مطبع
فاروقی کو پہنچا جائے۔ واضح ہو کہ عنوان دلائل و برہان کا نواری اور مضمون دلربا
نہ کہ عبارت خشک زہد نہ ہوا میں شک نہیں کہ کثرت مشاغل سرکاری
فرصت بہت کم ملتی ہوگی مگر دعاؤں کی واسطے فرصت کا نکالنا دشوار نہیں
ہاں بڑھوں کیلئے وقت حرکت کی بھی باقی نہیں رہتی ہوتا سلام خیر الختام

۴۹ سوال مشعلہ ہجریہ اردہلی

انچاسواں خط

رفع اعتراض لفظ عزیر العلما پر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

عاجز محمد نذیر حسین بگرای خدمت جامع نمکیوں و کمالات فضائل
عزیز و افریقہ عزیر العلما رصمد فی امدت تعالیٰ سلامت رکھے بلکہ السلام

ملہ بفضلہ تعالیٰ ایسا ہی ہوا

والفضائل عزیز واقرب تمیز عزیز العلماء صمدی سلمہ ربہ بد السلام
 علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ واضح باور کہ نامہ ایشاں رسید کہ
 مغزانی کہ بر لفظ عزیز العلماء اعتراضہا کردہ اندیجا است بلکہ
 نامہ فی برد مانع اوشاں مستولی است این الفاظ عرف لقب
 است کہ حالت واقعی را با ظہاری آورد چنانچہ علماء سلف خلف
 رحمہم اسم میں شعار اختیار فرمودہ اند بحر العلوم و سراج العلماء و
 ضیاء الفقہاء وغیرہ وغیرہ این الفاظ اضافیہ را از خطاب شای
 تعلق نیست و نہ بایں زماں خطابے بر اسے علماء مقرر شدہ است
 شیوخ و اساتذہ طالبین را سچین را ہمارہ بفرط ہر پروری و رست
 سخی و جہر شتاسی خواندہ اند کہ در آن تکلف و بیجا تاش
 را دخل نیست چرا کہ بیجا ستائی و لاف و گداز خلاف
 واقع گفتن آئین این غریب خانہ نیست کفہ پادشہ شہید
 باعلان منادی مبدعہ شالاریب عزیز العلماء عزیز المحدثین مستند
 و ہمارہ این الفاظ جزو نام خواہم نوشت والسلام خیر تمام
 ۲۷ رمضان المبارک ۱۳۹۹ ہجریہ از دہلی

علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کے واضح ہوا کچا خط پہنچا لفظ عزیز العلماء
 پر جن کو مقررین نے اعتراض کیا ہے اہم اعتراض بیجا ہو سکتا ہے
 انکے دماغ پر غالب ہے عرف الفاظ لقب ہوتے ہیں کہ واقعی حال کو
 واضح کرے چنانچہ انکے پچھلے علماء رحمہم اللہ تعالیٰ نے ایسا ہی طریقہ
 برتا ہے جیسا کہ بحر العلوم و سراج العلماء و ضیاء الفقہاء وغیرہ ان
 الفاظ اضافیہ کو بادشاہی خطاب سے کوئی تعلق نہیں اور یہاں
 زمانہ میں کسی قسم کا خطاب عاملوں کے واسطے مقرر ہوا ہے
 شیوخ و اساتذہ کا برابر دستور رہا ہے کہ کمال محبت و شفقت سے
 لائق و مستور طلبہ کو واقعی اوصاف کیساتھ دیکھ کر جس میں سبب
 توصیف ہو، ملقب و متصف کیا کرتے تھے اور یہ جاتو عرف
 و خلعت واقعہ مدح اس غریب خانہ کا طریقہ نہیں ہے کفہ پادشہ
 شہید کی آپس کی پوٹ کہتا ہوں کہ تم بلاشبہ عزیز العلماء
 و عزیز المحدثین ہو اور ہمیشہ یہ الفاظ تمہارے نام کا جزو کر کے
 لکھوں گا۔ والسلام خیر الختام
 ۲۷ رمضان المبارک ۱۳۹۹ ہجریہ از دہلی

مکتوب پنجم

بسفارش جبرار وظیفہ و علوفہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ بخیرت عاجز و ناہی صاحب مجمع فضائل و منیع نوازل جامع الحسنات و الکلمات جناب نواب

لے بندہ خادم فقیر حقیقہ العزیز رضوی باشندہ صمدی وین مکتوبات ۱۲ منہ لے خوش طالعہم کہ آثار و مری و قدور ان خدام باں الفاظ امر خطاب
 فرمودہ بدرجہ عیار سائیدند مرا خطاب عزیز العلماء یا عزیز المحدثین کافی است کہ مقابل دے دیگر خطابات را نمی پسندم دریں خطابات تا نزد گیم حقوق و خواہد ماند کہے متفرع
 نتواند کرد ۱۳ عزیز خادم لے بہ خط حضور کا ہماری سے دستخط نہیں ہے ورنہ ایسے الفاظ ہوتے اور عبارت بے ربط ہوتی کوئی شخص لکھا کے لے آیا اور
 آپ کی ہر گزالی حضور کی عبارت چیست و فصیح و بلیغ الفاظ میں ہوتی ہے لے ایسے ۱۴ منہ

مکمل منون و شکر فرمایگا اور عند اللہ ماجور ہو جائے گا اَخْسِنُوا اِنَّ اللہَ یُحِبُّ الْمُحْسِنِیْنَ ؕ وَ اَنْفِقُوْا فِی اللہِ فَاللہُ فَالْکَافِیُّ
مَرْقِبَہٗ اور مرفق فرمان نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مَنْ کَانَ فِی عَوْنِ اَکِیْہِ کَانَ اللہُ فِی عَوْنِہٖ وَ مَنْ یُسِّرْ عَلٰی مُعْسِرٍ یُسِّرْ
اللہُ عَلَیْہِ فِی الدُّنْیَا وَ الْآخِرَۃِ چھترے و قدرے بطور نفقہ ماہواری از مذکورۃ و خیرات مقرر فرمادیں جس طرح سے ہو سکے زرق و
حائل رقیہ ہذا کے امداد فرما بنے ہو جب قول بجانہ تعالیٰ وَ فِیْ اَمْوَالِہِمْ حَقٌّ مَّغْلُوْۢمٌ لِّلنَّاسِ اَکْثَرُ وَ ہِمْزٌ زَیَادَہٗ و السلام مع الکلام

بہر سید محمد نذیر حسین

ماونواں خط

ناجائز ہونا سفر کا سوائے مساجد ثلاثہ کے اس
تحریر کی نسبت استحسان فرمانا

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

عاجز سید محمد نذیر حسین بگرامی خدمت عزیز العلماء اعزى اجى مولوى
مولوى سيد عبد العزيز صاحب صمدى سلمہ اللہ تعالیٰ بعد السلام علیکم ورحمۃ
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کے واضح ہوشی انتظاریں خط آپ کا
پہنچا جو مضمون کہ سفر زیارت قبور کے ناجائز ہونے پر مثل پرانے
موجہ گیر۔ الجہیر۔ وکن پور وغیرہ کے لکھا ہے بندہ کے علم میں قابل
اعتراض نہیں ہے عنوان فائستہ سے رد بدعت کا کیا اللہ تعالیٰ
تمہاری عمروں میں برکت دے میں مختصر تحریر کرنا ہوں جنس اہل
سعید الخندری قال قال رسول اللہ ﷺ علیہ
والہ وسلم لا تشدوا لہا حال الا الخشنہ مساجد مسجد
الحرام و مسجدی و مسجد الاقصیٰ تو اسطے زیارت کے
مقام متذکرہ بالا جانا خالی نہ ہو گناہ سے نہیں کیونکہ اگلی امت
کوہ طور و زرار حضرت یحییٰ علیہ السلام وغیرہ مقامات پر نظر خصلاً
ثواب کے سفر کرتے تھے اسلئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
سوائے تین مقامات کے ثواب کی نیت سے جانا منع فرمایا ان
شہر و دیہات کے قریب جو گورستان ہے وہاں سنت و ہدایت

مکتوب نجات دوم

باستحسان تحریر عدم جواز سفر بجز مساجد ثلاثہ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

از عاجز سید محمد نذیر حسین بخدمت عزیز العلماء اعزى اجى مولوى
سيد عبد العزيز صاحب صمدى سلمہ اللہ تعالیٰ بعد السلام علیکم ورحمۃ
اللہ وبرکاتہ واضح بارکہ نامہ ایشال بعین انتظار رسید تحریریکہ
در عدم جواز سفر زیارت قبور پر ان کلمہ موجہ گیر۔ الجہیر۔ وکن پور
وغیرہم وغیرہم نوشتہ اندہا نسبت بندہ قابل اعتراض نیست
طرد و بطرز بالستہ نمودند بآسک اللہ فی تحریرک مختصر
ی نگارم عن ابی سعید الخندری قال قال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لا تشدوا لہا حال الا الخشنہ
مساجد مسجد الحرام و مسجدی و مسجد الاقصیٰ
پس برائے اکتہ من کرہ بالا الجہیر وغیرہ۔ رو قبیلہ ازیں رفتن خالی
لہذا دفعہ نیست چرا کہ ام سابقہ برکہ طور و زرار جناب یحییٰ علیہ
السلام از منار ہا سفر فی نمودند لہذا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بجز
اماکن ثلاثہ بہ نیست اجر از ثواب حلال را منع فرمودند البتہ مگر تائیکہ
قریب قریہ و شہر بطریق سنت رفتن و دعائے مغفرت نمودن و موت
خوش بیاوردن و موت حسنات است چرا کہ دریں امور ہے

رہتی از مکاتیب و نیازوں حاصل میشود دریں باب تحریر
 مفتی صدر الدین خاں مرحوم و مباحث فقیر باید دید تحریر
 العزیز بطرید بعد و نصرة سنت ہمطز شیخ الاسلام امام ابن
 تیمیہ یافتہ مستابش برستایش چه بلکہ دعا میگویم کہ اللہ
 جلشاند روز افزون ترقی علم و عمل و عمر و روزی کناد زیادہ و
 السلام خیر الختام سرریع الاخری ۱۳۵۶ ھ ہجری از دہلی
 از بندہ راجی مغفرت سید شریف حسین بعد سلام سنون
 آنکہ تحریر بسط کہ بعدم جواز سر مذکورہ بالا نوشته انداز
 ارسال فرماید دیگرال ہم مشتاق ہستند خدمت جناب والد
 ماجد راطر تحریریں مہرباں بسیار خوش می نماید اکثری فرماید
 کہ از تازہ شاگردان و معتقدان ہیں است کہ نقاب انشا
 پردازی بدست تازہ درو میدہ و گاہی قریانہ کطر تحریرین
 عبدالعزیز صمدی ربودہ و ہنگام را تہید ست کردہ
 و بسیار از بسیار محفوظ شدہ بکرات و مرات
 خطوط آن مہربان بھلا حفظ مے آزد -

سید محمد حسین

پر جانان اور دعا مغفرت کی کرنی اور اپنی موت کو یاد کرنا باعث اجر و
 ثواب ہے کیونکہ اس فعل سے بے غفنی دنیا کے فانی سے حاصل ہوتا
 ہے اس بات میں جناب مفتی صدر الدین خان صاحب مرحوم کی تحریر
 عاجز کے مباحث کو دیکھنا چاہئے (۱) آپ کی تحریر مردہ و نبوت و انبیا
 میں ہم قالب شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کے باتوں آپ کی
 تعریف کیا کروں بلکہ دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ جلشاند آپ کی دلدلی
 وراثت چوگنی ترقی علم و عمل و عمر کی نصیب کرے زیادہ و السلام
 خیر الختام سرریع الاخری ۱۳۵۶ ھ ہجری از دہلی بندہ مغفرت کا امیدوار
 سید شریف حسین بعد سلام سنون کے ملتس ہے آپ نے جو تحریر سفر
 مذکورہ بالا کے ناجائز ہونے پر ارقام فرمایا ہے اسکی نقل ارسال فرمادیں
 کیونکہ دوسرے لوگ بھی اس تحریر کے دیکھنے کے مشتاق ہیں جناب
 حضرت والد ماجد صاحب کو آپ کی تحریر کا طرز بہت پسند ہے اکثر فرماتے
 ہیں کہ نئے شاگردوں میں سے میرے ہی ایک شخص ہے جس نے انشا
 پردازی کے قالب میں جدید و صرح پھونکی ہے اور کبھی فرماتے ہیں کہ میرے
 طرز تحریر کو عبدالعزیز صمدی نے اخذ کر لیا اور وہ سب کو مقس کر گیا
 اور اکثر خوش ہو کر آپ کے خطوں کو مکرر لحاظ فرماتے رہتے ہیں -

مکتوب پنجاہ و سوم

باطھار مسترت قلبی از ترقی مناصح دلپند و دلپندیر

بسم اللہ الرحمن الرحیم الحمد للہ و نستعینک از محمد تاج حسین بخدمت غزیری واجبی سید عبدالعزیز صمدی مدعہ و تفکرم اللہ بعد
 السلام علیکم وارضح ہو کہ تم تحصیلدار ہو گئے بہت اچھا ہوا انشاء اللہ تعالیٰ اور بھی ترقی تنخواہ میں ہوگی مگر ویانت داری و خدا ترسی سے تم
 زیادہ کام لینا۔ کسی کو بے وجہ نہ مستانا اللہ جلشاند نے جب ہزار ہا انسانوں پر نرم کو حکومت دی عزت ان کو مثل اپنے سمجھو تم میں
 کوئی فضیلت نہیں ہے صرف خدا کا فضل تم پر ہے جو لڑکا مرچکا ہے اُس کا رنج نہ کرنا چاہئے ابھی تمہاری کیا عمر ہے شاید چہ
 بال ڈار ہی میں آئے ہونگے۔ مجھے تمہارا عقدہ اور جلد بازی ہر دلت یاد آیا کرتی ہے پس اپنے ماتحت اشخاص پر حد درجہ پاس

نوٹ - ان کا مکان ٹیٹا محل روہڑی ہے جناب دو جان مفتی صدر الدین خاں صاحب مرحوم و منظور کے نام ثانی اسم کرنی سے مشہور ہے۔

حیاط کا برتاؤ کرنا چاہتے اور غصہ ہرگز نہ کرنا چاہتے اگرچہ یہ تمام نشاۃ الکریمین کا ہے اور شروع عمر میں تم نے حکومت پائی ہے۔
مجھے خوف ہے کہ لغزش نہ آجائے کبھی پہرہ دروازہ پر نہ رکھنا اہل حاجت کی خوب سنا چاہئے (دیکھو) مرزا نصیر الدین بھی مجاہد
ہے مگر افسوس کہ اس خاندان فقر نشان کی پیروی بھول گیا اب ملیا میٹ ہونے کو باقی ہے میں نے بھی اس سے ملنا چھوڑ دیا میں بھی
ایام طالبی میں کوڑا ہو کر تمہارے اسی علاقہ سے گزرا تھا تم نے لکھا ہے کہ موضع خدا جہ پھول کے قلعہ کی مسجد میں کوئی یادداشت
درود فقیر کی بقلم فقیر تحریر ہے بیشک ہوگی ذرا اسکو کسی وقت پڑھ کر نقل لے لینا جس کے ماہ دسستہ وغیرہ دریافت کر لینے سے تم کو
آگاہی ہوگی میں ایک سٹو پر تھا ایک طالب علم بھی میرے ساتھ تھے شوق کتاب بینی اسوقت زیادہ تھا اور تمہاری طرح غصہ دری جلد بازی
بھی مجھے زیادہ تھی اب کیا ہے فقیر ٹھنڈا ہو گیا تم بھی عمر زیادہ پاؤ گے عیال کا بوجھ زیادہ ہو گا یہ سب اس واک طاق پر رکھے رہ
جائیں گے میں نہایت خوش ہوا کہ مبلغ یکصد روپیہ اعانتہ مدرسہ کے لئے بھیجے خدا برکت تمہاری کمائی میں دسے
سب لوگوں نے خوش ہو کر شیرینی کھائی اور تمہارے لئے دعا کی کچھ حساب بھی مدرسہ کا طے کر دیا گیا اللہ تعالیٰ تم کو اور تمہارے
بچے عبد الحمید کو زندہ و تابان شریعت رکھے ایک اور امر قابل یاد و لحاظ ہے بخوبی یاد رکھا ہے کہ کبھی تعصب سرکاری مشاغل
میں نہ کرنا اور کبھی الفاظ لشکری کسی سے نہ کہنا اور نہ کسی کام کے نہ رہو گے فقیر کو یہ امور ناپسند ہمیشہ سے ہیں۔ زیادہ والسلام خیر الختام۔

مکتوب پنجاب جام

بدریافت خیریت بشارت اولاد

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ از فقیر عاجز سید محمد نذیر حسین بخیریت نبراس الادب اعزیز العلما سید عبدالعزیز رضوی صمدی و فقہ اللہ
باجیر بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ واضح ہو کہ مدت سے خط نہیں آیا ایسے منہمک مشاغل میں ہو گے کہ خیر طلبوں کو اپنی خیریت
بھی لکھا چھوڑ دیا اللہ تم کو توفیق بخشے۔ میں نے رات کو دیکھا کہ تم کئی لوگوں کی انگلیاں پکڑے آرہے ہو اور چند بچے تمہارے
پیچھے پیچھے ہیں یہ خواب فتح نتائج حسنہ ہے اور تمہارا سبکی کثرت اولاد کے ساتھ ہے اللہ جل شانہ تمہاری پیروی تمہاری اولاد کو
بخشید گا اور میں بھی ضرور دیکھوں گا انشاء اللہ تعالیٰ اور اسی مسجد کے سامنے تم کو آتے دیکھا ہے اور تم اسی جگہ آکے بیٹھے ہو جہاں
تم نے ایک مرتبہ سنن ابوداؤد پر بحث شدید کی اور میرا کہنا مانا دو شری مرتبہ الفقیہ پر تم نے حملہ کیا تیسری مرتبہ اتقان پر بھی بحث

۱۔ مسجد محلہ حضرت نوم پٹیا برائے گل ہند کا بنگ حضرت میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے نام گرامی کے ساتھ آج تک شروع ہے اور دس تالیفات کا سلسلہ بفضلہ تعالیٰ جاری ہے اور حضرت
حضرت میاں محمد رحمۃ اللہ علیہ کے متصل تربیت کاہنات مدرسہ تدریس ۱۹۳۹ء میں افتتاح کی گئی جس میں مغزین شہر کی حاجزادوں بڑی تعداد میں مدرسہ منظر شدہ صوبہ تعلیمات دہلی سرکار
میں تعلیم دینی و دنیوی حاصل کر رہی ہیں اور ایک کتب خانہ تدریس عائد حضرت میاں صاحب کے نام نامی کے ساتھ ۱۹۳۷ء میں افتتاح کی گئی ہے جس میں دس ہزار سے زیادہ کتب
دنیویات و مختلف رسائل سے بلا تفریق عقاید پر موزون کثرت ملاحظہ حضرات شائقین مستفیض ہو رہے ہیں۔

شدید کی اور دکھائے جس کو میں نے قبول نہ کیا اگرچہ بھی مرتبہ تم کو رضی کرنا پڑا اس واسطے کہ تم پر سرحق تھے اور حکم نے
تفسیر میں بات بھی سلف صلح کے مطابق پیدا کی تھی۔ یا اللہ اس تحریر کو درجہ قبول کا دیا جائے۔ آمین آمین۔ اپنی عقیقہ پہلے
اللہ تعالیٰ کو میری دعا کہتا اور نصائح میری جانب سے اتباع کتاب و سنت کی کرنا وہ ایک عالم درویش کی بیٹی ہے اس میں
تم سے زیادہ رجوع دہل خاطر ہوگا لہذا اُس کو کسی وقت مکر نہ کرنا۔ والسلام خیر الختام۔

مکتوب پنجاہ و نہم

اتباع سنت و اشاعت کلمۃ الحق بایہ کرد

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِؕ بندہ عاجز محمد نذیر حسین عفا عنہ بخدمت مہربان اشرف علیاں صاحب بہتوری بعد السلام علیکم
یہ عاجز عرض کرتا ہے آپ کی ہمت لائق تعریف ہے کہ باوجود کم علمی کے سعی نسبت اعلا کلمۃ الحق کی فرما رہے ہیں اور کچھ معقولات ہی
ہی کے پڑھنے سے دیندار نہیں ہوتا ہے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کون سے معقولات اور اہل کلام تھے محض کتاب و سنت کی اتباع
سے ان کی نیت اور قلب روشن تھے آپ نے تال جس مسئلے میں الجھا دیا میں مجھے ضرور آگاہ فرمائیں فوراً آپ کی تسکین کروں گا
اگر خلافت مزاج نہ تو آپ اپنے تحصیلدار صاحب سے تشفی کر لیا کریں میرا یہ خط اعززی مولوی عبد العزیز صدیقی کو دکھا دیجیگا
وہ سب کام اپنا چھوڑ کر آپ کی طرف توجہ خاص کریں گے میں نے اس سے پہلے انکو لکھ بھیجا ہے کہ آپ کے مدارات و تواضع میں وہ
انشاء اللہ تعالیٰ دروغ نہ کریں گے بلکہ وجہ معیشت کی توسیع میں بھی وہ سعی کامل کیا کریں گے آپ نے تکلف روزمرہ و جو انکے ملنے کا وقت ہو
تشریف لیا کریں ان کو حاکم نہ سمجھئے اور ان کو اپنا بھائی تصور کیجئے میرے جاننے والوں میں اللہ تعالیٰ نے جو راسخ العقیہ ان کو بنایا
ہے وہ اخلاص ہرگز کسی میں نہیں نے اب تک نہیں پایا ہے آپ کے بھانجے کو وہ ضرور ذکر کرادیں گے یہی خط دکھا دینا کافی ہوگا محض سفارش
نامہ کے لئے یہاں آنا ضرور نہیں ہے اے بھائی صرف محمد نذیر حسین کی طرف سے پیغام عبد العزیز کے لئے کافی ہوتا ہے۔ والسلام۔

چھپتوان خط

کتا میں پہنچیں۔ سید عبد العزیز کی سفارش کی گئی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِؕ

عاجز محمد نذیر حسین بخدمت شریف نواب صاحب مجمع الحکامات
والکلمات مرجع افتادگان و مجمع دلدادگان مولوی سید محمد صدیق حسن

مکتوب پنجاہ و ششم

بسفارش سید عبد العزیز صدیقی۔ رسید تب موصولہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِؕ

از عاجز محمد نذیر حسین بخدمت شریف نواب صاحب مجمع الحکامات
والکلمات مرجع افتادگان و مجمع دلدادگان مولوی سید محمد صدیق حسن

خان صاحب سلمہ اللہ فردا المثل عن الحوادث الحزن والحن بعد
 السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ واضح رائے گرامی بادچند کتب دو
 ورقہ و چار ورقہ از دور رسید بشا یقین دادہ شد خدا اجر جزیل
 بآں صاحب داد کہ ازین سبیل اشاعت دین حقہ فی باشد شنیدہ
 شد کہ آن صاحب را محبت و تفتیش عین الانسان است بجز اکم
 اینہم بہبود سرکارو عامہ برابا است چہ کہ مردم دیانت دار و عتقا
 کردار و قدردان و مے نایاب بالضرور اکثر اصحاب باسترزاق
 رسیدہ خواہند شد الا صفت ہیہ معدوم - یاد دارید کہ در
 ضلع فرخ آباد و تنوچ آبادی قدیم است غالباً از آنجا قصبہ
 چھپرا منو بسافت شازرہ و مفدہ کردہ باشد و قصبہ مذکور
 لب شاہراہ ملی واقع شد رئیس قصبہ قاضی محمدید الدین صاحب
 مستقور بسار ہمان نواز و کریم النفس انسان بودند و برادران
 قاضی مرحوم ہم شہیت بودند جناب مولوی لاولا حسن صاحب
 در آنجا فروکش می شد بدہمانداری و خدمتگذاری جناب ممدوح
 سرگرمی نمودند و ہم آن صاحب در آنجا چند سہ ہر مردہ اند
 فقیر بآدان شباب در آنجا رسید قاضی صاحب و برادران
 عالیشان موصوف احسانہا نمودہ اند قاضی صاحب را نواسہ الیت
 مافار اللہ و فطنت و فراست رتک معاصرین و در علم و فضل
 غیرت حاسدین نامش مولوی سید عبد الغزیز صمدی است
 و صمدن مابین راہ قنوج و چھپرا منو واقع شدہ ان موضع
 ہم دیدہ ام پدر موصوف الیہ قریبی منظور احمد سلمہ رئیس محسود
 اقران ہستند مولوی سید عبد الغزیز بابا کم عمری محض
 بفضلہ ایمان داری و دیانت تحصیل داری یافتہ اند ماصہ ما نہ
 از تحصیل و علم از حبشہ و ثنائی حاصل می شود نظم و لہذیر
 و نشر در بابا سلمہ مختلفہ شائع کردہ اند اگر طرز آں یہ بیند

خان صاحب اللہ تعالیٰ مصائب و غم کے حوادث سے سلامت
 رکھے بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ واضح رائے عالی ہوار و
 کتابیں دو ورقہ و چار ورقہ آئیں شائقین کو دی گئیں اللہ تعالیٰ
 اجر کامل آپ کو مرحمت فرمائے کہ اس ذریعہ سے اشاعت دین
 حق کی ہوتی ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ آپ کو تلاش قابل و لائق آدمی کی
 ہے بجز اکم اللہ یہ سب بہترین خیالات بہبودی ریاست و عام
 رعایا کے واسطے ہے آدمی دیانتدار و محرم اور انکی قدردان و مفقودین
 اگر چہ اکثر لوگ تلاش نوکری کی غرض سے آپ کی خدمت میں پہنچتے ہونگے
 لیکن اوصاف حمیدہ سے خالی و مبرا۔ آپ کو معلوم ہوگا کہ ضلع فرخ آباد
 و قنوج کی آبادی قدیم ہے اور وہیں سے چھپرا منو سولہ سترہ کوس کے
 فاصلہ پر واقع ہے اور قصبہ مذکور شاہ راہ دہلی پر واقع ہوا ہے قاضی
 محمد بد الدین صاحب اس قصبہ کے رئیس بہت ہمان نواز فرخ خول
 آدمی تھے قاضی صاحب مرحوم کے بھائی اور سب مقتضات لوگوں سے تھے
 جناب مولوی اولاد حسن و ماں قیام کیا کرتے قاضی صاحب جناب مرحوم
 کی ہمانداری و خاطر داری میں سرگرم رہتے تھے اور آپ بھی کچھ دن
 وہاں قیام فرمایا ہے۔ زبانہ شباب میں فقیر و ماں مقیم ہوا تھا
 قاضی صاحب اور ان کے بھائیوں نے عاجز کو ممنون احسان کیا تھا
 قاضی صاحب کا ایک نواسہ ہے ماشاء اللہ نعم و عقل میں رشک
 ہمعصر اور علم و فضل میں غیرت حاسدین ہے ان کا نام مولوی سید
 عبد الغزیز صمدی ہے اور صمدن و میان قنوج و چھپرا منو کے واقع ہے
 اس موضع کو بھی میں نے دیکھا ہے باپ موصوف الیہ کے قریبی منظور احمد
 رئیس و محسود اقران کے ہیں مولوی سید عبد الغزیز کم سنی میں شرف خاندانی
 کی وجہ سے عمدہ تحصیل داری پایا تحصیل داری میں مبلغ ڈیڑھ سو ماہانہ
 ملتے ہیں اور مبلغ پچیس روپے رجسٹری و ثنائی کے علم میں اور شعر و سخن
 میں کافی مہارت ہے مختلف زبان میں نظم و شعر خوب طبع ہے

صدا کے تحسین بلند نما بند و سنا سنا و مصایح تاریخی مہارت نامہ پیدا
نمودہ و طرز تحریر ہم ندرت عجیب پیدا کردہ است کہ زمرہ شاگردان
و طالبان من کسے اس نعمت نیافتہ بے تصنع می گویم کہ تحریرش از ادب
سلف کم نیست عامیان قدش چند دانش گس عین شاں سر خود بخارند
اگر مستحق و مناسب باشد از مغربی الیہ مراسلات فرمودہ بمشاورہ پیش
قرار طلبند و مجلس شورہ یا بند و بست ریاست منصب معقول عطا
فرمایند نہ فقیر ہم خواہد نوشت و خواہم آگاہید کہ بجناب سائی
سلسلہ تحریر جاری کردہ اید کہ منہج حسنات است چه کہ مولوی عبدالعزیز
حکام رس و متدین و منشرع و مہر و لہر نز عامہ بر یاد علاقہ
خریش ہستند از مولوی الیہ چند رجند مصلح ملکی مد باصلاح خواہ
آمد مرا کہ ازین شمع خراشی تصدیق دادہ ام معذور دارند چرا کہ خیر
خواہانہ بلا تحریک اصدی نوشتہ ام والسلام خیر الختام۔

مکتوب پنجاہ و ہفتم

استشارہ برائے ملازمت ریاست بھوپال

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

از عاجز محمد نذیر حسین بخدمت جامع الحکامات و الکلمات اغری اجمعی غری
العلماء مولوی سید عبد العزیز صدیقی سلمہ ربہ بالخیر بعد السلام علیکم
ورحمۃ اللہ وبرکاتہ واضحہا کہ نقل خطا موسومہ نواب صاحب ملاحظہ تودہ
زیر کاہ غور فرمایند اگر چه شمارا حاجت نیست فاما مصلحت عین است
کہ در ریاست ہندوستانی مردم دیانت دار و منشرع را بدین طرح سے
نمی خرید و نمی پرسند و نامہ نماز عملہ ای آری ازین حرکات لایہیہ انہا
اصحاب فطنت دامن برچیدہ می گیرند از پدر عاقل قدر سلمہ ربہ ہم
استشادہ یا بدست چیر کہ من بوریان نشین را از مصلح ملکی چنداں

ستا و نواں خط

ریاست کی نوکری ہے مشورہ کرنا چاہیے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

عاجز محمد نذیر حسین بخدمت جامع الحکامات و الکلمات اغری اجمعی
غری العلماء مولوی سید عبد العزیز صدیقی سلمہ ربہ بالخیر بعد السلام علیکم
ورحمۃ اللہ وبرکاتہ واضحہا کہ نقل خطا موسومہ نواب صاحب ملاحظہ تودہ
زیر کاہ غور فرمایند اگر چه شمارا حاجت نیست فاما مصلحت عین است
کہ در ریاست ہندوستانی مردم دیانت دار و منشرع را بدین طرح سے
نمی خرید و نمی پرسند و نامہ نماز عملہ ای آری ازین حرکات لایہیہ انہا
اصحاب فطنت دامن برچیدہ می گیرند از پدر عاقل قدر سلمہ ربہ ہم
استشادہ یا بدست چیر کہ من بوریان نشین را از مصلح ملکی چنداں

تعلیق پست پسران خود را دعا خوانند و بعقیدہ سخیہ خویش از جانب
من دعا رسانیدہ فکریہ رسید میالغ بگویند

لے خدا ایں عقیقہ دوزاں : در ایاں با دوز بلا سے تیاں
آمین تم آیین : والسلام خیر الختام

مکتوب پنجاہ و ششم

سفارش سید عبدالغزیز برائے ملازمت بمشامہ نریذہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

از عاجز و سید محمد نذیر حسین بخد مت شریف مرجع افتادگان و مجمع دلدادگان
جامع التحنات و الکمالات نواب صاحب والا جاہ بہادر مولوی سید
محمد صدیق حسن خاں صاحب سلمہ اللہ ذوالمنن بعد السلام علیکم ورحمۃ
ورحمۃ اللہ وبرکاتہ واضح رائے عالی باد عنایت نامہ صادر شد از یاد
آزنی عالی احسان من شدم آنکہ در باب مولوی سید عبدالغزیز رفی
ہست در سہ صدر روپیہ ماہانہ موصوف الیہ را خسارہ و زیان است
چہ کہ دریں وقت ماہوار تنخواہ تحصیل و عتلمہ از رجسٹری و تاقن
و دستاویز نامے حاصل میشود اگر بسرکار عالی خواہند رفت عت
فیصدی دینی شست روپیہ ماہوار حق استحقاق ملازمت کہ
عبارت از پنشن انگریزی است دادہ خواہد شد پس برائے ترقی پانزدہ
روپیہ رفتن خواہند پسندید علاوہ ازیں از کا پور صمدن بسیار قریب
است ہر دم دیانت و عزت پسندی باشد و در سرکار ہندوستانی
غازی و نمائی بسیار فروغ پذیر است قرب وطن خویش با عزت و
حکومت بسر کردن متدین ہمیشہ پسندی کند ظن غالب است کہ
مغزی الیہ را ایں مشاہرہ منظور نخواہد بود اگر چہ امر و زو شستہ ام
و قسکہ پاسخ خواہد رسید خواہم نکاشت و بگرے آنکہ بلا استرضا

کیونکہ مجھ بویا نشین کو مصالح ملکی سے چنداں تعلق نہیں ہے اپنے
لڑکوں کو دعا کہیں اور عقیقہ سخیہ کو اپنی میری طرف سے دعا کہہ کر مالغ
کی رسید کا فکریہ کہیں : لے خدا ایں عقیقہ دوزاں : در ایاں
با دوز بلا سے زان : آمین تم آیین : والسلام خیر الختام

اٹھا و نواں خط

تین سو مشاہرہ ہونا چاہئے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

عاجز سید محمد نذیر حسین بخد مت شریف ضعیف و مخلصوں کے پشت
پناہ نیکی و کمالات کے جامع نواب صاحب یزید مرہب مولوی سید محمد
صدیق حسن خاں صاحب افتد سلامت رکھے بعد السلام علیکم ورحمۃ
اللہ وبرکاتہ کے واضح رائے عالی ہوا آپ کا خط موصول ہوا آپ کی یاد دہانی
کا نہایت ممنون و مشکور ہوا مولوی سید عبدالغزیز صاحب کے بارے
میں رقم تجویز کردہ یعنی تین سو کا ہمینہ اسپیں موصوف الیہ کا خسارہ و
فصلان ہے کیونکہ فی الحال دو سو کا ماہوار تحصیل داری سے اور پچیس
روپیہ در رجسٹری سے ملتے ہیں اگر آپ کے دربار میں جائیں گے تو مبلغ ساٹھ پڑ
ملازمت انگریزی کے قائم و باقی رکھنے کیواستے دینے پڑیں گے اور صرف
مبلغ پندرہ روپے ترقی کی غرض سے وہ جانا پسند نہیں کریں گے اس کے
علاوہ موضع صمدن کا پور سے قریب ہے دیانت و آزادی عزت پسند
ہوا کرتے ہیں اور ہندوستانی و برابریں انکے چینی و چٹھری کا بہت عروج
ہوا کرتا ہے اور دیندار شخص اپنے وطن میں عزت و حکومت کیساتھ
گذران کو پسند کرتا ہے۔ گمان غالب ہے کہ ممدوح الیہ کو یہ مشاہرہ
منظور نہیں ہوگا آج میں نے خط لکھا ہے جو وقت جواب آئے گا۔
آپ کو اطلاع دوں گا دوسری بات یہ ہے کہ ملازم انگریزی بلا

رضامندی گورنمنٹ کے دوسری جگہ جاسکتا ہے اور استعفا دینا خلافت
و انتمندی جو ہاں سرکاری انگریزی سے بذریعہ ڈنڈ صاحب بہادر ملاز
کیلئے مولوی صاحب کو مستعار لے لیوں تو وہ جانے میں پس پیش نہیں کرتے
مگر صفائی مشاہرہ کی ہنڈ باقی ہے۔ والسلام خیر الختام۔

انسخواں خط

نوکری کو اس وقت بھوپال جانا مصلحت نہیں ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

بخدمت نیکی و کمالات و فضیلت کے جامع مولوی سید عبد العزیز صمدی
صاحب اللہ تعالیٰ خیر و عافیت کیساتھ دونوں جہاں میں سلامت رکھے
عاجز محمد ندیم حسین بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کے ظاہر ہو نواب
صاحب بھوپال کا خط آیا اسکا جواب لکھا گیا نقل روانہ کرتا ہوں ملاحظہ
کرد اس بارہ میں انجام کار کو سوچئے کیونکہ سنہ میں آیا ہے کہ وہاں
بیٹی میں خانہ جنگی ہے اسلئے نواب صاحب کے لواحقین و متوسلین کو روک
افلاس کا دیکھنا پڑیگا ہاں اگر دونوں فریق آپس میں مشفق ہو جائیں تو
مضانقہ نہیں ہے مگر ایسی بات آپ جیسے شخص سے غیر ممکن ہے بندہ
فقیہ بھی پسند نہیں کرتا ہے اسلئے توقف کرنا چاہئے مجھے آپکی تحریر سے اتفاق
ہے شاہی ملازم بھی رعایا کی خاطر نہیں کرتا ہے والسلام خیر الختام

شامھواں خط

یہاں مولوی ادیس نہیں ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

عاجز محمد ندیم حسین بخدمت گرامی مولوی شمس الرحمن صاحب اللہ تعالیٰ

گورنمنٹ (سرکار انگریزی) ملازم سرکاری تو اس وقت واستعفا
دادن لازمہ خرو نیست ہاں اگر سرکار انگریزی بندہ بعد از بحث صاحب
ملازمت مولوی صاحب مستعار دے ہند فرمودنا از رفتن پس پیش
در میان نخواہد آمد الا ہنوز تصفیہ مشاہرہ باقیمت والسلام خیر الختام

مکتوب پنجاب و ہم

ممانعت رفتن بھوپال برائے ملازمت ریاست

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

بخدمت جامع الحکمت والکمالات والفضائل مولوی سید عبد العزیز
صمدی صاحب سلمہ ربہ بالخیر والعافیت فی الدارين از عاجز محمد ندیم حسین
بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ واضح ہویدا کہ رقیبہ عنایت
جناب نواب صاحب بھوپال رسید یا سخت نکاستہ شد تفلش
ملاحظہ باید فرمودیں بارہ مال اندیشی را کار فرمایند چہ کہ شنیدہ میشود
کہ در آنجا غلغلہ در میان دختر وادر واقع است لہذا متوسلین نواب
صاحب را بالضرور مقلی روخ وادلو ہاں اگر از سر و گروہ ساز باز کنند
مضانقہ نیست مگر انجین از ہمو شادمانت و از غیر ممکن بندہ فقیر ہم
نمی پسند لہذا توقیف باید فرمود بلکہ از تحریر شامھواں متفق ہستم کہ نوکر
سلطان را خدمت رعایا ہرگز مطبوع خاطر نمیشود۔ والسلام خیر الختام

مکتوب ششم

دریں جا مولوی ادیس نیامدہ اند

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

از عاجز محمد ندیم حسین گرامی خدمت و مطالعہ سامعی مولوی شمس الرحمن

سلامت رکھے بعد سلام مسنون کے واضح ہو کہ مولوی محمد ادریس
رصاصہ زادہ آپ کے یہاں نہیں آئے ہیں جسوقت آپ کے خاطر و احوال اچھے
کی جائیگی آپ ہر طرح مطمئن خاطر رہیں۔ زیادہ والسلام خیر الختام
مرضہ ۱۵ ربیع الاولیٰ ۱۳۰۵ھ ہجری

اکسٹھواں خط

خادم تہذیب کی تحریر کا استحسان نصیحت با اختیار کے طریق دلپسند

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

عاجز سید محمد نذیر حسین بہ خدمت عزیز العلماء رصمدنی سیدھی راہ پر
اللہ تعالیٰ ثابِت و قائم رکھے بعد اسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کے
ظاہر ہوا آپ کا خط ملا خوشی ہوئی قصیدہ غزنیہ جو مولوی فضل حق فرمایا
کے حال میں تحریر فرمایا ہے خوب مگر موعوم و مفقور کے غزیدوں کی دل لائی
کا باعث ہوگا اسلئے چند مقامات پر نظم زد کیا گیا اسے غزیر تحریر و لباچا
نہ جہاں گداز اگر کچھ دن مشق شعرو سخن کرتے رہو گے آپ کی انشا پردازی اور
ہی رنگ پکڑے گی مجھ کو کہ علوم دین کی خدمت خاص کر کتاب و سنت
سے فرصت کہاں ہے اور آج کل ۴۵ طالب العلم ہیں جس سے اطمینان مقفور
ہے میری جماعت میں جو ہدایت و عزت آپ کے حاصل کی انشا واللہ العزیز
فائدہ اسکا اٹھائیں گے اور کچھ پیر کو مباحثہ و تحریر سے بہت دے دیں گے۔
قبل اسے منع تقلید کے اوراق آئے تھے کتاب میں شامل کروئے اب
ضروری امر یہ ہے کہ اشاعت بدعات کی تاریخ کو توں پر ظاہر کر دے اسلئے
آپ پوری توجہ سے چند جزر اس بارے میں تحریر کریں اور میرے پاس
بھیجیں دیوبند کے مناقضہ کا حال اور قرآءہ ضاد کا مسئلہ آپ نے دریافت
کیا ہے قبل اسے میری زبانی آپ سن چکے ہیں اور مضامین بھی اس بارے میں
دیکھ چکے ہیں نہ اس سے کوئی تقریر و تحریر نہیں ہے بیان کو نبوالے نے قصہ

صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ بعد سلام مسنون واضح ہوا کہ مولوی محمد ادریس
(صاحبزادہ شہ) دریں جاہان مدہ اند و فتنہ خواہند آمد خاطر واری
کما حقہ و دلجوئی شان کردہ خواہ شد انصاحب بہر صورت دلجو
دارند۔ زیادہ والسلام خیر الختام مرضہ ۱۵ ربیع الاولیٰ ۱۳۰۵ھ ہجری

مکتوب شخصیت و کم

طرز تحریر خوبست مگر میانہ روی تا ایضاً قلب لایست کہ کسی نیا

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الراجز سید محمد نذیر حسین بہ خدمت فریق عزیز العلماء محمدنی ادا
اللہ تعالیٰ استقامت علی صراط المستقیم بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ
وبرکاتہ ہمد باد و تحریر شایا فہم خسر سند شد م قصیدہ غزنیہ کہ مشعر
کیفیت مولوی فضل حق خیر آبادی مرحوم نوشتند خوب است الا طر
دلائل غزیران مرحوم خواہ شد ہر چند مقامات قلم کشیدہ شد غزیر تحریر
دریاباید دجا نگر اگر چندے مشق سخن خواہ ماند انشا اللہ انشا
پردازی ایشان رنگ دیگر خواہ پذیرفت مرا کہ از خدمت علوم دین
سبک کتاب و سنت ضیق فرصت است و امر و زبردس ۱۵ ربیع
ہستند فقدان اطمینان است در زمرہ مار شد سے و وجاہ ہے کہ
یا فتنہ انشا اللہ العزیز فہم خواہند یافت و بالضرورت پیر از
مباحثہ و تحریر این دآن ملتے خواہند داد۔ اجزائے منع تقلید پیش
ازیں رسید و کتاب شامل کوم اکوں ضرورت است کہ تاریخ شیوع
بدعات بر ہنگام ظاہر کنم لہذا انصاحب بجاں توجہ چند اجزاء
دریں باب بزنکارند و پیش ما رسال دارند حالات مناقشہ دیوبند و
قرآءہ ضادیر سید نذیر پیش از زبان من شنیدہ اند و تحریر نام
دیدہ اند لہذا بد الزیں چیزے نیست بیان کفہ گذشتہ حالات را بطر

حال یا ایشال رسانید۔ والسلام خیر الختام۔

مکتوب شصت و دوم

آلِ اِيْمَانِ يَزِيْدُ يَنْقُصُ بِمَا يَصِحُّ مِنْهُ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

از عاجز و محمد نذیر حسین بطل اللہ گرامی مولوی سید عبد العزیز صدیقی سلمہ رب بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ واضح باور راحت نامہ رسید باور اک حالات طمانیت یا یا فتم تحریر یکہ در باب اَلْاِيْمَانِ يَزِيْدُ وَيَنْقُصُ فرستادہ اند مر از رے اختلاف نیست یا نہ فر عملے راجز است و در ہر امر تزیاد و نقصان راد خلع ہست عبادیکہ بمن فرستادہ اند بسیار خوب است الاحتاج بنظر ثانی۔ پس واپس می کنم مراد بنویلا بسیار از بسیار صیق فرصت است بعد نظر ثانی بنفرد من باید فرستادہ والسلام خیر الختام۔

ما ضیہ کو بطور حال کے آپ سے بیان کیا والسلام خیر الختام۔

باستحوال خط

ایمان گھٹتا بڑھتا ہے
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

عاجز محمد نذیر حسین بطل اللہ گرامی مولوی سید عبد العزیز صدیقی سلمہ رب بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کے واضح ہوا آپ کہ خط ملا دریافت خیریت سے مطمئن ہوا ایمان کی زیادتی دکی میں جو تحریر بھی ہے مجھ کو اس بار سے میں کوئی اختلاف نہیں ہے عمل کے واسطے جزا ضروری ہے اور زیادتی و نقصان ہر چیز کے واسطے لازمی ہے جو مضمون کہ میرے پاس بھیجا ہے بہت بہتر ہے لیکن محتاج نظر ثانی کا ہے اسلئے واپس کرنا ہوں مجھ کو آج کل بالکل فرصت نہیں ہے بعد نظر ثانی کے میرے پاس ارسال کریں۔ والسلام خیر الختام

مکتوب شصت و سوم

شرح طیب و مشتبہ رزق

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ مراد دینی میر قادی علی و فکلم اللہ السلام علیکم آپ نے خط بھیج کر مفت بحلیف اُنھائی مولوی عبد العزیز آپ کی تشفی تفتیح مسائل میں اسی قدر کر سکیں گے جیسا کہ یہاں سے ہو سکتی ہے اب سنئے مال حلال کو فقہ طیب کہتے ہیں مال حرام کو نجس اور دونوں کی آمیزش کو مشتبہ کہائی۔ آج کل کی اصطلاح ہے اپنے زور بازو سے جائز پیٹنے سے جو نجس و لقمہ حاصل کیا جائے وہی طیب ہے اور خللات جو ہے ظاہر ہے پس اسی پر کار بند ہو جائے یہ فرخانات جو جہاں صوفیہ نے خللات کلام اللہ کلام الرسول پھیلائے ہیں آنکو ذرا نہ سنئے قصہ حضرت یوسف علیہ السلام کی تفسیر مولوی عبد العزیز سلمہ سے کسی روز سن لیجئے وہ قرآن سے سنائیں گے پھر دیکھئے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہاں پر روش بانی کہاں کا ٹکڑا کھایا ان سب امور کو خوب مطابق کر لیجئے اور زیادہ تفتیش سے اپنے قلب مطمئنہ کو پریشان نہ کیجئے ورنہ آپ کو روزہ نمازیں بھی انتشار ہو گا اور پھر کسی کام کی زندگی نہ رہیگی۔

عاجز سید محمد نذیر حسین عفی عنہ (اردو)

مکتب شصت و چہارم

كَلِمَتَانِ خَفِيفَتَانِ ثَقِيلَتَانِ عِنْدَ الرَّحْمَنِ

بِسْمِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ۞ جناب میر قاری صاحب سلام علیکم - عاجز سید محمد ندیم حسین کی التماس یہ ہے کہ توبہ کا ورد زیادہ رکھئے اور آپ روزمرہ شُجَّانَ اللہ ۳۳ بار الحمد للہ ۳۳ بار اللہ اکبر ۱۰۰۰ بار اللہ ۳۳ بار پڑھا کریں اور بعد شُجَّانَ اللہ و الحمد للہ شُجَّانَ اللہ العظیم بہت زیادہ پڑھئے گا۔ افسوس ہو کہ آپ بخوبی پڑھ نہیں سکتے ہیں ورنہ کتاب الرقائق آپ کو بہت فائدہ بخشے یہ خط نہایت جلی قلم سے لکھوایا کہ آپ بے تکلف پڑھ لیں گے۔ والسلام از دہلی -

مکتب شصت و چہارم

تحقیق سنت بدعت

برادر دینی سید قاری و فقیہ اللہ اتباع الشریعۃ السلام علیکم آپ کا خط بلا واسطہ مولوی عبدالغفر زبیدی کے پہنچا آپ کی مساعی جمیلہ اجار امور شرعیہ میں باوجود کم خواندگی ظاہر ہوئی نہایت خوشی ہوئی خدا آپ کی مدد کرے گا کیا پڑھے لکھے آدمی سب انسان ہوتے ہیں رہ کر نہیں، جس سے خدمت کتابت سنت کی ہو یہی انسان اور بچہ مسلم ہو آپ نے مغربی الیہ سے تفصیل بدعات خود دریافت نہ کی (ماشاء اللہ انکو اس معاملہ میں پورا درک ہے) اچھا اب میں مختصر بتاؤں وہ بخوبی سمجھا دیں گے اگر آپ یہ نہ سمجھیں تو پھر مجھ سے دریافت کیجئے کچھ شیخین و الوداد نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مَنْ أَحَدُنَا مَاتَ فِي آخِرِ نَافِلَاتِهِ مَا لَيْسَ مِنْهُ ثُمَّ رَجَعْنَا جِئْنَا بِجَدِيَّاتٍ نَكَالِي هَمَارَے امرودین، میں جو اس میں نہ تھی بس وہ مردود ہے اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ یہ حدیث قاطع جمیع محدثات ہے دوہم مَنْ تَجَلَّ عَمَلُكَ عَلَيْهِ آخِرُ نَافِلَاتِهِ ثُمَّ رَجَعْنَا جِئْنَا بِجَدِيَّاتٍ جِئْنَا بِجَدِيَّاتٍ ہمارا پس وہ مردود ہے لہذا یہ الفاظ قاطع بنیاد جملہ اعمال غیر مامور بہ ہیں۔ جناب میر صاحب خوب سمجھئے کہ جملہ امور مبتدعہ مردود ہیں اس وجہ سے کہ ان کا امر نہیں خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نہیں فرمایا بلکہ خود امت نے اپنے جی سے تراش لیا ہے حضرت امام شافعیؒ نے بھی استحسان کو ابتداء فرمایا اور اسی جانب امام مالکؒ بھی گئے ہیں۔ مطلب اسکا یہ ہے کہ اتباع سنت سنہ میں محض صحت صرہ اور صرافت محضہ ہوا دینی آمرش و تراش بدعت کا اللہ از نپایا جائے آپ نے گلستان و بوستان پڑھی ہوگی۔ شیخ سعدیؒ نے لکھا ہے سے خلافت پیغمبرؐ کے رہ گریڈ ۱۰ کہ ہرگز بمنزل خواہر رسید بصدق و صفا کوش و دروغ و بی ۱۰ لیکن میفرمائیے برصطفیٰ ۱۰ جو اعتقاد قول و فعل حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ثابت نہیں اور نہ خود جناب اندس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اور نہ کسی کو کرنے کے لئے فرمایا اور نہ کسی کو کرتے دیکھ کر روکا اور نہ آپ کے یوہ صحابہ رضہ کے عہد میں جاری ہوا

اور نہ بھی صحابہ نے انکار کیا اور نہ تابعین و تبع تابعین کے زمانہ میں بلا تکبر رائج ہوا بلکہ لوگوں نے اپنی طرف سے ان قرون کے بعد تراشواہ بالکل بدعت ہے اور یہ بدعت ضلالت و گمراہی ہے اور ہر گمراہی کا نتیجہ روزخ ہے یہ مختصر الفاظ کافی ہیں۔ عابر نذر حسین عفی عنہ

پچھیا سٹھواں خط

سنی ہوئی خوشی

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اعجاز محمد نذر حسین بخدمت مہربان فقرا مولوی سید عابد حسین تیار
اللہ سلامت رکھے بعد السلام علیکم وعلیکم کے واضح ہوا آپ کی تحریر سے سید خوشی
ہوئی اللہ تعالیٰ علم و فضل و عریں آپ کی برکت عطا کرے حقیقت میں
گالی دینا ویرا کہنا اصحاب رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) و صالحین کو
یادیرین فعل ہے اچھا کیا کہ اس فعل بد سے تائب ہوئے اور جنبت اللہ و
کے دانثار اللہ تعالیٰ ہستی ہوئے سنئے اگر آپ کو آپ کے اقربا کے روبرو
کوئی گالی دے انصاف سے کہئے کہ سنئے والے کو برا معلوم ہو گیا یا نہیں
یقیناً وہ برا سمجھ گیا بلکہ اسکا بدلہ لینے کے لئے تیار ہو گا چنانچہ شیعو سنی
کا یہی حال ہے معیار الحق آپ نے طلب کی ہو سید عبدالعزیز صمدی سے آپ نے
کتب میں کتاب سنت کے ابتداء سے نیکی کا خزانہ حاصل کر سکتے ہیں مولوی صاحب
ممدوح جامع حسانت ہیں آپ کی خدمت سے کبھی اعراض نہ کریں گے حقیقت
مولوی جنتا یہاں تشریف لادیں آپ بھی اس عاجز کو سرفراز کریں والسلام خیر الخیر

سٹھواں خط

سفارش ناچائز سے علاحد رہنا چاہئے

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اعجاز محمد نذر حسین بخدمت مہربان دوستان دینی مولوی سید

مکتوب شصت و ہفتم

باطل ہر سرت کہ سب صحابہ و شتم خلفائے را بگرا نشند

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

ازعاجز محمد نذر حسین بخدمت مہربان فقرا مولوی سید عابد حسین ہمار
صاحب سلمہ بعد السلام علیکم وعلیکم واضح باد از تحریر آن مہربان بسیار سرت
بر سرت یافتہ خداوند اور علم و فضل و عمر شمار کئے باونی اواقع سب
صحابہ و شتم اخیار موقوف ترین فعلہا است خوب کروند کہ اردو
توبہ فرمودہ جنبت بریں در ملک خود خواہند آوردانثار اللہ تعالیٰ
باید شنید اگر شمار پیش اقرار شاہ کسے دشمنی و بد انصاف نمایند کہ
شنیدہ را اگر ان خواہد آمد بانی بالضرر رکروہ خواہد آمد بلکہ
برکافاش توجہ خواہد گماشت متیار الحق طلب فرمودہ انداز
اعری سید عبدالعزیز صمدی باید گرفت و ہماراہ از اعتبار
کتاب و سنت و خیر و با یاد از دست موی الیہ جامع حسانت ہستند
از خدمت عالی وے انحراف نکنند و فیکہ مولوی صاحب درینجا
بیابند تشریف آوردہ رونق بکلمہ مخزون من باید بخند و السلام خیر الخیر

مکتوب شصت و ہفتم

از سفارش ناحق محتجب باید بود

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

ازعاجز محمد نذر حسین بخدمت مہربان دوستان دینی مولوی سید

ارشاد علی صاحب سلمہ ربہ بعد السلام علیکم واضح باد حسب تحریر النصاب
مولوی عبد العزیز صمدی را با الفاظ ثنائیہ نوشتہ امین
غالب کہ در بارہ انصاف توجہ خاص فرماید ہمارہ موی المیرا
نصیحت کردہ ام کہ پیرامون غضب و عقہ نہ روند و از دانت کہ
شیوہ مرضیہ ہست کارہ نگیرند الحمد للہ کہ عبد العزیز را بر اندر زایم
نظرے خاص ہست انصاف را بسیار قبیح معاملات سرکار
میدانہل سبق دیانت از و نشان باید گرفت از ہنگناں بسیار
سجیدہ مزاج یافتہ اند البتہ از حکم باغراض سلطان چارہ نیست
در معاملہ تعزیر برداشتن چیزے نخواستہ عبد العزیز ملانیت
حاکم است خدا تعالی افراد انسان را با و سپردہ ہرچہ انصاف
خواہد بود بعمل خواہد آورد بندہ فقیر از انصاف تعارف بردار والا
جواب ندان نزو من بسیار مذموم است گاہے مرا از اسفار
ناحق سزاوار فقر بایند و السلام خیر الختام

مکتوب شصت و ششم

از حالات بدعات آگاہ شدہ متاثر شدم

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

از عاجز بنید محمد ندیر حسین بخیر مت شریف مولوی سید عبد العزیز
صمدی سلمہ ربہ بعد السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ واضح باد حالات
آن نواحی دریافتہ از شیوہ بدعات خیلے متاثر شدم در باب تعزیر
چہی بر سید راے صاحب و سلیقہ کافی بفضلہ نصیب ایشان است
الا آنچہ نزد بندہ بدرجہ تحقیق رسیدہ این ہست کہ از کتاب تعزیر
پرستی و ساخن ضرائح ظلم و جریہ و زوال فقر و دل و زجا کہ
بجائے رسانیدن دلخجا بالا سے جوثرہ نہادون و نص و تابوت

ارشاد علی صاحب احمد سلامت رکھے بعد السلام علیکم کے واضح ہو
آپ کی تحریر کے بموجب مولوی عبد العزیز صمدی کو مناسب طریق پر خط لکھ
دیا جو یقین کال ہے کہ آپ کے بارے میں توجہ کریں گے ہیشہ مولوی صاحب
ممدوح کو بندہ نصاب کی ہیں کہ قصہ کے پاس بھی نہ جادیں اور دیا نہ داری
بہترین طریقہ سے کل کام انجام دیں اللہ کا شکر کہ میری نصیحت پر عبد العزیز
کو خاص توجہ ہے معاملات سرکاری میں تعصب کو بہت برا جانتا
ہے دیانت داری سبق ان سے حاصل کرنا چاہتے ہاں اشارہ از ضرائح
سبھوں سے سجیدہ پایا ہے کار بار سرکاری میں بحر حکومت
کے چارہ نہیں ہے تعزیر اٹھانے کے بارے میں میں کچھ نہیں لکھو گا
عبد العزیز ملا نہیں ہے حاکم ہے اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو ان کے
سپردہ کیا ہے جو کچھ انصاف ہو گا عمل میں لائیں گے بندہ فقیر آپ سے
واقفیت نہیں رکھتا ہوں کہ نہایت میں جواب خط کا نہ نہایت مذموم ہو
اسلئے تحریر جواب کیا رہ نہیں دیتا بجا و سفاقت علی و سرفرازی کی سلام خیر الختام

از سٹھواں خط

تعزیر داری بدعت ضلالت ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

عاجز بنید محمد ندیر حسین بخیر مت شریف مولوی سید عبد العزیز صمدی
اللہ تعالیٰ سلامت رکھے بعد السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ کے واضح
ہو اس اطراف کا حال مذموم کر کے اور بدعات کے اساعت کا حال سنگر
بہت افسوس ہوا تعزیر داری کے بارے میں کیا پوچھتے ہیں خدا کے فضل سے
آپ بہترین رائے و سلیقہ کامل رکھتے ہو بہر کہ بہت کچھ اس عالم کی تحقیق
میں آیا ہے یہی کہ تعزیر پرستی اور قسری و نیزہ و جھنڈا و تلوار
حضرت علی رضی اللہ عنہ کی نہانی اور دلدل کھانا اور گلی گری میں

سبطین رسول الفضلین صلی الله علیه وآله وسلم قرار دادن و تعلیم و تکریم و
نمودن و برآں بالیده و شریعت و فقل و شیرینی و گل و سپهر و داشتن و
انداختن و قانع و درود خواندن و آنرا موجب نجات اخروی پنداشتن
و دیگر نامشروعات مستلزم مخالفت و مناقضت سید المرسلین صلی
الله تعالی علیه وآله وسلم و اتباع غیر سبیل المؤمنین و اعراض از طریقه جناب
امام ابی حنیفه و دیگر ائمه دین است بلکه بموجب حکم قرآن و مَنْ
يُشَارِكِ الرَّسُولَ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدَىٰ فَهُوَ كَافِرٌ اِنْ سَأَلْتَهُمْ
نَارُ اسْت و دعوی سنی نمودن خود و کاذب را فائده نمی دهد چرا که
اینهمه شرک است که به تحریر پیش اشاره کرده اند زیاده این زیاده
درین باب تحریر می بسط و در ششم از وی جمله امور مستفسره خود بایه
جست - و السلام خیر المحتام -

مکتوب حضرت وھب

آخر نیست که با وجود عالی قریب شیعی کار از تعزیه سستی ناک

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

از عاجز محمد زید حسین بخیرست جامع علوم و فنون مولوی سید عابد حسین صاحب سلمه به بعد السلام علیکم ورحمته الله وبرکاته واضح یاد برد یافت خیرست انصاحب از محمد مولوی عبدالعزیز محمدنی بسیار بیتیج شد تم آفرین باو برسمت و حوصله آن صاحب که با وجود غلبه اقربا بر خویش سب صحابه را بکرا استند و از تعزیه پرستی و گورنوازی کاره شدند در عبادت ایشان بدرگاه رب العالمین بیش از بیش است (مولانا) مرگاہ که از مشاغل سرکاری فرصت باشد مطالعه صحاح سسته و کتب تصوف اوقات عزیز صرف باید فرمود عوارف المعارف پیسنیده آمد بهتر است الا صحاح سسته را بسیار خوب می پسندم در

پھر اگر چہ جوتہ ہر کھانا اور نمک و تاباوت و اس گمان رسول مقبول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی ذات گرامی سے نسبت دینا اور اسکی تعظیم و کلمہ کرنا اور اُس پر بالیدہ و شربت و نقل و مٹھائی و پھول و سہرہ رکھنا اور ڈالنا اور قاتحہ و زور و چھٹا اور ان جملہ امور مذکورہ کو نجات اخروی کا باعث جانتا یا بالکل مخالفت مبردار دونوں جہاں رسول مقبول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اور خلافت طریقہ جناب امام ابوحنیفہؒ و دیگر ائمہ دین کلمہ بلکہ ہر حسب حکم قرآن مجید و مَن یُشَاقِقِ الرَّسُولَ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدَىٰ ہے، اے مستحق دوزخ کا ہوگا اور جھوٹا و عوے سنی ہونے کا کرنا مفید دعا نہ ہو گا یہ کل باتیں شرک کی ہیں آپ نے ہمراہی کا طرف اشارہ کیا ہے اس بارے میں میری تحریر بیسوط مرثوم ہو چکی ہے اس اپنے سوالات مسئلہ کو حل کریں۔ والسلام خیر الختام۔

انہتر و ال خط

یا جو دغلبہ اقرار شیعہ کے سب صحابہ چھوڑ دیا

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

عاجز محمد نذیر حسین بخارمت جامع علوم و فنون مولوی سید عابدین
صاحب اللہ تعالیٰ سلامت رکھے بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ
کے واضح ہوا کی خیریت تحریر سے مولوی عبد الغفر صمدی کے معلوم کر کے
توشی وافر ہوئی آپ کی ہمت و جدوجہد پر صد آفرین ہے۔ کہ باوجود غلبہ اقبال
آپ نے دست نام صحابہ رفد کو ترک کیا اور تعزیر و گور پرستی سے تاب
دکارہ ہوئے آپ کا مرتبہ اللہ تعالیٰ کے دربار میں حد انداز سے زیادہ ہے
(مولانا جو وقت کہ مشاغل سرکاری سے فرحت ہو اپنے اوقات عزیز
کو مطالعہ کتب صحاح ستہ وقت و وقت میں صرف کیا کریں اگرچہ
عوارف المعارف آپ کی مطبوعہ خاطر ہے لیکن صحاح ستہ کو میں زیادہ

امریکہ افغان پیش آید از مولوی عبدالعزیز باید پرسید چنان
ہموارہ خدمت اہل بیت را سرمایہ افتخار و التستہ اندوختہ و ہوا
را ہم سترای بنداشتہ اند ہر یک را با نامہ درجہ باید دانست
افراط تفریط مبغوض ترین استیار است (مولانا، جلال الدین
رائصب العین باید داشت موج تفسیر مگر جامع و مانع است۔ والسلام
خانیہ نام۔

مکتوب ہفتاوم

ادوارد رسہ بسیار تحسن۔ از ناکامی امتحان بدل بایو
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

از عاجز سید محمد ذبیح حسین عفی عنہ خدمت شریف ابن الشریف غریب اللہ
الہمدی سلمہ ربہ بعد اسلام علیکم واضح باوٹ یکصد روپیہ بصیغہ
ہمہ رسید محفوظ گردانید چہ کہ از نایافت اخبار آنجا و خیریت ایشان
چشمہ بہرہ بود الحمد للہ کہ کثرت و تردد مبدل باطمینان گردید برادر
مدرسہ را با عانت و احتیاج عین غوث است ہر چہ کردند از سہ زائد
نمودند خداوند اشمار از مکیہ جفا کا مصیبت داشت ازفات
ایشان اشاعت کتاب و سنت کتاو از طرز بے پرواہی نام بسیار
فی تالم کہ کتبہ رفی چگونہ اختیار نمودند یا دارند کہ مہفتہ و اخیریت تمامہ
بسیار۔ بنور چہان دعا مارسانند بر نگارند کہ طفل نور اورا چہ
نام اختیار کردند وہمہ بچگان را از جانب فقیر بجمال شفقت
باغوش کشند از جانب فقیر عقیقہ ذکیہ را دعا فریکدی رسانیدہ
شکریہ (نثار دہدال فی سبیل اللہ یا بد رسانید۔ و یاد دارند کہ ورا
بتاثر مزاجی خویش گاہے منقص و مکدر نمایند چہ کہ مخفیہ برگاہہ
علامہ شیشہ مقبول تر است۔ از ناکامی امتحان بدل بایو غور

پسند کرنا ہوں جہاں کہیں حدیث شریفہ کے متعلق معلوم نہ ہو
نورہ مولوی عبدالعزیز صاحب سے دریافت کر لیں محمد بن اہل بیت کی
خدمت کو سرمایہ آخرت و اعزاز جانتے ہیں اور یہی پیر اکرام کو اپنا سترای جانتے
ہیں ہر ایک بزرگان کا مرتبہ طوطا رکھنا چاہئے (افراط تفریط بہت بری
بات ہے مولانا، جلالین کو پیش نظر رکھنا چاہئے اگر چہ موجود
تفسیر ہے مگر جامع و مانع ہے۔ والسلام خیر الختام

سرواں خط

روپیہ پنجاہ رسہ کی ادائیگی بہت عہدہ امر ناکامی امتحان بدل بایو
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

عاجز سید محمد ذبیح حسین عفی عنہ خدمت شریف ابن الشریف غریب اللہ
الہمدی سلمہ ربہ بعد اسلام علیکم واضح باوٹ یکصد روپیہ بصیغہ
ہمہ رسید محفوظ گردانید چہ کہ از نایافت اخبار آنجا و خیریت ایشان
چشمہ بہرہ بود الحمد للہ کہ کثرت و تردد مبدل باطمینان گردید برادر
مدرسہ را با عانت و احتیاج عین غوث است ہر چہ کردند از سہ زائد
نمودند خداوند اشمار از مکیہ جفا کا مصیبت داشت ازفات
ایشان اشاعت کتاب و سنت کتاو از طرز بے پرواہی نام بسیار
فی تالم کہ کتبہ رفی چگونہ اختیار نمودند یا دارند کہ مہفتہ و اخیریت تمامہ
بسیار۔ بنور چہان دعا مارسانند بر نگارند کہ طفل نور اورا چہ
نام اختیار کردند وہمہ بچگان را از جانب فقیر بجمال شفقت
باغوش کشند از جانب فقیر عقیقہ ذکیہ را دعا فریکدی رسانیدہ
شکریہ (نثار دہدال فی سبیل اللہ یا بد رسانید۔ و یاد دارند کہ ورا
بتاثر مزاجی خویش گاہے منقص و مکدر نمایند چہ کہ مخفیہ برگاہہ
علامہ شیشہ مقبول تر است۔ از ناکامی امتحان بدل بایو غور

میدم کہ تحصیل داری از دست شما هرگز نخواهد رفت انشاء الله
تعالی - خداوند تعالی و مبارک برایشان رحم خواهد فرمود چرا
کہ بسیار مستحقین وابستہ دامن دولت ایشان هستند اگر خواست
خدا است بعد یک هفته سند کامیابی امتحان حال خواهند
یافت بشکر اندازش بر مستحقین چیرے ایشان نمایند و بیاس مومنین
ایزدی بجا باید آورد و السلام خیر الختام

مکتوب مقتادوم

من توانم گفت کہ تا کہ سفر حجاز بوقوع خواهد آمد و بمبئی بجزرتناش
باید فرمود

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

از عاجز محمد تاج محمد بن محمد حسن بن خدمت گرامی احب الفقرا حاجی شیخ عبد الصمد
صاحب سلمہ الله تعالی بعد السلام علیکم ورحمۃ الله وارضی بآداب الضرور
عزم حرمین شریفین پیش نهاد خاطر من است اگر خواستہ خواهد است
و بتقدیرم این نعمت مرزوق گردد تا جبہ سائی بارگاہ الہی خواهم
شد این توانم گفت کہ تا کہ رفتن خواهد شد چرا کہ بندہ فقیر بایند و تصد
حکم الہی است نمی دانم کہ وقت صدور امر چیست رفاقت سفران
صاحب اگر بسیار سخن است الا بندہ نمی داند کہ ممکن است
یا نہ بہر حال اگر خواهم رفت در بمبئی یا جدہ یا مکہ معظمہ حصول بقا
انصاحب خواهد شد - والسلام خیر الختام

بین چاہے میں خوشخبری دیتا ہوں کہ تحصیل داری ہرگز آپ کے
ہاتھ سے انشاء اللہ تعالیٰ نہیں جائیگی اللہ تعالیٰ بزرگ و بڑا آپ پر
رحم کرے گا کیونکہ بہت مستحق لوگ آپ کے دامن دولت کیساتھ
وابستہ ہیں خدا نے چاہا تو ایک ہفتہ کے بعد کامیابی امتحان کی
سند لجا سکی اسکے شکرانہ میں کچھ غریبار کو دیں و شکر خداوند باریک
و تعالیٰ کا بحیا لادیں - والسلام خیر الختام

اکھڑاں خط

دیکھئے کہ کب سفر حجاز ہو مگر عزم مصمم ضروری بمبئی جہیز میں مجھے ملے
کر لیجئے گا۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

از عاجز محمد تاج محمد بن محمد حسن بن خدمت گرامی محبوب الفقرا حاجی شیخ عبد الصمد
اللہ تعالیٰ سلامت رکھے بعد السلام علیکم ورحمۃ الله وارضی بآداب الضرور
وضع ہو میرا مقصود دینی زیارت حرمین شریفین ضرور ہے اگر اللہ نے چاہا
میری تقدیر میں یہ نعمت لکھی گئی ہے توجہ سائی بارگاہ الہی کروں گا
میں یہ نہیں کہہ سکتا کہ کب تک جانا ہوگا کیونکہ بندہ فقیر منتظر حکم الہی کا
ہے صدور حکم ربی کا علم نہیں ہے کہ کس وقت ہوگا اگرچہ آپ کی رفاقت
سفر حج میں بہت مستحسن ہے لیکن بندہ نہیں جانتا ہے کہ وقوع میں لگے
یا نہیں بہر حال اگر جانا ہوا تو بمبئی یا جدہ یا مکہ معظمہ میں آپ سے
ملاقات ہوگی - والسلام خیر الختام

مکتوب مقتادوم

باطلاع مراجعت از سفر حجاز

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ از عاجز سید محمد تاج محمد بن محمد حسن بن خدمت شریف عزیز العلماء رضوی صمدی سلمہ ربہ السلام علیکم ورحمۃ الله وارضی بآداب الضرور

درکاپنور ملاقات پاییدو

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ محمد و نعلی بخد مت اعزى مولوى سيد عبد الغفر صمدى سلمه - السلام عليكم - میں جب پورب جاؤں گا تو ضرور تم کو اطلاع دوں گا کہ پور میں مجھ سے ضرور دل لینا میں نہایت خوش ہوں گا مولوی شریف حسین مد عمرہ بخیریت ہیں اور ان کی عیال بھی بخیریت ہیں۔
الرمثم العاجز سید محمد نذیر حسین از مد لی۔

بابہم روکنہ نہیں چاہتے

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

عاجز محمد نذیر حسین مطالعہ گرائی مولوی محمد سعید صاحب اللہ تعالیٰ
 دونوں جہان میں عافیت کے ساتھ رکھے، اور السلام علیکم ورحمۃ اللہ
 وبرکاتہ کے واضح ہو کہ مولوی محمد حسین نے مشابہات کی تفتیح تحقیق
 میں تفصیل و بسط کیا تھ و مماؤلین کے جہلات کو بھی وضع پیرایہ
 میں لکھا ہے کچھ ذکر آپ کا بھی آگیا ہے۔ سنا گیا ہے کہ آپ انکے

با هم رد و قح نباید شد

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

از عاجز و محقر بنیر حسین بطلانہ گرامی مولوی محمد سعید صاحب سلمہ رحمہ
بالخیر و العافیت فی الدارین بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ واضح
باد کہ مولوی محمد حسین در تہذیب و تحقیق تشاہدات بوجہ بسط و تفصیل مع
جواہرات ما ولین خوب نوشتہ اند و در آن ذکر از صاحب ششم
مرقوم ہست و شنیدہ شد کہ آن صاحب در جواب مشارلیہ

تو جعفر فرمادہ اندر مشفقاً ہا خود بارود کہ شاید کہ موجب
شہادت اعدا خواہد بود کرے اگر تحقیق آن فی نفسہ بطور خود
میدارد نیز پسند و دران ذکر مولوی صاحب نباشد کہ صورت
تباہی و عذاب پیدا شود کہ نتیجہ تفرق و تباہی درود ہدایت اگر
نہ پسند اولاً بمن و لواب صاحب سلمہ یہ معاند خواہد گناہید
بعد دیدن ما بقالب طبع آرد مضائقہ ندارد و مشفقاً رعایت
کنو اعیانہ اللہ احوالاً طوطا خواہند داشت کہ از شقاق
و ففاق مبرا و معز شوند و شیوہ ع اگر مردی آخستین
ای حق آسا بر جاد دارند و از حال مقصد بہار ہر جہہ رو
دادہ باشند بزرگانہ زیادہ والسلام ۳۳ ذیقعدہ ۱۳۳۵ ہجری

رو کی طرف متوجہ ہوتے ہیں (اے صاحب آپس میں رو دو کہ چاہے
کیدنکہ و فتنوں کو برا بھلا کہنے کا موقع ملیگا مان اگر تحقیق نفسی
کی منقوش خاطر ہے تو آپ اپنے طریق پر تحریر کریں مولوی صاحب
ممدوح کا ذکر اس میں ہو کہ صورت بغض و عناد سے نتیجہ افتراق و
الشقاق کا پیدا ہوتا ہے اگر آپ کو لکھنا ہی منظور ہے تو قبل طبع
کے چھکو اور نواب صاحب سلمہ کو دکھالیں اور میرے دیکھنے کے
بعد طبع کرائیں تو مضائقہ نہوگا (اے صاحب) کو تو اعیانہ اللہ
احوالاً طوطا کہ مد نظر رکھیں گے تاکہ شقاق و ففاق سے بری و خالی ہیں
اور طریق ع اگر مردی آخستین ای حق آسا پر قائم ہیں اور
کوائف مقدمہ بنارس تحریر فرمائیں کہ کیا واقعہ میں آہا زیادہ والسلام ۳۳ ذیقعدہ ۱۳۳۵ ہجری

مکتوب ہنقاد و پنجم

مناقشہ باہمی مزمل حیثیت است

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ از عاجز محمد نذیر حسین بمطالعہ گرامی مولوی صاحب جامع الحسانات و الکمالات مولوی محمد سعید صاحب سلمہ اند تعالیٰ
بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ واضح یاد کہ باوجود تاکید لینے کے بعد میری سابقہ تحریروں کا جواب نہ دیا مجھے ناپسند ہوا خوب سمجھ لیجئے
ہر نتیجہ ناصح مشفق بگوید پیر سے گفتہ گفتہ من شدم بسیار گو از شایک تن نشد اسرار جو دیکھئے صاحب باہمی مناقشہ
مزمل حیثیت ہے تو تو میں میں بوجہ ہکا ہو جانا ہے اور اخباری دنیا آستینیں چڑھا چڑھا کے قلم بازی کرتی ہے اور مخاصمین کی چٹھہ ٹھوکتا کر
چلتے کی طرح بھائی بنالیتی ہے خوب سمجھ کر کام کرنا چاہئے جس میں آخر کو پشیمانی نہ آٹھانی پڑے۔ والسلام خیر الختام۔

چھتر ال خط

آتم ہوئے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

از عاجز محمد نذیر حسین بمطالعہ گرامی مولوی صاحب جامع الحسانات و الکمالات
مولوی محمد سعید صاحب سلمہ اند تعالیٰ سلامت رکھے بعد السلام علیکم

مکتوب ہنقاد و پنجم

رسیدانیہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

از عاجز محمد نذیر حسین بمطالعہ گرامی مولوی صاحب جامع الحسانات
و الکمالات مولوی محمد سعید صاحب سلمہ اند تعالیٰ بعد السلام علیکم

ورحمۃ اللہ وبرکاتہ واضح باد کہ انہ پنجہ عدد رسید کمال خلل
وکارانی بخشید و شادمانی مرا گردید جز اکم اللہ فی الدین یاد
والسلام خیر الختام و فتوی ہر کردہ فرستادہ می شود
خواہر رسید از طرف ابوالحسن السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ
مورخہ ۲۰ محرم ۱۳۱۵ روز جمعہ اندلی

مکتوب ہفتاد و ہفتم

تحقیق مسئلہ عقوق

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

از عاجز محمد نذیر حسین عفی عنہ بخد مت گرامی ملاذ العلماء مخدوم الفقہار
حاجی حافظ مراد احمد صاحب سلمہ ربہ باخیر و العافیت بعد السلام
علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ واضح باد کہ ہدیات خیریت آنجا پاس
گزار بارگاہ احادیث شدم۔ مرا کہ پرسیدہ اند احساس فرمودند
مردہ را مردہ دانستن و زندہ را با عانت و سہ بر داشتن آئین
خرد منداں است۔ آنکہ در مسئلہ عقوق نگارش کردہ اند
بالا بجا زبا سخن این است کہ نافرمانی والدین پسندیدہ امر
نیست مگر دریں زمانہ کہ لفظ عاق و نافرمان دائر و سائر بل
بافواہ انا م مشہور گشتہ کہ اولاد را از فرزند ی خارج نمودہ شد
بشرع شریف اصلہ تار و باطل لغو و بیہودہ است ازین
قول کہ پسر را از دائرہ فرزند ی بر آردم اولاد از حقوق غیش
محرور نمی تواند شد مضموم قرآن شریف چنان نیست ہذا در
در میراث وغیرہ بچنین استحقاق دارد کہ بقول نافرمان و کج
خردان پیش از گفتن این کلمہ کہ عاق کردم بود۔ ہاں ایذا سے
والدین گناہ کبیرہ است کہ از عفو والدین محوی شود یا کہ جناب

ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کے واضح ہو کہ پچاس عدد تمام پہنچے خوشی و کمال
حلاوت و کامرانی ہوئی جز اکم اللہ فی الدین زیادہ والسلام خیر الختام
قولہ ہر کردہ کے بھیجا جاتا ہے موصول ہو گا۔ ابوالحسن کیطرت
سے السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ قبول ہو
مورخہ ۲۰ محرم ۱۳۱۵ روز جمعہ از دلی

سترواں خط

مسئلہ عقوق کی تحقیق

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

از عاجز محمد نذیر حسین بہ خدمت گرامی ملاذ العلماء مخدوم الفقہار
حاجی حافظ مراد احمد صاحب خیر و عافیت سے اللہ تعالیٰ رکے بعد
السلام علیکم کے واضح ہو دریافت خیریت سے وہاں کے شکر الہی
بجالاتا پارسیدگی حال عاجز باعث احسان سامی ہے مردہ کو
مردہ جاننا اور زندگی میں ایک دوسرے کی اعانت کرنی طریقہ پسندیدہ
دانمندان ہے مسئلہ عقوق کے بارے میں استفسار فرمایا ہے اسکا
مختصر جواب یہ ہے کہ والدین کی نافرمانی پسندیدہ بات نہیں ہے
بلکہ سخت مذموم مگر اس زمانہ میں عاق و نافرمان کا لفظ زبان زوفا
ہو رہا ہے کہ جو کوئی اپنی اولاد کو فرزند ی سے خارج کر دے اسکو عاق
کہتے ہیں اسکی اصلیت شرعیت میں نہیں ہے اور یہ قول کہ اپنے لڑکے
کو فرزند ی سے باہر کر دیا لغو و بیہودہ ہے اولاد اپنے حقوق سے محروم
نہیں ہو سکتی قرآن مجید کا مطلب و معنی یہ نہیں ہے جیسا کہ لوگ سمجھے
ہوئے ہیں اسلئے میراث وغیرہ میں وہی حق ثابت رہتا ہے جیسا کہ
قبل کہتے کوہ عقل و نافرمانوں کے (کہ میں نے عاق کر دیا تھا۔ ہاں
والدین کو ایذا پہنا گناہ کبیرہ ہے وہ گناہ والدین کے معاف کرنے سے

تشیع المذنبین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شفاعت فرماید۔ مگر انہم ماثور
 است کہ مرتکب گناہ کبیرہ ہوا رہے بدوزخ نخواہد ماند و درین زمانہ
 کہ لفظ عاق بر زبان عام است۔ و جہش نیست کہ ہر گاہ پدر بعد از
 مرگ مادر پسر خود زن دیگر می کند و زن دیگر بچہ نامی آورد و میریزد
 بخمال رسوخ آئندہ خویش اولاد انبای رسوخ یا سوکن، خود را
 در نظر پدر خود را کردن و ایذا رسانیدن میخواہد و پدر نیز بوجہ محبت
 و عشق زن نو سرچہ و سہ میخواید بلا تکلیف دریافت حقیقت
 صادقہ میگوید کہ فلاں نافرمان است از میراث خود خارج کردم
 چرکہ گوشتہاے و سہ از سعادت زن نو پراست او نمی داند کہ
 در پیرایہ غمازی چہ آبتنی است پس اینہم لغو و بیہودہ است
 فرسودہ خیالان کو مرغز نمی دانند کہ در اطلاق حقوق چہ لازم می
 آید لازم است کہ تختیں پدر پسر خود را خواندہ بگوید کہ شما اینچنین
 گفتند و مرا ایذا رسانیدند اگر بار دیگر چنان خواہد شد من ترا
 سزائے شرعی خواہم داد پس اگر فی الواقع قول زن نو جدید
 صحیح نیست بقطعش بر کان ساطع خواہد آورد و با عفو خواہد خواست
 و اگر بار دیگر فی الواقع خلافت اطاعت بظہور بیوند پسر اطلبید
 باید گفت کہ ایں حرکت تقلید شما باعث عفو نیست بلکہ شما را پیش
 خود آمدن نمی خواہم لهذا در غیبت پسر ہوا خواہی زن نو اینچنین
 کلمات بیہودہ بر زبان آوردن خلاف شرع است از پدر بیہودہ
 القیامہ باز پرس خواہد بود چرکہ غضب حق تبارک و تعالی عند الشرع مقبول
 و مذموم است و آنکہ در باب وصیت دریافت کردند اصلش عند الشرع
 نیست کہ ہر چہ وصیت کند وصی را یا گاہ اگر وصی خیر حاضر است
 تا ہدیہ شاہدین حاضرین وقت خبرے باید رسانید چہ کہ اگر در وقت
 حرمان ارث و ارث مستحق است اعلانش بوصی بالضرور باید
 کتب حدیث و فقہ از معاملات ارث و حقوق پراست و ہم

معاف ہو سکتا ہے یا جناب حضرت شیخ المذنبین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 آتہ وسلم شفاعت فرماید یہ بھی حدیث میں آیا ہے کہ گناہ کبیرہ کو زیلا
 ہمیشہ دوزخ میں نہیں رہیگا آجکل عاق کا لفظ ہر کس و ناکس کی زبان
 پر ہے اسکی وجہ یہ ہے کہ جب باپ بعد مر جانے ماں اپنے پسر کے
 دوسری عورت نکاح میں لاتا ہے اور وہ عورت بچے لاتی ہے اور
 جنتی ہے تو خیال حفاظت حقوق آئندہ کے اپنی سوکن کی اولاد کو
 باپ کی نظر میں ذلیل و خفیر کرنا و ایذا پہنچانا چاہتی ہے اور باپ
 بھی بوجہ عاشقی و محبت جبران عودت کے جو کچھ کہہ دے چاہتی ہے بلا
 انکار و بدون دریافت اصل بات کے کہنے لگتی ہیں کہ فلاں نافرمان
 ہے میں نے اپنے ترکہ سے محروم کر دیا کیونکہ آنکے کان کو نبی عورت نے
 پیٹنے کی طرف سے بھر رکھا ہے وہ نہیں سمجھتے کہ درپردہ کیا معاملہ ہو
 یہ سب بیہودہ و لغویات ہے پرانے خیال و ناریکہ دماغ والے
 نہیں جانتے ہیں کہ لفظ عاق کے کہنے سے کیا اثر مرتب ہوگا حالانکہ
 پہلے باپ پر لازم تھا کہ بیٹے کو بلا کر کہتا کہ تم نے ایسا کہا ہے مجھ کو
 تکلیف پہنچائی ہے اگر دوسری بار ایسی حرکت کر دے تو تم کو میرا
 شرعی دون کا گزری بی بی کا کلام خلاف واقع کے ہے تو اسکی تردیدیں
 دلیل و شہادت پیش کرے گا یا خواہ اسکا معافی ہوگا اور اگر دوسری
 بار بھی قضیہ نامرضیہ ظہور میں آئے تو بیٹے کو بلا کر کہنا چاہئے کہ یہ کج
 مال پسندیدہ تمہاری ناقابل معافی ہے میں تمہارا آنا اپنے پاس
 نہیں چاہتا ہوں خلاصہ یہ ہے کہ لڑکے کی عدم موجودگی میں نبی عورت
 کی محبت میں کلمات بیہودہ زبان پر لانا خلاف شرع ہے قیامت کے
 دن باپ سے پرسش ہوگی کیونکہ حق میراث غضب کرنا شرعیت
 میں گناہ ہے۔ لفظ وصیت کا مسئلہ آپ نے دریافت فرمایا ہے
 اسکی حقیقت شرعیت میں یہ ہے کہ کچھ وصیت کرے وصی کو مطلق
 کرے اگر وصی موجود نہیں ہے تو گواہوں موجود کے ذریعہ اسے خبر کرنے

قرآن مجید ناطق است مسئلہ حقوق بخیریت فیصد و جہت
استاذ الاستاذ رئیس المفسرین مولانا شاہ عبدالعزیز
انسان اللہ برہانہ پیش بندہ بود ہرچہ نوشتہ ماخوذ
آہستہ فی الحال مولوی سید عبد العزیز صمدی صاحب
سلسلہ یہ اس مسئلہ را بتوضیح و تشریح بسیط نکاستہ اند
علماء بلاد عرب و عجم ویرا ستودہ بدستخط خود ویرا ہر
کردہ اند و صوف الیہ بقصص گھاتم پور من مضافات کا پور
تشریف می دارند اگر خواہند نقل و سہ از او شاہ برگیرند۔

مکتوب ہفتاد و ہفتم

حالات ایام طلب علم مقام آلہ آباد عندہم

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

از عاجز سید محمد ندیم حسین بہ خدمت شریف عزیز العلماء مولوی
عبد العزیز رضوی صمدی سلسلہ یہ بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ و
برکاتہ واضح باد از تحریر ایشان بوضوح پیوست کہ بفتح آلہ آباد
رسیدہ خوب شد بسبب جن مسجد نیست کہ باہام طلب علم چند
بسر کردہ در آنجا از مولوی زین العابدین صاحب مرحوم و مفور
صحبت درس و تدریس گہرمی بود از چند اصحاب دوائر
ہم جلسہ مذاکرہ بانہا کشیدہ بود و قہقہ از آنسو درگزرند
ضرور بدینند کہ حال مسجد چیست شنیدہ ام کہ در امام بلو
از بیخ دین برکنند یا کہ از توپ پرانند در دایرہ شاہ محمد گل
مفتی اسد اللہ تشریف میدارند یا کہ بچو پور مقیم شدند مولوی
الیہ قاضی عبدالمت نصرانیہ بودند و حال از سرکار علوقہ می یابند

کہ کہ اگر وصیت میں کسی دارت حق داکو اسکے ارث سے محروم کیا گیا ہے
تو اسکا اعلان بذریعہ ہی ضروری ہے حدیث و فقہ کی کتابیں مسائل
ارث و حقوق سے لبریز ہیں اور قرآن مجید بھی شاید ہے حقوق کا مسئلہ
خدمت میں استاذ الاستاذ رئیس المفسرین مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب
قدس سرہ کے پیش ہوا تھا بندہ نے جو کچھ تحریر کیا اسی سے ماخوذ ہے اکمل
مولوی سید عبد العزیز صمدی صاحب نے اسکو بہت بسط و فصاحت
کے ساتھ لکھا ہے عرب و عجم کے علماء نے تعریف کی ہے اور پانچویں
مہر و خطبہ کو تو فرما کر کیا ہے مولوی صاحب مدد روح نصیب گھاتم پور ملائکہ
کا پور میں تشریف رکھتے ہیں اگر آپکی خواہش ہو تو انکی نقل حاصل کر سکتے ہیں انشاء اللہ

المختصر والخط

اپنی طالع علمی کا کچھ حال

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

عاجز سید محمد ندیم حسین بہ خدمت شریف عزیز العلماء مولوی عبد العزیز
رضوی صمدی اللہ تعالیٰ سلامت رکھے بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ و
کے واضح ہوا آپکی تحریر سے معلوم ہوا کہ ضلع آلہ آباد میں بذریعہ تبدیلی آپ
کے پہنچے بہت مناسب ہو اکنارے جہا کے ایک مسجد ہے کہ طالع علمی کے
زمانہ میں کچھ دن میں وہاں رہا تھا اور مولوی زین العابدین صاحب مرحوم
مغفور سے حصول استفادہ میں سرگرم تھا دائرہ کے چند ہم درس اصحاب
سے مذاکرہ علمی میں انتہا درجہ کی کشیدگی ہوتی تھی جب آپ اس طرف
سے گزریں تو حالت مسی ضرور معائنہ کریں مستام کہ غدر کے زمانہ میں مسجد
بنیاد سے کھودی گئی یا توپ سے اڑائی گئی شاہ محمد اجل صاحب کے دائرہ میں
مفتی اسد اللہ تشریف رکھتے ہیں یا چو پور تشریف لے گئے مفتی
صاحب مدد روح قاضی عدالت گورنمنٹ تھے اب گورنمنٹ سے انکو

خواه محمد شکر الدین را بهم دیدہ بودم طیب کہنہ مشق و بسیار زیورک
و فرزانه بودند بر نگارند کہ گنجی هستند در کار مولوی سید محمد عسکری
حال صاحب ڈپٹی بسیار مرو با خدا و بتبع کتاب و سنت هستند
ازین پیش بتقریبات ڈپٹی صاحب رفتہ ام ایشاں حافظ و ولایت
را دیدہ اند عجیب فرزانه جوان صالح است بالضرور و مولوی صاحب
موصوف ملاقات نمایند و طریقہ اخوت اسلامی جاری کردن
بمنہج نتائج احسن است و تفکیک بہ نیست رحم آباد بآباد خواہم
رسید ایشاں را اطلاع خواہم داد و السلام مع الاکرام۔

مکتوب ہفتاد و نهم

براہیت شکب یا دیگر بعض کے نیکی و شایان انجام و

صَابِرِينَ
بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

از عابد محمد بن زید حسین بخد مت شریف حاجی احمد اند صاحب سلمه رب
بالخیر والعافیت فی الدارین بعد السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ واضح
باو کہ نامہ نامی صحیفہ گرامی مشعر بصحت و سلامتی ذات والا صفات
در حالت نگرانی ہمدوش شادمانی و ہم آغوش کامرانی گردیدہ

صحت ذات ترا بہر تصدق ہر روز

خازن مهر بخورشید کند زرر مخمویل

و آنچه ایما شد که بعد مصاحبت جواب حق ننهدید نوشته خواهد شد بیست
کلورخ انداز را یاد ازش سنگ است

[illegible]

وظیفہ ملتا ہے میں نے شاہ محمد فخر الدین صاحب کو بھی دیکھا تھا وہ
 بڑے دانا اور شجرہ کار طیب تھے۔ انکا حال کھتے کہ کہاں ہیں۔
 کراٹاک پور میں مولوی سید محمد عسکری خاں صاحب ڈپٹی بریٹے اللہ وا
 کتاب وسنت پر چلنے والے ہیں اسکے قبل ڈپٹی صاحب موصوف کے
 یہاں تقریب شادی میں گیا ہوں ممدوح الیہ نے حافظ ولایت حسین
 صاحب کو دیکھا جو کیا ہی دانشمند و جوان صلح ہیں ان کے ضرور بالضرور اوقات
 کریں وراہ و رسم و اخوت اسلامی جاری رکھو کہ باعث تلاح و صلاح ستہ خیر
 کے قصد جوقت الہیائی پہنچنا آگے مطلع کروں گا و السلام مع الاکرام

اناسیوان خط

جو تکلیف دے اسکو اذیت دینا چاہئے بلکہ صبر چاہئے

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

عاجز محمد نذیر حسین بہ خدمت شریف حاجی احمد اخصا حب اللہ
دونوں جہان میں خیر و عافیت کیساتھ رکھے بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ
کے واضح ہو خط گرامی اطلاع میں صحت و سلامتی ذات والا کے عین حال نظر
میں پہنچ کر خوش خرم کیا ہے

صحت ذات تراہر تصدق ہر روز

خازن مهر بخور شید کند ز تحویل

جو کچھ آپ نے تحریر فرمایا ہے کہ بعد مصاحبت کے جواب باصواب لکھا جائیگا صحیح
موجبی علیٰ حدیثہ کلوز انداز ایادائیں سنگست

لیکن موافق ارشاد رب العالمین وَلَمَّا مَنَّ عَلَيْنَا نَحْنُ عَلِيمٌ إِنَّ ذَٰلِكَ
مِنْ عَزْمِ الْأُمُورِ وَمطابق فرمودہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اَمَلُ
الْمُؤْمِنِينَ اِيْمَانًا اَنْحَسَهُمْ خُلُقًا رُوِيَ الْاَوْدَادُ وَالْاَرَامِيُّ وَزُرُّوْنَا
کرنا کمال تعریف و تحسین اسدرب العالمین کے نزدیک چنانچہ شیخ سعدیؒ

و مناسب است و از انجا سعدی علیہ الرحمۃ افادہ فرمودہ ع
اگر مردی آخسین ای منی آسا و وجود آن سرور خیر البشر صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم معاذ را ارشاد فرمودند یا معاذ آخسین خلقک
لنأمنن رواہ مالک و ایضاً عن مالک بلغہ ان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال بعثت لا تمح حسن
الاخلاق رواہ فی الموطا و رواہ احمد عن ابی ہریرۃ ع
آسایش دو گیتی تفسیر این دو حرف است
باد و ستان تلطف باد و ستان مدارا
و رود و سبب عدم صلح از ہر دو صاحب زادگان یوضوح خواہد پیوست
إِنَّا لِلّٰہِ وَإِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُونَ ۛ نبیوہ عباد است ع
نیک و بد صنعت صانع ہے نہیں طعن کی جا
چوب مجبور ہے خردا میں خردا دی سے۔

والسلام خیر الختام ارجادی الاولی ۱۲۹۰ ھ بمصر

مکتوب ہشام

در ہدایت خرید فتاویٰ از مطبع فاروقی

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

از عاجز محمد ندیر حسین بگرامی خدمت فیخ طالع یا رخاں صاحب سلمہ
رید بعد السلام علیکم واضح باد استقنائیکہ فرستادہ اند ہمیں اسولہ
را اجوبہ پیش ازین نوشتہ ام از مطبع فاروقی طلب فرمائند و ال
مجموعہ دیگر فتاویٰ ہم است لہذا استقنا بلا دستخط و اپس

فرستادہ ام والسلام خیر الختام
مکتوب ہشام

علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں
اگر مردی آخسین ای منی آسا

اور خود سر دار و جہان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم معاذ رضی اللہ عنہ سے ارشاد
فرماتے ہیں یا معاذ آخسین خلقک للناس رواہ مالک
و ایضاً عن مالک بلغہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم قال بعثت لا تمح حسن الاخلاق رواہ فی الموطا
رواہ احمد عن ابی ہریرۃ ع

آسایش دو گیتی تفسیر این دو حرف است
باد و ستان تلطف باد و ستان مدارا

اور احوال سبب عدم صلح کا دونوں صاحب زادگان سے معلوم ہوگا۔ اِنَّا
لِلّٰہِ وَإِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُونَ ۛ و در زبان رکنا بہترین طریقہ ہے ع
نیک و بد صنعت صانع ہے نہیں طعن کی جا۔ چوب مجبور ہے خردا میں خردا دی سے
والسلام خیر الختام ارجادی الاولی ۱۲۹۰ ھ بمصر

آسی و اش خط

فتاویٰ مطبع فاروقی خرید کیجئے

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

عاجز محمد ندیر حسین بگرامی خدمت فیخ طالع یا رخاں صاحب سلمہ
سلامت رکھے بعد السلام علیکم کے واضح ہو جو فتویٰ کہ آپ نے ارسال کیا ہے
ان ہی سوالات کا جواب قبل سے لکھ چکا ہوں و چھپ گیا ہے مطبع فاروقی
سے طلب کریں اس مجموعہ میں اور بھی فتاویٰ ہے اسلئے استفتا
بلا دستخط و اپس کرتا ہوں۔ والسلام خیر الختام۔

اکیاسی و اش خط

از آمدن خود اطلاق باید داد

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

از عابد محمد نذیر حسین بگرامی مطالعہ مولوی سید عبد العزیز صمدی سلمہ
رب بعد السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ واضح باد انصاحب در نجیب
باخر ماہ حال تشریف خواہند آورد بانی تاکہ بندہ فقیر از سفر
بلاد دیگر چندے مکث نماید نو دیر نگارید من بفضلہ تعالیٰ اصبح
وسالم و توانا بودہ شاکر بدگاہ آہی ہستم والسلام خیر الختام

مکتوب ہشاد دوم

عزیز التفاسیر سیاح خوب کتاب فہستہ الاختتم باید کرد

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

از عابد محمد نذیر حسین بخدمت شریف بگرامی منش جامع احکامات
والکمالات اعزری اجوی مولوی سید عبد العزیز صاحب صمدی
سلمہ ربہ باخیر و العافیت فی الدارین بعد السلام علیکم ورحمتہ
اللہ وبرکاتہ واضح راے عالی با دوا جز اول تفسیر رسیدن
از دیدنش بسیار سرت حاصل گردید عزیز التفاسیر نام مکتوب
عزیز البیان فی مقاصد القرآن لقمش میدہم طرز بیان بسیار
از بسیار دلربا و اثر است النقاط از میں سخن یا فہم جائیکہ
منقول و معقول را امتزاج دادہ اند نہ تے فرمودہ اند کم از
کم پنچہ از تفاسیر دیدہ ام ایں لطافت نیا فہم اشعاریکہ جا بحیا
اشعار شد قلم کشیدہ اند اندرا جش ضرورتیست در طوالت قضا
باید کرد ورنہ مثل تفسیر نواب صدیق حسن خاں صاحب مرقوم خواہد
بود کہ کسے نخواہد دید پنچہ بہ معتزلہ وغیرہ وغیرہ را کہ زیر ذر بخودند

کتاب تکبیر کے

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

عابد محمد نذیر حسین بگرامی مطالعہ مولوی سید عبد العزیز صمدی
اللہ سلامت رکھے بعد السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ کے واضح ہو کہ
یہاں آخر ماہ حال میں تشریف لائیں گے یا نہیں تاکہ فقیر سفر جانے
سے توقف کرے جلد لکھئے میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے صحیح و
سالم و توانا رہ کر غفر گزار آہی ہوں - والسلام خیر الختام

سیاست داں خط

عزیز التفاسیر سیاح خوب کتاب فہستہ الاختتم باید کرد

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

عابد محمد نذیر حسین بخدمت شریف بگرامی مرتبہ جامع نمکی و کمال
میرے مفتخر و محبوب مولوی سید عبد العزیز صاحب صمدی اللہ تعالیٰ
دولہ جہان میں خیر و عافیت کیساتھ رکھے بعد السلام علیکم ورحمتہ اللہ
وبرکاتہ کے واضح ہو پہلا جزو تفسیر کا پہنچا اسکے معائنہ سے کمال
خوشی ہوئی عزیز التفاسیر نام مستحسن ہے عزیز البیان فی مقاصد القرآن
میں نام تجویز کرنا ہوں بیان کا طریقہ بہت خوب پسندیدہ و مؤثر ہے اخذ
مضامین بڑی عمدگی کے ساتھ ہے جس جگہ منقول و معقول کی ترکیب
واقع ہوئی ہے اعجاز کو کام میں لائے ہیں کم سے کم یا پنچہ از تفاسیر
پر میری نظر پڑی ہے مگر ایسی لطافت کسی میں نہیں پائی اشعار پر
قلم نہ رو کیا ہے اسکا انداز ضروری نہیں ہے جہاں تک مختصر و بہتر
ہے ورنہ نواب صدیق حسن خاں صاحب جیسی تفسیر کو کوئی نہیں دیکھے گا
پنچری و معتزلہ وغیرہ کا رد خوب کیا ہے اسکے بہت مرغوب طبع

از بس طرزش مرغوب واقع شد ترکیب لفظی شجر ایثان را جلالت
نازہ داد و بشنود، این ہرچہ شد شدہ بود و خولہ شد الا اما مش
بر ذمہ ہمت والا ہمت ایثان فرض است آنکہ بنام ابن عبدل
معنون کون می خواہند پذیرفتش بسر چشم حاضر مگر خوب می دانند
ہرچہ کہ از شاگردان امنست اگر ہم طرز امنست از امنست ورنہ نے
و ہرچہ کہ عبد العزیز بشودہ من می نگارند جزو کل از ما است من ہمیشہ
مستحق ہستم کہ دیگر اجزاء باقی و تنیکہ خواہند فرستاد یا معان نظر
دیدہ و این خواہد شد خدا یا ایثان را توفیق خبر روزی کناد مبلغ
ہفتاد و پنج روپیہ از منی اور وصول کردم اجزش خدا داد و چہرے
بجناح طلبہ دادہ شد بقیہ بحساب قرض دادیم الحمد للہ کہ مدرسہ از
دستگیری ایثان این وقت از قرض سبکدوش است والسلام خیر الخ

مکتوب ہشتاد و سوم

تاسف حلت پدر بزرگوار مکتوب الیہ مع دیگر نصائح

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

از عاجز محمد بن حسین بن محمد تشریف شفیق مولوی عبد الوہاب صاحب
سلمہ اللہ تعالیٰ بعد السلام علیکم واضح باد کہ از حلت پدر بزرگوار نصائح
کمال قلن و افسوس است خدا باد چہ مغفرت بخشید و از جزع و فزع بجز آنکہ
دیدہ ما را ز جنتی رسد چیزے مرثب نخواہد شد از خیرات و صدقات
و ریعے بفرمان از صدقہ جاری کہ نزد علماء محقق است حفر بہ و خبر گیری
عالمیان علم است تغافل نورزد نماز جاری غائب بکاعت کثیر
لو اگر وہ شد و حاضرین مسجد بروز جمعہ مغفرت خواستہ اند از اندوختہ
مرحوم بعد ادائے قرضہ و تمیل وصیت ہرچہ باقی ماند واریات باید
سند آنکہ در باب تفہیم قرآن نوشتہ شد بہتر است کہ تفسیر

ہے ترکیب لفظی نے آگے تحریر میں ہی روح پھونک دی ہے رستے
یہ باتیں ہوتیں اور ہوتی رہیں گی لیکن اسکا تمام کرنا انکے ذمہ فرض
تفسیر کو معنون اس عاجز کے نام سے کرنا چاہتے ہیں مجھے بسر چشم
منظور ہے مگر خوب یاد رکھئے کہ جو کچھ تالیف و تصنیف میرے شاگردوں
سے ہے اگر میرے طریق پر ہے وہ مجھ ہی سے ہے ورنہ نہیں اور جو کچھ
عبد العزیز میرے مشورہ سے رقم کریں گے وہ تحریر میری ہے میں ہر وقت
آوارہ ہوں کہ بقیہ دوسرے اجزاء جو وقت روانہ کرو گے نظر غائر کر کے
واپس کرونگا اللہ تعالیٰ آپکو بہترین زینت مرحمت فرماوے۔ مبلغ ۷۵
پچھتر روپے بذریعہ منی اور وصول ہوگا اللہ تعالیٰ جزائے خیر عطا فرماوے
اور چچہ جہنم طلبہ کو دیگیا اور بقیہ ادائے قرض میں صرف کیا گیا اللہ کا شکر
ہے کہ اس وقت مدرسہ کی امداد سے بار قرض سے سبکدوش ہو گیا جو السلام علیہ

تراسی واں خط

باپ کے مرنے کی بابت افسوس نصیحتیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

عاجز محمد بن حسین بن محمد تشریف میرے ہریان مولوی عبد الوہاب
صاحب اللہ تعالیٰ سلامت رکھے بعد السلام علیکم کے واضح ہوا ہے والد بزرگوار
کے انتقال سے بہت قلن و افسوس ہوا خدا کے تعالیٰ انکو مرثیہ بخشش کا
غایت کرے رونے دھونے سے سوائے اسکے کہ آنکھوں کو تکلیف پہنچے
اور کچھ فائدہ نہیں ہوگا خیر و خیرات سے کو تا ہی نہ کریں صدقات جاریہ
سے جو کہ علماء کے نزدیک مسلم و ثابت ہے کنواں گھڑوانا و طالبان علم
کی امداد کرنی اس سے آپ غفلت نہ کریں جماعت کثیرہ کے ساتھ نماز
بخارہ غائب ادائیگی حاضرین مسجد نے جمعہ کے دن مرحوم کے واسطے
دعا و مغفرت کی مرحوم منقول کا نقد و خیر جمع کیا ہوا بعد ادائے

تحریرہ بظاہر ان علم رساں بعد انتظام خانگی و قرائع کلی و رجب
تشریف پاید اور اگر خیال نامہ سبق است مطالعہ مفید و با شہد
و تفیک و رنجخواہمند آمد سعادت من رساں اندر کجی ماوراء
خود و برادران بزرگ کا ہے ختم پوشی و کھند و نہ انہمہ کہ حاصل کرو
اندر با و خواہد رفت چرا کہ حق عباد بر ذمہ بندگان واجب الادا است
والسلام خیر الختام۔

مکتوب ہشتاد و چہارم

بشرح اسرار الرجال عمدہ کتاب نے نگاشتہ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

از ہاجر محمد نذیر حسین بخدمت جامع الحسنات و الکلمات مولوی
سید عبدالعزیز صاحب صمدی سلمہ بنہ با تحیر و العافیت فی الدین
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ وضع رائے عالی یاد از شرح اسرار الرجال
مولانا ایشاں رسیدار دیدنش بسا مسرتے اندر ختم عنوان و پذیر
است و اسلوب بسیار دلپذیر و تحریر را چلو کم ہمیں کا فہست
کہ قلم برداشتہ عبدالعزیز نگاشتہ و نوشتہ است تحقیقات این
است مگر بالاروی کہ دست داور موہبت خدا تعالیٰ میدام
خوف است کہ طوالتش با ختام رخنہ نیاندازد و ہذا ہر جگہ مختصر
گیرید الا جامع و مانع طرز باشد پرو فیات گرد آمدہ خویش قناعت
کنندہ یعنی الامکان نظر غازیائند شاید کہ او پرشس جہلی دارد از ثناء
بیادیز و ایشان سلمہ بدعوی تحقیق خود جنگ نامہ کہ او پرشس و
کشش مثل ابو الحسنات مولوی عبدالحی لکھنوی و ذاب محمد صدیق
حسن خاں بھوپالی پیش آید چرا کہ و فیات را ائمہ سلفت بسیار بسیار
نازک یافتہ اند بطور اتم و مرج یہ بنید کہ حالات ابن ابی الصلیت

فرض و صیت کے جو کچھ باقی ہے وہ وارثوں کو پہنچانا چاہیے و حق ان کی
کی تقسیم کے بارے میں لکھا ہے بہتر ہے تفاسیر خرید کر کے طلبہ کو دینا چاہیے
یہ ذرا نعمت انتظام امور خانگی کے یہاں آنا چاہیے اگر خیال نامہ سبق کا
ہے تو مطالعہ کرتے رہیں جس وقت یہاں آئیں مطالعہ کئے ہوئے کو مجھے شکوایا
مادر و برادران بزرگ و خرد کی کجی و خدمت سے کبھی ختم پوشی نہ کریں
ورنہ جو کچھ کہ حاصل کیا ہو یا چاہا گیا کیونکہ بندہ کا حق ذمہ میں خیرہ کے واجب الادا
ہے الختم والسلام

چوراسی واں خط

شرح اسرار الرجال پسند ہونی

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

عاجز محمد نذیر حسین بخدمت جامع الحسنات و الکلمات مولوی سید
عبدالعزیز صاحب صمدی اللہ تعالیٰ دونوں جہان میں خیر و عافیت کے ساتھ
رکھے بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کے وضع رائے عالی موثر شرح
اسرار الرجال کے اجزا موصول ہوئے اسکے دیکھنے سے بہت خوشی ہوئی
آپ کی تحریر کا عنوان و پذیر اور بہت دلپسند ہے تحریر کے وصف میں
اس قدر کافی ہے کہ عبدالعزیز نے قلم برداشتہ لکھا ہے تحقیقات ناگزیر
لیکن یہ بلند پروازی جو کہ حاصل یعنی عطیہ ایزدی ہے خوف ہے کہ طولانی
مضامین رخ باعث رخنہ اندازا ختام نہوا سکتے جو کچھ لیں مختصر لیں
مگر روش جامع مانع رکھیں جمع کردہ تاریخ و فیات پر اپنے قانع ہوں
حتی الامکان نظر غائر رکھیں کیونکہ جس کی طبیعت جھگڑا و اداع ہوئی ہے
وہ آپ کی ساتھ الجھ پڑے اور اپنی تحقیق کی بنا پر جنگ کریں و جنگ
جدال مثل ابو الحسنات مولوی عبدالحی لکھنوی و ذاب محمد صدیق حسن
صاحب بھوپالی کی طرح پیش آئے کیونکہ و فیات کو انہ سلفت نے بہت زیادہ
ہتمم بالائیں پایا ہے نمونہ کے طور پر دیکھئے کہ احوال اس ابی الصلیت

کمال و تشدد مگر تعقیبات را بجزیم و احتیاط ندیدند مگر ترجمہ الی عمر
الطیشی نگاشتند اما تحقیقات ابن جوزی را با مال کردن بیان نمی گویم
که منقصت فرمودند مگر خطا و نظریہ ضروری و لابد است لهذا
ترتیبش کرده جا بجا خط کشیده ام کہ از ما خود مقابل مساند
غریزاً بر دماغ سوزی ایشان صد آفرین است کہ با وجود مشاغل
خدمت لاحقہ با موردین در سیما خدمت کتاب و سنت لطفی
و انہما کم و دارند ع آفرین باد برین ہمت مردانہ تو
عزیت را و دیدم بسادہ ات انگیز و باعث لطف طبیعت واقع شد
چرا کہ زندہ ولی ایشان مترشح است بقیہ کل اجزا پیش بافریند
کہ با معان نظر در آورده واپس خواہم کرد۔ مبلغ ضحکہ روپیہ
کہ بصیفہ منی آؤر فرستادند ظہر کہ اش بہزیدہ ایزد توانا
ایشان را از آل و مال بہرہ می بخشیدہ باشد چہ کہ دستگیری مدی
خود شیوہ عالی ہمتانست طلبہ و نیز این دعا گوی صمیم شہا
صبح و سانیاب برائے شہا بخوانند۔ چند دانہ ہائے شفا و
درستہ نگاہداشتہ امروز فرستادہ شد از ریلوے آئیشن
و اگر از نمایندہ اگر چہ دانہا مثل سابع نیست مگر غنیت است
از پنجاب بارسیدہ از آئینہ چند دانہا برداشتہ بقیہ در دیگر
بستہ پیچیدہ روانہ کردہ شد و السلام خیر الختام از حاضرین مدرسہ
و مسجد السلام علیکم۔ ۴ جمادی الاخری ۱۳۰۴ ہجریہ از دہلی

مکتوب شہادۃ پنجم

مشعر باصطلاح صرفیہ معارج و مدارج اہل سلوک

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

کہ مکمل لکھا مگر گوگل کے اعتراض پر غور و خوض نہ کیا بلکہ پھر واپسی کا
ترجمہ لکھا مگر تحقیقات ابن جوزی کی پہلی تصویر کیا ہیں یہ نہیں کہتا کہ
آپ نے نقصان مراتب و مدارج کا فرمایا مگر نظر کی خطا ضروری ہے
اسلئے ترجمہ کر کے جا بجا خط کھینچ دیا ہے کہ ماخذ سے مقابلہ کریں۔
عزیم آپ کی دماغ سوزی پر صد آفرین ہے کہ باوجود کاروبار ملازمت
سرکاری کے معاملہ دینی رخصا کر خدمت کتاب و سنت میں لطف
و کسب کی آؤ فرماتے ہیں ع آفرین باد برین ہمت مردانہ تو
آپ کی عزیت نادر روزگار و پر لطف ہے کیونکہ زندہ ولی آپ کی مضامین
مترشح ہوتی ہے باقی سارے اجزا میرے پاس بھیجیں تاکہ گہری نظر
سے دیکھ کر واپس کر دوں صحت روپے بذریعہ منی آؤر ارسال کئے ہیں
اسکا شکریہ قبول کریں اللہ تعالیٰ آپ کے آل و مال میں برکت و تبارک
اداد مدرسہ کی کرنی بلند متوں کا شیوہ ہے طلبہ اور یہ دعا
گوئے صادق تمہارا شب و روز خدایا مان بھلائی رہتا ہے تھوڑے سے
شفقاؤ کے دانے آپ کے حفاظت سے روپے میں رکھ کر آج روانہ ہو گئے ہیں روپے
ایشان آپ طلب کریں اگر چہ پہلے جیسے شفقاؤ نہیں ہیں مگر پھر بھی غنیت
پنجاب سے میرے پاس آئے تھے تھوڑے دانے رکھ لئے اوکل آپ کے واسطے
بھیج دے۔ والسلام خیر الختام حاضرین مدرسہ
و مسجد کی طرف سے سلام علیکم قبول ہو
۴ جمادی الثانی ۱۳۰۴ ہجریہ از دہلی

پچاسی واں خط

ایسا طائر شریخ قلب فی الشیخ مکتوب لکھا ختم مبارک لکھ کر تہجد

حلقہ و ذکر چہرہ خفی بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اغری واجبی مولای سید عبدالعزیز صاحب صمدی سلمہ علیہ السلام
علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ واضح ہوا نامہ عزیز رسید خوشنودگر دانید
از انبساط و انشراح قلب چہرے نوشتند کہ نہ ناسور ہر اجرے
بخشید یغیر زاتانی و توقف شان رحمانیت است و ہر چہ ازیر آید
ویر باید سلطان الاذکار قرآن از ما آموختہ اندازوے کار گرفتن است
فتانی الشیخ آئین حضرات مانیت بلکہ شیخ از برائے ہمن است کہ از
قرآن وحدیث ہر چہ بوسے رسیدہ یا بزرگاں طریقہ حلقہ بخشید بطا
رسانند شیخ را رتبہ نیست و نہ مجالے دارو کہ گامے از داکرہ شریعت
ہیروں نہ ہر کہ از جگہ بگی ماہر سد از جانب ما بگوئید سہ

- ♣ ببل از گل نگر و گر در چین بسند مرا
- ♣ بت پرستی کے کند گر برہمن بسند مرا
- ♣ در سخن نہاں شدم مانند بود بر برگ گل
- ♣ ہر کہ دیدن میل دارد در سخن بسند مرا

سخن ما چیست قال اللہ قال الرسول - در صحاح ہر چہ رفاق
دیدہ اند انہم تصوف و درویشی است درویشاں از کجا یافتند
ازیں یافتہ اند شیخ ما علیہ الرحمۃ ہمارہی فرمودند کہ بگردار ما
چشم بند و بر سخن ما گوش بنہ و در قلب خویش جائے بندہ یاد دازند
کہ فقیر از ایشان سلمہ عرض نمودہ است کہ وقت تہجد اگر اخلاص است
دہد باین دآن تو جہے نباشد برابر ہزار ارعین است ارعین این
نیست کہ بر مرقدے نشیند این ما ثور نیست و نہ اجرش ما ثور مسجد
منزل خدا رسیدگی است نہ تربت ہر کہ از مسجد میگززد و بر مزاری نشیند
از خدای خدای گریز خدا رسیدگی نصب وے نخواہد شد و نہ
کشف قبول از ایشان بشرح دبسط گفتہ ام ویر از خدا رسیدگی

محقق محبوب مولوی سید عبدالعزیز صمدی اللہ سلامت رکھے بعد
السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ کے واضح ہوا یکا خط پہنچ کر خوشی و خوشی
حاصل ہوئی انبساط و انشراح قلب کی حالت قدرے تحریر کے
میرے ناسور کہ نہ کوتاہ نہ کر دیا۔ ای عزیز تراخی و توقف شان باری
تعالیٰ ہے جو چیز دیریں حاصل ہوتی ہے وہ دیر پا ہوتی ہے سلطان اللہ کا
قرآن مجید ہے جو مجھ سے سیکھا ہے اس سے کام لیں فتانی الشیخ میرے
حضرات کا طریقہ نہیں ہے بلکہ شیخ اس واسطے ہے کہ قرآن وحدیث
سے ان کو جو کچھ معلوم ہوا ہی بازرگان طریقت صادق نے انکو عطا
فرمایا ہے وہ طالب کو پہنچا دیں شیخ قادر اس بات پر نہیں ہے کہ
اپنا قدم حلقہ شریعت سے باہر رکھے جو کوئی میرا حال دریافت کرے
اسکو میری طرف سے کہو سہ

ببل از گل نگر و گر در چین بسند مرا ♣ بت پرستی کے کند گر برہمن بسند مرا
در سخن نہاں شدم مانند بود بر برگ گل ♣ ہر کہ دیدن میل دارد در سخن بسند مرا
میری باتیں صرف اسرار اسکے رسول کا قول ہے صحاح ستہ میں
باب رفاق کو دیکھا اور پڑھا ہے وہ سب تصوف و فقری ہے اور فقیر
نے کہاں سے حاصل کیا ہے اسی فصل رفاق سے میرے شیخ
علیہ الرحمۃ برابر فرمایا کرتے تھے کہ میرے فعل سے آنکھیں بند کر لو
میری باتوں پر کان رکھو اور اپنے فعل میں جگہ دو یاد ہو گا کہ فقیر نے
آپ سے بیان کیا تھا کہ اگر تہجد کے وقت خلوص دلی میسر ہو اور کسی
طرف توجہ نہیں ہو تو یہ خلوص ہزار چلوں کے برابر ہے۔ ارعین (چلکشی) یہ
نہیں ہے کہ قبر پر ٹھہریں یہ فعل رسول صلعم سے منقول نہیں اور نہ اسکا تذکرہ
ہے خدا کے ہونچنے کا مقام مسجد ہے نہ قبر مسجد سے جو کوئی بھاگے
اور فرار پر پڑھے وہ خدا سے بھاگتا ہے اسکی تقدیر میں خدا رسیدگی

ملہ شیخ سے مراد حضرت مولانا شاہ محمد اسحاق صاحب تحفہ ربوی ہماہر برین الشریعین میرہ حضرت مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب رحمۃ اللہ علیہ دیوبند سے خواب میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو
تذکرہ حضرت نبیؐ اور فقیر کلام مجید کی سند حاصل تھی بلکہ محبت مسنون محمدی کی ہی سعادت حاصل ہے اور مدرسہ حضرت شاہ اسماعیل صاحب محبت و علم کا اور سید ابوبکر مودود ہے جو کہ دلی کے ہندو
نہیں رہے بنا درو لا رہا مال والوں کے ہفتہ میں ہونچے تھے اور مسکن دہانے اسطرح کو توہم دہی جو کہے کہ ایک ٹیٹ کی درگاہ ہے۔

تعلق نیست اگر کسی گوید کہ میرے بر آب کی رود یا بر آسمان ہی پر
اصلاحی توان پرید نہ بر آسمان ہرگز خواہد رفت باور مکنیا چرکہ
از روشنی اینچنین شہدات در آب بریدن و بر آسمان رفتن چہ
شہدت بلکہ

چشم بند و گوش بند و لب بہ بند

گر نہ بینی سوزِ حق بر ما بخند

العجز و لما از اربعین چہ خیزد اگر یا سست، فی زمانہ اگر پرستید
آئین درویشی می پندارند حالانکہ از قرآن و حدیث خلاف سے
ناطن است و حضرات طریقہ انارشد بر ما ہم ہمارہ از
کارہ بودند از لطافت خمسہ نماز پنجگانہ، حل غوامض شدہ

نزول نورانیت میشود خلاصہ آن اسم اعظم است ہمارہ نظر
بر حال خود باید انداخت و از مخائب دیگران اجتناب باید
این امر کا کشف عقود است فافہم قدیر بر زریہ کہ رسد تمکین
شدن آئین آل عبا است و از صبر قانع شدن شعار صوفیاست
ہرچہ رسد از دست و ہرچہ رود از حکم و سے بیرون نیست تذکرہ
صوفیاء حال و نمودند۔ این ہمگان کہ از رزق دشید گدائی
کنند و شکم می پرند و خود سواد الوجہ فی الدارین میشوند اترین

ساووسان دیوسیرہ ہرکے را امن چیدن آئین بخردان است
حضرت سید السالکین قدس سرہ در صادق پور فرمودہ بودند کہ
درویشاں را تاثیر الا نظار خدا بخشیدہ است کہ بیک نگاہ
اگر طالب صادق است بذروہ علیای رسانند و آن چیت
خدا تبار ختن و بندہ پنداشتن (نہمہ کہ می آموزانند اصل اصول
درویشی است حلقہ کشیدن۔ ہوا حق کردن و غوغا برداشتن

ہوئی کشف قبر کے بعد کو واضح طریق آپ سے کہ چکاموں ان
باتوں کو خدا رسیدگی سے کوئی تعلق نہیں ہے اگر کوئی شخص کہے کہ میر
پیر پانی پر چلتے ہیں یا وہ آسمان پر اڑ جاتے ہیں ہرگز اسکے اڑنے اور
آسمان پر جانے کا یقین نہ کرو کیونکہ فقیری میں ایسی شہد و باری بینی
در آب رفتن و بر آسمان پریدن کیا تعلق بلکہ

چشم بند و گوش بند و لب بہ بند ۳ گر نہ بینی سوزِ حق بر ما بخند
لے عزیز چلہ کسی سے کیا حاصل ہے ہر حاج کل کے لوگ (اعنی مقصدی
امرار و ساء) قبر پرستی کو طریقہ درویشی و فقرائی کا خیال کرتے ہیں۔
حالانکہ قرآن و حدیث اسکے خلاف میں مذکور ہے اور بزرگان طریقت
را اللہ تعالیٰ انکی دلیل کو روشن کرے، وہ اس قبر پرستی سے ہمیشہ بیزار
تھے اور بیزار رہے لطافت خمسہ سے (نماز پنجگانی) حل مشکلات کی
کیفیل ہو کر نورانیت کے نزول کی باعث ہوتی ہے گویا نماز اسم اعظم
ہے ہمیشہ اپنی حالت پر نظر ڈالنا چاہئے اور دوسرے کی عیب جوئی
سے پرہیز کرنا چاہئے یہ بات مشکلوں کی حل کرنیوالی ہے مجھو اور غر
کر و آفات نازلہ پر صبر کرنا طریقہ آل عباد و صالحین کا ہے اور صبر و ثبات
قدم رہنا شعار صوفیوں کا ہے اور جو کچھ پہونچتا ہے وہ اللہ کی طرف
سے ہے اور جو کچھ جاتا ہے وہ اسکے حکم سے باہر نہیں ہے فی زمانہ کے
صوفیا کا ذکر آپ نے کیا یہ سب مکر و فریب سے گدائی کرتے ہیں اور
پیٹ پالتے ہیں اور وہ دنیا و آخرت کی رواسیاء حاصل کرتے
ہیں ان مکار دیوسیرت سے پرہیز کرنا دانشمندیوں کا کام ہے حضرت
سید السالکین قدس سرہ صادق پور میں فرماتے تھے کہ فقیروں کی
نظر میں اللہ تعالیٰ نے تاثیر دی ہے اگر طالب صادق ہے تو ایک نگاہ
میں مراتب اعلیٰ کو پہونچا دیتے ہیں اور وہ مراتب کیا ہے خدا کو پہونچانا

اہل محمد را مژدہ انداختن و بچکان حضرت را بیدار کردن از پیر
پیدا نمودن رواست والاقتضای باختلاف منطوق کریم است
حضرت قدسی سیرۃ شاہ محمد آفاق صاحب می فرمودند کہ مثل ضحایع
غوغا کردن شان در پیش نیست خدا خفته نیست کہ بیداری
کنند بلکہ حرکات سپردہ ایشان را نیک می نگرد حضرت رسول صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمودہ من عبادت می کنم و نیز ترویج می کنم۔ قوت می
خورم الاغوغانی نمایم ابتداء شان بنیان است۔ عزیز از شرک
و بدعت علی صرہ بودن و احتساب اعمال و نفوس خود نمودن آئین ہیں
حضرت صوفیہ کرام است دیگرے آنکہ چند اعمال پر سیدہ اند بیامید
و بشنود و نمودن شہید چہ کہ ح

خوشی معنی دار و کہ در گفتن نمی آید
واللہ اعلم بحقیقۃ الحال۔ والسلام خیر الختام

مکتوب ہفتاد و ششم

از حدوت زریا انتشار نیاید کہ در چہ کہ فتح الباب ہند

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

از عاجز محمد بن حسین بن خدمت گرامی نواب صاحب معین السالکین ملکہ
ربہ بعد السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ واضح باذنامہ رسید از مطالبش
آگاہی گردید از تو تعالی در معاملات انصاف فضل فرماید از توبہ و انابت

اور اپنے آپ کو خدا کا بندہ جانتا ہی تعلیم اصل اصول و روشی کا ہر
حلقہ قائم کرنا موضوع کرنا اور شور و غل مچانا اور اہل محکمہ پریشانی میں
ڈالتا سوتے ہڑوں کو جگانا یہ سب باتیں حصول زر کی واسطے ہیں
وزرہ خدا سے مخفی گریہ و زاری پر کلام الہی ناطق ہے حضرت قدسی سیرۃ
شاہ محمد آفاق صاحب فرماتے تھے کہ میثک کی طرح شور مچانا شان
فقیری کی نہیں ہے خدا تعالیٰ سویا ہوا نہیں ہے اسکو جگانا بلکہ بیوہ
حرکتوں کو وہ عمل صالح تصور کرتے ہیں حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میں عبادت بھی کرتا ہوں اور کج بھی کرتا ہوں اور غدابی
کھاتا ہوں لیکن میں شور و غل نہیں کرتا ہوں اور عاجزی و انکساری
نبیوں کی شان چلے عزیز شرک و بدعت الگ رہنا اور اپنی عملوں کا محاسب کرنا
بہترین طریقہ صوفیہ کہ لقم کا ہر دو سری بات یہ کہ آپ اپنے چند علوک دریافت کیا
ہو یہاں آئے اور سنئے اور چپ رہئے کیونکہ غوغا معنی دار و کہ در گفتن نمی آید
واللہ اعلم بحقیقۃ الحال والسلام خیر الختام

چھپاسی واں خط

مصیبت کی وقت منتشر نہو نیکیلے نصیحت

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

از عاجز محمد بن حسین بن خدمت گرامی نواب صاحب مددگار سائین
اللہ تعالیٰ سلامت رکھے بعد السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ کے واضح
ہو خط آپ کا ملا مضمون سے خط کے آگاہ ہوا خدا متعالی

سہ حضرت شاہ محمد آفاق صاحب رحمۃ اللہ علیہ آپ کے کمالات عجیب و زہد اور کاشف تمام عالم میں مشہور ہے۔ آپ بھی اُس زمانہ کے بڑے اولیاء اللہ ہیں تھے
اور پیر دی سنت رسول مقبول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نہایت ملاحظہ رکھتے تھے۔ نسب آپ کا حضرت مجدد الف ثانی تک پہنچتا ہے اور آپ بھی حضرت مجدد رحمۃ اللہ علیہ
اولاد میں ہیں۔ آپ نے تاریخ ہجری ۱۰۸۰ ہجری بعد نماز مغرب اس جہان فانی سے عالم جاودانی کو رحلت فرمائے اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا
اِلَیْہِ رَاٰجِعُونَ ۛ۔ جمہرات کے دن آپکو سبزی مندی میں پرہ میں دفن کیا گیا۔

تفاضل نور زند روزمرہ یک منزل قرآن مجید و چند اجزاء صحیح بخاری ضروریہ بخاندانہ انشاء اللہ تعالیٰ دشمن پاپال خواہ شد از ہجوم اعداء ہرگز غوغا و ہستیا را در مزاج شریف جانتا بد و او زود فتح البایا خواہ بود انشاء اللہ تعالیٰ چہر کہ الفرج بعد الشدة را خوب میداند فقیر را ہموارہ نیک سگال خود باید تصورید مرا رسانیدہ اند کہ انتزاع مناصب خواہد بود و سجائش ترقی مدارج اخروی نصیب انصاحب است چہ کہ اشاعت کتب اسلام ہدایت بابرکات انصاحب متعلق شدہ است - والسلام خیر الختام

مکتوب ہشتاد و ہفتم

تحقیق مناسب است کہ استخفا امثر شرعیہ کینہ جاذب مناسب

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

از عابد محمد نذیر حسین بخد مت شریف جامع الحکات والکلمات و الفضائل مولوی سید عبدالعزیز صاحب صمدی سلمہ ربہ بالخیر والہایت فی الدارین بعدہ السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ واضح باری الواقع مارا اختلاف فی از تحقیق شائست ہر گاہ ہمیکہ زید میگید کہ قرآن حدیث سب مولویوں کے ڈھکوسلے اور ڈرانے کی باتیں ہیں جو چیز خدا نے کھانے پینے کے لئے دی ہے اسکا صرف ہر شخص کر سکتا کھل کے ہر اور خرچی میں کیا فرق ہے پس از وایرہ اسلام نامبروہ خارج مقصود است چہر کہ قرآن منزل من اللہ تعالیٰ و احادیث رسول اللہ صلی علیہ وآلہ وسلم ہموارہ واجب التعمیل و لائق التعظیم ہر من است آنکہ نوشتہ اند خالد کہتا ہے کہ ہرگز اہل حدیث کے پیچھے نماز جائز نہیں ہے، آن بر الفصول است تحریریکہ در میان علماء اخاف و اہل حدیث اتفاق کثیر و جہا میر صلحا تطبیق قرآن و حدیث در میان آمد صحیح است و اند

آپ کے معاملات میں فضل فرما سے توبہ و استغفار و رجوع در گاہ باری سے غفلت نہ فرماویں روزانہ ایک منزل قرآن مجید و بارہ صحیح بخاری کا ضرور پڑھ لیا کریں انشاء اللہ تعالیٰ دشمن بر باد ہوگا اور دشمنوں کی کثرت سے ہرگز خوف زدہ نہونا چاہئے انشاء اللہ تعالیٰ جلد کامیاب ہو گئے کیونکہ الفرج بعد الشدة سے آپ بخوبی آگاہ ہیں فقیر کو ہمیشہ اپنا ہی خواہ تصور فرما دیں مجھ کو خبر ملی ہو کہ تنزیل مراتب مدارج کا آپ کے ہندو لائے اور اسکے بدلہ میں انشاء اللہ تعالیٰ ترقی مراتب اخروی آپ کی قسمت میں ہوگی کیونکہ کتب اسلام کی اشاعت آپ کی ذات بابرکات وابستہ ہے والسلام خیر الختام

ستائیں واں خط

تحقیق سے اختلاف نہیں ہے - احکام شرعیہ کو خفیہ جاننا برا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

عابد محمد نذیر حسین بخد مت شریف جامع الحکات والکلمات و الفضائل مولوی سید عبدالعزیز صاحب صمدی اللہ تعالیٰ دوزخ جاہیں خیر و عافیت کے ساتھ رکھے بعدہ السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ کے واضح ہو مجھ کو آپ کی تحقیق سے اختلاف نہیں ہے جبکہ زید کہتا ہے کہ قرآن و حدیث سب مولویوں کے ڈھکوسلے اور ڈرانے کی باتیں ہیں جو چیز خدا نے کھانے اور پینے کے لئے دی ہے اسکا صرف ہر شخص کر سکتا ہے کھل کے ہر اور خرچی میں کیا فرق ہے، تو وہ شخص مذکور دائرہ اسلام سے باہر ہو گیا کیونکہ قرآن اللہ تعالیٰ کا کلام ہوا ہے اور احادیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہمیشہ بندہ مومن پر اسکے واجب العمل و لائق تعظیم و تکریم ہے آپ نے کھانے کے زمانہ کہتا ہے کہ ہرگز اہل حدیث کے پیچھے نماز جائز نہیں ہے اور وہ واپسی تباہی آدمی ہے جو تحریر یک کہ در میان علماء اخاف و اہل حدیث کے

بلاد و امصار و غیرہ واقعات مذکورہ جاری و ساری است مگر ان
برہانیت عمل یا بد ساخت و مرکز سیر امین خود او نام باطلہ را
نیاید آورد۔ یاد باشد کہ ہنگام مناظرہ تاہین بالجہ و رفع الیدین
پیش ما بود ندو آخر جوابے از مخالفین من نیامد ایں مسئلہ طے شدہ
است کہ رفع الیدین زینت الصلوٰۃ و از تاہین بالجہ شرکت اسلام
است اللہم زد فرد۔ ضیق نفس مرا بالفعل بسیاری آزار د
چند کاغذات استقفا فرستادہ ام و اہم خود بمطابقت قرآن
و حدیث ظاہر کردہ ام جواب مدلل و مسکت نویسند کہ بر آں
مہر خود و مواسیر دیگر علماء حق ردہ شائع نمایم و در فرستادن
استقفا لثنا فل نکند و نہ بے پروائی فرمایند و السلام خیر الختام

مکتوب ہشتاد و نہم

بطلب جواب رسالہ بتدین

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

از عاجز محمد نذیر حسین بمطالعہ گرامی مولوی محمد سعید صاحب سلمہ اللہ
تعالیٰ بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ واضح یاد کہ عرصہ ہفتہ عشر
گزشتہ کہ یک رسالہ بتدین فرستادہ ام کہ آنرا کما حقہ رد
کردہ رود ارسال نمایند زیرا کہ اہل بدعت و ریتجا شور و غل آغاز
کردہ اند کہ جواب رسالہ مایاں غیر مقلدین ہنوز نہ ادند لہذا کاشتہ
میشود کہ دریں ولا کار و بار موقوف نمودہ رسالہ مرسلہ را در تجوی
کردہ روانہ نمایند ساخت۔ زیادہ و السلام خیر الختام

مکتوب ہشتاد و نہم

اتقان را سے محمد نذیر حسین کے مطابقت میں قرآن و حدیث کے تسلیم کی
وہ بغض صحیح ہے اسکا اہتمام و دفعہ دیک کے تہرہ و قریوں میں جاری ہے
تمامی لکوں کو اسی ہدایت پر عمل پیرا ہونا چاہئے اور او نام فاسدہ کے گرد نہ پھرن
چاہئے آپ کو یاد ہو گا کہ تاہین بالجہ و رفع الیدین کے مناظرہ کے زمانہ میں
میرے پاس آپ موجود تھے آخر کوئی جواب میرے مخالفین سے نہ ہوسکا
اور یہ مسئلہ ہو چکا ہے کہ رفع الیدین زینت صلوٰۃ ہے اور تاہین بالجہ سے
شوکت اسلام آئے اندر و فردوں کر آجکل ضیق نفس مجھے تکلیف دہ
ہو رہا ہے چند استقفا کے کاغذات روانہ کر چکا ہوں اور واقفیت میں قرآن و حدیث
کے اپنی رائے ظاہر کر چکا ہوں جواب مدلل و مسکت لکھیں کہ اسپر اپنی ہر و دیگر
علماء ربانی کی کرا کے شائع کریں اور بھیجیں میں استقفا کے بے پروائی و غفلت
نہ کریں۔ والسلام خیر الختام

اٹھاسی واں خط

بتدین کے رسالہ کا جواب بھیجیے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

عاجز محمد نذیر حسین بمطالعہ گرامی مولوی محمد سعید صاحب سلمہ اللہ
بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کے واضح ہو کہ ہفتہ عشرہ ہفتہ
کہ ایک رسالہ بتدین کا آپ کے پاس بھیج چکا ہوں کہ اسکا رد کما حقہ کر کے
جلد واپس کریں کیونکہ یہاں کے بدعتیوں نے شور و غل مچا رکھا ہے
کہ ایک غیر مقلدین نے میرے رسالہ کا جواب نہیں دیا اسلئے کھا جاتا
ہے کہ ان دونوں کار و بار موقوف کر کے رسالہ مرسلہ کا رد اچھے عنوان سے
مرتب کر کے روانہ کریں۔ زیادہ و السلام خیر الختام

تواسی واں خط

تعارف تجلی مصطلح صوفیا

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

از عاجز محمد نذیر حسین بگرامی خدمت جامع الکملات والفضائل مولوی سید عبدالعزیز صاحب سلمہ ربہ بالخیر والعاہیت فی الدارین بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ واضح ومودباکہ بندہ فقیر خیریتیم واز دریافت ندرستی انصاحب شاکر بدرگاہ خدا جلشائے شدم آنکہ بدریافت تجلی و متعلقا تشایما کردہ اندر عزرا، چہ گویم کہ گفتن نمی توانم سرش دراز کہ باختصار وے منقصت نتوان بود لهذا قدرے از بسیارے ودانہ از انبار ما و قطرہ از بحر زخاری نثارم و تینیکہ پیش من خواہید آمد تفصیل وے خواہم گفت چہ کہ در نوشتن نمی آید

ستانی زیاں از قیباں راز
کہ تا راز سلطان نگونید باز

فقیر خاموش است و اختیار بر سر رخنہ و خلفتار تجلی قسم دارد اول تجلی ذات و آن مکاشفہ است دوم تجلی صفات الذات کہ آن مواضع زراست سوم تجلی حکم الذات و آخر مشیاء است معنی مکاشفہ غلبہ یقین است کہ ازل حالے واقع شود گو یا خدا تعالی را می بیند و از مساویش غفلت رخنہ کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمودہ است اَلْحَسَنُ اَنْ تَعْبُدَ اللّٰهَ کَاَنَّكَ تَرَاهُ انا از دیدہ و آخرتہ مشاہدہ بدست خواہد آمد و در دنیا ممکن نیست تجلی صفات الذات کہ در احوال و احتمال است یکی آنکہ بندہ فکر در افعال خدا کند کہ در مخلوقات یافتہ شود و صفات ویرایش نظر نماید بدینوجہ ایقان قدرت الہی بر وے غالب میشود و از اسباب غیبت بود و از وے صفات و سبب ساقط گردد و ایقان علم خدا کہ محیط است بر آن مسلط آید کہ ازل نہایت خضوع و بندگی نماید

تجلی کیا ہے؟

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

عاجز محمد نذیر حسین بگرامی خدمت جامع کمالات وفضائل مولوی سید عبدالعزیز صاحب اللہ تعالیٰ دونوں جہان میں تیر دعاہیت کے ساتھ رکھے بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کے ظاہر ہو کہ بندہ فقیر مع الخیر ہے اور درک صحوری سے آپ کے شکر گزار درگاہ ایزدی جل شائے تجلی و حوالی تجلی کا حال دریافت کیا ہے اے عزیز کیا کہوں کہنے کی قدرت نہیں بیان و شرح تجلی طول طویل ہے اختصار سے بھی بیان نہیں کر سکتا اسلئے محض قلیل بہت سے اور دانہ متعدد انبار و قطرہ عظیم الشان دریا سے رقم کرتا ہوں جو وقت میرے پاس آپ آئیں گے اسکی تفصیل سناؤں گا کیونکہ وہ احاطہ تحریر میں نہیں آسکتی

ستانی زیاں از قیباں راز : کہ تا راز سلطان نگونید باز
فقیر خاموش ہے اور اختیار جنگ پیکار میں مشغول رہے اسلئے چاہنا چاہئے کہ تجلی تین قسم کی ہے اول ذات کی تجلی اسکا نام مکاشفہ ہے دوسری تجلی صفات ذات و مقام نور کا ہے تیسرا حکم الذات کی تجلی وہ آخر اشیا کی ہے مکاشفہ کے معنی غالب ہونا یقین کا ہے اس سے ایک خاص حالت پیدا ہوتی ہے جس سے وہ اللہ کو دیکھتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے سوا موجب غفلت ہے جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے اَلْحَسَنُ اَنْ تَعْبُدَ اللّٰهَ کَاَنَّكَ تَرَاهُ لیکن آنکھوں سے دیدار آخرت میں میسر ہوگا و دنیا میں ممکن نہیں ہے تجلی صفات الذات اُس میں دو احتمال ہیں ایک وہ کہ بندہ افعال خدا میں فکر کرے جو کہ مخلوقات میں پائی جاتی ہے اور صفات باری تعالیٰ کو پیش نظر رکھے اس ذریعہ سے غلبہ یقین قدرت الہی کی اس پر غالب ہوتی رہے اور اسباب معدوم ہوتے ہیں اور صفات اور سبب سبب

دعا بخیر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرمودہ است قَاتِلْ
لَا تَقْتُلْ شَرًّا وَ قَاتِلْهُ تَرَاك، دایں اذکار مواضع است
کہ باین معنی نفس در ان حال منور با نور متعددہ می باشد و از مراقبہ
بمراقبہ دیگر انقلاب می کردہ باشد بخلاف تجلی ذات کہ در ان جہا
نہ تعدو است نہ تغیر و دیگرے آنکہ صفت ذات این چنان
بگردد کہ بلا واسطہ اسباب خارجی صرف انرا مریک تمام نشاء
و افعال و تمام مخلوقات از ذات واجب پیدای شود و عارف را کہ بوقت
عبودیت حواس است بہا مثالیہ نور یہ ظاہر شدہ انرا مواضع می نامند
و تجلی آخرت آنست کہ در دنیا و آخرت بہ بصیرت قلبی معائنہ جزا و
سزا فرماید و اوراک اشیا را نفس و سہ پنجہ عیاں شوند کہ گرنہ
را است ہمار و تشنہ رانشگی اوراک تکلیف نشود۔ مگر کہ مسلک
محمدی دارم ازین نزدیک رابطہ نیست۔ والسلام خیر الختام۔

صلوات علیہ وسلم و تحیات و تہنیت

مکتوب نور ۹۰

اسرار بیعت شریعت

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

از عاجز سید محمد نذیر حسین بخدست گرامی عزیز العلماء صمدی
سلمہ ربہ بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ موبد یاد احوالہ کہ بفضلہ
تعالیٰ و مبارکہ بخیریت استم و برائے شانیک خواستہای علم
آنکہ دربارہ نکات و اسرار بیعت پر سیدہ اندازیں پیش متواتر و
پیا پی طریقہ مرحومہ این خاندان دیدہ اند و درنا خد بیعت از شما
میرے اند اسرار ہم گفتہ ایم حالانکہ قلم می آید مسئلہ بیعت ازین
آسان است بدستور اسلام و دشواری را در و گنجائش نیست ہاں
بر طالب صادق ایثار و عہد و پیمان متختم است بیعت پیمانی است

مراقبہ موت ہے اور خدا کے علم کا ايقان کہ وہ اس پر محیط ہے اور اس پر اس کا
تسلط ہے اسلئے کمال خضوع کے باعث وہ ہمیشہ معلوم ہوتا ہے چنانچہ
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا یَا قَاتِلْ لَکَ شَرًّا
قَاتِلْهُ تَرَاک، اور اس اذکار کیلئے مقامات ہیں کہ نفس اس قدر کا محزون و جگر
انوار متعدد کیا تھ منور ہوتا ہے اور ایک مراقبہ سے دوسرے مراقبہ کی طرف
منتقل ہوتا ہے بخلاف تجلی ذات کہ اس میں نہ تعدو ہے نہ تغیر دوسری بات
یہ ہے کہ صفت ذات باری تعالیٰ کی اس طرح معائنہ کرے کہ بلا واسطہ اسباب
خارجی کے صرف لفظ کُن سے ساری اشیا و افعال اور کل مخلوقات ذات
واجب پیدایا ہو اور عارف کے مفقود الحواس کی کثرت تصویر نشانی نورانی ظاہر
ہوئی ہو اسکا نام مواضع رکھتے ہیں اور تجلی آخرت وہ کہ دنیا و آخرت میں بصیرت کی
زیورچہ اور اسکا معائنہ کرے اور علم اشیا کا اسکے نفس میں اس طور سے ظاہر ہو
جیسے کہ جو کہ کو غذا کی طلب پیلے کہ پیاس کی تکلیف محسوس ہوئی ہو ہم کہ مسلک
محمدی رکھتے ہیں ان فضولیات سے سرکار نہیں۔ والسلام خیر الختام

نور ۹۰ واں خط

بیعت کے اسرار

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

عاجز سید محمد نذیر حسین بخدست گرامی عزیز العلماء رحمہ فی اللہ
تعالیٰ سلامت رکھے بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کے واضح ہوا کہ
فکر و کیں خیریت سے ہونی و تہذیبی فلاح کا خواستگار ہیں بیعت کی باریکی
و نکات کے بارے میں آپ نے چھوڑ دیا ہے کیا ہے اس سے قبل اکثر اس
خاندان کا مروجہ و کچھا ہے اور بیعت کے دن بھی بعضے رموز و نکات
آپ سے کہہ چکا ہوں اب پھر تحریر کرتا ہوں بیعت کا مسئلہ بہت
آسان ہے کوئی دشوار و مشکل اس میں نہیں ہے ہاں طالب صادق
پر پورہ کرنا عہد و پیمان کا واجب ہے واضح ہو کہ بیعت ایک عہد ہے

کہ درال توبہ از معاصی و سیئات داخل است و ہم اقرار لسان
و عزم قلبی بر اسے ایفاء آئندہ و عدم از تکباب گناہاں و تعمیل ادا امر
شرعیہ و وعدہ ترک شرک و کفر و بیعت ہست و از ہمہ ما نائب
شدہ توحید الہی و رسالت ختمی پناہی و لعنت و حشر و نشر پذیرفتہ
بجائوری ہو و شرعیہ بدمہ خود فرض و اند غرض کہ از نہیات شرعیہ
اثابت و توبہ بہترین مقاصد بیعت است خدا تعالیٰ می فرماید اِنَّ
الَّذِينَ يَبَايِعُوكَ يَبَايِعُونَ اللَّهَ يَذْكُرُ اللَّهُ يَذْكُرُ اللَّهُ قَوْلًا
آيِدِيهِمْ فَمَنْ كُنْتَ فَاَيُّهُمْ كُنْتَ عَلٰى نَفْسِهِ وَمَنْ اَوْ
جَاهُ غَدَا عَدِيَهُ اللَّهُ فَسَبُّوْهُ اَجْرًا عَظِيْمًا ہر دست
بیعت کنندگان دست خود در عز و شہانہ، محول فرمودہ ارشاد
کرده ہر کہ ایفاء عہد بخراہد کرد وبال بر نفس و سے است و ہر کہ
وفا کرد اجر عظیم خواہد یافت و اینہم گفتہ لَقَدْ رَضِيَ اللَّهُ عَنِ
الْمُؤْمِنِينَ اِذْ يَبَايَعُوكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ فَعَلِمَ مَا فِي
قُلُوْبِهِمْ فَاَنْزَلَ السَّكِيْنَةَ عَلَيْهِمْ اِلٰهًا مِّنَ السَّمَاءِ ہر کہ
زیر درخت بیعت از رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کردہ بر آن
رضاء الہی و نزول سکینہ مشروط ساختہ و دیگر بار فرمودہ يٰۤاَيُّهَا
الَّذِيْ اِذْ جَاءَكَ الْمُؤْمِنَاتُ يَبَايِعُكَ عَلٰى اَنْ تَكُنَّ
يُسْمِرُكِ بِاللَّهِ شَهِدًا وَاَنْ تَسْمُرْنَ وَاَنْ تَكُنَّ يَتِيمَتَيْنِ
وَاَنْ تَقْتُلْنَ اَوْ لَا دَهْنَ وَاَنْ تَكُنَّ يَتِيمَتَيْنِ
يَتِيمَتَيْنِ بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَاَنْ تَكُنَّ يَتِيمَتَيْنِ
فِيْ مَعْرُوفٍ فَبَايَعَهُمْ وَاَسْتَغْفِرُ لَهُمْ اِنَّ اللَّهَ غَفُوْرٌ
رَّحِيْمٌ ہر کہ دریں آیت از زمان بیعت کنندگان گرفتہ عہد ہم
از تکباب شرک باللہ در وی زنا قتل اولاد بہتان افتراء و ناموسی
از امر معروف و نہی نمودہ چنانچہ بتطابق و سے ذات مبارک
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بچند اقسام و ابواب بیعت از صحابہ

کہ اسل عہد میں توبہ کرنا گناہوں سے داخل عہد ہو اور بھی زبان سے
اقرار کرنا اور دل سے عزم ہم کرنا ایفاء عہد کے واسطے اور بھی گناہ
سے باز رہنا اور ادا امر شرعیہ کو بجالانا اور وعدہ ترک شرک و کفر و بیعت
پر ثابت رہنا اور حملہ گناہاں سے نائب ہو کر توحید الہی و نعم نبوت و بعث
و حشر و نشر کا معقود ہو کر بجالانا عہد و شرعیہ کا اپنے ذمہ فرض معلوم کرے
غرض کہ نہیات شرعیہ سے توبہ و رجوع الی اللہ بیعت کے حسن و بہتر
مقاصد سے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اِنَّ الَّذِيْنَ يَبَايِعُوكَ يَبَايِعُونَ اللَّهَ يَذْكُرُ اللَّهُ
يَذْكُرُ اللَّهُ قَوْلًا آيِدِيْهِمْ فَمَنْ كُنْتَ فَاَيُّهُمْ كُنْتَ عَلٰى نَفْسِهِ
وَمَنْ اَوْ جَاهُ غَدَا عَدِيَهُ اللَّهُ فَسَبُّوْهُ اِلٰهًا مِّنَ السَّمَاءِ
اَجْرًا عَظِيْمًا ہر کہ خدا تعالیٰ جلشائے بیعت لینے والے کا اٹھ اپنا ہاتھ
قرار دیکر ارشاد کیا کہ جو کوئی عہد کرے پورا کرے گناہ اس کا وبال اسکی جان پر
ہے اور جس نے پورا کیا وہ ثواب پورا پائیگا اور بھی ارشاد فرمایا لَقَدْ رَضِيَ
اللَّهُ عَنِ الْمُؤْمِنِينَ اِذْ يَبَايَعُوكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ فَعَلِمَ مَا
فِيْ قُلُوْبِهِمْ فَاَنْزَلَ السَّكِيْنَةَ عَلَيْهِمْ اِلٰهًا مِّنَ السَّمَاءِ ہے کہ جس نے
بیعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نیچے درخت کیکرے کی ہے
وہ اللہ تعالیٰ کی رضامندی و نزول سکینہ کا مورد بنا و دوسرے بار فرمایا
يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْ اِذْ جَاءَكَ الْمُؤْمِنَاتُ يَبَايِعُكَ عَلٰى اَنْ تَكُنَّ
يُسْمِرُكِ بِاللَّهِ شَهِدًا وَاَنْ تَسْمُرْنَ وَاَنْ تَكُنَّ يَتِيمَتَيْنِ
وَاَنْ تَقْتُلْنَ اَوْ لَا دَهْنَ وَاَنْ تَكُنَّ يَتِيمَتَيْنِ
يَتِيمَتَيْنِ بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَاَنْ تَكُنَّ يَتِيمَتَيْنِ
فِيْ مَعْرُوفٍ فَبَايَعَهُمْ وَاَسْتَغْفِرُ لَهُمْ اِنَّ اللَّهَ غَفُوْرٌ
رَّحِيْمٌ میں عورتیں بیعت کر رہی ہوں سے عہد یہاں لینے کا طریقہ یوں بتایا
گیا کہ شرک باللہ جو زنی زنا قتل اولاد بہتان امر معروف و نہی کی نافرمانی
ان امور پر عہد مستحکم و چنانچہ اس آیت کے مطابق آنحضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم سے کتنے قسم کی بیعت و نیز صحابہ کرامؓ اور دوسرے

کرام و دیگران گرفتہ در صحاح اقسام بیعت بنظر در آورد نیست
صحیح بخاری از فقیرین الاول الی اخر سماعت و قراءت نمودہ اند
در روز شش آگاہ کردہ ام در بخاری و مسلم و مسانید و معاجم باب
البیعت علی اقام الصلوٰۃ و ایثار الزکوٰۃ وغیرہا موجود است
بوقت بیعت گرفتن عہد باید گرفت کہ در معاملات شرعی از کسے نخواہد
ترسید و نہ از قوم لایم پیر و خواہد کرد بوقت معینہ بر اقامت
ارکان شرعیہ و ترک کبائر و صفائر و امانت بدعتہ و احیاء سنت
پیمانے کہ گرفتہ شدہ بروہی ہست خود باید گماشت و از خیر
خواہی مسلمانان ہم عقیدہ دریغے نخواہد در زید و شکر از باید کرد کہ ہر
بیعت توبہ و بلند ساختن گور سخت زشت ترین امور است علاوہ
ازین بیعت امام علی ان لا یفرد و غیرہ نیز است کہ ویرا درین
زمانہ ضرورۃ نیست - شیخ الشیوخ حکیم الامت مولانا شاہ
ولی اللہ رحمہ اللہ تعالیٰ می فرمودند کہ بیعت حضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم گاہے ہر ہجرت دگا ہے ہر جہاد و گاہے اقامت ارکان
اسلام روزہ و نماز و ثبات و قرار بمقابلہ کفار اشرار بود (مثلاً
بیعتہ الرضوان) و گاہے تمسک بر سنن نبوی و احترام از بدعت
و تحریص و تشویق عبادت بود - از زمان ہمارہ بر عدم نیازتہ عہد
می رفتند - ابن ماجہ می گوید کہ از چند فقرہ ہاجرین بیعت بر عدم
سوال از کسے گرفتہ بودند مہایمان اینچنین توثیق عہد نمودند کہ اگر
مقررہ (چاہک) از دست کسے می افتاد از اسب خود فرد آمدہ
می گرفتند پس جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ خلیفہ اللہ
بودند (فعلی کہ نمودند از ہر خلفا آنجناب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حیثیت
معلما لکتاب و الحکمہ و مزکیا للامۃ سنت قرار یافتہ بر علماء را سخن
واجب التعمیل گردیدہ - آنا کہ گمان بردہ اند کہ بیعت منحصر قبول
خلافت است یا کہ بیعت صوفیاں شرعی نیست این ہمہ ظن فاسد است

لوگوں سے پائی گئی (اقسام بیعت کی صحیح مستند دیکھیں)
آپ نے صحیح بخاری سماعت و قراءت اول سے آخر تک مجھ فقیر سے
پڑھی ہے اسکے نکات و باریکی پراگاہ کر چکا ہوں (بخاری و مسلم
و مسانید و معاجم میں باب البیعت علی اقام الصلوٰۃ و ایثار الزکوٰۃ
وغیرہ وغیرہ موجود ہے) بیعت کر نیسکے وقت قول قرار لینا چاہیے
کہ دینی امور میں کسی سے خوف نہیں کریں گے اور نہ ملامت کرنے
والے کی پردا کریں گے ارکان شرعی کو وقت مقررہ پر بحال آنا
گناہ کبیرہ و صغیرہ کو چھوڑنا اور بدعت کے مٹانے اور سنت کے
زندہ کرنے پر جو قول قرار کیا ہے اسکی تعمیل میں اپنی ساری
کوشش صرف کریں گے اور مسلمانان ہم عقیدہ کی خیر خواہی
میں تافل نہیں کریں گے اور یہ بھی کہہ دینا چاہئے کہ مردہ پروا دینا
کرنا اور قبر کو اونچی یا پختہ بنانی شرعیست میں سخت ممنوع ہے
ماسوائے اسکے بیعت امام وقت کی کہ صفت لڑائی سے بھاگ نہیں
جائیں گے و نہ دوسری اس قسم کی بیعت اسکی ضرورت اس
زمانہ میں نہیں ہے شیخ الشیوخ حکیم الامت حضرت مولانا
شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ تعالیٰ فرماتے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کی بیعت کبھی ہجرت پر اور کبھی جہاد پر اور کبھی ارکان اسلام کے قائم
رکھنے مثل روزہ و نماز و کفار کے مقابلہ میں ثابت قدم رہنے پر
ہوتی تھی (مثلاً بیعتہ الرضوان) اور کبھی سنن نبوی پر قائم رہنا
اور بدعت سے پرہیز و عبادت پر جریں ہونا اور عورتوں سے نام
نہیں کرنے پر عہد لیتے تھے - ابن ماجہ نے روایت کیا کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فقرہ ہاجرین سے کسی سے سوال نہیں
کرنے پر بیعت لی تھی بیعت کر نیوالوں نے اسقدر عہد بیعت کو پورا کیا
کہ اگر چاہک ہاتھ سے کسی کے گرجانا تھا تو وہ اپنے گھوڑے سے اتر کر
اٹھاتے تھے لوگوں سے اٹھا دینے کا سوال بھی نہیں کرتے تھے پس

چنانکہ بالا کلمۃ ایم، و آئینہ از قلم تزکیہ نفس و قلب است ہم
 نبی عن المنکر و امر بالمعروف را شامل است۔ ازل در یافتند
 کہ بیعت فقط قبول خلافت و سلطنت را نیست بلکہ بیعت الاسلام
 و بیعتہ التمسک علی التقویٰ و غیرہ وغیرہ، مفہوم شاہ صفا
 بقوائے صحاح سستہ بود۔ علاوہ از مردان بالغ و نسا ریالہ
 بیعت صغیر اسن اطفال ہم در صحیح مسلم مرویت چنانچہ
 حضرت ربیع رضی اللہ عنہ جناب عبد اللہ (فرزند حبش)
 را بعرسہ رفت یا ہشت ساگی برائے بیعت پیش جناب رسول
 مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آوردہ بودند کہ حضور نبوت معلوم متوجہ
 متبسم گردیدند و بیعت گرفتند و ابن جوزی آوردہ کہ بروز فتح مکہ
 چار صد ہفت و پنجاہ زنان بیعت کردہ بودند۔ آنا کہ میگورند
 کہ بعد از حال جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم از صحابہ
 و تابعین رحمہم اللہ اجمین بیعت مروی نیست این پندار غلط
 محمول بر بیجا است۔ چہ کہ اول، حضرات اہل سلوک ضیاء
 اکرام سلسلہ بیعت خود را متواتر یا بنیدنا صدیق اکبر رضی اللہ
 تعالیٰ عنہ وجدنا مرتضیٰ علیہ السلام و کرم اللہ وجہہ فی رسالتہ
 و دوم، بسبب ناواقفی ناواقفان تفسیح سنت رسالت مآب
 نخواہد شد و سوم، بہر سبب ناابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ بعد
 عمر فاروق و عثمان رضی اللہ عنہم اخذ بیعت جاری بود و در
 صحیح بخاری و مسند امام احمد بایودیدہ این ہمہ طریق بیعت کہ
 ہوشتم بگوش جاں شنیدنی است کہ طریقہ اخذ بیعت فقیر
 دیدہ اند از شاگردان خویش حاجت بیعت گرفتن نیست چہ کہ انہا
 کتاب و سنت از من عناندہ اند ہاں بیعت توبہ و بیعت طریقہ مضائقہ
 نیست ہر گاہم بچانی شمارا اجازت دادہ ام کہ از طالبین بیعت
 بگیرند و امر و نہی ہمارا کہ ہجرت سابق کافیت طریقہ مشائخ

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دعوہ اللہ کے خلیفہ تھے جو فعل
 کہ عمل میں لائے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خلفا کیواسطہ اور امت
 کیواسطہ سنت قرار پایا وہ را سخین علما پر واجب العمل ہوا اور جن لوگوں نے
 گمان کیا ہے کہ بیعت مخصوص صرف قبول خلافت پر ہے یا بیعت صوفیوں
 کی شرعی نہیں ہے یہ سب گمان فاسد ہے جیسا کہ اوپر کہ چکا ہوں،
 اس قسم کی بیعت تزکیہ نفس و صفائی قلب میں داخل ہے اور یہی نبی
 عن المنکر و امر بالمعروف کے قائل ہے اسی معلوم ہوا کہ بیعت صرف
 قبول خلافت و سلطنت ہی نہیں ہے بلکہ اسلام کی بیعت پر میر گاری پر
 ثابت رہنے کی بیعت و غیرہ وغیرہ ہے۔ جناب شاہ صاحب کا علم طاق
 صحیح مستند کے تھا علاوہ مردان بالغ و زنان بالغ کے صغیر سن بچہ
 کی بھی بیعت صحیح مسلم کی روایت سے پائی جاتی ہے چنانچہ حضرت ربیع رضی
 اللہ عنہ نے جناب عبد اللہ اپنے فرزند کو سات یا آٹھ سال کی عمر میں بیعت
 کیواسطہ حضور میں حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لائے تھے آپ
 دیکھ کر مسکرائے اور بیعت لی ابن جوزی حرر روایت کرتے ہیں کہ فتح مکہ کے دن
 چار سو ستائون عورتوں نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بیعت کی جو لوگ
 کہتے ہیں کہ بعد رحلت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ و تابعین
 سے بیعت ہوئی یا نہیں جانا یہ گمان فاسد کیونکہ اولاً حضرت اہل سلوک
 و صوفیاء کرام سلسلہ بیعت کو بطریق تواتر کے سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اور
 واداعلی مرتضیٰ علیہ السلام تک پہنچاتے ہیں (دوسرے کسی ناواقف کی ناواقفیت
 سے مدوم ہونا سنت نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نہیں ہو سکتا نیز سب
 حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اسکے بعد حضرت عمر فاروق و حضرت عثمان
 و حضرت علی رضی اللہ عنہم کے زمانہ میں طریق اخذ بیعت جاری و ساری تھی
 (صحیح بخاری و مسند امام احمد میں دیکھنا چاہئے) تو وہ جملہ طریق بیعت کہ جو
 تحریر کیا ہے یاد رکھنے کے قابل ہے اور فقیر کے طریقہ اخذ بیعت کو دیکھ چکے
 ہیں اور اپنے شاگردوں سے حاجت بیعت کر چکی نہیں ہے کیونکہ وہ سب

فقیر مساک محمدیہ است و جلا مشایخ انار اللہ برہم رامی ستایم
کہ الزان اچار سنت گشتہ سوانا مکیدعتہ بطعن زخارف و نبوی
منتشر کردند از خدا معاملہ خواہند کرد ہر از مشاہرات این و
آن سروکار سے نیست عرس فی پسندم چکہ وسے ماوراء سنت
نیست اینہم نکاشتمہ اسم دانہ از انبار سے وقطرہ
از بحر زار است طالب را قلب گیر و گوش مشوا
و دیدہ بینا باید این طریقہ مانیت کہ وقت بیعت و من
بردست و سے گزارم و نقد سے از و بخاہم و توبہ
از معاصی نہ گیرم رموا اللہ معاذ اللہ عزیزا دنیا
را تھمتے نیست و در معیشت مسدود است اینکہ
در پیرایہ امارت روز با ہر کردہ بخدا شناسی لیالی
خود سے گزرا نید آفریں بر آفریں ع

عمرت دراز باد کہ از بس غنیمت است

والسلام خیر الختام

مکتوب نو دوم

اجازت بیعت توبہ گرفتن

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

از عاجز محمد نذیر حسین بگرای خدمت جامع الحسنات و الکمالات مولو
سید عبد العزیز صدیقی مد عمرہ بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ
واضح باد کہ در بیعت توبہ گرفتن شما را مجاز کردہ ام حالہ بیعت ارشاد
مسنوئی دہم مگر نا اہل لا خوب دیدنی است کہ آہنا سلسلہ مجید
را بدنام نہیند بالفعل ترک ملازمت مناسب نیست بوقت استفاد

کتابت سنت اس عاجز سے پڑھ چکے ہیں مال بیعت توبہ بیعت
طریقہ کے لئے کوئی مضائقہ نہیں ہے ایک مرتبہ آپکو اجازت دے چکا
ہوں کہ غراہ شمس سے ہیں اور آج بھی لکھتا ہوں کہ پہلی اجازت کافی
ہے فقیر اور مشایخ کا طریقہ مسلک محمدیہ ہی اور سارے مشایخ و محتاج
تعالیٰ کی میں تعریف کرتا ہوں کہ ان سے سنت نبوی زندہ ہوئی اور
جن لوگوں نے طبع مال دنیا کی وجہ بدعت کو پھیلایا و رواج دیا خدا سے
ان کا معاملہ ہوگا مجھ کو ان جھگڑوں سے کسی کے سروکار نہیں عرس کہ
پسند نہیں کرتا کیونکہ سنت نبویہ سے منقول و ثابت نہیں ہی میری
ساری تحریر ایک دانہ ہے انبار سے اور ایک قطرہ ہے بڑا دریا کا طالب
کودل لینے والا اور کان سننے والا اور آنکھ دیکھنے والی چاہئے میرا
طریقہ یہ نہیں ہے کہ بیعت کے وقت مافقہ اسکے ماتھ پر رکھوں اور نقود
اس سے لوں اور توبہ گناہوں سے نہ آؤں رموا اللہ معاذ اللہ لے عز
دنیا کو ثبات نہیں ہے اور دروازہ معاش کا بند ہے جو شخص کہ امیرانہ دن
کو بسر کرے اپنی اہل و عیال میں گزارنا ہو تو قابل زیادہ تعریف کے ہی
ع عمرت دراز باد کہ از بس غنیمت است

اکیانوے واں خط

اجازت پہلے ہو چکی ہے اب پھر مجاز فرمایا ملازمت مانع بیعت
نہیں مگر بدین جاری کرنا چاہئے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

عاجز محمد نذیر حسین بگرای خدمت جامع الحسنات و الکمالات مولو
سید عبد العزیز صدیقی مد عمرہ بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ
واضح ہوا کہ توبہ گرفتن کی اجازت لے
چکا ہوں اب بیعت ارشاد مسنونہ کی اجازت دیتا ہوں مگر نا اہل
لوگوں کے بارے میں خوب سوچ سمجھ لیں تاکہ وہ لوگ سلسلہ

معلومہ اینہمہ مراسم شرعیہ را جاری فرمودن لازم است
 خبردار سفر ہار دست بردست ایشان بر گز مباد خوب
 میدانند کہ من از پیری و مریدی سخت کارہ ہستم الا گرفت
 ہیئت تو بہ مسئلہ نغمہ نتاج بہین است بندہ فقیر دوکان پیری
 پنجدہ است کہ ہر ناکس و کس بیاید و روپیہ گراستہ چیزے
 بخرو د نفوذ با صد سالہا میگذرد کہ ازین مدرسہ فیض ہایگزید
 لهذا دیگران را محروم نباید داشت - مراجعے رسیدہ است
 کہ درس تفسیر حلالین و صحاح بحافظ احمد حنین پسر حاجی صادق
 علی آلہ آبادی و دیگران را امید ہند نہایت محفوظ شدہ خدمت
 صحاح بالفرو و باید کرد نشاء و باش و صد آفریں کہ با وجہ تعلقات
 ملازمت از دینیات ہم لطفے دارند ع
 * عمرت دراز باد کہ احسان نمودہ *

والسلام خیر الختام -

مکتوب نود و دوم ۹۲

ایدا و طالب علمای باید کرد

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

از حاج محمد نذیر حسین بمطالعہ گرامی مولوی عبدالرحیم صاحب
 و مولوی عبدالعزیز صاحب سلمہا اللہ تعالیٰ بعد السلام علیکم ورحمتہ اللہ
 وبرکاتہ واضح باد کہ بجز رسیدن قطعہ خدا مع استغنا ضروری کہ
 در حالت نگرانی کا خدمت مدعا گردید ہما نوقت جواب مسئلہ مطلوبہ
 نویسنیدہ روانہ کردہ شد (نخواہد رسید) زن و شوہر را
 مبارکباد کہ خانہ سلامت ماندورنہ خانہ ویرانگی (طرفین) شدہ
 اکنون مدعا را ہم ایست کہ سی دوم نفر طالبان حدیث اکثر

محمدیہ کو بدنام نکرین اسوقت ملازمت چھوڑنی مناسب نہیں ہے حصول
 پیش کے بعد مراسم شرعیہ کو جاری کرنا ضروری ہے آگاہ رہیں کہ ملازمت
 بیوقت کی ہیئت سے احتیاط کریں آپکو اچھی طرح معلوم ہے کہ میں
 پیری و مریدی سے بیزار ہوں مگر توبہ مسنونہ کی ہیئت یعنی بہترین
 نتائج کے حصول کا سبب ہے بندہ فقیر نے پیری کی دوکان نہیں
 لگائی ہے کہ ہر خاص و عام آئیں اور روپیہ دیکر سودا لیں را اللہ سے پناہ
 چاہتا ہوں (طالبان حدیث دراز سے اس مدرسہ سے فائدہ حاصل کرتے
 ہیں اسلئے ضروری ہے کہ دوسروں کو محروم نہ رکھیں مجھے خبر ملی ہے
 کہ تفسیر حلالین و صحاح کا درس حافظ احمد حنین پسر حاجی صادق
 آلہ آبادی اور دوسروں کو دیتے ہیں میں بہت خوش ہوا صحاح بخیر
 ضروری کرنی چاہئے خوش قسمتی و صد آفریں ہے کہ با وجہ تعلق
 ملازمت کے دینیات آپ بھی سروکار رکھتے ہیں - ع
 * عمرت دراز باد کہ احسان نمودہ * والسلام خیر الختام *

بانوے وال خط ۹۲

طالب علم ہیں مدد دینا چاہئے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

از حاج محمد نذیر حسین بمطالعہ گرامی مولوی عبدالرحیم صاحب
 و مولوی عبدالعزیز صاحب اللہ تعالیٰ دو نوں صاحبزادوں کو سلامت
 رکھے۔ بعد السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ کے واضح ہو حالت آپ
 میں خط مع استغنا ضروری ہے پیچیدہ حالات سے آگاہ کیا اسی وقت
 جواب مسئلہ مطلوبہ لکھ کر روانہ کیا گیا وہ پہنچ چکا عورت مرد کو
 مبارک ہو کہ گھر پر قرار دیا ورنہ دونوں کے گھر کی ویرانی ہوتی۔
 اسوقت بہت ضروری بات یہ ہے کہ بتیل فقر حدیث کے جلسہ

آزاد ہوا اور صوبہ بارہ اطراف عظیم آباد مجتمع اند و فقر و فاقہ برپا تھا
میکر دلازم کہ از رو حین در جلدوں کے فکریہ بقائے نکاح
بدستور سابق خیر گیری طلبہ العلم بگیرند و انصا جان
سعی شد و شفقت علی خلق الله درینو لا فرموده از اصحاب بی
مقدور و اگر مناسب باشند زوجین ہم، بمقتضائے سخاوت
عیمہ وال علی اخیر بودہ اعانت طلبہ خواہش فرمایند کہ درین
قسط سالی و گرانی بسر اوقات نمایند ہر چند تغافل و بی اعتنائی
در مجبورانہ، میکم از بیخانی جنید و فقر و فاقہ کی کشند و من از کجا
آرم خیر گیری اوشان کم مجبور نہ جائے اقامت نہ پائے
گریز ناچار بودہ بشا نوشتم کہ من وجہ حالا اعانت سازند
او حافظ حقیقی الفضا جان و جناب حاجی صاحب را از آفات
زمانہ محفوظ داشتہ ہر ادولی رسانا و ترصد کہ کا ہے از خیریت
انجات مسروری نموده باشند کہ من وجہ طاینت بودہ
باشند۔ زیادہ والسلام خیر الختام بجناب حاجی صاحب سلام
و نیاز من برسانند مضمون خط واحد و اند و از شریف حسین
و طلبہ مسجد سلام و دعا برسد۔

مکتوب نود و سوم

رسیدہ۔ طلب نقل وثیقہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

از عابر محمد نذیر حسین بمطالعہ گرامی مولوی صاحب جامع الحسنا
والکمالاۃ مولوی عبد الرحیم صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ بعد السلام
علیکم در حمتہ اللہ و برکاتہ واضح باد کہ مبلغ بست و پچہ و پیمہ رسد
سابق بذریعہ منی آڈر وصول شد جزاکم اللہ تعالیٰ فی الدارین

کہ زیادہ تر صوبہ بارہ اطراف عظیم آباد کے میں پریشانی و فقر و فاقہ سے
اوقات بسر کرتے ہیں لازم کہ شومر و عورت سے انعام و فکریہ میں باقی
رہی نکاح سابق کی خیر گیری طالب علموں کی لین اور آپ دو تول صاحب
لوجہ اللہ سعی و شفقت علی خلق الله فرما کر اہل مقدور سے (اور اگر مناسب
ہو زوجین سے بھی) وال علی اخیر مکر اعانت طلبہ کی فرمادیں کہ اس
قسط سالی و گرانی میں وہ کس طرح اوقات بسر کریں ہر چند غفلت و بی پرواہی
ہے (مجبوراً) اظہار کرتا ہوں کیونکہ یہاں سے وہ حضرات نہیں ملتے ہیں
اور فقر و فاقہ اٹھاتے ہیں میں کہاں سے لاؤں کہ انکی خیر گیری و ادوا کروں
نہ جگہ رہنے کی نہ قدرت بھائے کی مجبور ہو کر آپ صاحبان کو تحریر کیا
ہے کہ اس وقت جو ممکن ہو سکے اعانت کریں اللہ تعالیٰ آپ دونوں
صاحب و جناب حاجی صاحب کو زمانہ کی آفتوں سے مامون رکھے کہ
مراد دلی پر ہو پچاؤ سے امید کہ خیریت سے اس جوار کے آگاہ کر کے خوش
خبرم کرتے رہیں کہ باعث طماننت ہو کر سے زیادہ والسلام خیر الختام
جناب حاجی صاحب کی خدمت میں میرا سلام و نیاز ہو پچاؤ میں
مضمون خط واحد تصور فرمادیں۔ شریف حسین و طلبہ مسجد کی
طرت سے سلام علیک پہونچے۔

ترانوے وال خط

روپیہ ہو پچا نقل وثیقہ حشری بھیجتے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

عابر محمد نذیر حسین بگرامی مطالعہ جامع الحسنا والکمالاۃ مولیٰ
عبد الرحیم صاحب اللہ تعالیٰ سلامت رکھے بعد السلام علیکم و
رحمتہ اللہ و برکاتہ کے واضح ہو کہ مبلغ پچیس روپے سابقہ وصول ہوئے
جزاکم اللہ تعالیٰ فی الدارین اسکے بعد نامہ نامی مع بندہ سوال کے

بعد نامہ نامی مع بند سوال آمدہ کاشف مدعا گردیدہ امید کثرت
وثیقہ حبشہ ارسالی دارند کہ آنرا دیدہ جواب حسب تحریر قبالہ
سرکاری نوشتہ شود و اگر آمدنش متعسر و متعذر باشد آنچنان
جلد برنگارند کہ بحسب سوال سابق جواب نگاشتنہ جلد روانہ
کرده شود زیادہ والسلام خیر الختام -

پہونچ کر منظر مرام ہوا امید کہ نقل وثیقہ حبشہ روانہ
کریں کہ اسکے مضامین کو دیکھ کر جواب بموجب تحریر قبالہ سرکاری
کے لکھا جائے اور اگر اس کا آنا دشوار ہو تو جلد لکھیں کہ موافق
سوال سابق کے جواب لکھ کر خود روانہ کیا جائے۔
زیادہ والسلام خیر الختام

مکتوب نود و چہارم ۹۷

پوسٹ کارڈ باسٹدرگ خیریت

اعزى عزيز العلماء صمدى صاحب - بعد السلام عليكم واضح ہو کہ تہاری خبر بہاری کی سنکر مجھے سخت ترود و انتشار ہے
کیا بیماری ہے کہاں دوا ہوتی ہے بخونہ دعا و جھوٹی آج ہی سے شروع کردی گئی اللہ رحم کرے گا الراقم سید محمد نذیر حسین ندوی

پچانوٹے وال خط
گرم موسم ہے وہی ابھی آئے
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

از عاجز محمد نذیر حسین بگرامی خدمت گرامی مولوی شرف الدین صاحب
بہاری اللہ سلامت رکھے بعد السلام علیکم کے واضح ہوا کہ کل یہاں
آتا مفید نہیں ہے کیونکہ اس سال بعد ماہ موجودہ کے تعطیل رمضان
شریف میں ہوگی اور اسکے بعد سبب گرم موسم کے طلبہ قیام
درس میں نہیں رکھیں گے زمانہ بارش کا جب شروع ہوتا ہے
تشریف لائیں فقیر نے مولوی محمد ابراہیم کی خدمت میں
جمع کوائف و حالات لکھ دے ہیں۔ والسلام خیر الختام

چھپانوٹے وال خط ۹۸

مکتوب نود و پنجم ۹۵
ورد علی بالفعل نباید موسم گرم است
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

از عاجز محمد نذیر حسین بگرامی مولوی شرف الدین صاحب
صاحب سلمہ ربہ بعد السلام علیکم واضح بادورینجا بالفعل تشریف
آورون سو دے ندارد چرا کہ اس سال بعد ماہ ہذا چندے تعطیل برا
ماہ رمضان تشریف خواہد بود و بعدش بسبب موسم گرم و دردم
کے مقیم نخواہد ماند و قنیکہ آغاز بارش بود تشریف باید آورد
بندہ فقیر خدمت مولوی محمد ابراہیم صاحب اینہم کیفیت نوشتہ ام

والسلام خیر الختام
مکتوب نود و ششم ۹۶

تقریب برغزدار عبد الرشید مع دیگر فضیل صبر و تشکیب

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

از عاجز محمد نذیر حسین بگرای خدمت جامع الحسنات والکمالات
اغری مولوی سید عبد العزیز صاحب صمدی سلمہ ربہ یا بحر الوفاء
بعد السلام علیکم ورحمتہ اللہ وارضی بکرمہ سیدناہ ایشاں باطلاع
رحلت برغزدار عبد الرشید رسید سوزنی بجز طبع تیری پہلو
دور شد چہ کردہ باید کہ مرضی او تعالیٰ شانہ چنین بود کہ بایام
شباب الہی جاں فرسا بایشاں رسید از دریافت حالت
مادرش انودہ ہے کہ یافتہ چہ نسیم کہ از وفور غم ہرگز منتشر
نشوند ای بندہ پیر بجز دعا چہ کردن میتواند اللہ تعالیٰ و تبارک
نعم البدل عطا خواہد فرمود۔ انکے نیست کہ از پیش از غم
ساختہ حقیقت اول بر فیکہ بر خاتمان ایشاں اقتادوسے فراموش
و غلط نشدہ بود کہ زخمی و بیکر کارنا سو کرد اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ
مَرٰاجِعُوْنَ خدا یا ایچہ شد نیست کہ از پیران نود سالہ
موت میگریزد و نوبالان را باد سموم میگیرد کہ از یخ و بن سوختہ
می افتد آہ

اگر قضا بود کہ با جسم رویم : میرسد آن روز کہ با ہم رویم
غرض صبر کلید کنشیش است و بعد عسر پسری آید مایوس
بیدل اصلاناید بود انہم حکمت الہی است کہ پیش آمد ہمیشہ
ایمانداران پامال مصائبی باشند و اصحاب دخل ہمیشہ
شادمانی ہمیشہ پیش ازین گفتہ ام و میگویم کہ درجات خدا شناسان
اعلیٰ و ارفع است کوتہ بیان چہ دانند از ما پرسند کہ عبد العزیز
را چہ علوی بزمہ ما بخشیدہ اند و این در مقام چہ نعمتہا حقیقی
بودہ سپردہ و خواہد داد و دیگران (اغیار) را دیدہ را دیدہ

تعزیت عبد الرشید کی جو نصیحت صبر و تشکیب کی بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

عاجز محمد نذیر حسین بگرای خدمت جامع الحسنات والکمالات میرے
مفتخر مولوی سید عبد العزیز صاحب صمدی اللہ خیر و عافیت کیساتھ
سلامت رکھے بعد السلام علیکم ورحمتہ اللہ کے راضی ہو آپ کا خط
اطلاعا انتقال برغزدار عبد الرشید کے پہنچا سنی جگہ بھی
کھڑائی کی طرح پہلو میں گھسی کیا گیا جائے مرضی اللہ تعالیٰ کی یوں ہی
تھی کہ سن شباب میں غم جان گھلایا آج کو پہنچے اس مرحوم کی
ماں کا حال معلوم کر کے حیفہ راند گئیں ہو کیا لکھوں فرط غم سے ہرگز
پریشان ہوں یہ بندہ ضعیف سوائے دعا کے کیا کر سکتا ہے اللہ
بزرگ برتر اچھا بدلہ عطا کرے گا کوئی شبہ نہیں ہے کہ اس سے
پیشتر غم سے حقیقت اول کے جو برق کہ خاتمان پر آپکے پڑا وہ
فراموش و غلط نہیں ہوا تھا کہ دوسرے غم نے جگہ میں کام نہ سوا
کا کیا اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ مَرٰاجِعُوْنَ اے اللہ کیا مرنیوالا ہے کہ
کہ بوڑھے نوے سال والے سے موت بھاگتی ہو اور نئے درخت کو کرم ہوا
جز پیر سے جلا کر گرا دیتی ہے افسوس افسوس

گر نہ قضا بود کہ با ہم رویم : میرسد آن روز کہ با ہم رویم
اے عزیز صبر کنجی کنشایش کی ہے اور بعد سختی کے راحت ملتی ہے
نامید و ہرگز بہ دل نہوتا چاہئے یہ بھی حکمت الہی تھی کہ پیش آیا یا اندر
لوگ ہمیشہ پامال مصیبت کے رہتے ہیں اور اصحاب مکر و فریبک خوش
خرم رہتے ہیں اس کے قبل کہ چکا ہوں اور پھر کہتا ہوں کہ اللہ والوں کا
درجہ بلند و اعلیٰ ہے صاحبان کم نظر کیا جانیں مجھ سے کوئی بوجھے کہ
سید العزیز اپنے ہم جنسوں میں کیا رتبہ اعلیٰ رکھتا ہے اور حق سبحانہ
تعالیٰ نے کہ قدر نعمتیں دی ہیں اور دوسرے کا غیروں کی آنکھ دیکھنے

گوہر است خداوند انہار بصیر نے مجتہد باد بادہ داشت
 بنوش بادہ کہ ایام غم نخواہد ماند
 چنان نماند چنین نیز ہم نخواہد ماند
 از بادہ مراد صبر و شکیب است کہ بظاہر ذلالت اگر چه
 مرارت دارد الا ثمرش عذوبت آفرین است فردہ اینکہ
 پس کے دیگر انتشار اللہ خواہند یافت من از کردگار خود بگیا
 نیست و اجابت دعا را امید دارم۔ از عقیقہ رسلمان خود بگویند
 کہ یقین صبر بکنم نیک دانید کہ این ہمہ ہر چہ بہت از حد است
 و تشکھاری نزل بنیائی است بے شبہ نیک نبی و فرارخ دی
 شام شمرنا حج بہین است این ہمہ بفرمایند کہ از خدا بے دلی
 نمودن نشان ایمان نیست ہر لمحہ راضی و شاکر چنان کہی بودن
 آئین بندگان خاص است از اضطرار بجز اینکہ درجات
 صبر کم شود چیز بجز زبان مترتب نیست از حاضران اینجا
 ہر کسے درد مندانہ تسلیم میرساند تا کیدی نویم کہ صبر و زند
 و متوقع ہر بہت و تاب حقیقی باید شد انتشار اللہ و صبر علی

علی الزمۃ بعوضہ اللہ والسلام خیر الختام
مکتوب دوم

از ابتلا کرست منتشر بودن کار یا پختہ کار است ہمیشہ
 فصل آملی حال بدو است بسم اللہ الرحمن الرحیم

ارعاز محمد ظہیر حسین بخدمت شریف جامع الفضائل مولوی
 عبد العزیز صدیقی سلمہ ربہ بالخیر بعد السلام علیہم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

بسمہ معذوب ہے اللہ تعالیٰ ان کو بینائی عطا کرے پاور کو کے
 قابل ہے ہنوش بادہ کہ ایام غم نخواہد ماند
 چنان نماند چنین نیز ہم نخواہد ماند

مراد بادہ سے صبر و شکیب ہے کہ ظاہر میں اگر چه منزہ کر دیا ہے
 لیکن پل غم میں ہے۔ خوش خبری یہ ہے کہ انتشار اللہ تعالیٰ دوسرا
 لڑکا عطا ہوگا میں اپنے اللہ تعالیٰ سے نا امید نہیں ہوں اور
 دعا کی قبولیت کا اُمید دار ہوں اور اپنی عقیقہ سلمہا سے کہیں کہ
 ان کو میں ہدایت صبر کی کرتا ہوں خوب اچھی طرح معلوم کریں۔
 کہ جو کچھ ہوا ہے سب اللہ کی طرف سے ہے ورنہ باعث نقصان بنائی
 ہے بلا شک اچھی نیت اور قرائخ دلی تمہاری عمرہ نتیجہ کا باعث
 ہے یہ بھی کہیں کہ اللہ تعالیٰ سے بد ملی کرنی مومن کی شان کینات ہے چنان
 مولیٰ پر ہر وقت راضی و فخر رہنا خاص بندوں کا طریقہ ہے یہ بقراری
 سے سوائے اسکے کہ صبر کا درجہ کم ہو اور نقصان ہوا و کچھ فائدہ نہیں ہے
 یہاں کے حاضرین سے ہر کیا درد مندانہ تسلیم ہو چکا تھیں پھر تاکید
 لکھا معلوم کہ صبر اختیار کریں اور اُمید دار بنجائیں بخشش کرنیوالے کے
 رہنا چاہو مصیبت کے صبر پر اللہ بدلہ دے گا انتشار اللہ تعالیٰ والسلام خیر الختام

شانوے واں خط

ابتلا کرست سے گھبرانا نہ چاہئے آئندہ فضل خدا کا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عابز محمد ظہیر حسین بخدمت شریف جامع الفضائل مولوی
 عبد العزیز صاحب صدیقی انتشار اللہ تعالیٰ رکھے بعد السلام علیہم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

سلہ باظہار استخوان مستونہ و اتباع عمر بہت ہر چہ ارشاد فرمودہ بودند پیش آمد پس سے دیگر مہوں سال خدا کرامت فرمود ۱۲ من

واضح باد از تحریر ایشان اضطراب و انتشار مترفع بود و شکب
باید و زید ورنہ بحالت اضطراب و تدارک اعدا متعسر خواهد بود از
خدا خواستہ ام و بخیر ہم کہ اعدا دشما پامال و دوستان ایشان شاد
کام باشند ہمارہ گفتہ ام کہ از اقارب کا لعقارب باید گرفت
و اگر استخوانا چیزے دہند بخاند آناں باید رسا نید اصلا
تقریب نہ بخشد ورنہ خطا خواند یافت چنانچہ شد مرا اطمینان بخشد
شد کہ عبد العزیز عزیز است پس معیش چنین میگویم کہ دشمن خوار
و عبد العزیز عزیز و غالب خواهد ماند بہ پسران خویش و عار ساند
انشاء اللہ تعالیٰ از سفر پنجاب زود دردم ملی میرسم بالضرورت شریف
آرند چیزے خواہم گفت انشاء اللہ تعالیٰ والسلام خیر الختام

مکتوب نود و ہشتم

شوق خریداری کتب پارینہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

از عابد محمد نذیر حسین بخدمت گرامی مولوی محمد ہراتی ثم البہار
سلمہ ربہ بعد السلام علیکم واضح باد مرا ضرورت خرید کتب پارینہ
ہر وقت است عام از نیکو بعض رجال باشند یا اصول یا تاریخ
قوم اگر دستیاب شود رنگارنگ کہ چیزے زربینگی بخدمت آں
ہر بان فرستادہ آید والسلام خیر الختام

مکتوب نود و نہم

از حالات آں دیار سخت قلق است ترغیب اعانت مومنین

مومنین کثر ہم اللہ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

و برکاتہ کے واضح ہوئی تکی تحریر سے پریشانی و انتشار پامال گیا
صبر اختیار کرنا چاہیے ورنہ حالت اضطراب میں دشمن کا مقابلہ
کرنا دشوار ہوگا اللہ سے خواہشگار ہوا ہوں و ہوتا ہوں کہ آپ کے
دشمن بر باد و دوستان شاد کام رہیں برابر کہ چکا ہوں کہ اقارب
کا لعقارب سے علحدہ رہیں اگر حسن سلوک کرنا چاہیں ان کے
گھر میں بھی ہیں ہرگز خلا ملا نہ رکھیں ورنہ خطا پائیں گے چنانچہ ایسا
ہی ہوا مجھ کو طمانینت عطا ہوئی ہے کہ عبد العزیز عزیز ہے میں اسکے
معنی یوں کہتا ہوں کہ دشمن ذلیل ہے اور عبد العزیز اُس پر غالب
رہیں گے اپنے بچوں کو دعا کہیں سفر بخیر ہے انشاء اللہ تعالیٰ جلد مد ملی بخیر
ہوں ضرورت شریف لاؤں انشاء اللہ تعالیٰ کچھ بات کرونگا۔ والسلام خیر الختام

اتھانویں وال خط

پرانی کتابوں کی خریداری کا شوق

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

عابد محمد نذیر حسین بگرامی خدمت مولوی محمد ہراتی ثم البہار
اللہ سلامت رکھے بعد السلام علیکم واضح ہو پرانی کتابوں کی
ضرورت مجھے ہر وقت رہتی ہے عام اس سے کہ فن رجال یا اصول
یا تاریخ وغیرہ ہو اگر دستیاب ہو تو مطلع کریں کہ کچھ زربینگی
آپ کی خدمت میں ارسال کروں۔ والسلام خیر الختام

تشانویں وال خط

وہاں کے حالات قلق ہے مومنین موحیدین کی مدد

کیجئے۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

از محمد نذیر حسین بخدمت گرامی عزیر العالی حضرت مولانا محمد رفیع الرحمن سلمہ ربہ بعد السلام علیکم واضح یاد از نامہ گرامی حالات آل دیار و جوار و ریافت سخت فلقی و المہا رسید فی الواقع موحیدین علقہ صفت مستند مگر از تلقین و دعوت اسلامی در بچ کردن علوم ہمت خویش را پست نمودن است ہمارہ جہد باید کرد ع

شاید ہمیں ہفتہ برآورد پر وبال

یاس از شان محدثین کثر ہم اہل دیار از بسیار مستعد ہست از قلم و قدم و درم امداد ایشان نتوان کرد تا از گفتار مدد موحیدین کردن سرمایہ حسنات اخروی اندوختن است مرا کہ لب گوہر مستم از گفتار و رفتار و کردار ہر چہ میتوان شد در بچ نمی کشم ما شمار اللہ نوحان ہستند چند روز است کہ بے ریش و برکت دیدہ بودم پس در معاملہ مسجد معلومہ چرا ہمت می باز نہ نواح الہ آباد بنارس و کانپور بر وجود ایشان می نازد پس قصہ ہم چہ - یاد دارید کہ بایام حدائق سن می گفتند کہ بکار موحیدین جان خواہم داد حالا اینچہ کوتاہی است شاید کہ از مجالست فساق ربوہ خوار مدہانت پیدا شد مگر یقین نیست کہ عبد العزیز دہا بن باشند اینہمہ کہ نوشتہ ام بوفور جوش محبت و مشقت انشاؤنہ و پیرانہ نکاشتہ ام اگر بچہ عبد العزیز بیدل شود تا تبلیغ کتاب و سنت چہ سال انجام خواہد پذیرفت تحریر ایشان لاریب صحیح است کہ فی الواقع ہندوستان دارالامان است و در اشاعت اسلام مانع نیست در حجاز مزار جمعہ کہ در اشاعت دین است پناہ بخزا - بدعات را شیوہ کہ در ان ممالک یافتہ در ہندوستان عشرت غیر نیست غضب نیست کہ در لباس تاج و خوشنویس ہوں برادر و خوش میخورد و ہر کہ از اینجا جماعت موحیدین و محدثین میرود از ہندوستان خیر سے مہندہ بنس علماء حق را

از محمد نذیر حسین بخدمت گرامی عزیر العالی حضرت مولانا محمد رفیع الرحمن سلمہ ربہ بعد السلام علیکم واضح یاد از نامہ گرامی حالات آل دیار و جوار و ریافت سخت فلقی و المہا رسید فی الواقع موحیدین علقہ صفت مستند مگر از تلقین و دعوت اسلامی در بچ کردن علوم ہمت خویش را پست نمودن است ہمارہ جہد باید کرد ع

شاید ہمیں ہفتہ برآورد پر وبال

نامہ میدی محدثین کی شان سے (اللہ تعالیٰ انکی ترقی کرے) بہت زیادہ بعید ہے قلم و قدم و درم سے ان کی امداد نہ کر سکتے ہوں تو زبان سے موحیدین کی مدد کرنی سرمایہ نیکی آخرت کی حاصل کرنی ہے میں لب گوہر ہوں گفتار و رفتار و کردار سے جو کچھ کہ ہو سکتا ہے نہیں چھوکتا ہوں ما شاء اللہ آپ جلن ہیں تھوڑے دن ہوئے کہ بے ڈاڑھی ہو چکے تھے میں دیکھا مسجد معلومہ کے معاملہ میں کیوں آپ ہمت مار رہے ہیں اطراف الہ آباد بنارس و کانپور آپ کی ذات پر ناز کرتے ہیں تو یہ پست ہمتی کیسی - یاد ہوگا کہ زمانہ نو عمری میں کہتے تھے کہ موحیدین کے کام میں جان دوں گا اب یہ کیسی پست ہمتی ہے شاید شست برخاست سے فساق ربوہ خوار کی مدہانت پیدا ہوئی ہو مگر مجھے یقین نہیں ہے کہ عبد العزیز دہا بن ہو چکے کہ لکھا وہیں فوط محبت و شفقت استادانہ و پیرانہ کے باعث لکھا ہے اگر عبد العزیز جیسا آدمی بیدل تھا نہ تو اشاعت کتاب و سنت کی خدا کیونکر انجام پائے گی - آپ کی تحسیر بلا شک صحیح ہے کہ ہندوستان واقع میں دارالامان ہے اور اشاعت اسلام میں کوئی حکومت وقت مانع نہیں ہے جس قدر کہ اشاعت میں دین کے ممانعت ہے اللہ پناہ رکھے - کثرت بدعات کی جھڑپ و ماں پائی ہندوستان میں اسکا دوسرا حصہ بھی نہیں ہے غضب یہ ہے کہ دوستی و چگانگت کے پردہ میں اپنے بھائی کا خون بہاتے ہیں اور جو کوئی موحیدین و محدثین کی جماعت کا یہاں سے جاتا ہے

سخت مصیبت پیش می آید خوب گردید که بالفعل التواریف سفر حجاز
نمودند انشاء اللہ بعد چند سال بوقع مناسب قصد باید کرد و بار
فرض ازدوش خود باید انداخت در وطن آنجا چه اندیشیدہ اندمگز
این غم رنایا بجا تیکہ اطمینان نشود، سودے نخواهد بود ماں
گور پرستی و بدعت نوازی آرزو دارند از دارالامن کو چیدہ در پیچہ
اعداد خویش باید رفت ازین تحریر دعا اللہ تصور فرمایند کہ از
رفتن حرمین ثمریفین منع میکنم حاشا اللہ مقصودم این نیست بلکہ
وَعَا مِکُمْ اَللّٰهُمَّ اَرِزْ قِنِیْ لَهَادَ ؕ فِیْ مَبِیْلَکَ وَاجْعَلْ
مَوْتِیْ بِمَکَرِ رَسُوْلَکَ صَلَی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ورنہ دنیا
متضمن اجبار سنت و امارت بدعتہ روزانہ چیزے میگفتم حالانکہ
نزعہ دشمنان دین بود از خدا میخواستیم کہ مثل امام نبائی جان
ورا نجا دہم چہ کم کہ خاک ہندوستان و آب دہوا دہی مرا
نگذاشتہ - والسلام خیر الختام۔

مکتوب صدم

مکتوب صدم
بطلب جواب سوالات

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

از عاجز محمد نذیر حسین مطالعہ گرامی مولوی محمد سعید صاحب سلمہ
بالخیر و العافیت بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ واضح باد کہ
بفضلہ تعالیٰ در اینجا خیریت است و خیر و عافیت آن صاحب مطلوب
مشفقاً فرمایش و تکلیف دہ برائے تحریر جواب چند مسئلہ پیشتر
شدہ بودم لیکن آل صاحب برآں توجہ نکردند و انرا پس پشت انداختند
خیر آنچه گزشت بماضی پیوست اکنون اگر تحریر جوابات سوال مرسلہ

خبر کر رہے ہیں علماء حقانی کہ سخت مصیبت پیش آتی ہے ابھار کیا
کہ بالفعل آن سفر حجاز کا ملوثی کیا انشاء اللہ بعد دو ایک سال کے
موقع مناسب دیکھ کر قصد کرنا چاہئے اور بوجہ قرض کا اپنے کام
سے اتارنا چاہئے ماں کی اقامت میں کیا سوچا ہے مگر قصد
نہ کرنا رجب تک کہ اطمینان نہ ہو، مقید رہنا ہوگا ماں گور پرست
و بدعت نوازی آواز رکھتے ہیں کہ دارالامن سے کوچ کر کے اپنے
دشمن کے پیچہ میں جاویں اس تحریر سے دعا اللہ آپ خیال نکلیں
کہ جانے سے زیارت حرمین ثمریفین کی منع کرنا ہوں اندھی کو پاکی
ہے میرا دعا یہ نہیں ہے بلکہ دعا عین کرتا ہوں اَللّٰهُمَّ اَرِزْ قِنِیْ
لَهَادَ ؕ فِیْ مَبِیْلَکَ وَاجْعَلْ مَوْتِیْ بِمَکَرِ رَسُوْلَکَ
صَلَی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مکہ و منامیں احیاسنت و دفع بدعت کے بارے
میں میں روزانہ وعظ کرتا تھا حالانکہ دشمنان دین میں نزعہ میں تھا خدا سے چاہتا
کہ لہام نسائی کی مانند دال اپنی جان دولت لیکن افسوس کیا کر دی کہ ہندوستان
کے خاک پانی دہوانے دہی کی مجھے نہ چھوڑا و والسلام خیر الختام۔

سوال خط

سوالات کے جواب جلد بھیج دیجئے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

عاجز محمد نذیر حسین کی طرف سے گرامی مطالعہ میں مولوی محمد سعید
صاحب اللہ تعالیٰ خیر و عافیت سے رکھے بعد السلام علیکم کے واضح
ہو کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہاں خیریت ہے اور خیر و عافیت آپ کی
مطلوب ہے قبل اسکے کہ چند مسئلہ کے بار میں پیش تکلیف دی
تھی مگر آپ نے کوئی توجہ نہ کی اور اسکو پس پشت ڈال دیا خیر
جو کچھ گزری گزری اب اگر لکھنا جوابات سوال مرسلہ کا

مکن باشد تا خود تراز جوابات آن کامیاب سازند والا
سوال مرسلہ را واپس فرمایند و در تحریر جوابات سوالات
مذکور بسیار سے متاعبت و مشاجرت رفع دفع شود
ما بین متخاصمین مصاحبت و خواہ داد و اتعالی نشانہ روز بروز
آن صاحب را توفیق رفیق عطا فرماید کہ ارشاد حاجت رونے

مردان می شود زیادہ والسلام خیر الختام

مکتوب یکصد و یکم

بطلب جواب استفتا

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

از عاجز محمد نذیر حسین بمطالعہ گرامی مولوی محمد سعید صاحب السلام
سلمہ ربہ بالخیر بعد السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ واضح باد کہ قطعہ
استفتا بہ خدمت سانی فرستادہ می شود کہ از راہ ہر بانی
جواب مذلل بکتاب و سنت کردہ بہر خود ارسال خواہند نمود
ایں عاجز و پرنو لا کسلمند و بدعواس است لهذا از تحریر جوابات
مرسلہ معذور است ہر قدر کہ زور تر رقم پذیر شود عین لطف
و کرم باشد و بعد تحریر جوابات بصیفہ بیرنگ روانہ فرمائند
موجب اجر شود و السلام خیر الختام بہ میاں محمد ابراہیم
صاحب و ممتاز احمد صاحب گفتہ خواہند داد کہ انبہا سے
مرسلہ شمار سید ذائقہ علالت و کامرانی بخشید جزاکم اللہ تعالیٰ
خیر فی الدارین و سلام و نیاز مقبول باد -

مکتوب یکصد و دوم

طر در سالہ بدعت باید کرد

مکن ہوتا جلد جوابات سے اسکے مسرور کریں ورنہ سوال مرسلہ
واپس کریں کھنے میں جوابات اور سوالات مذکور کے بہت جھگڑا و قصہ
و قضا یا رفع دفع ہو گیا ہو گا اور درمیان متخاصمین کے صورت صلح
کی پیدا ہو گئی ہوگی اللہ تعالیٰ چلنا نہ ایک بہترین توفیق عطا فرمائے
کہ آپ حاجت روانی غرابا و سیکن لوگوں کی ہوتی ہے زیادہ

والسلام خیر الختام

ایک سو ایکواں خط

جواب استفتا بہ جدید

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

از عاجز محمد نذیر حسین بمطالعہ گرامی مولوی محمد سعید صاحب السلام
سلامت رکھے بعد السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ کے واضح ہو کہ
قطعہ استفتا بہ خدمت سانی میں بھیجا جاتا ہے ہر بانی کر کے جواب
مذلل کتاب و سنت بنویں و لکھ کر لکھ اپنی ہر کر کے روانہ کریں گے کہ کل یہ عاجز
کسلمند و بدعواس ہے اسلئے لکھنے سے معذور ہے جس قدر جلد لکھ
سکیں آپ کی ہر بانی و کرم ہو گا اور بعد لکھنے جواب کے صیفہ بیرنگ سے
روانہ کریں مجاہد عث اجر کا ہو گا۔ والسلام خیر الختام
میاں محمد ابراہیم صاحب و ممتاز احمد صاحب سے کہیں گے
کہ آپ کے نیچے ہوئے آم سوچئے اہل نے شیرینی و کامرانی
بخشی جزاکم اللہ تعالیٰ خیر فی الدارین۔ و سلام و نیاز
قبول ہو -

ایک سو دوواں خط

رسالہ بدعت کا رد کیجئے

از عاجز محمد نذیر حسین بمطالعہ گرامی مولوی محمد سعید صاحب سلمہ
تعالیٰ بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ واضح ہوا کہ رسالہ مطبوعہ
اہل بدعت فرستادہ میشود برائے رد کا حلقہ۔ دریں رسالہ
بمشورہ بعض عالم پانی پت (ملا میرٹھ) و پیر رام پور محرر
شدہ تقابل طبع درآمد کہ برائے خواص و عوام اہل بدعت نازل
اند بہر حال بالفعل دیگر کار بارگراشتہ کوشش بلیغ در رد
آں خواہند نمود کہ خود و شعب مبتدعین مرتفع شود ترصد کہ بزود
در رد آں توجہ با انجام خواہند رسانید بعد روانہ خواہند کرد
از دوسرہ ماہ در تب ہتلا ام دعا و شفا برائے من نمایند۔
مولوی سعید عبد العزیز صاحب حمدی رافضیت نیست چہ
کہ حسب فرمایش شدہ فقیر مباحث طویل بری نگارند ورنہ یاں
صاحب ضرورت تصدیق نمود و السلام خیر انجام۔ مرقومہ
۲۸ صفر از مقام دہلی روانہ نمودہ شد۔ مہر دی ۲۲ ستمبر

مکتوب یکصد سوم

مشورہ مقدمہ آلہ آباد

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

از عاجز محمد نذیر حسین بمطالعہ گرامی مولوی محمد سعید صاحب سلمہ
بالحیۃ والعافیت بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ واضح ہوا کہ نامہ
نامی و صحیفہ گرامی رسیدہ کا شرف مدعا گردیدہ و پیشتر از خط مولوی
تلطف حسین صاحب حال مقدمہ (معلومہ) بوضوح پیوستہ بود
چنانچہ مولوی تلطف حسین صاحب را بہتر از بھوئی بدو خواست نقل
میرٹھ اٹادہ روانہ کردہ برائے نقل گرفتن در روزہ ماہ رمضان
برگما شتم بفضلہ تعالیٰ نقل میرٹھ میرسد منصف کا حقدہ داد حق

ایک سو تین آل خط

آلہ آباد کے مقدمہ میں مشورہ دیا گیا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

از عاجز محمد نذیر حسین بمطالعہ مولوی محمد سعید صاحب سلمہ
خیر و عافیت کے ساتھ رکھے بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ واضح ہوا کہ خط آپکا
ملا مضامین سے آگاہ ہوا کہ قبل مولوی تلطف حسین صاحب کے خط
سے حال مقدمہ (معلومہ) کا معلوم ہوا تھا چنانچہ مولوی تلطف حسین
صاحب کی ہزاروں و بھوئی کر کے واسطے درخواست دستیابی
نقل میرٹھ اٹادہ باوجود روز سے ماہ رمضان کے روانہ کیا
آگیا خدا کے فضل سے نقل مقدمہ میرٹھ عنقریب موصول ہوگی

دادہ است و آنچه در نقل فیصلہ آں خرچ شد از حاجی احمد اللہ
 صاحب سلمہ رو بہ گرفتہ خواہد شد و نقل کاغذ مائے دہلی وغیرہ
 بمولوی عبد اللہ صاحب غازی پوری فرستادہ شد و نیز
 سبحانی صاحب ممدوح پیشتر روانہ کردہ شد از وہاں طلب
 نمایند مگر درین باب زبرد کار و لا عملگان کچھ ہی سہجہ و انتفا
 نمی کنند خصوصاً در جہر آہن و رفع یدین کہ از ہمہ ملان
 ہم مخالفت اند بہزار دشواری حاصل میشود و مقصد بنابر
 را از ہم ہمت شمارند خدا نخواستہ اگر در آئہ آباد
 سبتر نشدہ مخالفین اں دیا رو دہی ہمہ دلیر و مانع در مسائل
 مذکور خواہند بود و اگر جتو و گنگا پور واقعی منظور باشد تا
 نخواہ مولوی لطیف حسین جٹا پنجاہ روپیہ سوازد سفر بھتہ
 جمع نمایند کہ مشار الیہ را در امصار اں روانہ کنم چرا کہ مشار الیہ
 از سہر و چہار سال در مقدمہ دہلی و گورگانوال و نصیر آباد
 میرٹھ سرگردان می ماند و سعی و کوشش مقدمہ بنارس در آئہ آباد
 بچکر موا الیہ نشدن نمی تواند و بایں وعدہ کہ انچہ خرچ خواہند
 بگیرند قابل گفت و شنود نخواہد بود تا وقتیکہ تعین و تشخیص
 نخواہ اور موحدین مقرر نکنند و رفتن شان متعذر است
 و مولوی صاحب در مقدمات مرحومہ ہر جا جان بازی و سخن
 پردازی کردہ اند کہ از دیگران عشرتیں نخواہد بود و ہم نائنص من
 در مرحر کہ آئہ آباد بجزوے کسے دیگر بنظر نمی آمد جلد تر تدبیر کردہ
 زرفرا ہم آرتنا مشار الیہ را روانہ سازم و ما علیک لاکا
 البت لا غائبین ۛ و از جواب خط بعد مشورہ موحدین زدہ
 آگاہ سازند زیادہ والسلام خیر الختام ہم رمضان من مقام
 دہلی روانہ شد ۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

منصف نے کیا شیخی فیصلہ فرمایا ہے جو کچھ فیصلہ کی نقل میں خرچ
 ہو گا وہ حاجی احمد اللہ صاحب سے لیا جائے گا نقل کاغذات و دہلی
 وغیرہ مولوی عبد اللہ صاحب غازی پوری کے پاس روانہ کیا گیا اور
 حاجی صاحب ممدوح کے پاس قبل حافظ صاحب کے روانہ کیا گیا
 آپ اُن سے طلب کریں نقل نقولات میں زبرد کثیر درکار ہے ورنہ
 عملگان کچھ ہی کچھ توجہ نہیں کرتے ہیں خصوصاً آہن جہری و رفع یدین
 میں دیکھتے سنا کہ سارا مسلمان علمہ مخالفت میں ہر شکل سے حاصل
 ہوتا ہے اور بنارس کا مقدمہ اہم مشکلات سے معلوم کریں اگر آئہ آباد
 میں کامیابی ہوئی تو اُن کے مخالفین اور دہلی دے سب دلیر اور مانع
 مسائل مذکور سے ہونگے اگر جتو و گورگانوال واقعی منظور ہو۔
 تو نخواہ مولوی لطیف حسین کی مبلغ سپاس روپیہ علاوہ خرچ سفر بھتہ
 کے جمع کریں تاکہ مشار الیہ کو انجام میں اسکے روانہ کر دے کہ مقدمہ
 الیہ تین چار سال سے مقدمہ دہلی اور گورگانوال و نصیر آباد میرٹھ
 میں جیران پریشان رہے اور پیروی بنارس کے مقدمہ کی آئہ آباد
 میں سوائے ممدوح الیہ کے کوئی نہیں سکتا ہے اور اس وعدہ پر
 اٹکا جائے کہ جو کچھ خرچ چاہیں اس قابل گفت و شنید کے نہ ہو گا جب
 تک تعین نخواہ کی موحدین سے مقرر نہ کر ایں ان کا جائنا شکل جو
 مولوی صاحب ہر جگہ مقدمات مرحومہ میں کوشش جان توڑ سخن سازی
 عمل میں لائے ہیں کہ دوسرے شخص سے دسواں حصہ بھی نہ ہو گا۔
 میری رائے کے مطابق آئہ آباد کے معاملہ میں سوائے مولوی صاحب کے
 دوسرے شخص اس ہمت کا دکھائی نہیں دیتا جلد تدبیر کریں تاکہ روپیہ
 کریں تاکہ مولوی صاحب ممدوح کو روانہ کر دے مجھے صرف
 سمجھا دینا ہے خط کے جواب سے بعد اصلاح و مسورہ موحدین
 کے آگاہ کریں۔ زیادہ والسلام خیر الختام
 ۹ رمضان دہلی سے روانہ کیا گیا۔

مکتوب یکصد و چہارم

تغزیت بر خوردار عبد السلام نصیحت صبر و شکیب

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

از عابد محمد نذیر حسین بخدمت گرامی جامع الحسنات والکمالات
اعزى مولوى سيد عبد العزيز صمدى سلمه ربہ بالخیر والعافیت فی الدارين
بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ واضح باد کہ بدریافت خبر از حال
بر خوردار عبد السلام ر سپریشاں بر تیکہ بخرمن جمعیت ماہنگناں
اقتاد خدا یا روزی کس مباد کردگارم چہ شد نیست کہ عزیز دل
خود را تغزیت فی ولیم صدمہ جانگوار عبد الرشید نفرا موشیدہ بود
کہ این خبر جانظر ماہ رسید حق است کہ کسی از فرائع نامے خوردن
نماند پروردگار عبد العزیز را ہوارہ دعا از دیا و آل و مال دادہ ام
خواستنیہا ہم مستقبل شد کہ فداواں عز و جاہ یافت و اولاد ہم
عنایت شد مگر از ہفتندہ نفوس چار سپر ماندند خدا آں ہنگناں
را مستعان و محفوظ دارد۔ اسی عبد العزیز شایر یک و فرزند
ہستند از علم و فضل بہرہ دانی دارند خوب دانند کہ از جوع
و فرزع چیرے بر نمی خیزد صبر و شکیب شیرہ صالحین و اصلین
است و مالہ و نوحد جاہلین را می زید مستودہ

آئین اہل طریقہ است کہ بر علالت شکیبا شوند و اجرش از خدا گیرند
افسوس است کہ ارعلالت مرحوم اشارہ گا ہے نفروند شاید
کہ ہجوم تردد بران نیاد و کہ دعا گوے خوشتن را نوشتند
دنیا محالہ است از جیل و سے پر خند یابد بود یا خدا عداوت
از خدا بعتش بگریزند گا ہے صلوات عارفین بیدل نمیشوند بکہ صابر
بر لب خود حرفے نیارند ہر کہ سیم نامہ تھا دیدہ زار زار بگریست

ایک سو چارواں خط

تغزیت عبد السلام نصیحت صبر و شکیب

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

از عابد محمد نذیر حسین بگرامی خدمت جامع الحسنات والکمالات
میرے مفتخر مولوی سید عبد العزیز صمدی اللہ تعالیٰ دونں جان
میں خیر و عافیت سے رکھے بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہ
واضح ہو خبر انتقال منکر بر خوردار عبد السلام (صاحبزادہ آپکے
جی بچلی کی طرح دل کے کھلیان کی جھیت پر ہموگوں کے پڑی خدا کی تونہ
دکھائے اُسے میرے مولا کیا ہو نیوالا ہے کہ اپنے عزیز دل
کو ماتم پرسی کا خط لکھا ہوں کہ ابھی عبد الرشید کا صدمہ جان کو
گھلائیہ اللہ بھولا تھا کہ یہ خبر جاں سوز ملی سچ ہے کئی شخص
بے فکری سے روٹی نہیں کھاتے لے خدا عبد العزیز کو برابر باونی
مال و اولاد کی دعائیں دیتا رہوں جو ساری دعائیں قبول ہوئیں۔
کامل عزت و مرتبہ انہوں نے پایا اولاد بھی عنایت ہوئی مگر سترہ اولاد
میں چار لڑکے رہے لے خدا ان سب کو امن و امان میں رکھے لے
عبد العزیز تم دا تا د ہوشمند ہو اور علم و فضل سے کافی حصہ رکھتے
ہو آپ خوب معلوم کریں کہ آہ و زاری سے کچھ حاصل نہیں ہوتا
ہے صبر و تحمل طریقہ نیک بندوں کا ہے وادلا کرتا چاہلوں کو
سزاوار ہے عمدہ طریقہ اہل طریقت کا ہے کہ آفت نازلہ پر صابر
ہوتے ہیں اور خدا سے طالب اجر ہوتے ہیں افسوس کہ کبھی
مرحوم و مغفور کے علالت اپنے خیر تک نہ دی یا شاید کہ کثرت
ترددات نے آپ کو ہمت نہ دی ہوگی لیکن اس دعا کو لکھتے تو یہی دیا
ایک مکارہ عورت ہے اسکے چلے سر آپ نہتے رہیں اللہ والے

دن جو گویم اشکبار تلخ رداں شد مرا دلش دیدم مایم را جرحے بخشد
از انگشتی خفیه خورش و شستند هر چه میگوید بجا است الا از جانب ما
گویند که بجا است بیماری صدمه برداشتن سخت الیم است بقیه اولاد که
خدا بخشیده اورا بسیار تصور کرد انا لله وانا الیه ترجعون ہم
لحظہ و لمحہ وظیفہ خود نموده علاج خود کنند و زود باید کرد استعلاج در
دلی مناسب است این فقیر بوریائین صبح و شام برائے شما و بچگان
شما بہر دو میخواد ہر مجرم سلسلہ مجری از دلی۔ غریزہ چارہ انداز کہ فرستاد
بودند خوب بود از ماہر کے رہبر راے ما بویہ کافیت از دلی ہمال
ایشان را سزاے نیک دنا د باید کہ انویدار خویش زود مر انجملہ طمانند
والسلام خیر الختام۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مکتوب یکصد و پنجم

والسی استقام

بسم اللہ الرحمن الرحیم

از حاج محمد ندیر حسین بخیر مت گرامی غریزہ جانہامووی سید عبد العزیز صوفی
سلمہ ربہ بعد السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ ہویدا باو کہ قطعہ نامہ نامی صحیفہ
گرامی مع استقامت پر تو وصول افکندہ موضع مرام شد چنانچہ خواہش
نکا مشتمل روانہ میکنم مشرت بنظر سائی خواہ شد اہل انصاف ہر گز چون
و چراغی تو ان کرد از دلی سبحانہ و تعالیٰ در علم و عمر و آل و مال ایشان برکات
بخشاد۔ از دلی۔

مکتوب یکصد و ششم

رنگ مصیبت کیست پیرم را نہیں ہوئے ہیں بلکہ صابر ہو کر کوئی حرکت
چون و چرا کا زبان نہیں لائے جس کسی نے خط علم کو آپ کے دیکھا
زار زار رویا اور میں کیا بیان کروں آنسو تلخ جاری ہوئے اسکی سوزش نے میری
آنکھوں کو زخمی کر کر دیا اپنی اہلیہ کے کوائف سے جو کچھ تحریر کرتے ہو صبح
ہے میری طرف سے کہتے کہ بیماری کی حالت میں صدمہ اٹھانا سخت تکلیف
دہ ہے باقی اولاد کہ اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی ہیں انکو بہت سے بہت تصور
کرو اصابا قائلہ وانا الیہ ترجعون ہم وقت و مہر خط آپ روزانہ
اوہ جلد اپنا علاج کریں اور بہت جلد بغرض علاج دلی آنا مناسب ہے یہ فقیر بوریہ
تشنہ صبح و شام ہمارے واسطے اور ہمارے بچوں کی واسطے خواندن علاج ۲۸ مجرم سلسلہ
(زہلی)۔ اے غریزہ چارہ انداز کہ تھیں وہ پسند نہیں لیکن مجھ سے بگ لگے بلکہ
بویہ کافی ہو اللہ تعالیٰ انکو جزائے نیک مرحمت کرے گا لازم کہ اپنے دیدار سے جلد
مخطوط کریں گے والسلام خیر الختام۔

ایک سو پانچواں خط

فتویٰ بھیجا جاتا ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عاجز محمد ندیر حسین گرامی خدمت میں محبوب لوگوں کے مولوی سید عبد العزیز
صمدی سلمہ ربہ بعد السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ کے ظاہر ہو آپ کا خط مع
استقامت کے وصول ہو کر ہر رک مدعا ہوا چنانچہ جواب لکھ کر روانہ کرتا ہوں
نظر سائی سے گزرے گا صاحب انصاف دلی ہر گز چون و چرا نہیں
کر سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ علم و عمر و آل و مال میں ان کے برکت
عطا کرے۔ از دلی۔

ایک سو چھٹا خط

لا اَشْرَکَ لِلَّهِ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ اِنَّ اِلٰهَنَا مُسْلِمٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

از عاجز محمد نذیر حسین بگرازی خدمت سید عنایت حسین عظیم آبادی
سلمہ ربہ بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ واضح یادنامہ نامی رسید
فتویٰ میرسد کلیر یا احبیر یا کچھوچھ یا کن پور رہر جاکہ میلہ باشد
از روئے شمع بایام میلہ رفتن نباید چہ کہ تمام بدعات را مخزن است
تشریح در شرح علماء حق باید دیدہ والسلام خیر الختام

مکتوب یکصد و ہفتم

انکار از رنجش

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

از عاجز محمد نذیر حسین بخدمت شریف شفیق مومنین روضت مسلمین
مولوی محمد عبد الصاحب سلمہ ربہ بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ
واضح یادکہ نامہ نامی آن مصدر رینکامی رسیدہ کاشف مدعا گردید
مشفقاً ہم وخیال رنجش و ناخوشی از طرف شما پیرامون خاطر من گاہی
نگہ بستہ چہ جاکہ تذکرہ ناخوشی قصداً مبرورے دیگران بزیار
آید و نشر دے شود طالعلم ناہم خبر غلط محض رسانیدہ انصاف
ایں وسوسہ را بخاطر راہ ندمند زیرا کہ آثار دیانت و سعادت
بذات شما محلی و محلی است چگونہ نازیں صفات حمیدہ ناخوش شوم
عصہ یک ماہ متقاضی شد کہ در محفلہ شخصے ذکر کردہ کہ انچہ مولانا شاہ
عبد العزیز و تلامذہ را شدین مولانا مرحوم در بحث مآ اھل
بیہ لایخیرا للہ حرام نوشتہ اند مولوی صاحب (یعنی انصاف)
بر خلاف آن قائل حلت ہستند در جوابش گفتم کہ قول تو باور نمی کنم
کہ خلاف تفسیر وغیرہ مولوی صاحب (عبد اللہ) بکنند و اگر این امر

تین جا کسے سفر کرنا چاہیے اور کس سفر زیارت کرنا چاہیے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

عاجز محمد نذیر حسین گرازی خدمت میں سید عنایت حسین عظیم آبادی
السلامت رکھے بعد اسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کے واضح ہوا آپ کا
خط وصول ہوا فتویٰ مسل ہوا یادکہ کلیر یا احبیر یا کچھوچھ یا کن پور رہر
جگہ کہ میلہ ہوا ہوا را نہ میلہ میں وہاں ہرگز نہ جانا چاہیے کیونکہ جگہ مذکور ساری بدعات
کی مخزن ہے اسکی تشریح علماء حقانی کے شرح میں دیکھنا چاہیے والسلام خیر الختام

ایک سو ساتواں خط

رنجش سے انکار ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

از عاجز محمد نذیر حسین بخدمت شریف مہربان مومنین و کرم فرمائے
مسلمین مولوی محمد عبد الصاحب مولیٰ بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ
علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کے واضح ہوا خط آپ کا موصول ہو کر مظہر مدعا
ہوا اپنی طرف سے رنجش و ناخوشی کا ہم و گمان بھی کسب و ت میرے دل میں
نگزنا چہ جاکہ ناخوشی کا تذکرہ دوسرے کے سامنے زبان پر آئے اور شہر
ہو موقوف طالعلم نے محض غلط خبر آکھو پہنچائی آپ ایسے وسوسہ کو دل
میں جگہ نہ دیں کیونکہ آپکی ذات مجمع دیانت و حسنات ہے ایسے صفات
محمودہ سے کیونکہ ناراض ہوں زمانہ ایک ہمیشہ کا گزرا کہ ایک شخص نے ایک
محفل میں ذکر کیا کہ جو کچھ مولانا شاہ عبد العزیز اور مولانا کے ارشد
تلامذہ بحث میں مآ اھل بیہ لایخیرا للہ کے حرام لکھا ہے مولوی
صاحب (یعنی آپ) اسکے خلاف حلت کے قائل ہیں میں نے کہا کہ تمہارا
قول لائق قبول نہیں کیونکہ مجھے مولوی عبد اللہ صاحب سے ایسی امید
نہیں ہے کہ خلاف تفسیر کے کریں اور اگر یہ امر واقعی ہے تو چند روز

واقعی است در چند روز ہویدا خواهد بود بعد طہران البتہ موجب غلا
و شقاق در میان ما و مودی صاحب در مسئلہ مذکور خواہ بود حالانکہ
آن لغو قابل ساعت نیست والسلام خیر الختام۔

مکتوب یکصد و ششم

وعدہ عطا رسد حدیث مگر بعد امتحان

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

از عاجز محمد نذیر حسین بخیر دست سید اویں صاحب پشادری سلمہ
بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ واضح یاد کرد از تحریر جامع الحکات للنا
محمد عبد اللہ صاحب غزنوی کیفیت قابلیت و اہلیت ایشان دریافت
شدہ کمال ملاحظہ شد از بہر سند صحاح ستہ و تفسیر سفارش
بما رسید و قنیکہ خواستہ آمد بعد دریافت قابلیت و سوالات و جوابات
سند یافتن محال نیست بسم اللہ خانہ مرا خانہ خود تصور نمایند و حاضر
قناعت فرمایند۔ والسلام خیر الختام۔

تہنیتیتیتیتیت

میں طالع ہوا ہوگا بعد طہران البتہ باعث غلات میرے مودی
صاحب کے در میان باب مسئلہ مذکور کے ہوگا اسوقت تذکرہ
اسکا لغو قابل ساعت نہیں ہے والسلام خیر الختام۔

اکیسواٹھواں خط

آئیے سند و بیانیگی مگر امتحان لیا گیا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

از عاجز محمد نذیر حسین بخیر دست سید اویں صاحب پشادری اللہ
سلامت رکھے بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کے واضح ہو کہ تحریر
جامع الحکات ہو لہذا محمد عبد اللہ صاحب غزنوی کی معرفت آپ کی قابلیت
و اہلیت کمال معلوم کر کے بہت خوش ہوا واسطے سند صحاح ستہ
و تفسیر کی میرے پاس سفارش آئی ہے جو وقت چاہیں تشریف
لادیں بعد محاورم کرنے قابلیت و سوالات و جوابات کے حصول
مشکل نہیں ہے بسم اللہ میرے گھر کو اپنا گھر تصور کریں اور حاضر
قناعت فرمادیں۔ والسلام خیر الختام۔

مکتوب یکصد و نہم

در مقدمہ رفع یدین و تائین باجہرامہ ضرورت

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ از عاجز محمد نذیر حسین بمطالعہ گرامی شیخ رحیم بخش صاحب۔ بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ واضح ہو کہ مقدمہ
رفع یدین و تائین باجہرامہ عدالت آباد میں پیش ہے اور مخالفین جاہل کے معرور خرچ آمادہ و مستعد ہو رہے ہیں موصیین غریب و مسکین ہیں و ماں کی
فتحیابی تمام کی فتحیابی ہے خدا خواستہ و ماں ہار ہوئی تو تمام ہندوستان کی ہار ہوئی پھر کہیں جائے گفتگو اس مسئلہ میں نہیں ہو سکتی
اور زیادہ اس مسئلہ کا نہایت دشوار اور شرج مساجد سے ہو گا لہذا آپ کو لکھا جاتا ہے کہ مدد گاری موصیین و دین سید المسلمین کی حکم آیتہ
ذَعَا وَكُؤَا عَالِی الْأَرْوَاحِ وَالتَّقْوٰی ضروری ہے آپ جس طرح سے ہو سکے مدد گاری شروع فرمادیں کیونکہ بری عدالت ٹرا موہ نہ
جائے بکہ ہا کار و دشوار نیست بہر صورت بطور امداد خواہ بطور قرض اس مقدمہ میں آپ اور حلقہ موصیین اعانت کریں ہرگز دریغ نہ کریں
اور جلد تر کار فرمادیں۔ والسلام خیر الختام۔

بہر صورت بطور امداد خواہ بطور قرض اس مقدمہ میں آپ اور حلقہ موصیین اعانت کریں ہرگز دریغ نہ کریں

لہذا کہہ سکتے ہیں کہ حضرت رضی اللہ عنہ کی نیت و خیر و برکت نفوس یہ مقدمہ کا مایاب ہوا ہے کیونکہ آدھوں نے فخر جہت فرمایا مگر حضور نے اپنی حبیب خاص سے ایسے تحریر فرمایا اور دیکھا کہ حضور نے
حضور ہی کے خیال سے بلا فسیر دی کی بھی مولوی محمد عبد صاحب مولوی لطیف حسین صاحب رحیم بن مہر و دہر کا رہے اس مصارف ذالی اور نقصان تجارت کا ذرا بھی خیال نہ کیا

مکتوب یکصد و ہفتم

حرمت متعہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

از عاجز محمد نذیر حسین بگرای خدمت مولوی زین العابدین صاحب سلمہ یہ باشندہ رکعت مسجد بعد السلام علیکم واضح یاد نامہ نامی رسید فتویٰ حرمت متعہ مع رسالہ بسیط رسید سلف شہم ام ہرگز جواز نشکرده اند و حرمتش باکے نیاید کرد مر از رسالہ موفہ انصاحب اختلافی نیست فتویٰ مع رسالہ واپس است۔ دستخط علامہ علی دین و پنجاب بذیل و سے ثبت کنا نیدہ شد۔

والسلام خیر الختام

مکتوب یکصد و ہفتم

رسالہ رد بدعت خوب نوشتند

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

از عاجز محمد نذیر حسین بگرای خدمت گرامی جامع الفضائل و مجمع المحامد مولوی سید عبد العزیز صدیقی صاحب سلمہ رہ بہ بالخیر و العافیت فی الدارین بعد السلام علیکم واضح یاد کہ نگارش نامہ گرامی مع مسودہ رسالہ رد بدعت رسید از ایرادش مسرتکہ حاصل شد اندازہ تمام کرد ایراد بے ہمال از چشم زخم زمانہ آن عزیز دہا را معصون داراد فی الواقع بنظر ثانی او سے جہد سے مفرور نمودند و نقول را از ناخذ مطابقت دادند کہ باوجود انہماک خدمت لا ختم مستبعد و دعوات را چہیت فرمودند و یقالب طرز نوی کہ مختصرہ انصاحب است جملہ کتاب را آورده منتهی بحال ہما ندی ہذا خطبہ باب و تا بیکہ نوشتند از من نمی تواند بود چہ کہ از ہجوم علت معذورم و شغل

ایک سو و نساواں خط

متعہ جائز نہیں ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

از عاجز محمد نذیر حسین بگرای خدمت مولوی زین العابدین صاحب ملک مسجد کے رہنے والے اندہ سلامت رکھے بعد السلام علیکم کے واضح ہوا آپ کا خط پہنچا متعہ کے عدم جواز کا فتویٰ مع رسالہ پہنچا آگے بزرگ اللہ تعالیٰ ان پر رحم کرے انہوں نے ہرگز متعہ کو جائز نہیں کہا ہے اس کی حرمت میں شک و شبہ نہ کرنا چاہئے۔ آپ کے رسالہ سے مجھے اخلا نہیں ہے۔ فتویٰ مع رسالہ واپس کیا جاتا ہے۔ دستخط علامہ علی دین و پنجاب کردار سے گئے۔ والسلام خیر الختام

ایک سو گیارہواں خط

رسالہ رد بدعت خوب ہی لکھا ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

از عاجز محمد نذیر حسین بگرای خدمت جامع فضائل مولوی سید عبد العزیز صاحب صمدی اللہ تعالیٰ دونوں جہان میں خیر و عافیت سے رکھے بعد السلام علیکم کے واضح ہو کہ آپ کا خط مع مسودہ رسالہ رد بدعت پہنچا اسکے اعتراضات سے جو خوشی کہ حاصل ہوئی وہ بیان نہیں کر سکتا حق سبحانہ تعالیٰ آپ کو زمانہ کی برائیوں سے مامون و محفوظ رکھے فی الحقیقت اسکی نظر ثانی میں میں نے بہت کوشش کی اور منقول کہ اصل سے مطابق کیا حالانکہ کار لا حقہ کی مصروفیت سے بہت عیب تھا عبارت کو سوزوں دستکرم کر کے نئی طرز پر کہ آپ کا اختراع ہی ساری کتاب کو لا کر احسان میری جان پر رکھا علی ہذا خطبہ اس آب و تاب سے لکھا کہ مجھ سے ہو نہیں سکتا تھا کیونکہ ہجوم مرض سے

درس تدبیر ۵۲ طلبہ برآں فرید ست انشا اللہ تعالیٰ نذر
 بقالب طبع خواہد رسید ہدیہ اش خواہم فرستادہ شنیدہ
 باشند کہ اہل رام پور بدست درختے خویش نازان سستی
 گوید کہ جواب ورودے از غیر مقلدین نمی تواند شد الا اہل انشا
 نیک نمی دانند کہ آن نسخہ جواب کتاب من نیست خارج از بحث
 بسیار فضول امور و ششہ ضحاست رسالہ افزودہ است
 طوفان آساست مولوی سید احمد حسین سلمہ دہلوی و مولوی
 امیر حسن ہسولانی و دیگران چیزے نوشتند خوب نوشتند مسودہ
 دیگر میرسد مراضین فرصت است توجہ بلاحظہ اش نتوان شد
 لہذا العزیز براہ رشادت و سعادت با معان نظر و نگاہ غازی بند
 و بر غمت و سہل توجہ برگزاند از جن سقم را علی حدہ فرمایند و عبارت
 بدل بوجہ موجد درست نمودہ روحی بقالب انشا پردازی بردمند
 و عنوان خطبہ از اشعار عربیہ یا فارسی مولفہ خود آغاز فرمایند اگرچہ
 کار اہم است لیکن من پیرا بنوازند اگر فرصت نباشد رخصت
 یک ہفتہ حاصل نمودہ ہنگی توجہ بہتر مہم و تسخیر باید فرمودہ و مخالف
 معاندان و آن خواہد گفت و اگر کتب نباشد از من طلب باید کرد
 غرض کہ بہانہ میان نیاید العزیز کہ جوان ما اشارہ کنند و طبیعت
 و قوت دکا بہ تحریر جواب صرف کنند کہ حرفین نو سالہ از حملہ اش
 سر تراں بنبانید و مذاق و مزاج لطیفہ و بطرز انشا پردازی کہ
 خاصہ طبیعت شامست ضرور باشد ورنہ طعام بے نمک خواہد بود
 عزیز از طرز مستغنیانہ شام کجا نام کہ تالیف خود را با تمام نمیرسانند
 ہدیہ آباد

پہر کار یکہ بہت بستہ گردد اگر خارے بود گلستہ گردد
 و فیکہ ضابطہ من شمار خواہد رسانید اغلب کہ از مسند نخواہند
 جنبید مناسب کہ قوت و داعی بقدر مناسب بنق و مزاوت

من چند ہول و شعلہ درس و تدبیر سے ۵۲ طلبہ کا اسپیڈ صاف ہوا ہے
 انشا اللہ تعالیٰ خطبہ طبع ہونگی اہم ہدیہ آپکی پاس ارسال کر دوں گا۔
 سنا گیا ہے کہ صاحبان رام پور اپنی کتاب پر نگارن ہیں کہتے ہیں کہ
 تقلید شخصی کار و غیر تعلیم ہوگی ہونہیں سکتا ہے مگر صاحب انصاف اچھی طرح
 جانتے ہیں کہ وہ نسخہ میری کتاب کا جواب نہیں ہے بحث سے خارج ہے
 بہت باتیں فضول لکھ کر مجھ رسالہ کا زیادہ کیا ہے اسکا رد آسان ہے۔
 مولوی سید احمد حسن سلمہ دہلوی و مولوی امیر حسن ہسولانی اور دیگر
 صاحبان نے لکھا ہے اور اچھا لکھا ہے دوسرا مسودہ پوچھا ہے
 بوجہ عظیم الفرضی اچھی طرح دیکھ نہیں سکا آپ راہ سیار ہندی
 سے گری نظر سے دیکھیں اور کھرے کھونٹے پر غور کریں اور اچھے کو برے
 سے علیحدہ کریں اور عبارت کو وجہ موجد و دلیل سے درست کر کے لازمی
 پردازی کے قالب میں روح پھونکیں اور آغاز خطبہ اپنے اشعار و لہجہ
 عربی یا فارسی سے کریں اگرچہ کام مشکل ہے لیکن مجھ پر کو نوازیں
 اگر فرصت نہ ہو رخصت ایک ہفتہ کی لیکر ساری توجہ اسکی ترمیم و
 درستگی میں صرف کرنا چاہئے ورنہ مخالفین بہت کچھ باتیں بنائیں گے اور
 اگر کتابیں موجود نہ ہوں تو مجھ سے طلب کریں غرض کہ جلد و سہل درمیان نہیں
 آئے آپ ما اشارہ فرمادے ہیں روح طبیعت اور قوت فیکہ قوت کی لکھنیں
 جواب کے صرف کریں کہ نو سے سال کی عمر کا طاقت اس حملہ سے سر نہ ہلا سکے
 اور مذاق و خوش طبعی پاکیزہ و بطریق انشا پردازی کے کچھ خاصہ تہاری طبیعت
 کا ہے ضرور ہو ورنہ کھانا بدولت نمک کے ہوگا لے عزیز لا پوائی کا تہاری
 کہاں تک فیکہ روں کہ اپنی تالیف کو اختتام تک نہیں پہنچایا واضح ہو
 بہر کار یکہ بہت بستہ گردد اگر خارے بود گلستہ گردد
 جسوقت آپ سن پیری کو پہنچیں گے یقین ہے کہ مسند سے حرکت
 نہ کریں گے مناسب ہے کہ داعی مشق و مزاوت بند اہم کتب بینی
 دیکھنے تحریری جوابات و درس و تدبیر طلبہ کے کرتے رہیں کیا

تقریباً ۱۱۳۰ سال قبل از ہجرت قمریہ میں مولانا ابوالحسن علی بن ابی طالب نے ایک کتاب لکھی تھی جس کا نام "کتاب الغرر الحبیہ" تھا۔ یہ کتاب ان کے شاگردوں نے جمع کی تھی۔ اس کتاب میں ان کے علمی و اخلاقی مضامین جمع ہیں۔ اس کتاب کی کچھ کاپیاں اب بھی موجود ہیں۔

تقلید شخصی ائمہ اربعہ جہدین رحمہم اللہ ہم آہمین حضرت مہاتما جتہ الدینیہ کی محنت و کلام مبارک نقل ہے جسکا جواب حضرت علامہ امیر صاحبان نے شائع فرمایا ہے خصوصاً ثبوت تقلید میں
 ہدیہ آباد

بذریعہ کتب بینی و تحریر مجموعہ و درس تالیس طلبہ صرف ہو کر
باشند۔ چہ مالع پیش آمد کہ قریب دو ماہ سپری شد از دیار عراق
شیخ پیرا مسرور نگردد اگر صرفہ سفر نیست ہر نگارند کہ
فرستادہ آید مبالغہ کہ برائے طلبہ فرستادہ زند احسان
بر من فرمودند مبلغ صحتہ بحساب طعام طلبہ و عتہ ہر
خرید کتب و ادوم ہجر و پیہ زیر امانت مجموعہ و درست
والسلام خیر الختام مرقومہ ہ اشعبان سنہ ۱۲۸۵

مکتوب یکصد و دوازدہم

بتعزیت مولوی شیخ عبدالعزیز محدث رحیم بادی خلف
الرشید امیر الموحیدین و بن مسلمین حاجی شیخ احمد صاحب ریشم
رحیم آباد بسم اللہ الرحمن الرحیم

اے عزیز ترین بر تو قیوم و قیوم الذین یؤتوکم من فی الدنیا
و النجوع و نفص من الاموال و النفوس و النفات
و کثیر الضایرین الذین اذا اصابتہم مصیبتہ
قالوا اننا لله و اننا الیہ راجعون اولئک علیہم
حکوات من ترجیہ و ترجیہ و اولئک ہم المہتدون
غور یا معان نظر بایہ جزع و فزع نقاید لہاب رحمت الہی پول
مفتوح گردد مرحومان را نعمت ابتلا بلباس بلا پوشاند و اسباب
رافت و غایت سبحانی چو متعاشد شود ہر عہ زہر حوادث از مشرب
و ادیلا چشاند

طالب خلعت نعمت ہمہ باشند دے

دولت آن برد کہ تشریف بلایافتہ است

ترصد کہ آن مکرم برائے اہلیہ مرحومہ دعاے خیر فرماید کہ جانشین
جنت بریں گردد و از رحم الراحمین شمار اصاب و استقامت عطا

مالع پیش آیا کہ قریب دس ہفتہ کے ہو گا کہ اپنے دیدار سے شیخ
پیر کو مخطوطہ کیا اگر خیر چہ سفر نہیں آج آپ لکھیں کہ بھیجا جائے
روپیہ جو واسطے طلبہ کے بھیجا ہے وہ احسان مجھ عاجز پر کیا ہے۔
ابو مبلغ صحتہ روپیہ طلبہ کے کھانے کے حساب میں اور عتہ روپیہ
خریداری کتب میں دسے ہیں مبلغ پانچ سو پے امانت دار کے پاس
جمع ہیں۔ والسلام خیر الختام
مرقومہ ہ اشعبان سنہ ۱۲۸۵

ایک سو بارہواں خط

مولوی عبدالعزیز رحیم آبادی کی اہلیہ کی ماتم پرسی
بسم اللہ الرحمن الرحیم

اے عزیز صاحب تمیز کے فرمان والا شان الذین یؤتوکم من فی الدنیا
و النجوع و نفص من الاموال و النفوس و النفات
و کثیر الضایرین الذین اذا اصابتہم مصیبتہ
قالوا اننا لله و اننا الیہ راجعون اولئک علیہم
حکوات من ترجیہ و ترجیہ و اولئک ہم المہتدون
نظر سے کرنا چاہئے آہ وادیلا نہ کرنا چاہئے رحمت الہی کے دروازے
جب کھلے ہیں تو وہ صاحب رحم کہلاتے ہیں یعنی وہ رحم کئے گئے ملائکہ انکو
نعت و امتحان کے لباس میں بلا کے ان کو پہناتے ہیں اور اسباب مہربانی
و غایت باری کی حب شامل حال ہوتی ہے تو زہر حوادث زمانہ سے بچاتی و
ورنہ وہ بری طرح چمکاتی ہے

طالب خلعت نعمت ہمہ باشند دے

دولت آن برد کہ تشریف بلایافتہ است

امید کہ آپ واسطے اہلیہ مرحومہ کے دعا خیر فرماویں کہ جنت عالی کی مالک ہو

فریاد - والسلام خیر الختام

خدمت میں جناب حاجی صاحب و مولوی عبد الرحیم صاحب مولوی
محمد حسین صاحب و مولوی عبد الوہاب صاحب ہدیہ سلام د
نیاز مقبول باد باقی خیریت -

مکتوب یکھد سیر دم

بتعریف ذکار و تقویٰ سید عبد الحفیظ ثانی پسر عبد العزیز صدیقی

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

از عاجز محمد نذیر حسین بگرای خدمت جامع الحنات والفضائل مولوی
سید عبد العزیز صاحب صدیقی سلمہ ربہ بالخیر والعاقلین فی الدارین بوالسلام
علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ و مغفرتہ واضح باو کہ از چند اسبوع تحریر فرمایا تہ
بودم نگارانی خاطر حیرہ وستی کردہ بود و بروستی وزیر خاں مع بر خوردار
عبد الحفیظ ثانی (صاحبزادہ ایشان) رسیدہ خبر خیریت شمس
رسانیدہ خطی مغفودہ دست داد صاحبزادہ را بخیبت الحجتہ و نفیہ الحکم
یا فتم بالضر و یقین کردہ می آید کہ از محنت دماغی ما یا بحالت رسیدہ
از حفظ صحتش تغافل نورزند بیا و خرسدم از سیکہ عبد الحفیظ طبع
سلیم و جواد در دہنگام درس حدیث توجہ کامل میدارد علاوہ ان
طباع و دماغ پر ذکا است ما شاء اللہ و شخط یا فتم وزیر خاں گفتہ کہ
امروزہ حضرت شاہ شیخ نظام الدین قدس سرہ زیارتہ مستنون فیہ بود لکن در خدمت
دورہ نمودہ چہ کہ مشابہ طواف بیت اللہ اصمت و ہم مشہل مسجد اعظم
کمر و دعا مستنون کہ خدام این آستان گفتند ہمہ را جواب مسکت و کامر الانسان
داد ما شاء اللہ نور سعادت و رشادت بر ناصیہ مولی الیہ در شان
است و آثار صالحا رسالت نمایان - امید است کہ با امتحان کامیاب
خواہد شد اگر چہ توقف بظاہر است نہایت مسرت است کہ عبد الحفیظ
پیش ما ماندہ بود بجدی پسندد - والسلام خیر الختام

اللہ تعالیٰ آپ کو صبر و تحمل عطا فرمادے و السلام خیر الختام -

خدمت میں جناب حاجی صاحب مولوی عبد الرحیم صاحب و مولوی
محمد حسین صاحب مولوی عبد الوہاب صاحب ہدیہ سلام و نیاز قبول ہو
باقی خیریت ہے -

ایکسو تیر تہاں خط

مولوی عبد الحفیظ کی ذکا و تقویٰ و لاغری کا ذکر فرما کے خوف ظاہر
فرمایا ہے کہ ایسی مشقت منزل قوت و حیات ہے

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ از عاجز محمد نذیر حسین بگرای خدمت
جامع الحنات والفضائل مولوی سید عبد العزیز صاحب صدیقی بوالسلام
تعالیٰ دونوں جہان میں خیر و عافیت سے رکھے بود السلام علیکم ورحمۃ اللہ
وبرکاتہ کے واضح ہو کہ چند ہفتہ سے خط آپ کا پایا تھا سخت انتظار لاحق
حال تھا - کل سنی وزیر خاں مع بر خوردار عبد الحفیظ ثانی (صاحبزادہ
آپکے) نے اگر آپ کی خیریت کی خبر بشائی کمال خوشی حاصل ہوئی صاحبزادہ
کو لاغر و کمزور حیم میں پایا یقین کیا جاتا ہے کہ باعث محنت دماغی کے
ایسی حالت ہوئی ہے نگاہ داشت محنت سے بر خوردار و صوف کے
غافل نہ رہیں مجھے بہت خوشی ہے اس بات سے کہ عبد الحفیظ طبیعت
سلیم و جدت طبع رکھتا ہے درس حدیث کے وقت کامل توجہ رکھتا ہے
اسکے علاوہ طبع و دماغ پر ذکا ہے ما شاء اللہ خوش ہیں وزیر خاں نے
کہا کہ آج صاحبزادہ رؤفہ پر شیخ سلطان نظام الدین صاحب کے گئے تھے مگر وہ
روضہ کے گرد نہ پھرے کیونکہ مشابہ طولف بیت اللہ کے ہے اور
سرائے دعائے مستون مسجد نبویہ کی خادم درگاہ چٹاں جنیں کہنے لگے
مگر سب کو انہوں نے دندان شکن جواب دیا ما شاء اللہ علامت نبوی و بھائی کی
پیشانی و موی الیہ کے روشن و انارنگے صاحبین کی نمایاں امید ہو کہ امتحان کیا
کامیاب ہونگے اگر چہ ظاہر میں توقف ہو کمال خوشی کی بات ہے کہ عبد الحفیظ سیر
یاں رہنا پسند کرتے ہیں - والسلام خیر الختام

مکتوب یکصد چارم

در قریات پ سرخ مستولی است۔ و شرح ابودود خوب است
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

از عابد محمد زید حسین بخدمت جامع حنات و کمالات مولوی محمد حسن صاحب سلمہ رب بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ واضح باد کہ در اینجا از فضل آبی ہمہ وجہ شکایت آب و موانست اگرچہ در قریات تپ شرح مستولی است مدرسہ خوب گرم و جاریست شرح ابودود بنور دیدہ منی اواقع بندرت تمام اغلاق و معققات را کہ ہنگام از رہ مجبور بودند حل فرمودند خدا یار علم و علم و عراشائیں برکت د او و کتاب را تا تمام ہرگز نیامد داشت آغاز را تا تمام رسانیدن علومہ است و سپہ نگانی را شین کار سچو مسلک خرف است بخدمت برادران انصاحب سلام و شوق برسد

مکتوب یکصد پانزہم

بتغریت شیخ احمد الدین مولود مالک تعلقہ رحیم آباد مظفر پور
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

از عابد محمد زید حسین بگرامی خدمت والا مرتبت مولوی عبد الرحیم صاحب و مولوی عبد العزیز صاحب و مولوی عبد الوہاب صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ بالخیر والعاقت بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ واضح باد از حادثہ جانکا انتقال جنین صاحب زندہ دل فیض منزل محی سنت قانع بدست جمع آزادگان مرجع افتادہ گارگان دل مجاہد ہوا خواہ را بعد از دود و در وسط حیرت و اضطراب ساند و زہر عداوت غمناک گوناگون چشامیدہ سے جرعہ زہر عداوت جو شکر مینوشم : از کف ساقی گردون فلک مینائی گر قلم بر سر غمناہ دوراں آید : غول بدل آہ لب اشک ہرگز آید

ایک سو چودہواں خط

دیہات میں لال بخار ہے آئی شرح ابودود اچھی ہے
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

از عابد محمد زید حسین بخدمت میں جامع نیکی و کمالات مولوی محمد حسن صاحب اللہ سلامت رکھے بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کے واضح ہو کہ یہاں خدا کے فضل سے شکایت آب و موانکی نہیں ہے اگرچہ دیہاتوں میں لال بخار پھیلا ہوا ہے مدرسہ گرم و جاری ہے۔ شرح ابودود غور سے دیکھی واقع میں سارے اغلاق و شکلات کو کہ سب اس سے عبور تھے حل فرمائے لے خدا علم و عمر میں آپ کے برکت دے کتاب کو تا تمام ہرگز نہ رکھنا چاہئے ابتدا کو انتہا تک پہنچانا عالی ہوتی ہے اور تا تمام رکھنا کام ہر اے حوصلوں اور بیکاروں کا ہوش و خدمت میں مجاہدوں کے اپنے سلام و شوق پہنچاویں۔

ایک سو پندرہواں خط

جامی شیخ احمد اللہ صاحب کی تعزیت میں
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

از عابد محمد زید حسین بگرامی خدمت عالی مرتبت مولوی عبد الرحیم صاحب و مولوی عبد العزیز صاحب و مولوی عبد الوہاب صاحب اللہ تعالیٰ بالخیر والعاقت کہتا قدر رکھے بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کے واضح ہو جان گھٹانوالا حادثہ اعنی انتقال ایسے شخص زندہ دل کا جو نزول فیض کے مرکز تھے سنت کے زندہ کنیوالے بدعت کے مٹانوالے ضعیف کے پناہ دینے والے تھے اس واقعہ نے دوستوں کے دلوں کو بوجہ صدمہ غم میں مبتلا کر کے بھنور پریشانی میں ڈالا اور حادثہ غم کا زہر بلاذ اللہ چکھایا سے جرعہ زہر عداوت جو شکر مینوشم : از کف ساقی گردون فلک مینائی

جامی شیخ احمد اللہ صاحب کی تعزیت میں جامع نیکی و کمالات مولوی محمد حسن صاحب اللہ سلامت رکھے بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کے واضح ہو کہ یہاں خدا کے فضل سے شکایت آب و موانکی نہیں ہے اگرچہ دیہاتوں میں لال بخار پھیلا ہوا ہے مدرسہ گرم و جاری ہے۔ شرح ابودود غور سے دیکھی واقع میں سارے اغلاق و شکلات کو کہ سب اس سے عبور تھے حل فرمائے لے خدا علم و عمر میں آپ کے برکت دے کتاب کو تا تمام ہرگز نہ رکھنا چاہئے ابتدا کو انتہا تک پہنچانا عالی ہوتی ہے اور تا تمام رکھنا کام ہر اے حوصلوں اور بیکاروں کا ہوش و خدمت میں مجاہدوں کے اپنے سلام و شوق پہنچاویں۔

جامی شیخ احمد اللہ صاحب کی تعزیت میں جامع نیکی و کمالات مولوی محمد حسن صاحب اللہ سلامت رکھے بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کے واضح ہو کہ یہاں خدا کے فضل سے شکایت آب و موانکی نہیں ہے اگرچہ دیہاتوں میں لال بخار پھیلا ہوا ہے مدرسہ گرم و جاری ہے۔ شرح ابودود غور سے دیکھی واقع میں سارے اغلاق و شکلات کو کہ سب اس سے عبور تھے حل فرمائے لے خدا علم و عمر میں آپ کے برکت دے کتاب کو تا تمام ہرگز نہ رکھنا چاہئے ابتدا کو انتہا تک پہنچانا عالی ہوتی ہے اور تا تمام رکھنا کام ہر اے حوصلوں اور بیکاروں کا ہوش و خدمت میں مجاہدوں کے اپنے سلام و شوق پہنچاویں۔

افسوس صد افسوس - ع ہر گزہ بخاطر گزرد انکم زداں بگزرد
لیکن در عالم مجبوری کہ ہمہ را ذائقہ موت چشیدنی است بجز وظیفہ
وَاَقْبِلْهُ وَاَقْبِلْهُ تَرَاجَعُونَ ۛ چارہ نیست سہ

نہ قضا بود کہ با ہم رویم ۛ میرسد آنوقت کہ ما ہم رویم
اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهُ وَاَدْخِلْهُ جَنَّۃَ الْاَوْفِدٰوٰسِ اَمِیْنِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ
دریں صورت آن صاحبان برکت نشان مع دیگر وابستگان بصبر و تکیہ

گردانید و دام برائے آنجناب مغفور و مرحوم دعائے مغفرت و رحمت
فرزید نماز جنازہ با سوز و گداز ادا کریم و ادرام الرحمن قبول کند
ع دعا از من اجلیت از خدا یاد ۛ زیادہ والسلام خیر الختام

مکتوب یکصد شانزدہم

مشرست از اشاعت سنت

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

از عاجز محمد نذیر حسین بطلانہ گرامی مولوی صاحب جامع الحکات والکلمات
مولوی محمد سعید صاحب سلمہ ربہ بالخیر والعافیت فی الدارین بعد السلام علیکم
ورحمتہ اللہ وبرکاتہ واضح باد کہ بفضلہ تعالیٰ درینجا خیریت است وعافیت
آن محب بحضرت صمدیت خواہاں می باشد و شوق لقا سے شاماتوق
طوق است ع دل من داند و من دانم و داند دل من ۛ

و بظاہر رسم اجنام روزگار بکار نمی برم زیرا کہ از طرف شما مطمن و مسرور
خاطرم کہ احانت و اشاعت سنت منیر مطابق مضمون فیض مشحون
کَلَّا یَخْفَوْنَ کَوْمًا لَا یَخْفٰوْنَ لَیْسَ بِیْکُمْ مِیْدَارٌ ع

ۛ ما از تو بر خود بیم و تواضع عمر بر غری ۛ

چہ کم تنہائی من بین مست کہ نزد من عاجز اقامت گزین باشند لیکن از خورد
نوش روزانہ قاصرم او سبب الاسباب سیبے سازو کہ مہاجرت صوریہ
مبدل نشود ع کہ یار سے بر خورد از وصل یار سے ۛ و در آنجا

گر کم بر سر غمنا ممدان آید ۛ خون بدل آہ لب اشک بگراں آید
افسوس صد افسوس ع ہر گزہ بخاطر گزرد انکم زداں بگزرد ۛ
لیکن عالم مجبوری میں سب کو موت کا ذائقہ چکنا ہے سوا کے وظیفہ انا للہ
وَاَقْبِلْهُ تَرَاجَعُونَ ۛ چارہ نہیں ہے سہ

نہ قضا بود کہ با ہم رویم ۛ میرسد آنوقت کہ ما ہم رویم
لے اللہ ان کو بخش اور رحمت الفردوس میں داخل کر ایسے موقع
پر آپ سب صاحب مع دوسرے متعلقین کے صبر و تحمل اختیار کریں اور واسطے
مرحوم و مغفور کے دعا مغفرت کی کریں اخلاص سے نماز جنازہ کی ادا کی اللہ تعالیٰ
قبول فرماوے ع دعا از من اجابت از خدا یاد ۛ زیادہ والسلام خیر الختام

ایک سو و پلوٹھواں خط

اشاعت سنت سے مشرت ہونی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

از عاجز محمد نذیر حسین بطلانہ گرامی مولوی صاحب جامع نیکی و کمالات
مولوی محمد سعید صاحب اللہ تعالیٰ دلول جہاں میں خیر وعافیت کیساتھ
رکھے بعد السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ کے واضح ہو خدا کے فضل سے
یہاں خیریت ہے اور آپکی خیر وعافیت کا خواہاں رہتا ہے واضح ہو کہ آپکی
ملکات کا اشتیاق راہ تہمیر بیان سے ہے ع

ۛ دل من داند و من دانم و داند دل من ۛ

ظاہر انبار زمانہ کا طریقہ درسم نہیں برتا ہوں کیونکہ آپکی طرف سے
مطمن و خوش ہوں کہ مدد اور اشاعت میں سنت بزرگ کے بموجب مضمون
پر فیض کَلَّا یَخْفَوْنَ کَوْمًا لَا یَخْفٰوْنَ لَیْسَ بِیْکُمْ مِیْدَارٌ ع
ما از تو بر خود بیم و تواضع عمر بر غری ۛ تنہا میری ہی ہے کہ مجھ عاجز کے
پاس اقامت اختیار کریں لیکن آپ کے اخراجات یومیہ سے قاصر
ہوں اسباب پیدا کرنے والا کوئی سبب پیدا کر دے کہ ظاہری جہاں

قیام شہام مفید اطہار سنت و اسکات بدعتین است و دیگر
کے ارطالان حدیث (بحر ناموری) اشاعت دین بالائے
طاق میدارد و جملہ آلاء یختص بوجہ من یتقوا بنام
نامی شام ختم ازلی گردیدہ زیادہ اعانت دین و فین رفیق قیادرب
العباد دعا از من اجابت از خدا باد بخد مت گرامی حکیم
محمود صاحب و مولوی محمد ابراہیم صاحب و مولوی محمد ادریس صاحب
سبحان اللہ تعالیٰ سلام و نیاز مر اسانہ قولہ قبل الصبحانی
تخلیل ای نفیس و ذو حفرۃ قال احمد الصبیحانی طیب کا
احسنی قول احمد - وقال دوم نرا ندہ است نزد من ہیں معنی
متعین است واللہ اعلم بالصواب و صبحانی نوعی از خراب مدینہ
منورہ - و انصاحب معنی این عبارت از شرح ابن قیم وغیرہ بواسطہ
مولوی رفیع الدین صاحب دریافت کنند و بددیافت بن نیز افادہ
بخشدین لطف و کرم باشد و نیز بعض مردم فاعل قال ابو داؤد و
فاعل دوم اجماست و قبل بالعکس و من این مشکوکات را باور
نہی کنم زیادہ والسلام من مقام دہی روانہ نمودہ شد ہمدی ۲۶ راج
بر لقاؤد ہمدی ۲۰ راج

مکتوب یکصد و ہفتم

ہوا خواہ خود یا بد تصویرید

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

از محمد نذیر حسین بخد مت گرامی مولوی محمد سعید صاحب بعد السلام علیکم و
رحمتہ اللہ واضح باد کہ تحریر ایشان رسید سر و قدم انظر رضا مینش
مترشح است کہ از من فقیر سو ظن دارند و معاذ اللہ مرا ہوا خواہ
باید تصویرید و گاہے پیرامول خیالات و اہم نرد ہر مسلم را برائے دیگرے
خیر سگال باید اندیشید من کہ لب گوشتم از کسے اسادت ظن نہی دادم

معدوم موع کہ یاربے بر خود از وصل یاربے : دال بھی آپکا
قیام اطہار سنت و بدعت کے مٹانے کے واسطے مفید ہے دوسرے
صاحب جعز الحدیث، رسوائے ناموری کے اشاعت دین کو بالائے
طاق رکھتے ہیں اور جملہ آلاء یختص بوجہ من یتقوا کے
نام نامی کے ساقہ مہر کی گئی زیادہ دین کی اعانت کی توفیق قیادرب
سے رب العباد کے دعا از من اجابت از خدا باد : گرامی حد
ہیں حکیم غلام صاحب و مولوی محمد ابراہیم صاحب و مولوی محمد ادریس صاحب
اور تعالیٰ سلامت رکھے میرا سلام نیاز پہنچا دیں قول ابو داؤد کا کہا گیا
صبحانی کجور نفیس اور خوش ذائقہ ہے کہا احمد نے صبحانی کجور پاکیزہ ہے
احمد کے قول کا میں مفہوم نہیں جانتا اور دوسرا قال نرا ندہ ہے میرے
نزدیک ہی معنی ثابت ہیں واللہ اعلم بالصواب اور صبحانی مدینہ منورہ
اقسام خرام سے ایک قسم ہے اور آپ اس عبارت کے معنی شرح ابن قیم وغیرہ
سے بددیافت مولوی رفیع الدین صاحب کے معلوم کریں اور بددیافت کے مجھ کو بھی
آگاہ کریں عین مہربانی ہوگی اور بعض شخص کے نزدیک فاعل قال کا ابو داؤد اور
کا احمدی اور ان کے خلاف بھی کہا گیا ہیں ان مشکوک پر بھروسہ نہیں کرنا چاہیے
والسلام دہلی سے روانہ کیا گیا ہمدی ۲۰ راج آدرارہ کی ہمدی تقسیم ۲۶ راج

ایک سو و شتر سو خط

بچھے اپنا ہی خواہ جائے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

محمد نذیر حسین بخد مت گرامی مولوی محمد سعید صاحب بعد السلام علیکم
و رحمتہ اللہ واضح ہو آپ کا خط ملا خوشی ہوئی طرز تحریر سے مفہوم ہوتا
ہے کہ فقیر کی جانب آپ سو ظنی رکھتے ہیں (اللہ پناہ دے) مجھ کو اپنا
ہی خواہ ہمیشہ تصور کریں اور کبھی خیالات و اہم کے پاس نہ جائیں ہر
مسلمان کو دوسرے کے واسطے خیر خواہ خیال کرنا چاہئے میں بن کنارہ

غیر ممکن است کہ از آن صاحب ہدایان باقیم نمی دہم کہ اس دوسرے
از کہ آموختند حالانکہ پیش من ماندہ بود کردہ اندو طریقہ بندہ بخوبی
دیدہ اند ماں ضرور مکرور خاطر دارم کہ با ہم مناقشہ پیدا نشود لہذا
احباب و شاگردان و معتقدان نمودار نصیحت میکنم کہ طریق انوت
با ہم نگریزند ولی نموده باشند - والسلام خیر الختام -

مکتوب یکصد و بیستم

شکریہ - از خدمت کتاب و سنت قصر بہت نمیکم

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

از محمد نذیر حسین بمطالعہ گرامی مولوی ابوالحسن علیہ السلام علیکم ورحمۃ
اللہ وارضی بآو کہ بہ سحری من پیر صد سالہ نمودند عمرت در از یاد و احمد
شد علی احسانہ ایام زندگی خود بسری برم تمبہ دارم کہ تا روز مرگ
از خدمت کتاب و سنت مرا حوائی نباشد برادران دین بدانند کہ
گرام کہ از خدمت این فقیر پوریا نشین قصر بہت نمی کنند منی آرد
وایں است از خزانہ غیب مر البیاد میرسد شمارا تکلیف
نہاید کرد چہ کہ کثرت آں برائے ایشان وبال است و معاش قلیل
ایتمہ کہ فرستادہ اید در مصارف ضروریہ باید آورد خدا یا شمارا توفیق
رفیق خیر دادر - والسلام خیر الختام

مکتوب یکصد و نوزدهم

رسیدانبہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

از حاج محمد نذیر حسین بمطالعہ گرامی جامع احسانات و الکالات مولوی عبدالحق
صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ واضح باد کہ
دو صد انہ نفیس بہند و لہر سلمہ سانی رسید موجب احسان بے

گرم کہ من کی آرد سے ہدائی ہیں رکھتا ہوں غیر ممکن ہو کہ آپ ہدایان ہوں
میں نہیں سمجھتا کہ اس قسم کا خیال کہاں سے کیا حالانکہ میرے پاس رکھتا ہوں
طریقہ ایسی طرح دیکھا ہوں ضرور تلاش دینی رکھتا ہوں کہ آپ میں ہم رنگی پیدا
نہو اسلئے اپنے احباب و شاگردوں و معتقدوں کو نصیحت کرتا ہوں کہ طریقہ
بھائی بندی کا آپس میں نگاہ رکھیں - والسلام خیر الختام -

ایک سو اٹھارہواں خط

شکریہ دریافت خیریت منی آرد واپس خدمت کتاب و سنت میں
قصر بہت نیست بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

حاج محمد نذیر حسین بمطالعہ گرامی مولوی ابوالحسن علیہ السلام علیکم ورحمۃ
اللہ کے واضح ہو کہ آپ نے مجھ پیر صد سالہ کی خیریت دریافت کی آپ کی عمر
در از یاد - اللہ کا شکر ہے کہ زندگی کے دن پورے کر رہا ہوں آندو رکھتا ہوں
کدام مرگ تک خدمت سے کتاب و سنت کے محوری ہوں دینی برادران کا
شکر گزار ہوں کہ اس فقیر پوریا نشین کی خدمت سے ہمت گوتاہ نہیں کرتے
ہیں منی آرد واپس ہے مجھ کو خزانہ غیب سے بہت پہنچتا ہے آپ کو
تکلیف کرنا چاہئے کیونکہ معیشت قلیل ہے جو کچھ کہ اپنے بھیجا ہے ضروری اخراجات
میں اپنے لا دیں اللہ تعالیٰ آپ کو نیکی کی توفیق عنایت فرمادے -

والسلام خیر الختام

ایک سو انیسواں خط

آم پہونچے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

از حاج محمد نذیر حسین بمطالعہ گرامی جامع نیکی و کمالات مولوی عبدالحق صاحب
سلامت رکھے اللہ تعالیٰ بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کے واضح ہو کہ
بہترین آم آپ کے بھیجے ہوئے پہنچے باعث احسان و مسرت کا ہو اللہ

تعالیٰ بلکہ دسے بدلہ وافر اور تیز نازگی و خوشی عنایت کرے اور آپ کی
سچی کوبول کرے ح۔ ماز تو بر خوریم تو از عمر بر خوری
آئندہ برکت و دولت سے گھر آباد ہو مدرسے رب العالمین کی
زیادہ و السلام خیر الختام مولوی عبدالوہاب و مولوی محمود صاحب
اور دوسرے صاحبزادگان کو ہدیہ سلام و نیازی میری
طرف سے پہنچا دیں۔ یہ لفافہ ۴۰۰ روپے کو دہی سے
روانہ ہوا۔ اور ڈاکخانہ در بھنگہ ۷۰ روپے کی ہرگی ہے
۱۹۰۰ء

ایک سو بیسواں خط

کیسی سفارش میں گو بر جلال جانور کا جلا سکتے ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

از عاجز محمد نذیر حسین بگرای خدمت مجمع فضائل و برکات مولوی محمد علی
صاحب الاسلامت رکھے بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کے درج
ہو اس خط کا لہجہ نوالہ آوی بہت بزرگ سخی دل ہے انکی املا آپ
اغراض نفرا دیں کیونکہ حاجت مندوں کا کام کر دینا نیکی کا ذخیرہ جمع کرنا
ہے۔ بارے میں گو بر ماکول اللہ کے اپنے سوال بھیجا تھا شہید عبدالعزیز
صمدی کے پاس بھیجا گیا ہمسکا جواب دی ہے کہ بندہ فقیر کی تحقیقات
کے موافق موصوف الیہ نے لکھا تھا اس کے چلنے و جلانے
سے کوئی اندیشہ نہ کرنا چاہیے۔ سارے نماز یان مسجد کو
میر اسلام سنون پہنچا دیں و السلام خیر الختام۔

ایک سو اکیسواں خط

اسناد حدیث خزیمہ وضع الیدین علی الصدروضعیف حدیث
تحت السنۃ کی ضرورت ہو لکھیے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

بایں و فرحت فراوان گروید سحر آجکے اللہ سحر آؤ موقوف
و لکھ سحر نصیرۃ و شہورۃ و کان سغیرکم
مَشْکُوراً ع۔ ماز تو بر خوریم تو از عمر بر خوری
آئندہ خاتہ برکت و شہادت آباد رب العباد و زیادہ و السلام خیر
الختام مولوی عبدالوہاب و مولوی محمود صاحب و دیگر صاحبزادگان
ہدیہ سلام و نیازی من موصول و مقبول باد۔ بر لفافہ تیار خ تحریر
۴۰۰ روپے مقام دہی روانہ شد، مرقوم سنت و مہر ڈاکخانہ در بھنگہ
۷۰ روپے کی ہرگی ہے ۱۹۰۰ء منش زدہ است

مکتوب یکصد و بیستم

سفارش احدی مسقرین ماکول اللہ جانور یا بد سوز آئند

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

از عاجز محمد نذیر حسین بخدمت گرامی مجمع فضائل و برکات مولوی محمد
ابراہیم سلمہ رب بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ واضح یاد حال
رقیمہ ہوا ہمسار دم بزرگ کریم النفس است آزاد دقش پہلو
جہی نفرا بند چہ کہ کامستمدان ہر آوردن ذخیرہ صنائت اندوختن
است آنکہ در باب مسقرین ماکول اللہ تحریر فرستادہ
بودند۔ بنزد سید عبدالعزیز صمدی مرسل شد جوابش ہانست
کہ حسب تحقیقات رہندہ فقیر، موصوف الیہ نوشتہ بودند از
سوفن و سوزائیدن و سے با کے نباید کرد بہم نمازیان مسجد
سلام سنون ما برسانند و السلام خیر الختام۔

مکتوب یکصد و بیست و یکم

اسناد حدیث وضع الیدین علی الصدروضعیف تحت السنۃ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

از عاجز محمد حسین بطلانہ گرامی مولوی محمد سعید صاحب سلمہ رب
 بالجہر بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ واضح باو کہ قبل ازیں قلم استغنا
 ضروری بہت خط برا سے تحریر جواب فرستادہ بودم اعلیٰ کی نظر
 سہی گذشتہ کاشف مدعا، بودہ باشد حجتہ مندرجہ بات سوالات
 مرسلہ بر خود تکلیف گزارہ کردہ نظم آوردہ ارسال دارند و دیگر ضروری
 ایست کہ اسناد حدیث خرمہ و باب وضع یدین علی الصدق و حدیث
 تحت الشہ از کتب معتبرہ ارشاد گردد خود نقل کنائیدہ جلد روانہ
 فرمائید و درینولا اسناد آل کر نزد من بود کہوا غلط مطبوعہ
 دستیاب نمیشود اہذا مکلف خدمت سہی شدہ ام بہر کیف زرد
 ترا بالارغ نمایند عین لطف کرم یا مستد زیادہ والسلام خیر الختام
 مرقومہ ۲۸ روز جمعہ منقہام دہلی۔ ہر ڈاکخانہ بنام ۳۴ جولائی

عاجز محمد حسین بطلانہ گرامی مولوی محمد سعید صاحب سلمہ رب
 خیر کے ساتھ رکھے بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ واضح ہو کہ اسکے
 پہلے ایک استغنا ضروری اندلغافہ کے جواب لکھنے کی غرض سے بھیجا تھا
 غالباً نظر گرامی سے گذر کر حقیقت پر مطلع کیا ہو بسوالات مرسلہ کا جواب
 بنظر ثواب اپنے پر تکلیف گزار کر کے لکھ کر بھیجیں۔ دوسری ضروری بات
 یہ ہے کہ سند حدیث خدمیہ کی سند پر ماتھ باندھنے کا اور سند حدیث
 تحت سرو کی معتبر کتابوں سے نقل کر کے جلد روانہ کریں۔ سند دونوں
 حدیثوں کی میرے پاس موجود تھیں وہ کاغذات میں لکھ کر بھیجی ہے اسکے
 تکلیف دہ ہوں کہ جلد روانہ کریں عین دہرمانی ہوگی۔ زیادہ
 والسلام خیر الختام مرقومہ ۲۸ روز جمعہ روانہ
 منقہام دہلی ہر ڈاکخانہ بنام ۳۴ جولائی

مکتوب یکصد و بیستم

بہدایت رفع فساد باہمی مولوی محمد حسین صاحب بالوائی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ از عاجز محمد حسین بطلانہ گرامی مولوی محمد سعید صاحب سلمہ رب
 رحمۃ اللہ وبرکاتہ واضح باو یہ عاجز آپ کی خدمت حدیث نبوی سے ازیں مشکوٰۃ نہایت مسرور ہو کر عمر سعادت میں فہرست کی دعا
 کرتا ہے۔ مناظرہ مرشد آباد کا نتیجہ معلوم نہیں کیا ہوا فی الجملہ تردد و انتظار ہے۔ ان دونوں معلوم ہوا ہے کہ آپ نے مضمون اقسام
 ملازمست مندرجہ اشاعت السنۃ جلد دوم کا جواب لکھا ہے اور ایک رسالہ منسوب بہ مولوی عبد الجبار صاحب غزنوی امرتسری کا اس بارہ میں
 میرے پاس پہنچا امید کہ آپ اپنی عبارت عدم حوازمع دلائل و ضیاعائتہ الملکۃ الاسلامیہ کے منصفانہ رائے تحریر فرمائیں مولوی
 محمد حسین صاحب نے کچھ آپ کی نسبت دریں خصوص لکھا ہوا آئندہ کہیں تو بقول تعالیٰ اِنْفَعُ بِاللّٰہِ حَیْ اَسْمَعُ الخ امراض فرائیں
 آپ کے نزدیک اسکے جواب کی اشد ضرورت ہوئی۔ تاہم اس عاجز کی خاطر سد باب فتنہ و فساد کی غرض سے یکجہ سے توقف کریں اور دوسری
 دوسری تحریر کا انتظار فرمائیں آپ خوب جانتے ہیں کہ عفو و اصلاح تحمل و صبطار کی قرآن و حدیث میں کثرت تائید اور اس کے عامل پر کیا
 بشارت ہے۔ ان راہ و قنول مباحث و خادہ جنگیں میں متدین و فحول علماء کا مشغول ہونا افادہ عام اور اشاعت توحید و نصرت سنت
 ہے (جو اہم و مقدم ہے) خلل انداز اور عوام اہل اسلام کے عقائد و اعمال کیلئے نہایت منہر ہے۔ اور مخالفین و مخالفین را قضا و اور غوغا

کرمیوں کو موقع مانگ آتا ہے اور ان کو فرصت مل جاتی ہے۔ چونکہ آپ نے ایک عہدہ کام کے انصرام کا گریباں اپنے ذمہ لیا ہے اور اپنی ذات و صفات کو اس میں وقف کر دیا ہے بطریق اولیٰ خارج از محبت باتوں سے علیحدہ و کسور ہونا چاہیے۔ وباللہ التوفیق۔ المرقوم

سید محمد نذیر حسین (۱۲۸۱)

۲۸ جمادی الثانی ۱۲۸۱ھ شنبہ روز شنبہ از دہلی

ایک سو پانسیواں خط فتوے واپس بھیجا جاتا ہے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

عاجز محمد نذیر حسین مولوی محمد سعید صاحب سلمہ ربہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ واضح ہو کہ تمہارا خط ملا۔ کاشف حال ہوا تمہارے کہنے کے بموجب اپنی اردو سے حضرات کی ہر س کرا کے (فتویٰ) روانہ کیا جاتا ہے باقی شہر بھر کے بدعتی علماء ہمارے اور تمہارے مخالفت میں وہ بھلا اپنی ہر س کس طرح ثابت کریں گے یہ چند ہر س علماء مسافرن صاحبان استعداد کی ہیں۔ خدا تم کو جزائے خیر دے اور اجبار سنت کی توفیق عطا فرمائے۔ باقی حال بعد میں لکھوں گا۔ والسلام خیر الختام۔ حاضرین میں سے سید محمد عبد السلام کی طرف سے السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ قبول ہو۔ مرقومہ ۲۸ رذی الحجہ از دہلی ۲۸ اگست ۱۲۸۱ھ

ایک سو پانسیواں خط

توکل ضرور چاہتے ہو مگر وجہ طلب طیب لازم ہے
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

عاجز محمد نذیر حسین مولوی عبد الجبار صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کے بعد واضح ہو کہ بلا پس و پیش دینیوں

مکتوب یکصد و پانسیواں فتویٰ مطلوبہ واپس است

از عاجز بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ محمد نذیر حسین بخیریت گرای مولوی محمد سعید صاحب سلمہ ربہ بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ واضح ہو کہ نامہ نامی مع فتویٰ رسید کاشف مدعا گردید حسب ارقام شریف ساقی ہر خود و ہر دیگر کتابیدہ روانہ کردہ میشود و مولیان شہر ہمہ بدعتی و مخالفت مانڈا اند۔ چگونہ ہوا ہر خود و نواہند نمود این چند ہوا ہر مسافرن فی استعداد ثبت بود میر و جزاکم اللہ تعالیٰ در کار خیر و اجرائے سنت مستعد و چالاک اند باقی حال از عقب خواہم نوشت۔ زیادہ والسلام خیر الختام۔ از حاضر الوقت سید محمد عبد السلام۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ قبول باد۔ مرقومہ ۲۸ رذی الحجہ من مقام دہلی روانہ نموده شد۔ ہر ڈاکخانہ بنارس۔ ۲۸ اگست ۱۲۸۱ھ

مکتوب یکصد و پانسیواں

توکل شان صابر است الا طلب و طیب لازم است
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

از عاجز محمد نذیر حسین بخیریت شریف مولوی عبد الجبار صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ بعد السلام علیکم واضح باز نگاہ پر سے وصول

دک کہ برائے زخارف دنیوی ہے پس پیش نمودن نتیجہ دے
 یافتہ باشد اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ متوکلات را
 ہمیں بس است کہ ہرچہ از وجہ طیب قلیل یا کثیر بدست آید
 بخیر و بد ہدف خیرہ کردن نمایان رشمیہ در باب فقر نیست
 انچہ بتقدیر است خواہ رسید الی اللہ و اجملاو الطلپ را پیش
 نہادہ خاطر باید نمود مثل بیکاراں و بدست و پایاں نہایدشت
 و نہ مال طیب را با مسراف و مصارف فصول باید آورد و اسیران
 و معتقدان بتفاضل سزاوی تحصیل ارادہ تحصیل نباید کرد
 دورہ سالانہ چہ سود بلکہ گرانہی خاطر ارادہندان است بعیت
 بطرز مسنون می گیرم مگر از بعیت کنندگان بیکہ ضرور کہ انرا
 اہل تصوف و علمای حق و چہ ناجائز گفتہ اند، گرفتار نمی پسندم
 اَللّٰہُمَّ احْفَظْنَا مِنْہَا مناسب است کہ بتدریس درس
 مزینین کو شند و از مال مشتبه لقمہ نغزند دیدہ باشند کہ مولوی
 سید عبد العزیز صمدی در لباس تو انگری حیات خود بقفرتی گذرانند
 مگر دیانت خود برباد نمی کنند اگرچہ ملازم نصاراے است مگر
 امر شرعی بے کم و کاست بجا آوردہ حق المستحقین می رسانند
 حال مرزا نصیر الدین بتر است اورا در تحصیلداری خامیست کہ
 بر قلب وے و بر سماعت وے ہرے زودہ و بر بصارت او غفلت
 آمدہ۔ گاہ گاہ می آید گفتیم کہ اعمال صالح ہموارہ باید کرد و از کموت
 و چاہی پوسی متملقانہ حاصل نیست برائے ایشان بسفارش
 مناسب بجا آئے مختلف نوشتہ ام وقت حصول جواب
 بنما خواہم بگذاشت۔ والسلام خیر انجام۔

بیت بیت بیت بیت

مکتوب بصدیق چہام
 ۱۲۳۵

و دولت کی طلب ہیں البیکار و در دھوپ کی جواسک پھل پالا
 اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ حضرت متوکلات کے
 لئے یہی زیار ہے کہ حلال طریقہ سے کم یا زیادہ جو کچھ میرا آئے
 اسے خود بھی کھائے اوروں کو بھی کھلائے۔ جمع کرنا در باب فقر
 کی شان کجالت ہے جو کچھ تقدیر میں لکھا ہے رہر صورت،
 ملیگا اللہ اجملاو الطلپ کو مد نظر رکھ کر کوشش کرنی
 چاہئے۔ نکھوٹوں کی تاجہ پاؤں توڑ کر نہ بیٹھ رہنا چاہئے
 اور نہ حلال مال کو فصول خرچی میں ضائع کرے۔

مردیوں اور معتقدوں سے زبردستی کچھ وصول نہ کرنا چاہئے
 اس سے کچھ فائدہ نہیں ہوتا بلکہ مردوں کے لئے وہ نفرت کا باعث
 بن جاتا ہے۔ میں سنت نبوی کے طریقہ پر بیت کرتا ہوں مگر بعیت
 کر نیالوں سے دھوکہ بازوں کی طرح رخص کو اہل تصوف و علما۔
 حلقی ناجائز کہتے ہیں، کچھ نہیں لینا اَللّٰہُمَّ احْفَظْنَا مِنْہَا
 مناسب کہ علماء درس و تدریس میں کوشش کریں اور مشتبه مال سے ضرور
 پرہیز کریں دیکھا ہوگا کہ مولوی سید عبد العزیز صمدی نے ملازمت کی غیبت
 سے اپنی ساری زندگی فقیر کی طرح گزار رہے ہیں مگر اپنی دیانت
 پر حریف نہیں آئے دیا اگرچہ انگریزوں کے ملازم ہیں باوجود اسکے اور شرعی
 بے کم و کاست ادا کرتے ہیں اور مستحقین کو ان کا حق ادا کرتے ہیں مرزا
 نصیر الدین کا برا حال تو تحصیلداری کا اسکو ایسا لنتہ چڑھا کہ اسکے دل
 کان پر ہر لگائی ہو اور آنکھوں پر اس کے غفلت کا پردہ پر گیا جو کبھی کبھی آتا
 ہے تو میں کہتا ہوں کہ ہمیشہ اعمال صالحہ کرنے چاہئیں خوشامد و آمد سے
 کچھ فائدہ نہیں میں نے اس لئے مختلف جگہ خطوط لکھے ہیں جو اب آئے پر تم
 کو لکھوں گا۔ والسلام خیر انجام

۱۲۳۵
 ایک سو سو سو اٹھ

شکریہ رسید

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

از عاجز محمد نذیر حسین بھالہ مولوی صاحب علی مرتبت والا
مناقب مولوی عبد الرحیم صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ السلام علیکم ورحمۃ
اللہ وبرکاتہ واضح ہوا کہ مبلغ بست روپیہ مبلغ سالی بزرگ بینی
آورد وصول شدہ بقبض درآمد جبراً کما لا یلزم فی الجبراء
موجوداً وکان سغیہکم مشکوراً
بہ ما از تو بر خوریم تو از عمر بر خوری
زیادہ خانہ حشمت و عزت آباد مستدام باد برب العبادہ
والسلام خیر انجام ۱۲ اردی الحجہ روز چار شنبہ اردی رودانہ
شد ہمہ خورد و کلال ہدیہ سلام و نیاز برسانند
مہر و آگاہ در بھنگہ ۹۸ مری ۹۸ عیسوی

روپیہ پہونچی

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

عاجز محمد نذیر حسین علی مرتبت والا مناقب مولوی عبد الرحیم صاحب
سلمہ اللہ تعالیٰ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کے واضح ہوا کہ تمہارا
ہدیہ مبلغ بیس روپے بذریعہ منی آرڈر وصول پائے خدا تم بہت
کچھ جزائے خیر عطا فرمائے اور تمہاری سہی مشکور ہو۔
بہ ما از تو بر خوریم تو از عمر بر خوری
زیادہ یہ کہ خداوند رب العباد تمہارا گھر عزت و حشمت
سے شاد و آباد رکھے۔ والسلام خیر انجام۔
سب چھوٹوں بڑوں کو ہدیہ سلام و نیاز پہونچے
مہر و آگاہ در بھنگہ ۹۸ مری ۹۸ عیسوی

ایک سو پچاسواں خط

خط پہونچا مگر ایک لطیفہ عجیب

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ خدمت شریف جامع الحسنات والفضائل عزیز العلامہ صدیقی سلمہ ربہ بالخیر والعافیہ فی الدارین السلام
علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کے واضح ہوا کہ منی آرڈر دوسو روپے کا پہونچا۔ رسید پہونچکی۔ خدا تعالیٰ تمہاری بڑی عمر کرے اور دشمن
تمہارا ہمیشہ پامال رہے اور تمہاری اولاد اور عقیقہ خوش رہے یہ روپیہ میری دوا و علاج کیلئے بھیجا ہے کیا میری دوا میں چھپن کتنے
ہوئے تھے اور ہم ہوئے۔ اول تمہیں علاج سے بھاگتا ہوں آپ خوب جانتے ہیں۔ ددم اب فقیر کو جلا کر کیا کر کے کیا چھوڑے کو پٹارے میں
بیکر کے لئے رکھنے کا تو قصد نہیں ہے میں تو پا برکاب ہوں اچھا تم کو فائدہ المرام اور کامراں رکھے آپنی خاطر سے کہ جلد تم خفا
ہو جاتے ہو چند آنے والی قیمت عطار کے پاس بھیج دی ہے اور باتی دا پس کرتا ہوں کیونکہ آپ نے نہایت تاکید سے لکھا تھا

لہ جناب مولوی عبد الرحیم صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ السلام خیر انجام ۱۲ اردی الحجہ روز چار شنبہ اردی رودانہ شد ہمہ خورد و کلال ہدیہ سلام و نیاز برسانند مہر و آگاہ در بھنگہ ۹۸ مری ۹۸ عیسوی

کہ دوایں آپ نہ لگائیں تو ہمارا روپیہ پھیر دیا جائے میں نے مٹی آرڈر تو نہیں لکرایا مگر آپ کی خدمت میں وہ روپیہ پہنچا دیا گیا ہے جس کی آسان سبیل یہ ہوئی کہ مفلس غریب طالبان علم کے لئے اس ادارے سے کتابیں اور سروری کے کپڑے ان کیلئے خریدے گئے اور جو کچھ روپیہ مجھ سے انہی طالبان علم کے حساب میں سے باورچی کو دیا گیا ہے۔ اور اس روپے کے پہنچ جانے کا ذمہ دار خدا کے تعالٰیٰ ہے جس نے تم کو دیا۔ وہی تم کو جزائے خیر عطا فرمائے گا۔ ح۔ ما از تو بر خودیم تو از عمر بر خوری۔ کپڑا پہنچ گئے اسکا عامہ و کرتہ دیا جائے بنالئے گئے ہیں۔ بلکہ جمعہ کے روز پہن بھی لکڑ۔ اور بعد نماز جمعہ تمہارے لئے دعا مانگی کہ خداوند امیر عزیز عبد الغفر کا ہر اے رہے اور بچوں کو دعا اور عقیقہ کو بھی میری طرف سے دعائے خاص پہنچا دینا۔ جبکہ روپیہ آپ نے اپنے نام سے بھیجا ہے۔ والسلام۔ مہر لفظہ کر جان ۷ نومبر ۱۸۸۹ء۔

۱۲۶
ایک سو پچیسواں خط
دہلی چھوڑنا اور جانا پسند نہیں
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

عاجز محمد تاج حسین بگڑی خدمت مولوی محمد پشاور سیلہ
بعد السلام علیکم کے معلوم ہو کہ خدا کے فضل سے دونوں طرف خیریت
ہے مجھ کو جو جناب نے اشاعت قرآن و حدیث کی سلسلے لکھا ہے تو
دہلی سے روانگی میں سخت مشکلات ہیں اور پشاور پہنچنا اور اپنی
جگہ بود و باش اختیار کرنا محال و دشوار ہے۔ جامع کلمات مولانا قاضی
طلا محمد صاحب نے بار بار اصرار کیا کہ بلا دہلی میں سلسلہ درس
جاری کروں مگر نہ ہو سکا۔ ح۔ از ضعف بہر جا کہ نشستم وطن شدہ
کجا دیار شرفی کجا حضرت دہلی بعد المشرقین ہے۔ اور اسی نشر و
اشاعت دین کے لئے اہل دہلی نے بھی میرا خیر مقدم کیا ہے اور وہ
مدد و معاونت مدرسہ کی طلباء کیلئے فرماتے رہے ہیں لہذا یہاں سے میرا
پشاور کوچ کر جانا بہت مشکل ہے۔ والسلام خیر اختتام۔
اردہی ۴ شعبان المکرم ۱۲۸۶ھ بمطابق ۱۸۸۹ء

۱۲۷
ایک سو ستائیسواں خط

۱۲۷
مکتوب یکصد و ست و شصتم
بزرگ دہلی اقامت دیار غری پسند نیست
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

از عاجز محمد تاج حسین بگڑی خدمت مولوی سید محمد پشاور سیلہ
رہ۔ السلام علیکم ہویدا کہ بفضلہ جانین بخیریت مستند۔ مگر کہ
باصور و بشر و سنت فرمودہ انداز نقل و حرکت دہلی رخصت و مرج و
جرح می افتد پشاور رسیدن و ماند بود و دیار غری بہر بہر محال
است و دشوار جامع کلمات و عین الانسان مولانا قاضی طلا
محمد صاحب متواتر مرآت کلیت دادہ اند کہ بیلا دہلی درین جاری
کنم مگر۔ ح۔ از ضعف بہر جا کہ نشستم وطن شدہ
کجا دیار شرفی کجا حضرت دہلی بعد المشرقین است ہمیں
خدمت کتاب و سنت مرا رسانیدن دہلیاں مرا خیر مقدم کرد
از اعانت و نصرت نوازش فرمودند پس ازینجا پشاور کو چین جہ
نیقل است۔ والسلام خیر انجام از دہلی
۴ شعبان المکرم ۱۲۸۶ھ بمطابق ۱۸۸۹ء

مکتوب یکصد و ست و شصتم

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

از عاجز محمد نذیر حسین بمطالعہ مولوی صاحب جامع الحنات و الکمالات مولوی عبد الرحیم صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ واضح یاد کہ مبلغ بست روپیہ کہ از راہ محبت دیرینہ فرستادہ بودند در گرائی بمنزلہ بست اشرافی کہ شد جزا کما اللہ خیراً موفوراً وَ کَانَ سَعْدُکُمْ مَشْکُوراً ع ۛ ما از تو بر خوریم تو از عمر بر خوری ۛ زیادہ و السلام خیر الختام ہمہ خورد و کلاں سلام من برسد۔ بلفادہ ۳۰ ربیع الثانی منقہام دہلی دہر ڈاکخانہ تاج پور در بھگلہ۔

۳۰ نومبر ۱۲۸۸ھ
مکتوب یکصد و بیست و ہشت

تہنیت کامیابی مقدمہ۔ رسیدند

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

از عاجز محمد نذیر حسین بمطالعہ گرائی مولوی صاحب جامع الحنات و الکمالات مولوی عبد الرحیم صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ واضح یاد بفضلہ در بیجا خورد و کلاں خیریت اند و مژدہ صحت و مند رستی مزاج مبارک آل صاحب مع متعلقان خواستہ می باشد الحمد للہ نامہ نامی بفرستہ خیمای مقدمہ مرحومہ عدالت و ابلاغ بست روپیہ مرسلہ وقت گرائی رسیدہ کاشف مدعا گردیدہ مبالغہ مبذولہ وصول شد جزا کما اللہ خیراً موفوراً وَ کَانَ سَعْدُکُمْ مَشْکُوراً ع ۛ ما از تو بر خوریم تو از عمر بر خوری ۛ ترصد کہ گاہ گاہ یا فرما یا شد زیادہ و السلام خیر الختام

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

عاجز محمد نذیر حسین۔ جامع الحنات و الکمالات مولوی عبد الرحیم صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ۔ بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کے واضح ہو کہ مبلغ بیس روپے جو کہ محبت قدیمی کی وجہ سے ارسال فرمائے ہیں وہ میرے نزدیک بیس اشرفیوں کی طرح ہیں وصول پائے۔ خدا آپ کو بہت کچھ جزائے خیر عطا فرمائے اور آپ کی سعی مشکور فرمائے ع ۛ

ۛ ما از تو بر خوریم تو از عمر بر خوری ۛ

و السلام خیر الختام۔ جملہ خورد و کلاں کو سلام پہنچے

۳۰ ربیع الثانی اردہلی

۱۲۸۸ھ
ایک سو اٹھاسی سو خط

مقدمہ کی کامیابی کی خوشی۔ روپیہ کی رسید

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

عاجز محمد نذیر حسین بمطالعہ گرائی جامع الحنات و الکمالات مولوی عبد الرحیم صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کے واضح ہو کہ یہاں پر سب چھوٹے بڑے اچھی طرح ہیں اور آنجناب کی صحت و عافیت مع متعلقین نیک چاہتے ہیں۔ الحمد للہ کہ گرائی نامہ آیا مقدمہ کی فتمیابی کی خوشی ہوئی۔ نیز مبلغ بیس روپے وصول پائے کو پڑھا حال معلوم ہوا خدا آپ کو بہت کچھ جزائے خیر عطا فرمائے اور آپ کی سعی مشکور فرمائے ع ۛ ما از تو بر خوریم تو از عمر بر خوری ۛ مجھے امید ہے کہ کبھی کبھی یاد کرتے رہا کریں گے۔ و السلام خیر الختام مولوی عبد الوہاب صاحب و مولوی محمود و میاں محمد

مولوی محمد عبداللہ صاحب مولوی محمد و میاں محمد و حافظ احمد
صاحبان سلام و نیاز من موصول و مقبول بادرباب العباد
مہر ڈاکخانہ تاجپور درجہ ۲۵ اکتوبر ۱۸۹۸ء

مکتوب یکصد و سبست و ہم

در تحقیق صوفیہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

از عاجز محمد نذیر حسین بخد مت گرامی مولوی سید عبدالرشید
بادلی صاحب - سلمہ ربہ بعد السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ واضح
ہو کہ نامہ نامی نامزد فقیر کردہ اندر رسید باورک مضامینش
انتشار جیکہ یافتہ پایانی نیست آنکہ در باب چگونگی اصل
منعشوش - قلب - خالص - مژورہ - و صادق - فقر -
صوفیہ پر سیدہ اندر شرحش بسا دراز است از آنچه در
ہم ممکن است مینگارم - و اینہم منشئ و مروجہ
خاندان حضرت حکیم الامتہ شاہ ولی اللہ محدث و حضرات
مجددیہ رحمہم اللہ است و از تالیفات انہا استفادہ شدہ ام
نویسید امید کہ سلف صلوات اللہ علیہم و آلہم و انواران را فقراری
گفتند ہم در زمرہ اش عالم و عابد و اعلیٰ شد عقب سے
نام صوفیہ و فقرار پیدا شد و نام صوفیہ باعتبار لباس نسبت
کردہ شد و این صحیح است و بعضی منسوب بہ صفوۃ الفقہا
و صفوۃ الصفا و بر خے صوفیہ بن ادبن طاعہ نسبت کردہ اند کہ
قبیلہ مشہور بہ ریاضت و عبادت (در عرب) بود و نیز بنو
باشند و گروہ نسبت بہ اہل صفہ فرمودہ و جماعت بطریق
صفار و قند و انہوہ نہ صفوۃ منسوب ساختند ہم دیگران

و حافظ احمد صاحبان کو میرا سلام و نیاز پہنچے۔

مہر ڈاکخانہ تاجپور درجہ ۲۵

اکتوبر ۱۸۹۸ء

ایک سو انتیسواں خط

صوفیہ کی تحقیق میں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

عاجز محمد نذیر حسین بخد مت گرامی مولوی سید عبدالرشید صاحب
سلمہ ربہ السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ کے بعد واضح ہو کہ فقیر کے نام
کا نامہ نامی وصول ہوا۔ ان مضامین کے سمجھنے میں مجھ کو اتنی بصیرت
حاصل ہے جس کی کچھ انتہا نہیں کیونکہ آپ نے پوچھا ہے کہ منعشوش
قلب و خالص مژورہ و صادق فقر و صوفیہ کے نزدیک کیا اصل ہے
ان کی شرح تو بہت طولانی ہے مگر جو کچھ میرے ذہن میں ہے
حوالہ قلم کرتا ہوں اور یہ سب حضرت حکیم الامتہ شاہ ولی اللہ
محدث دہلوی اور حضرات مجددیہ رحمہم اللہ تعالیٰ کے خاندان
میں مروج ہے اور میں نے انہی بزرگوں کی کتابوں سے استفادہ کیا
ہے واضح ہو کہ سلف صاحبین جس کو قرار کئے تھے وہ بھی ان کے
زمرہ عالم دعا بدیں داخل ہوتا تھا۔ بعد ازاں صوفیہ و فقرار کا نام
عالم وجود میں آیا اور صوفیہ کا نام لباس کی وجہ سے پیدا ہوا اور
یہی صحیح ہے اور بعض حضرات اسکو صفوۃ الفقہا و صفوۃ الصفا
سے اور بعض صوفیہ بن ادبن طاعہ کی طرف منسوب کرتے ہیں یہ قبیلہ
عرب بھریں عبادت و ریاضت میں مشہور تھا اور اب بھی ہے۔
اور ایک جماعت اہل صفہ کی طرف نسبت دیتی ہے اور ایک گروہ
صفا کی طرف اور ایک بڑی تعداد صفوۃ کی طرف منسوب کرتی ہے

گفتہ اند کہ در بارگاہ خداوندی بصفت مقدم نسبت است اگر
 این ہمہ اقوال ضعیف است چرا کہ یہ تسلیم توجہات بالاصفی
 یا صفوی یا صفی باید گفت (دند صوفی) واضح باو کہ دریں
 روز با جماعت فقہار اہل سلوک (راہم نام صوفی پیدا شد
 کہ اس حرف جدید است (ادریں امر اختلاف است کہ آیا درود
 افضل کیست کہ برے (طلاق صوفی کردہ اند یا لفظ فقیر غلامندہ
 اید ہم دریں اختلاف یافتہ ام کہ آیا غنی شاکر اعلیٰ است یا
 فقیر صابر دریں مسئلہ باہم سید الطائفہ شیخ جنید بغدادی
 و معاصرین شیخ ابوالعباس بن عطار رحمہما اللہ تعالیٰ ترغ قسیم
 یا فہم در راہم احمد بن حنبل رحمہ اللہ علیہ دریں مسئلہ در روایات
 منقول است و از نجلہ بہتر است کہ اللہ تعالیٰ و تبارک و تعالیٰ
 است یَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّا خَلَقْنَاكُمْ مِنْ ذَكَرٍ وَأُنْثَىٰ
 وَجَعَلْنَاكُمْ شُرُكًا لِلَّهِ فَإِنْ لَمْ تَرْجِعُوا
 إِلَى اللَّهِ فَمَا لَكُمْ مِنَ اللَّهِ مِنْ شَيْءٍ
 مردمان شمار از یک مرد و یک زن ما آفریدیم و ذاتہا و اگر ہما
 ساختیم تا کہ با ہم شداخت با شد بلیک بنزد اللہ تعالیٰ از شما
 معتر و بزرگ است کہ زیادہ پرہیز باشد۔ بشنود کہ در سہر
 آمدہ است کہ از جناب رساتاب پر سید مد ارشاد شد از شما
 افضل است کہ از بہنگان زیادہ متقی باشد گفتند سوال ما دریں
 نیست بار از ارشاد شد کہ یوسف نبی اللہ علیہ السلام بن یوسف نبی
 اللہ (بن الاین) نبی اللہ و نبیر حضرت اسحاق) و سہر
 نبیرہ (ابراہیم نبیل اللہ) باز گفتہ کہ اس نبی پر سیم ارشاد
 شد کہ یا معاویہ (کا نہاء) عرب (خاندان) دار یافتی کنید
 چہ کہ مثل کا نہاء سیم در ہستند بشرطیکہ تدبر و عقل دروین
 درست شد با شہر پس کتاب و سنت و دلائل می کند کہ بہ نزد اللہ

اور بعض یہ بھی کہتے ہیں بارگاہ خداوندی میں جو صفت اول
 ہے اس کی طرف ان کی نسبت ہے مگر یہ تمام اقوال ضعیف
 ہیں کیونکہ توجہات بالا کو ماننے کی صورت میں صفی یا صفوی
 کہنا چاہیئے نہ کہ (دند صوفی) جاننا چاہیئے جدت کی وجہ سے
 فقہار اہل سلوک کا دوسرا نام صوفی پیدا ہو گیا کیونکہ
 یہ حرف جدید ہے مگر اس میں اختلاف ہے کہ دونوں میں افضل
 کن ہے اور کس پر صوفی کا اور کس پر فقیر کا اطلاق کیا جائے
 اور اس میں بھی میں نے اختلاف پایا ہے کہ غنی شاکر اعلیٰ ہے یا
 فقیر صابر اس مسئلہ میں سید الطائفہ حضرت شیخ جنید بغدادی
 اور انکے معاصر شیخ ابوالعباس بن عطار رحمہما اللہ تعالیٰ کے
 درمیان اختلاف ہے اور امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ علیہ سے اس مسئلہ میں
 دو روایات منقول ہیں اور ان میں بہتر یہ ہے کہ اللہ پاک ارشاد فرمائیے لوگو
 میں تم کو ایک مرد و ایک عورت سے پیدا کیا ہے اور تماری ذاتیں اور جنس
 بنادی میں تا کہ ایک دوسرے کو پہچان لو بلیک اللہ کے نزدیک تم سب ہیں
 وہ بہتر ہے جو تم سب میں پرہیزگار ہو اسنو حدیث تشریف میں آیا ہے کہ
 جب جناب رساتاب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دریافت کیا تو آپ ارشاد
 فرمایا تم سب میں افضل وہ ہے جو سب سے زیادہ متقی ہو انہوں نے عرض کیا کہ
 ہماری عرض یہ نہیں تھی پھر آپ نے ارشاد فرمایا یوسف نبی اللہ بن
 یوسف نبی اللہ بن الاین اسحٰی نبی اللہ حضرت یوسف علیہ
 السلام حضرت اسحٰی علیہ السلام کے پوتے) اور ابراہیم نبیل
 اللہ علیہ السلام کے پوتے کے بیٹے ہیں۔ پھر صحابہ رضائے عرض
 کیا کہ یہ ہمارا مقصد نہیں ہے۔ ارشاد ہوا خاندان کا نون کی
 مثل ہے خاندان کو اہل عرب دریافت کرتے ہیں جیسے سونے
 چاندی کی کانیں ہیں۔ لہذا جو رمانہ جاہلیت میں بھی بہتر تھے وہ
 مسلمان ہونے کے بعد بھی بہتر ہیں بشرطیکہ اس میں تدبر و فکر رکھتے

سبحانہ تعالیٰ از ہنگام زیادہ عزت و درانت کہ پرہیزگار
باشند و در سن آمدہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمود
است کہ عربی را بر عجمی فضیلت نیست و نہ عجمی را بر عربی
و نہ سیاہ را بر سفید و نہ سیاہ را بر صبح و بر سفید و نہ
صبح را بر سماہ مگر تقویٰ۔ ہر یک افضل و اعلیٰ بر غیر شقی است
چہ کہ ہر کسے آدم تراود است و آدم از گل۔ و انہم بروایت
کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمود کہ و اندھا حاشا
نہ جاہلیت و فخر و تازہ برآباد و اجداد از شمار داشتہ است
پس انسان را دو تفریق است مومنین پرہیزگار و بدبخت
بدکار ہذا در عرب و عجم سیاہ و سفید آنکس با عزت و آبرودار
پیش خدا است کہ از خالق تعالیٰ ثناء می ترسد و پرہیزگار است
ہر گاہیکہ در تقویٰ مساوی شدند بدرجات تساوی ہم پیدا شد
مگر در شریعت فقر را نہیدیستی ازال تبخیر کردہ اند و ہم محتاج
بسرے خالق گفتہ اند اندھا تعالیٰ فرمودہ است **وَاللَّهُ يَكْفِيكَ**
الْفَقْرَ **يَا أَيُّهَا الْمَسْكِينُ** صدقہ ہائے برائے فقیروں و مسکینان
است **وَلْيَأْتِكُم مِّنَ اللَّهِ الْفَقْرَ** **يَا أَيُّهَا الْفُقَرَاءُ** **إِلَى اللَّهِ** **لِ**
أَرْبَابٍ **بِسْوَةٍ** **فَدَا** **مُحْتَاجٍ** **هَتِيدٍ** در قرآن مجید فقر را
دو اقسام است۔ **أَوَّلُ** **صَدَقَاتٍ** **أَوَّلُ** **فِي** **صَنْفِ** **أَوَّلِ**
رَافِعُ **مُودَةٍ** **أَوَّلِ** **لِلْفُقَرَاءِ** **الَّذِينَ** **أَحْصَاؤُهُ** **وَإِنِّي**
بِإِسْرَائِيلَ **اللَّهُ** **يَسْتَطِيعُونَ** **صَرْفًا** **فِي** **الْأَرْضِ**
يَحْتَسِبُونَ **الْأَهْلَ** **أَعْيَانَهُ** **مِنَ** **التَّعَقُّفِ** **فَعَرَفَهُ**
بِسَبَابِهِمْ **لَا** **يَسْأَلُونَ** **النَّاسَ** **إِحْتِفَافَهُ** **صَدَقَاتٍ** **بَرَا**
فقر است کہ در راہ خدا باز داشتہ اند کہ در ملک سیر و
سیاحت نمی توانہد کرد (از حال انیان) ناواقف اند کہ
بسبب بے لہمی آسودہ حال خیال کردہ اند (لیکن ای محفل)

(صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)

ہوں پس کتاب اللہ و سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رہتا
رہی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب میں عزت والا ہی ہے
جو پرہیزگار ہو اور سن میں وارد ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے فرمایا ہے کہ عربی کو عجمی پر فضیلت نہیں ہے اور عجمی کو عربی
پر اور نہ سیاہ کو سفید پر اور سفید کو سیاہ پر مگر تقویٰ کی وجہ
سے ہے اور وہ ہر غیر شقی پر فضیلت و درجہ عالیہ رکھتا ہے
اسلئے کہ ہر شخص آدم علیہ السلام کی اولاد ہے انکی پیدائش مٹی
سے ہے۔ اور یہ بھی روایت میں آیا ہے کہ اللہ جل شانہ نے تم سے
دفعہ دنا پر آباؤ اجداد کے تم سے اٹھالیا ہے پس انسان دو طرح
طرح پر منقسم ہے۔ اول مومنین پرہیزگار و دوم بدبخت بدکار
ہذا عرب و عجم سیاہ و سفید شکل کا کیوں نہ ہو لیکن جو خدا سے ڈرتا
ہے اور وہ جو پرہیزگار ہے اور تقویٰ میں برابر ہیں اور درجات
میں بھی برابر ہیں مگر شریعت میں تہیدستی کا نام فقیر ہے۔ اور
اس کے معنی محتاج بسرے خالق بھی ہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ
صدقات و خیرات کے سخی فقیر اور مسکین حضرات ہیں۔ اور
اے لوگو تم اللہ تعالیٰ کے محتاج ہو۔ قرآن مجید میں فقر کے دو
اقسام ہیں **أَوَّلُ** **صَدَقَاتٍ** **وَالِ** **فِي** **قِسْمِ** **أَوَّلِ** **كَيْلُهُ** **أَرشاد ہے۔**
صدقات ان فقیروں کا حق ہے جنہوں نے اللہ کے راستہ میں
اپنے آپ کو وقف کیا ہے اور وہ ملک کی سیر و سیاحت
نہیں کر سکتے اور لوگوں کے حال سے وہ ناواقف ہوتے ہیں
کہ جو بسبب لاپہی نہرنے کے دولت مند سمجھے جاتے ہیں لیکن اے
محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یقیناً آپ ان کو اناریشانی سے بچان
پس گئے کہ وہ لوگوں کو جہود اور حیر کر کے ان سے نہیں مانگتے
اور دوسری قسم کو **مُودَةٍ** **أَوَّلِ** **لِلْفُقَرَاءِ** **الَّذِينَ** **أَحْصَاؤُهُ** **وَإِنِّي**
ہے کہ یہ مال غنیمت ان کا حق ہے جو گھر بار و اموال سے بچاؤ

لما از پیشانی آنان خواهد شناخت که از دیگران دگر وید و پیچیده
 پر ضد شده چیز نامی خواهد صفت ثانی را فرموده است که هر دو
 اقسام الفضل اند **فَقَرَأَ الْمُهَاجِرِينَ الَّذِينَ أَنْجَرُوا مِنْ**
دِيَارِهِمْ وَأَمْوَالِهِمْ يَبْتَغُونَ فَضْلًا مِنَ اللَّهِ وَرِضْوَانًا
وَيُبْخِشُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ أُولَئِكَ هُمُ الصَّادِقُونَ
 فے ہمارے فقرائیکہ خانماں را گدا شستہ و از دیار و مال
 خارج شدند و خواہشمند و جریاں فضل خدا هستند و اعانت و
 مدد الله و رسول وے میکنند در حقیقت اینہم راست گویا جاننا
 تصادق اند و این صفت ہماجرین است از گناہان تائب شدہ
 و خان ماں دہاں خانماں را گدا شستہ ظاہر ادا ملتا باعداء
 خدا جنگیدہ پس ہر کہ خالصا متعالی اعمال حسنہ نماید جنت
 از ہر دو نیست صرف **بِالْضَّمِّ** بمعنی پشیم بعض حیوانات
 و نوے از جامہ گندہ پیش و موسے و نبیہ و یثیر
 ما بین فقر مساکین و آخر کردہ اند یا کہ برائے تعظیم خود جہاں
 صوفیہ می پوشند کہ ہر کسکے مالش شود و شاہ صاحب بگوید دیدہ
 باشند کہ بر مہدیہ یا فیہ طویل الذیل از قمشہ نقیبہ رقعہ بر رقعہ
 و وقتہ در خیاط عیوض و وقت وے جرتے گراں دادہ می
 پوشند و گویند کہ دلن گدا ہست حالانکہ تارکین دنیا کہ از
 امر از اغنیاء منتظر بودند و از دیگرے چیزے نمی خواستند
 اگر چہ و قیص کہند و بوسیہ می یافتند رقعہ بر رقعہ خودی و خند
 گز مال کردن گراں و ناگوار بود و اس ہماہم اصل خالص و صادق
 بود کہ نموند آنہی نقل شیوہ ارباب صفا ہر چہ میکنند از قلب
 و مہنتش است و فاعلش مزد و مکار است کہ نفس از
 رہبانیت و جامہ حق پوشیدن پیدانمی شود از اعمال
 حسنہ و تقوی نفس سرکش باز می ماند بظاہر از دنیا قطع نمودن

اور وہ اللہ کی مرضی کے ہوا ہیں اور اللہ تعالیٰ اور اس کے
 رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی مدد کرتے ہیں در حقیقت یہی
 لوگ سچے اور صادق ہیں اور یہی قسم ہماجرین کی ہے کہ گناہوں
 سے تائب ہو کر گھر بار اہل و عیال ظاہر و باطن چھوڑ کر خدا کے
 دشمنوں سے وہ جنگ کرتے ہیں پس جو شخص خلوص نیت
 سے اچھے اعمال کرے گا انشاء اللہ تعالیٰ وہ جنت میں ضرور
 جائیگا۔ صوف **بِالْضَّمِّ** بمعنی پشیم یا حیوانات کی کھال
 اور ایک قسم کا کپڑا بھی ہے پشیمہ نام اور وہ ہے اور بھیہ کے
 بالوں کو بھی صوف کہتے ہیں اسکے پہننے سے فقیر اور مسکین اور
 امرار کے درمیان فرق معلوم ہوتا ہے یا کسر نفس کے واسطے ہوتے
 اور غفٹ کپڑے پہننے ہیں اس زمانہ میں اس قسم کے کپڑے بنے
 نہیں جاتے جاہل صوفی اپنی تعظیم کے واسطے کہ لوگ انہیں شاہ
 کہیں ایسے کپڑے پہننے ہیں۔ دیکھا ہوگا کہ جیسے یاہڑے دامن
 والے کرتے پر عمدہ عمدہ قمیوں کے کپڑوں کے پیوند پر پیوند لگوتے ہیں۔
 اور دزدی کا مسکی ہنگی سلائی دیکر سلواتے ہیں اور وہ پہننے ہیں اور
 کہتے ہیں کہ یہ فقیری کی گڑھی ہے حالانکہ تارکین دنیا جو امرار
 و اغنیاء سے نفرت رکھتے ہیں اور دوسرے سے کسی چیز کی خواہش
 نہیں رکھتے اگر چہ باقیص پرتی پاتے تھے ہیں پیوند پر پیوند لگاتے
 ہیں مگر دست سوالی دراز کرنا ان پر شان مکرر تا ہے بہ سب صل
 خالص اور صادق ہیں اور شیوہ ارباب عدا کے خلاف قلبی مشقش
 ہے اور سکا کرنے والا مزہ و مکار ہے اور سر نفس رہبانیت
 اختیار کرنے اور غفٹ و موسے کپڑے پہننے سے نہیں ہوتا۔
 اعمال حسنہ اور تقوی نفس سرکش کو دنیا سے علوگی پر مجبور کرتا
 ہے اور دنیا دہو کہ کا لباس پہننا یہ صوفیہ کبار کا
 شیوہ نہیں ہے

ولیاں ضرور پوشیدگی ثبوتہ صوفیاء کبار رحمہم اللہ بود سے
 ترک دنیا چیت اے مرد فقیر لاطع بدون سلطان و امیر
 الا این نخواہند کہ بلکہ نزد نایاب و امرار و اغیار و حتی کو بی
 کلش و صدر اعلیٰ و منصف و تحصیلدار و تعلقہ دار و کلا و تاجرین
 و غیر ہم تقرب جست دولت میر با نند و از شعیبہ ماتے گوناگون
 مردمان ابلہ را می فرستد اگر کسی ریش و بروت سترده آید
 مرید می کشند مگر ارشاد نمیکند کہ خلق ریش ناجائز است
 از مرتبہ بیعت گیرند مگر نافرمانند کہ رشوة حرام است
 سود خوار مخلصانہ حاضر است و از نذر و نیاز دریغ نکرده بلکہ
 پیشکش آردہ از و ہرگز نخواہند گفت کہ اکل ربوا از نص شرعی
 حرام است پیغمبر پدید زمان آردہ بجزر اگاہ حاضرند
 جناب پیر صاحب تلقین نکاح و ہدایت اجتناب از کسب
 ناجائز نمی فرمایند دیدہ باشند کہ در مجلس حال چہ بدعت
 و امور ناجائز و ناستودہ جاری ست کہ امردان را از محبت
 باغوش میگیرند و میگویند کہ این وجد و حال است از آمد و رفت
 مغنیہ و مطربہ و جوان و زمان آردہ و امارد پیہودہ حایہ خویش
 در مشہور بخانقاہ است منع کردن نمی توانند بلکہ از آناں سجد
 میگیرند پس بفرمایند کہ ازین صوف پوشاں چہ برے چیزند
 (معاذ اللہ) بندہ فقیر از صدقیا رکبار رحمہم اللہ بدگمان نیست
 و از بیعت و ارشاد و تلقین کارہ نیست بلکہ بیعت تو بہ می گیرم
 و از مناکر و مناجی شرعیہ ہر یک را میگیرم زانم (و در فقیر خانہ ملا ہے
 و لا عیب راگزریست) ہر کہ قال اللہ قال الرسول تنبئنا
 آرزو دارد بشوق تمام حاضر است تشریف بیاوردہ بخوار
 تفسیر و صحاح زیر و رس است کتب تصوف کہ از احادیث
 رفاق پرست ہمارہ دیدہ ام دمی نیم پس ہر چہ باید از قرآن

ترک دنیا چیت اے مرد فقیر
 لاطع بدون سلطان و امیر
 مگر یہ لوگ جب نوابوں اور امیروں اور دولت مندوں کے پاس ملتے ہیں
 اور ان کا تقرب حاصل کر کے دولت حاصل کرتے ہیں اور وہ رنگ
 برنگ کے شہدے دکھا کر ان کو فریب میں لائے ہیں اور کوئی ڈاڑھی
 سوچھ صفا چٹ کر آتا ہے تو اس کو بھی مرید کہتے ہیں مگر اس کو بدعت
 نہیں کہتے ہیں کہ میاں ڈاڑھی منڈانا ناجائز ہے۔ اور رشوت خدا
 کو بھی بیعت کہتے ہیں اور از نکاب حرام سے اسکو باز نہیں کہتے
 اور سود خوار کی نذر و نیاز و تحالفت قبول کرنے میں کبھی دریغ نہیں
 کرتے ہیں اور اس کو مسئلہ سود خاری کا ہرگز نہیں مانتے بلکہ
 وہ اُن سے پرہیز کرے۔ رند یوں کہیں کہ بھرا کر میں گئے مگر
 جناب پیر صاحب موصوف نکاح کی تلقین اور کسب حرام سے باز
 رہنے کی ہدایت کبھی نہیں کریں گے۔ دیکھا جاتا ہے کہ مجلسوں میں تو
 کس قدر بدعتیں اور امور ناجائز کا از نکاب ہوتا ہے اور لوگوں کو محبت کیساتھ
 اپنی گودیوں میں بٹھاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہی وعدہ حال ہے اور اپنی
 خالقا ہوں میں گانے اور ناپے والی عورتوں اور بیوہ نو جوانوں
 کو آنے جانے سے منع نہیں کرتے۔ بلکہ اُن سے سجدے کرتے ہیں اور
 کہتے ہیں معاذ اللہ بندہ فقیر صوفیہ کرام رحمہم اللہ تعالیٰ سے ہرگز ہرگز
 بدگمان نہیں ہے۔ اور بیعت لینے اور ارشاد و تلقین سے ان سے منع نہیں
 نہیں ہے بلکہ بیعت فرمیں بھی لیتا ہوں اور منکرات و منہیات شرعیہ
 میں دور بھاگتا ہوں میرے فقیر خانہ میں کفیل دود و لغو امور کی تعلیم نہیں
 ہے جو شخص خدا اور رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے احکام سننے کا
 شائق ہوتا ہے وہ بشوق آتا ہے اور اپنی تشریف آوری تو جگہ کو نواز تا ہے
 تفسیر قرآن مجید اور صحاح ستہ تشریف کے احکام زیر و رس میں عنایت اور
 کتب تصوف و چونکہ احادیث ضعیفہ سے بھری ہوئی ہیں ان احادیث

و حدیث بخیر ذکر و شغل ازین چه بهتر خواهد بود از مشاغل خود سرچ
یا نعم بے مثال اہل راودادہ ام البتہ نا اہل و نا کساں را در مدرسم
جائے نیست خوب میداند کہ از جہ قدر کتاب و سنت نمی افزاید
نہ از صوف خدا شناسی می آید ع درویش صفت باش کلاہ تری دار
ماں انداز متکبرانہ و شیوہ مغرورانہ براہ و روشی راہ می زند حضرت
قدسی سیرہ شیعنا و سیدنا محی الدین عبدالقادر جیلانی رضی اللہ
تعالی عنہ را لباس نفیس و طعام لطیف بودہ کہ را میفرمودند کہ
عمدہ جامہ پوشیدہ مال حلال بخورید تا کہ قوت ذکر آہی میفرماید حضرت
شیخ احمد سرہندی مجدد الف ثانی قدس سرہ را قدغن بود کہ ہر کس
بطور یار جامہ کشف پوشیدہ بخانہ مانید اورا بدر کرد نیست
لباس عمدہ پوشند و پاک و صاف بودہ ذکر و شغل نمایند کہ انوار
رحمانی جلوہ گر شود اخلاص باطنی بکاری آید زور و ریاضت تمام بندگی
را بر آتش می نہد انہم کہ گفتہ ام براے تسکین شاگفتہ ام پذیرفتنی
است شمارا باید کہ لباس نفیس پوشند تا نفس بطلب وے شمارا
در غدغہ نماند زو مگر از خدمت کتاب و سنت و احتیاق حق و
ابطال باطل در پیغے نہ نمایند بسیا ر افراد انسان کہ از مشاغل
وارند بر فافہ آماں ببدل و داد پیش آمدن آخرت است و عکس
وے نکال است ماحصل تحریرم اینست کہ اگر لباس زیبائی نیست
با کسے نماند و اگر براے حصول زو و ابوسے دنیوی غدارانہ جامہ
خشن و پشیم ناقص پوشیدہ نیست پس از ان در زمرہ دوزی صوفیہ
نمی توان شمرد و اکدن ضیق فرصت را اسستیلار کامل و درہ بشرح
و بسط تمام میرانم بکاشت - آئندہ سامع باقی و تکلم باقی والسلام

خیر الختام

م ننگی وقت بیکر مجبور کر رہی ہو رہے مفصل حالات تحریر کرتا۔ والسلام

خیر الختام

کرمیں نے ہار دیکھا ہے اور دیکھتا ہوں پس جو کچھ ضرورت ہو
ہر شخص کو قرآن شریف و حدیث شریف سے لے لے اس سے
بہتر ذکر و شغل کیا ہو سکتا ہے اور جو کچھ مجھے اس سے لجا ہے وہ
حضرات اہل ذوق کو دیدیتا ہوں اہل کوالفٹ کیلے میرے مدرسہ
میں جگہ نہیں ہے خوب جان لو کہ وہ قرآن شریف اور حدیث نبوی
کے قدر دان نہیں ہیں تو انہیں خدا شناسی و معرفت الہی کی کڑکڑ
آسکتی ہے - ع درویش صفت باش کلاہ تری دار
ماں متکبرانہ انداز و مغرورانہ طریقہ راہ سلوک فقیر کا دشمن
ہے - شیخنا و سیدنا حضرت محی الدین بن عبدالقادر جیلانی
رحمۃ اللہ علیہ عمدہ لباس زیب تن فرماتے تھے اور عمدہ کھانا
نوشجان فرماتے تھے اور وہ شخص سے فرماتے تھے کہ اچھا کپڑا پہنو
اور حلال کھانا کھاؤ تاکہ ذکر آہی کی قوت بڑھائے حضرت شیخ
احمد سرہندی مجدد الف ثانی قدس سرہ کا اصرار تھا کہ جو کوئی
دکھاوے کے طور پر میل کچلا کپڑا پہن کر ہمارے گھر آئے
اسکو نکال دو۔ لباس عمدہ پاک و صاف پہن کر ذکر و شغل کرے
تاکہ انوار آہی آسے جلوہ آرا ہو اور اخلاص باطنی سے وہ منور ہو
اور دھوکا اور ریاضت تمام عبادات کو آگ لگا دیتی ہے یہ جو کچھ میں
نے لکھا ہے وہ تہمدی تسکین خاطر کیلئے لکھا ہے جو قابل قبول ہونم
کو چاہئے کہ عمدہ لباس پہنو تاکہ نفس اسکی خواہش میں تم کو برسان
نہ کرے مگر قرآن پاک اور حدیث نبوی کی خدمت اور انبیاء حق اور
ابطال باطل میں کوتاہی نہ کرنا۔ اور بہت سے آدمی ایسے ہیں جو تم سے
تعلق رکھتے ہیں ان کے ساتھ عدل و انصاف سے سلوک کرنا و خیرہ آخرت
ہے۔ اور خلاصہ یہ کہ اگر دکھاوے کا لباس نہیں ہو تو کوئی خوف نہیں
اور اگر روپیہ کمائی کا ارادہ ہو یا عزت و کرامت ہے تو وضو کے کلباس چھوڑنا
برا ہے نہیں تو اسکا زمرہ صوفیہ کرام میں شمار نہیں ہو سکتا ہے۔ اب

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

عاجز حجت ذی الحجین عالی مراتب والا مناقب مولوی
عبد الرحیم صاحب - بعد السلام علیکم مسنونہ واضح ہو کہ مبلغ
پچیس روپے بذریعہ منی آرڈر وصول پائے۔ خداوند
قدوس تم کو بہت کچھ جزائے خیر دے اور تمہاری کوشش
بارور کرے۔ ج ما از تو بر خوریم تو از عمر بر خوری

ج - دعا از من اجابت از خدا باد - کمزوری و نقاہت
حد سے زیادہ ہو گئی ہے۔ حتیٰ کہ اٹھنا بیٹھنا بھی
مشکل ہو گیا ہے۔ زیادہ والسلام خیر الختام۔

صاحبزادوں میں سے میاں عبد الوہاب صاحب و
مولوی عبد العزیز صاحب کو میرا سلام پہنچے۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
اِسْتِثْنَاءُ خَط

شکر یہ روپیہ پہنچنے کا

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

عاجز حجت ذی الحجین بمطالعہ گرامی مولوی عبد الرحیم صاحب
سلمہ اللہ تعالیٰ بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کے واضح ہو حسب اطلاع
مبلغ بیس روپے بذریعہ منی آرڈر وصول پائے
جَزَاءُ كُمْ اَللّٰهُ كَعَالِيْ جَزَاءِ اَمْثُوْرًا وَّ
كَانَ نَدْعِيْكُمْ تَشْكُرًا ۝ زیادہ والسلام اور سید
عبد السلام کی طرف سے السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ قبول ہو
۱۰ اردی الحجہ از دہی

اِسْتِثْنَاءُ خَط

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

از عاجز حجت ذی الحجین بگرامی خدمت مولوی صاحب
والا مناقب عالی مراتب مولوی عبد الرحیم صاحب - بعد
السلام علیکم واضح باد کہ مبلغ بست و پچوہیہ مرسلہ گرامی
بذریعہ منی آرڈر وصول شد و قبضہ در آمد جَزَاءُ كُمْ اَللّٰهُ
جَزَاءُ اَمْثُوْرًا وَّ كَانَ نَدْعِيْكُمْ تَشْكُرًا ۝
ج - ما از تو بر خوریم تو از عمر بر خوری

ج - دعا از من اجابت از خدا باد - درینو لکمال
ضعف و تمام اعضاء مستوی گردیدہ کہ نشست و برخاست
دشوار است۔ زیادہ والسلام خیر الختام بھما جبرادگان میاں
عبد الوہاب صاحب و مولوی عبد العزیز صاحب سلام قبول
باد و رب العباد۔

مکتوب یکصدی سوم

شکر پیرامہ از زر

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

از عاجز حجت ذی الحجین بمطالعہ گرامی مولوی عبد الرحیم
صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ واضح
باد کہ حسب معلوم و معہود بست روپیہ مرسلہ انصاحب ذریعہ
منی آرڈر وصول شد و قبضہ در آمد جَزَاءُ كُمْ اَللّٰهُ تَعَالٰی
جَزَاءُ اَمْثُوْرًا وَّ كَانَ نَدْعِيْكُمْ تَشْكُرًا ۝
زیادہ والسلام از سید عبد السلام السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ
قبول باد و زہم ذی الحجہ منہ تا دی مرد اکثاء صلح در جنگہ

مکتوب یکصدی چہارم

رسیدہ ہادیہ ائیمہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

از عاجز محمد ذبیح حسین بمطالعہ گرامی مولوی عبد الرحیم صاحب
سلمہ اللہ تعالیٰ بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ واضح یاد کہ ہادیہ
۷۹ دانہ رسیدہ ہدیہ حبیب حبیب شد جزاکم اللہ
تعالیٰ فی الدارین مع ما از توبرہ خیریم و تو از عمر بخوری
بہر حال زیر بار احسان تو ام سے

گل ریاض جلالت ہمیشہ خندل باد

نسیم لطف تو آرام درو مندل باد

و حال خود چہ نسیم کہ چشم و گوش و تمام اعضاء از کار بیکار شد در
مسجد بسواری ڈولی می روم و بول و براز شستہ بدشوار تمام
میکم و نوشن چار سطر و شوار میشود۔ ترصد کہ گاہ از خیریت فرج
مبارک متعلقان و البستگان خود مسرور نموده یاشند
ز یادہ والسلام خیر الختام ۲۶ جمادی الثانی مہر واک خانہ
تاج پور در جہنگہ سر رمی سلسلہ ۸۹۹

مکتوب یکصد سی و پنجم

با اطلاع بیماری و ضعف کثیر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

از عاجز محمد ذبیح حسین بمطالعہ گرامی مولوی سید عبدالعزیز
صمدی سلمہ رب بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ واضح یاد۔
پیش ازین نوشتہ تمام افسوس کہ سعد آباد قریب است در
انجار رسیدن دشواریست شاید کہ رقمہ ام بر رسیدہ ضعف

رسیدہ آمہ ہونچہ کی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

عاجز محمد ذبیح حسین بمطالعہ گرامی مولوی عبد الرحیم
صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔
واضح ہو کہ آموں کا ہدیہ ہونچا۔ حبیب کا تحفہ بھی حبیب
ہوتا ہے۔ جزاکم اللہ تعالیٰ فی الدارین۔ ع
ما از توبرہ خیریم و تو از عمر بخوری۔ بہر حال تمہارے احسان سے
زیر بار ہوں۔

گل ریاض جلالت ہمیشہ خندل باد

نسیم لطف تو آرام درو مندل باد

میں اپنا حال کیا لکھوں میری آنکھیں اور کان اور تمام اعضاء
اب جواب دے چکے۔ ڈولی میں بیٹھ کر مسجد جاتا ہوں اور
بمشکل بیٹھ کر بیٹاب دیا خانہ کرتا ہوں۔ چار سطر لکھنی دشواری
امیدوار ہوں کہ اپنی متعلقین خیر و عافیت کی خبر بھی کبھی یہدیا کریں تو
نہایت خوش ہوگی۔ زیادہ والسلام خیر الختام ۲۶ جمادی الثانی ازہدی

ایک سو پینسواں خط

بیماری و ضعف بہت انا چاہتا ہوں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

عاجز محمد ذبیح حسین بمطالعہ گرامی مولوی سید عبدالعزیز
صاحب صمدی سلمہ رب بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کے
بعد واضح ہو کہ قبل ازین میں اپنی نصیحت کے متعلق لکھ چکا ہوں
افسوس کہ سعد آباد قریب ہمارے دل کے ہونچا مشکل نہیں ہے

بسیار است در مسجد رفتن نمی توانم الا سواری به مسجد
برائے بچگانہ میروم اگر فرصت باشد از دیدار خود سرت
بختند چرا کہ سفر حقیقی پیش دارم بحال تکالیف این چند سطر
بطلب ایشان نوشته اند فقط دیدن ایشان آرزو داریم
والسلام خیر الختام

مکتوب یکصد و ششم

استحسان نسبت تحقیق سنت عقیقه

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

از عابد محمد نذیری محسن بمطالعہ گرامی مولوی صاحب
جامع الحسنات والکمالات مولوی محمد شمس الحق صاحب سلمہ
ربہ بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ واضح راے ساری یاد
کہ درینجا بفضل آہی نصیریت است و خیر و عافیت آل جامع
حسنات مطلوب رسالہ در باب تحقیق سنت عقیقہ کہ نوشتہ
اند بنظر گذشتہ موضع مرام شد الحمد للہ کہ انصاحب
بحال تحقیق حقیق از کتب علماء ثقات محققین مسئلہ مبحث
عہدہ ہر نگاشتند و امرے در تصریح و تنقیح آں فرنگداشتند
و علم ظفر پیکر نام نامی خود برداشتند و عبارت جہالت بر چہرہ
مقابل اللہ الخصام نیا اشتند سُبْحَانَ اللَّهِ مُخْتَارًا فِي

مگر شاید میرا خط نہ پہنچ سکے صنفت حد سے زیادہ ہے مسجد
میں بھی بچگانہ ادا کرنے کی واسطے ڈولی میں جاتا ہوں اگر فرصت
ہو تو مجھ سے مل جاؤ۔ مجھ کو سفر آخرت درپیش ہو نہا لاسے ہزار
مشکل یہ چند سطور آپ کے بلائیں لکھی ہیں۔ صرف تم کو دیکھنے کی آرزو
ہے۔ والسلام خیر الختام

ایک سو و پچیسواں خط

بہت اچھی تحقیق کی ہے

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

از عابد محمد نذیری محسن بمطالعہ گرامی مولوی صاحب
جامع الحسنات والکمالات مولوی محمد شمس الحق صاحب سلمہ ربہ
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ واضح ہو کہ یہاں پرفضلہ تعالیٰ اخیرت
ہے اور خیریت و عافیت آنجناب کی مطلوب۔ جناب کا رسالہ
عقیقہ میری نظر سے گزرا۔ اکبر مند کہ جناب نے مسئلہ
مبحث عنہا کے بارے میں علماء ثقات محققین کی تحقیق کو
خوب قلمبند کیا ہے اور ادبی تحقیق و تنقیح بھی آپ نے کماحقہ
کی ہے۔ کامیابی کا جھنڈ آپ نے اپنے نام پر لہرایا ہے اور جہالت
کا غبار سخت ترین دشمن کے چہرے پر ملا ہے سُبْحَانَ اللَّهِ
فِي الدَّائِرَاتِ کہ سنت سنہ اور رسم آئیں پسندیدہ کا

حضرت مولانا محمد شمس الحق ابوطیب سلمہ اللہ تعالیٰ رئیس ڈانوان منسلح پٹہ۔ آپ حضرت میاں صاحب رح کے شاگرد رشید تھے
اور آپ کی تصانیف عون المیعود و شرح صغیر الودود و غایۃ المقصود و شرح کبیر الودود اور رسالہ اور کتابیں عربی و فارسی میں آپ کی یادگار
ہیں اور آپ کے برادر غور و مولوی محمد اشرف الحق صاحب رئیس ڈانوان بھی حضرت میاں صاحب کے شاگرد تھے۔

محمد عبدالرؤف عفی عنہ

اللہ آسائیں کہ مدد سنت سنیہ دادند و رسم و آئین طریقیہ
 زہے مجھ نمائے سحر کردار • کلیم معنی از گلشن عصا دار
 از قوت ہیاں اول دہشتم • بے مصر معانی را کلیم است
 ندانم وصف طبع آل گریخ • کہ بخود است باغبینہ باغ
 زادک اند علما نافعاً و فیہما کلاماً والسلام ۱۲۹۷ھ

مکتوب یکصدی و مہم

بیاد مرض - رسیدر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

از عاجز و ضعیف ذلیر حسین بطلانہ گرامی مولوی عبد الرحیم
 سلمہ اللہ تعالیٰ بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ واضح باد کہ
 از استماع الحق عارضہ ضیق النفس میاں عبد الوہاب صاحب
 د کہ انصاحب نوشتہ اند ، موجب تاسف و تہنیت شد
 خداوند کریم بفضل عظیم خود مشاراً الیہ شفا کے کلی بخند و بست
 و پھر پیہ مہذولہ شای پیڑ منی آرڈر وصول گردید جزا کہ
 اللہ فی الدنیا و الدین دایں عاجز بچند امراض مبتلی است
 کہ نشست و برخاست دشوار است لیکن طوعاً و کرہاً سابق
 طلبہ حدیث بدستور جاری است زیادہ والسلام خیر الختام
 مولوی محمود صاحب و دیگر احباب ہدیہ سلام من قبول باو ۲۷ صفر
 من مقام دہلی ہر انگریزی ڈاکخانہ در بھنگہ ۲۹ جولائی ۱۲۹۷ھ

کا حق ادا کر دیا ہے ۔

زہے مجھ نمائے سحر کردار • کلیم معنی از گلشن عصا دار
 از قوت ہیاں اول دہشتم • بے مصر معانی را کلیم است
 ندانم وصف طبع آل گریخ • کہ بخود است باغبینہ باغ
 اللہ تعالیٰ آپ کو نافع و فایز اور کامل فہم زیادہ عطا فرمائے والسلام ۱۲۹۷ھ

ایک سو تیسواں خط

مرض کی عیادت سر پیہ ہونچا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

عاجز محمد ذلیر حسین بطلانہ گرامی مولوی عبد الرحیم صاحب
 سلمہ اللہ تعالیٰ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کے واضح ہو کہ
 میاں عبد الوہاب صاحب کو دمہ کا عارضہ ہو گیا ہے ۔ سکر سخت آفوا
 ہوا ۔ خداوند کریم اپنے فضل سے صاحب موصوف کو شفا کے کئی تختے آئیں
 عطیہ جناب مبلغ پچیس روپے بدیہ منی آرڈر وصول ہوئے
 جزا کہ اللہ فی الدنیا و الدین یہ عاجز کئی مرضوں میں مبتلا ہے ۔
 نشست و برخاست تک دشوار ہے ۔ لیکن طلبہ حدیث نبوی
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سبق الاحمدہ بدستور جاری ہے ۔ زیادہ والسلام
 خیر الختام ۔ مولوی محمود صاحب و دیگر رفقا رسو ہدیہ سلام
 ۲۷ صفر المنظر ستلہ

از دہلی

سے جناب مولوی محمود صاحب جناب مولوی عبد الوہاب صاحب جناب مولوی عبد الرحیم صاحب جناب مولوی محمد حسین صاحب جناب شیخ احمد صاحب
 رئیس رسم آباد ضلع مظفر پور کے صاحبزادگان ہیں ۔ اور جملہ صاحبزادگان حضرت میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے شاگرد و شاہد ہیں ۔

مکتوب یکصدی و ہشت

با طلاع علالت خود التوائے سفر جنوب

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

از عاجز و محکم نذیری حسین گرامی خدمت مولوی محمد ابن احمد ناگپوری سلمہ ربہ بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ واضح باد پوست کارڈ از حالات ایشان آگاہی واد بندہ فقیر از استیلا علالت چند و چند تاب و طاقت حرکت ندارد ہذا سفر جنوب زیر التوا است اگرچہ اعیان برار متواتر مراد عود وادہ اندالا جلد امور وابستہ مرضی او تعالیٰ شائے است۔ والسلام خیر الختام

مکتوب یکصدی و نهم

شکریہ رسیدانبہ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

گل ریاض جلالت ہمیشہ خزان باد نسیم لطف تو آرام دردندان باد از عاجز و محکم نذیری حسین بمطالعہ گرامی عزیز و الامراتب عزیزی مولوی عبد الرحیم صاحب سلمہ اللہ الواسع السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ مکاتہ العزیزہ و وصول افروختہ مسرورہ متبہج گردانید انچہ در باب انبہ مرسلہ مستفسر شدہ اند کہ کدام جنس از انواع انبہ مرغوب گردانیدہ نزد انواع اربعہ در مسلدہ و ناقص بخش است و لائق مرغوب طبع ہر کہین و مہین اما فقیر را انبہ مالہ یعنی زیادہ تر مرغوب است الحمد للہ کہ جمیع انبہ فرستادہ عزیز صحیح و سالم رسید ہم از ان خراب رسید

ایکسوارتسیواں خط

ابھی بیماری کے باعث سفر و کن ملتوی ہے

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

عاجز و محکم نذیری حسین مولوی محمد ابن احمد ناگپوری سلمہ ربہ بعد السلام علیکم کے واضح ہو کہ پوست کارڈ ملا کاشفہ حال ہوا بندہ فقیر علالت کی وجہ سے اس قابل نہیں کہ کہیں حرکت نقل کرسکے ہذا سفر و کن میرا سر دست ملتوی ہے۔ اگرچہ برار کے شرفار و معترین برابر مجھ کو بلار ہے ہیں مگر تمام امور امد جلشانہ کی مرضی کے تابع ہیں۔ والسلام خیر الختام

ایکسوارتسیواں خط

آموں کے پہنچے کاشکیہ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

گل ریاض جلالت ہمیشہ خزان باد نسیم لطف تو آرام دردندان باد از عاجز و محکم نذیری حسین مطالعہ گرامی عزیز و الامراتب عزیزی سلمہ اللہ الواسع السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ تمہارے نورانی خط نے اپنے چہرہ زیبا کو دکھا کر میرے دل کو تسکین دی آپ نے جو آموں کے متعلق دریافت کیا ہے کہ کوئی قسم آم کی آپ کو مرغوب ہے تو انکی مجھ کو چاروں قسم آم کی خوش ذائقہ ہیں بشرط کہ مرغوب طبع ہیں مگر فقیر کو تو مالہ آم زیادہ پسند ہے۔ الحمد للہ جتنے آم آپ نے بھیجے ایک بھی ان میں خراب نہیں ہوا۔ اور سب مجھ کو خوش ذائقہ معلوم ہوئے۔

مگر دیدہ بود و جمیع اقسام بذائقہ ام خود فکوار شد بجز آنک الله
 فی الدنیا دین خیر لرح ما از تو بر خویم و تو از عمر بر خوئی
 کیفیت مزاجم بدستور چیزے درو فرق و افاق نیست
 دل رو با فزایش، ہنوز خانصاحب رسید انبقر ستاوند
 اکفوں معلوم شد کہ نوشتہ حوالہ کسے اطفال خویش نمودہ
 بودند بدینجہ تراخی رودادہ اینک مشمول رقمہ ہدای فرستام -
 والسلام خیر الختام - مورخہ بہت و یکم ربیع الاول -

بجوازک اللہ فی الدنیا دین خیر لرح
 ما از تو بر خویم و تو از عمر بر خوئی
 درو میں وترہ برابر کی نہیں بلکہ کچھ اور یاد دینی ہی ہے -
 فی الواقع خانصاحب نے اب تک آموں کی رسید نہیں بھیجی اب معلوم ہوا
 کہ بچوں میں سے ایک کو خط دیدیا تھا تو اس وجہ سے جواب میں
 تاخیر ہوئی - میں اسکو بھی اس خط کے ہمراہ بھیج رہا ہوں - فقط
 والسلام خیر الختام - مورخہ الاربع الاول

ایک سو چالیسواں خط

رسید انبہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۱۲۰
 از عاجز ذلیو حسین بمطالعہ گدائی عزیز القدر والا مرتب عزیز مولوی عبد الرحیم سلمہ اللہ تعالی
 السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ مکاتبہ عزیز مع بلٹی انبہ وصول ہو کر مسرور الوقت کیا تو کہہ مسئلہ طلب کر لیا گیا کل آٹھ ۳۸
 ۲۰ آٹھ دہائیوں نے غالباً نکال لئے - حسب تحریر آپ کے موازی ۲۵ آٹھ خانصاحب اور ۲۸ آٹھ مولوی تلطف حسین صاحب کو بھیج
 دے گئے - چنانچہ مولوی صاحب کی رسید جاتی ہے - خانصاحب موصوف نے علیحدہ رسید بھیجنے کا وعدہ فرمایا ہے
 اللہ تعالیٰ آپکو بدیں یاد آوری صحیح وسالم رکھے - میں بھی بدستور عمل ہوں - پیر کا درو چٹا نہیں کوئی دوا سود مند ہوئی نہیں نشست
 برخاست سے بھی مجبور ہوں دعا کیجئے کہ بقیہ زندگی کو تکلیف گوناگوں سے مامون رکھے اور خاتمہ طریقہ محمدیہ پر گئے آئیں -
 امید کہ گاہ خیر وعافیت اپنی سے آگاہ کرتے رہیں زیادہ والسلام خیر الختام از کاتب الحروف محمد عبد الحفیظ سورج گدھی سلام منون
 مستجاب یاد از تلطف حسین بخد مت مولوی عبد الرحیم صاحب السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ - ۱۵ عدد انبہ بواسطہ جناب میاں حسن
 نڈسہ کے وصول ہوئے - ممنون کرم ہوا - زیادہ والسلام - ۱۹ رجون سنہ ۱۲۰۰

۱۲۰ مکتوب ۱۰ یہ والا نامہ حضور امام مجدد کا قلمی یاد مستحلی نہیں ہے کیونکہ طرز تحریر بہر ربط و بہر محاورہ ہے - مجھے یقین ہے کہ حضور نے ملاحظہ فرما کر
 سنا بھی نہ ہوگا - ۱۲ منہ

۱۲۱ مکتوب ۱۱ یہ خط حضرت امام مجدد رضا کا لکھا ہوا یا بتایا ہوا معلوم نہیں ہوتا - حضور کی غیبت بائیں ہوئی تھی ۱۲
 حضرت میاں صاحب کے بائیں لکھنے میں درو تھا جو کہ آخر وقت تک نہیں لکھا اور اسی دوران میں مابین عصر مغرب مورخہ ۱۵
 رجب المرجب ۱۲۰۰ لغایت ۱۶ اکتوبر ۱۲۰۰ ۱۱ سال میں وصال فرمایا - انا للہ وانا الیہ راجعون - مزار مبارک عقب
 عید گاہ شاہی قبرستان قوم پنجابیان احاطہ نذیریہ اپنے پس ماندگان کے ساتھ مدفون ہیں - سید محمد عبد الرؤف عفی عنہ

ایک سو اکیسواں خط

سنت بڑی دولت نیکی کے بھی ہے درجائیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

عاجز محمد نذیر حسین مبین المجاہدین شیخ احمد رضا
دام اقبالہ - السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کے بعد واضح ہو کہ
دنیا مجاہدین کے نزدیک ایک جگہ کی قیمت نہیں رکھتی کیونکہ وہ
ریا کاروں کا فضلہ ہے۔ اور یا بیت الخلاء کے مانند ہے
کہ رفع حاجت کی واسطے جس طرح وہاں جانا ضروری ہے
اور جس طرح وہاں جاتے ہیں اسی طرح وہ دنیا میں رہتے
ہیں۔ دوسرے اگر زندگی میں انسان اپنے نفس سے حساب لیتا رہے
تو مکر وہ دنیا سے وہ محفوظ رہیگا۔ میں نے کسی کو مال کی خردالی و

ترقی مدارج کی خواہش سے کنارہ کش نہیں پایا۔
ہر کسے در بند دنیا ماندہ است۔ کہ میں تو برس پر بیٹھے
والا اور ٹاٹ پہننے والا ایک فقیر مونگھال و دولت جمع کرنے
سے کہا واسطہ اللہ تعالیٰ جو کچھ صبح سے شام تک بچتا ہے
وہ خرچ میں آتا ہے۔ دوسرے دن وہی کٹوا کھوٹا اور وہی
پانی پینا میرے مد نظر رہتا ہے۔ دولت مندوں سے پوچھنا چاہیے
کہ وہ مکار زمانہ کی کچھ کچھ سہرتا پا لٹھڑے ہوئے ہیں اور مال جمع
کرنے کے لئے زمین میں دفن کرنے کے لئے مجبور ہے ہذا ضروری؟
کہ جو خدا دے بندہ اس پر شکر کرے اور خردانی سے پرہیز کرے
چونکہ بحال زمین رہیگا دھنس جائیگا یا دوسرے کے ہاتھ لگا
جائے گا۔ ہزاروں اشرافیاں ہیں جو دین محمدی کی اشاعت
صرف کی ہیں جناب کیلئے نواں کے دھیر جمع اور محفوظ ہیں فقیر کو بھی فوائد
تصور نہ چاہئے۔ والسلام خیر الختام

مکتوب یک سو چوبیسواں

مشعر غیب اشاعت سنت ابدال خیر و دولت گر نمایاں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

از عاجز محمد نذیر حسین مجتہد مبین المجاہدین شیخ
احمد رضا صاحب دام اقبالہ بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ
ہوید بابا کہ دنیا نزد محمد بن بحری ہی آرزو ہے کہ اوفضلہ ریا
کاران است یا کہ بیت الخلاء است کہ دروے براے رفع
حاجت رفتن ضروری است پس بطوریکہ دریاں میر و ندر
دنیا نیز معاشرت کردنی دوم راست نمودنی اگر دیوان
یوۃ خویش انسان محاسبہ نفس نماید از مکارہ دنیا محفوظ
باشد از کثرت مال و تزیید درجات کسے را محترز ندیدہ ام
مع ہر کسے در بند دنیا ماندہ است۔ ہر کہ گدا کے
بود یا نشین و کرباس بوس ہستم از ذخائر خارجہ نسبت
ہر چہ کہ روزی رساں از مادیات بشام می بخشد بصرف می آید
بروز دیگر چاہ کنند و آب خوردن پیش نظر ہے باشد از تو نگراں
باید پرسید کہ بخلاف گیتی مزبور میرا یا معمر اندو بانصرام
از دشمن و زیر زمین کردن مجبور پس لازم است کہ خدا تعالیٰ
ہر چہ بخشد بصد سہاس گزاری بگیرد و از ہوس تکاثر بہرہ نبرد
چہ کہ ہر چہ زیر زمین خواہد ماند خست خواہد شد۔ یا نصیب
دیگرے باشد آنجناب ہزارہ اشریقا کہ نصرت دین محمدیہ
سیما با اشاعت سنت نبویہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صرف نمودہ
اند۔ ذخائر برائے ثواب بہ حصدا نصاحب محفوظ است من
فقیرا ہموارہ سگال دولت دہوا خواہ شام والسلام علیکم خیر الختام

مکتوب یکصد پہل دوم

بانہار پسندیدگی رسید کتب

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

از عاجز سید محمد ذکی حسین بخدمت ایغری سید عزیز العلام
عبد العزیز صدیقی سلمہ ربہ بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ
واضح باد کہ کتابہا سے غزری الاخلاق و غزری الآفاق
و غزری العارین رسید جسٹہ دیدم۔ بسیار محظوظ شدم ہر گاہ
کہ بالاستیعاب خواہم دید تنقید من خواہم پرواخت تالیف تمام
گویم ہمہ را از خودی شمارم۔ جودت خدا واد تحقیق کامل و جہت
تقریر و بلاغت تحریر کہ در ہمہ خود یافتہ اند۔ دیگرے را بخندہ اند
سپاسگزار می خدا تعالی ہستم چہ کہ ایشان طالعمرہ بمقاصد و مطالب
ہمہ خانہ برداشتہ می نگارند و دیگرے بغور تعمق نمی تواند نوشت
یز و شغال۔ ایشان را و آل ایشان را از حوادث زمانہ مصنون
دار و بحر مہ النون والصاد۔

والسلام خیر الختام۔

مکتوب یکصد پہل سوم

متضمن تہنید

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

از عاجز سید محمد ذکی حسین بخدمت مولوی محمد خاں صاحب
بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ واضح باد کہ طریقہ و رویہ ایشان
شنیدہ دلم کہ با سبب شد کہ شمار از کتب و سنت تعلق التباد نمایند

ایک سو تالیسواں خط

کتابیں پہنچیں نہایت پسندیں

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

عاجز سید محمد ذکی حسین غزری سید عزیز العلام عبد العزیز
صدیقی سلمہ ربہ کی خدمت میں بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ
الاخلاق و غزری الآفاق و غزری العارین پہنچیں تھوڑے تھوڑے
مقامات دیکھا جو دیکھ کر بہت خوشی ہوئی جب پوری طرح دیکھ
لوں گا تنقید لکھوں گا۔ تمہاری تالیفات کو کیا بتاؤں جس کو
اپنی تصنیف سمجھ رہا ہوں خدا واد تیری دماغ و کامل تحقیق اور
تقریر کی فصاحت تحریر کی بلاغت جو آپ کے اں ہے دوسرے کو
نصیب نہیں۔ میں خداوند عالم کا شکر گزار ہوں کہ یہ صاحب
طالعمرہ اپنے مقاصد و مطالب کو قلم برداشتہ اس طرح لکھتے ہیں
کہ دوسرا بغور و تامل بھی ایسا نہیں لکھ سکتا۔ خداوند تعالی تم کو اور
تمہاری اولاد کو زمانہ کی سختیوں سے محفوظ رکھے بحر مہ النون و
الصاد۔ والسلام خیر الختام

ایک سو تالیسواں خط

چشم نہائی کی گئی۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

عاجز سید محمد ذکی حسین۔ مولوی محمد خاں صاحب
بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کے واضح ہو کہ آپ کا رویہ اور طریقہ
سنا جس سے دل کباب ہو گیا کہ تم کو کتاب اللہ و سنت نبوی

گویا کہ گاہے از شعاردین ربط نمی داشتند بہنگام طالبعلی
آن ہمہ شور آشوری بود کہ ہر کسے را از ذات شما امید
بود و اسے بریں حال کہ ہمہ بدعات از خانہ شما بہ یگران
رسید و ایشان بہ بگوشت نہادہ اند۔ معاذ اللہ کہ اہلیہ شما
(خدائی رات) شب بیداری کردہ مجلس رقص و سرود و غنیہ
آراستہ می نماید شاید کہ فرزند ایشان از مرض صعب شفا یافتہ
است و آن صاحب فاتحہ خواندہ سلامت ذات خدا تعالی
خواستند شاید کہ خدا را ایشان شمرہ اند کہ برائے سلامت
ذات و صفات او صل شاہ دعا نما کردند این ہمہ بس بود کہ بنگرانہ
اش چیزے بمحققین بخشیدہ سے دعا از عمر سے
فرزند سے خیرش نمودند سے (خدائی رات) شب خدائیت
بلکہ از اعمالش خدا جدائی شود این ہمہ بدعت کردہ اند از شب
بیداری و عبادت خدا رقص و سرود را چہ نسبت است چرا
کہ اکبر کلاں تیموریہ را زن ہندو بود کہ بنام مہادیورت
جگہ میکرو دیگر زناں با تبارع و تقلید اش را کج کردہ مقلد سے
شدند و رت جگہ را بلفظ خدائی رات تبدیل نمودند۔ اب
از مہرنگد شستہ است و دلقہ و اناہت بازار است مکار و عبت
تا تب ماندہ بود ورنہ شہاد او نہ کار شمار کہ تبلیغ احکام کتاب
و سنت سر و شغف است ہر کسے تبلیغی رساند
و السلام خیر الختام۔

مکتوب یکصد و چهل و ہمام

متضمن اجازہ و رد و سبحان اللہ و بحمدہ سبحان اللہ العظیم
بسم اللہ الرحمن الرحیم

سے کوئی تعلق نہیں گویا کہ کبھی امور دینیہ سے تم کوئی واسطہ ہی نہ
رکھتے تھے طالبعلی کے زمانہ میں تو وہ زور شور رکھتے تھے کہ
ہر شخص کو تم سے بہت کچھ امیدیں بندھ گئی تھیں لیکن تم پانوں
ہے کہ ساری باتیں تمہارے گھر سے اور دل منکس بہتی ہیں اور تم
ہو کہ کانوں میں روٹی رکھ کر بیٹھے ہوئے ہو تمہارے گھر میں سے
(خدائی رات) ساری رات جاگیں اور گانے بجانے کی محفل آراستہ
کی جائے اور تمہارے لڑکے نے بڑے ہلک مرض سے صحت پائی تھی
تو چاہیے یہ تھا کہ فاتحہ پڑھ کر خدا تعالیٰ سے اسکی سلامتی کہیے۔ مانگتے
ہیں انکا کافی تھا اور اسکے شکریہ میں کچھ مساکین کو خیرات کر دیتے اور
فرزند کی درازی عمر کہیے و عاکرتے (خدائی رات) خدا کی رات نہیں ہے
بلکہ تمہارے اس گرات کی کہ تو دل کی وجہ سے خدا تعالیٰ جدا ہو جاتا ہے
یہ کیا (لڑکی بات ہے بلکہ شب بیداری اور عبادت پروردگار کہیے ہے
اور ناپاچ اور گانے وغیرہ سے کیا نسبت

اکبر بادشاہ کی ایک بیوی ہندی تھی وہ مہادیو کا رت جگہ کیا کرتی
تھی دوسری عورتوں نے بھی اسکی تقلید و پیروی میں گمراہی اختیار
کر لی اور اسکی پیروی کرنے لگیں۔ ریچکا کے لفظ کو خدائی رات
میں تبدیل کر لیا ہے۔ اہلی پانی سر سے نہیں گزرتے تو بہ کا دروازہ
کھلائے تمام بدعتوں سے توبہ کرو ورنہ تم جانو اور تمہارا کام جانے۔ مجھکو
چونکہ تبلیغ احکام کا مجھکو شوق ہے جو ہر شخص کو تبلیغ کرتا
رہتا ہوں۔ و السلام خیر الختام۔

یک سو چوبیس سو خط

اجازت سبحان اللہ و بحمدہ سبحان اللہ العظیم
بسم اللہ الرحمن الرحیم

از عاجز سید محمد علی ندوی رحمت جامع الحسنات والکمالات
مولوی حافظ ذاب احمد یار خاں صاحب سلمہ ربہ بعد السلام علیکم
ورحمۃ اللہ وبرکاتہ واضح باد کہ درباب اجازت ورد کلمات
خفیفۃ تان علی اللسان الحدیث لوستہ اند بسم اللہ
رخصت می دہم شاید کہ التماس بندہ فراموشیدہ اند کہ
حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بحدیث کہ مجاہد کیے
را نمودہ اند از بندہ چہ می پرسند بلکہ بے تامل صد صد بار بعد
عشاء را بدین خواند۔ حضرت امیر المؤمنین جہنا وسیدنا علی ابن
ابطالب کرم اللہ وجہہ ورتبہ حرہ ناعداش نمودہ بودند۔
بسیار نافع در امور دین و دنیا یافتہ ام۔ اَللّٰهُمَّ اجْرِ عَنِ
الذَّارِ را بعد وتر ہموارہ یکصد و یکبار می خواندہ باشند کہ مشہور
برکات و حسنات است یقین غالب کہ گاہے نظر بمعاضی نجات
نمودہ برادر ایشان بسیار خوش حال وارد و آغاز سنن ابی داود کردہ
است ذہن و قادی پایم والسلام خیر الختام۔

مکتوب یکصد و چہل و نهم

مشعر نصاب پذیر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

از عاجز سید محمد علی ندوی رحمت جامع الحسنات والکمالات
صمدی سلمہ ربہ بعد السلام علیکم وبرکاتہ ہوید باد کہ دنیا گزشتنی و
نیز گذشتنی است چوں مسافر از سہ ریلے یا بدین مثل مقیم چرا
کہ آمیزش ہموارہ پر نکال و پایہ وبال است۔ من کہ ب گور ہم
ہمیشہ با ایشان گفتہ ام کہ اول بالتیام و یکدیگی امور این ہمہ بہ انجام
پذیرفتہ و کہ با مسرات زر خطیر دولت کثیر بسا ہمارا و انکارد فلہذا

عاجز سید محمد علی ندوی رحمت جامع الحسنات والکمالات
حافظ ذاب احمد یار خاں صاحب سلمہ ربہ بعد السلام علیکم ورحمۃ
اللہ وبرکاتہ کے واضح ہو کہ آپ نے جو وظیفہ کلمۃ تان خفیفۃ تان
علی اللسان الحدیث کی اجازت مجھ سے چاہی ہے۔ میں
اسکی اجازت دیتا ہوں جو میں نے آپ سے کہا تھا کہ حضرت رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حدیث شریف کی وعاظ کی شخص
کو اجازت دیدی ہے پھر مجھ سے آپکو اجازت لینے کی کیا ضرورت
ہے بلکہ بلا تامل سو سو بار بعد نماز عشاء ضرور پڑھنا چاہیے۔ سیدنا
وجہنا حضرت امیر المؤمنین علی ابن ابیطالب کرم اللہ وجہہ رات
کو روزانہ پڑھا کرتے تھے دین و دنیا کے امور میں بھی بحد نافع ہے
وتروں کے بعد ایکصد ایکبار اور اَللّٰهُمَّ اجْرِ عَنِ الذَّارِ
پڑھ لیا کریں۔ برکات و حسنات آپکو حاصل ہونگی یقین تو یہ کہ گناہوں کی طرح بھی
غواہش تمہاری نہ ہوگی۔ تمہارے بھائی اچھی طرح ہیں۔ سنن ابوداؤد
شریف انہوں نے شروع کر دی ہے اور وہ بہت دین آدمی ہیں والسلام تحریک

ایک سو پینتالیسواں خط

نصیحتیں گنجی ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

عاجز سید محمد علی ندوی رحمت جامع الحسنات والکمالات
سلمہ ربہ بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کے واضح ہو کہ دنیا
گذشتنی و گذشتنی ہے مسافر کو اس طرح مقیم کی طرح تعلق
نہ رکھنا چاہیے اسلئے کہ ہمیشہ اسکی محبت عبرتناک ہوتی ہے میں
تو قبر میں پاؤں لٹکائے بیٹھا ہوں اور میں نے بار بار کہا ہے کہ بعض امور
ایسے ہیں کہ جو محبت اور خصوص سے انجام پاسکتے ہیں کہ ساہل

نرمی و رافت قلبی باید نمود۔ دویم۔ علوم دین و دنیا کا کتاب سنت
را انشا عین و زور و بج باید داد کہ سرمایہ حسنات و مبرات است این
ہم کہ آموختہ اند یا صرافت کثیر و جانکا ہی یافتہ اند ضائع نباید۔
ساخت در درس تدیس را اگر فرصت یا بندہ اوقات خود ضر
نمودن۔ کار بہتر و سود مند ازین نیست۔

سویم۔ کتب بینی۔ وقت و اوشن از بسیار نافع است۔
چہارم۔ (روایات و امانت کہ شعرا و خود نموده اند بسیار سرور
ہستند بارک اللہ فی جہانک۔

پنجم۔ ہرگز ہرگز نماز ہر مسجد ذکر و شغل را ازین آموختہ اند و ہر
و نافع نمایند۔ ہر گاہ کہ دشواری یا انتہا پیش آید فقیر را باید گنا
تدارک اش غلام ہم ساخت انشاء اللہ تعالیٰ۔

ششم۔ از حکام دنیا بقدر ضرورت دنیا آمیزش باید نہ کہ
تسلیم آہاں خواند تقرب انہا مارگزندہ است کہ زہر وے ہلاکت
ہست۔ از اقربا و حاسد باید گریخت کہ کالہ قارب آید۔

آئید کہ از دیدار خود و محمد خود را سرور نمایند چہ کہ شیخ خود را اطلاع
و کرم منصور اند و السلام خیر الختام۔

ہکوت یکصد و چہل و ششم

بسفاش مولوی سخاوت حسین صاحب ہاری

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

از عاجز و حقیر و ذلیل و حقیر حسین

این نامہ کہ خاتمہ کرد بنیاد : توقف قبول مدرسہ باد
خدمت شریف ذاب صاحب بمعین محتاج ذوقیہ منبع رشحات
شوقیہ شریعت شعرا۔ طریقت و تار تابع سنت قاص بدعت

بھیادہ دولت و مال خرچ کرنے سے پڑے نہیں ہوتے ہذا رقت و
نرمی اختیار کرنی چاہئے۔ دوسرے یہ کہ علوم دین و دنیویات کا کتاب
و سنت ہر گز کی اشاعت و تبلیغ کرنی چاہئے کہ نیکو اور اچھا ہو
کا سرمایہ ہے جو کچھ روپیہ کثیر صرف کر کے اور خون و پسینہ ایک کر کے
علم دین تم نے سیکھا ہے اسکو براہ نہ کرنا چاہئے اور درس و تدیس میں
را اگر فرصت ملے تو دیگر اور خدمات صرف کرنے سے زیادہ کوئی کام
بہتر و نفع بخش نہیں ہے۔ تیسرے کتب بینی اور فتاوے نویسی ہی
بہت مفید ہے۔ چوتھے آپکی دیانت و امانت سے جو کہ آپنے اپنا
شعرا و باریک بینی میں بہت خوش معلوم۔ خدا عہد ملا کرے۔ پانچویں۔ تنہا
کی نماز اور ذکر و شغل جو تم نے مجھ سے سیکھے ہیں اسکو بھلنا ناہیں اور ہرگز
وہ نافع نہ کرنا۔ جب کوئی مشکل یا دشواری پیش آئے تو فقیر کو لکھو۔ اسکا
تدارک ضرور کرونگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ چھٹے۔ دنیا میں ضرورت کے
مطابق بیٹسو۔ ایسا نہ ہو اسی کی دھن لگی رہے کہ اسکی قربت نہ رہے
سانپ کی طرح ہے۔ ساتویں حسد و بغض رکھنے والے رشتہ داروں سے بچنے
کیونکہ وہ بچھوکی مانند ہیں۔ امید کہ چند روز میں اپنی ملاقات سے خوش کرونگے
کیونکہ تم اپنے شیخ کو قابل اطاعت و احترام سمجھتے ہو۔ والسلام خیر الختام

ایک سو چھیالیسواں خط

مولوی سخاوت حسین صاحب کی سفارش

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

عاجز سید محمد ندیم رحیمین کی طرف سے
قلم نے اس خط کی بنیاد قائم کی : قبولیت کی توفیق انصیب کرے
بخدمت شریف۔ ذاب صاحب شائق دار و ہش۔ خود شریعت
و طریقت۔ تابو و سنت۔ مٹا ہوا لے بدعت۔۔ زہد و تقویٰ

جلوہ بروز رطلت خانہ تراو ترانہ سارا آستانہ عباد ماہ دار
 سخا و علم و فضل - علم بروز دین اند غزوجل - جلاکم بالعلم الرانج
 و نورکم بالعلم الناصح باو اہداسے - السلام علیکم ورحمۃ اللہ و
 برکاتہ عرض پر عرض قبول باو کہ مولوی سخاوت حسین بہاری
 بمقتضائے گردش دوازی بدرگاہ آن ملاذ آزادگان و معاد افتادگان
 ایند و از لیل و نہار وید عاسے سرکار دولت مدار سرشارین
 روچشم درکہ برحمت دریادائی آن نشنہ کام را با بخیل کرلال
 مرام سیراب نمایند و بسک ملازمان حسب لیاقت، قال
 کامیاب و شاداب نمایند

چہ باشد گر غریبے مستمندے

بیا ساید وے در سایہ تو
 بحر و جاہ تو فردوس نازد

گر طوبے بود ہما سے تو
 زیادہ سلم اللہ الرزاق - فی دولت ممدودۃ الرواق و صونہ
 مشدودۃ النطاق -

مکتوب یکصد چہل و ہفتم

بسفارش مولوی سید عبد الغفر خاں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

از عاجز محمد نذیری حسین بخدمت ذاب صاحب عالی مرتبہ
 مرجع دلا و گان جمع افتادگان سلمہ اللہ الخلاق السلام علیکم ورحمۃ اللہ و
 برکاتہ اند و برکاتہ مکشوف رائے فیض پیرائے باو کہ
 ہر چند از جناب ملاقات ندارم الا شہرہ اوصاف حمید شنید
 مشتاقم - خداوردی کناد ویرس والا مولوی عبد الغفر خاں صاحب

بیا ساید وے در سایہ تو
 بحر و جاہ تو فردوس نازد
 اگر طوبے بود ہم سایہ تو
 اللہ تعالیٰ ساتھ دولت و حکومت مضبوط و مستحکم کے
 سلامت رکھے -

ایک سو سنن السوان خط

مولوی سید عبد الغفر خاں صاحب سفارش

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عاجز محمد نذیری حسین - ذاب صاحب عالی مرتبہ
 مرجع افتادگان سلمہ اللہ الخلاق السلام علیکم ورحمۃ اللہ و
 برکاتہ واضح رائے عالی ہو کہ میری گوآپ سے ملاقات نہیں ہے لیکن آپ کے
 اوصاف حمیدہ کی دھوم ضرور سنی ہے - اسلئے آپ کی ملاقات کا
 مشتاق ہوں سر دست مولوی سید عبد الغفر خاں صاحب علوہ محفل مشغول

صمدی کہ جامع علوم معقول و منقول اند و کتب حدیث
 اربن فقیر فرگفتہ اند بتوقع حصول مراد ہوسکے خدام
 عالی مقام می روند و بیشتر اعیان حیدر آباد خدمت ایشان
 میکردند مگر بسبب بعض موانع و وظیفہ ایشان موقوف شد
 اکنون موصوف بسیار مقروض اند و بہ ہمہ کرم بخشی عوام
 و خواص آن صاحب عالی مناقب است بذریعہ مراعت نامہ نزد
 بحضور عالی خاہد رسید بموجب حدیث اَشْفَعُوا
 فَتُجَرَّوْا - وَلَئِنْ عَلَيَّ الْخَيْرُ كَفَا عَلَيَّ وَ مَا كَانَتْ
 الْعَيْنُ فِي عَوْنِ أَخِيهِ كَانَ اللَّهُ فِي عَوْنِهِ نوسیم کہ
 سرچہ سلوک با حال ممدوح اللہ باشد من رہن منت خواہم
 شد - والسلام خیر الختام

مکتوب یکصد و چهل و ششم باطلاع روانگی حرمین شریفین

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

از عاجز و حقیر محمد نذیری حبیبین بخدمت گرامی مولوی سید
 یوسف صاحب سلم بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ہونید
 یاد کہ نامہ نامی با شد رک غزیمت سفر حرمین شریفین رسید
 احسانمند گردانید اگر خواستہ خدا است کہ او تعالیٰ امر اسان
 با ماکن مقدس نہ خواہد بود - شمار اطلاع خواہم نمود و گرمیت
 و رفاقت فقیر منظور است و میں جا تشریف آرنہ تا بہ مہمی
 و جدہ ملاقی شوند چونکہ از این جا قافلہ بسفر خیر روانہ خواہد شد
 بیک جائے لطیف خواہد یافت و جمعیت فقر اہ حق باعث
 افزونی اطمینان خواہد بود و ہم یک جائے فقیر مصارف است

کے فایع التحصیل ہیں اور کتب حدیث نوی انہوں نے حج فقیر
 سے پڑھی اور وہ اپنے حصول مقصد کی واسطے خدمت والا میں حاضر
 ہوتے ہیں اور فرخندہ یاد حیدر آباد دکن کے شرفار و عزیزین اکی خدمت
 کرتے تھے مگر بعض وجہ کی بنا پر ان کا وظیفہ وہاں سے بند ہو گیا ہے
 اور صاحب موصوف حد سے زیادہ مقروض ہو گئے ہیں اور ہر طرح
 سے عوام و خواص کی کرم گسری صاحب موصوف کے ہمراہ ہے -
 عریفہ ہذا کے ساتھ حضور عالی ہیں آنے میں بموجب حدیث -
 اَشْفَعُوا فَتُجَرَّوْا - وَلَئِنْ عَلَيَّ الْخَيْرُ كَفَا عَلَيَّ وَ مَا كَانَتْ
 الْعَيْنُ فِي عَوْنِ أَخِيهِ كَانَ اللَّهُ فِي عَوْنِهِ
 گذارش ہے کہ جو کچھ سلوک ممدوح کیا تھ فرمائیں گے وہ بندہ شرمندہ
 احسان ہوگا - والسلام خیر الختام

ایک سو اڑالیسواں خط

حضرت میان صاحب رحمہ اللہ کا سفر حج

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

از عاجز و حقیر محمد نذیری حبیبین ، مولوی سید یوسف صاحب
 سلم بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ واضح ہو کہ آپ کا عنایت ہم
 جس میں حرمین شریفین جانے کا استفسار ہے آیا - احسان من کیا
 اگر خدا نے چاہا تو وہی مجھ کو اس سال انشاء اللہ تعالیٰ وہ ماکن مقدس
 بھی لے جائیگا - اطلاع دوں گا - اگر جناب میرے ہمراہ چلنا چاہتے
 ہیں تو یہاں تشریف لے آئیں یا مہمی و جدہ میں مجھ سے ملاقات
 کر لیں - چونکہ اس مبارک سفر کا قافلہ یہاں سے روانہ ہوگا اور
 سبکے ہمراہ ہونے میں ایک کیفیت خاص آئیگی اور افسردہ والے
 فقیروں کی جماعت حد سے زیادہ اطمینان کا باعث ہوگی اور

اللہ ما شاء اللہ دریں قافلہ آخر ارشہ زمرہ و جماعت بورینیاں
بسیار خواہر بود کہ معیت ناپسند بود مضائقہ نیست کہ اللہ
دعاہ آگاہی دہند کہ درجہ ما کے ریلوے بکفایت بدست آید
والسلام خیر الختام

مکتوب یکصد و چہل و نہم

ارادہ سفر بیت اللہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

از عاجز محمد نذیر حسین نجمت گرامی مولوی سید یوسف
السلام علیکم واضح باد کہ نامہ نامی بعد انتظار گراں رسید خوش گردید
فقیر طیارہ مستعد است زود تشریف آرد احال انتقال بسفر
خیر تیاری کرد۔ روزی بقدر صدر من خداوند کریم خواہد گشت
صرف کتب ضروری و چند قطعات پارچہ پوشیدنی خود گر ممکن
باشد ہمراہ بیارید ورنہ ضرورت دریں جاہیا خواہم کرد ان
ارزاد راہ ضرور در میان باید سجد اگر ناممکن باشد خدا تعالی
انتظامش باید ساخت۔ بہر حال در روانگی خود گلشنے نیاید
وزید ورنہ معیت فقیر و صلحاً قافلہ غیر ممکن است دریں قافلہ
مولوی سید امداد علیخان و فتنی برکت علی و فتنی محمد وزیر خاں و
نواب اسد احمد خاں و خواجہ نعیم الدین نقشبندی ہمراہ من خواہ
بود بسیار از بسیار طفت سفر خدا تعالی خواہد گشت۔

والسلام خیر الختام

مکتوب یکصد و پنجاہم

در نیاید نہر رود

ہمراہی میں اخراجات بھی کم ہونگے۔ قافلہ میں جد و جہد ہونگے
باقی تمام بورینیاں کی جماعت ہونگی اگر ساتھ چلنا پسند نہ ہو تو کوئی
مضائقہ نہیں۔ امید ہے کہ دو مہینے کے اندر اندر جواب دیدیں گے تاکہ
ریلوے کے بکفایت زرور کر لیے جائیں۔ والسلام خیر الختام

ایک سو انچاسواں خط

سفر بیت اللہ کا ارادہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

عاجز محمد نذیر حسین مولوی سید یوسف صاحب
بعد السلام علیکم واضح ہو کہ تمہارا خط نہایت انتظار کے بعد پہنچا
مجھ کو بہت خوشی ہوئی فقیر تیار ہے جلد تشریف لائیں اسی مبارک
سفر میں بڑے بڑے بوجھ لادنے کی ضرورت نہیں ہے گدارے
کے لائق آب و طعام خداوند تعالیٰ ضرور پہنچا دے گا صرف چند کتب
ضروری اور چند اپنے پہننے کے کپڑے اگر ممکن ہو تو ساتھ لیتے آؤ
ورنہ اسکی بھی ضرورت نہیں میں یہاں ان کا بھی بندہ دست گردوں
البتہ سفر کا خرچہ ضرور ایک اپنی فہلی میں باندھنے لانا اگر یہ نا
ممکن ہو تو اللہ تعالیٰ اسکا بھی کفیل ہے بہر حال اپنے پہننے میں
تاخیر نہ کریں ورنہ ہمراہی میں ایسے فقیر اور صلحاً کا قافلہ نہ مل سکیگا اس
قافلہ میں مولوی سید امداد علیخان و فتنی محمد وزیر خاں و فتنی برکت علی و فتنی محمد
خاں و خواجہ نعیم الدین نقشبندی بھی سیرے ہمراہ ہونگے۔ خدا تعالیٰ حد
زیادہ لطف اس سفر میں ملوگوں عطا فرمائیگا۔ والسلام خیر الختام

ایک سو کا سوال خط

توقف نہ کیجئے

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اے رحیم نذیر حسین بخدمت گرامی خواجہ محیی صاحب دہلوی
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ واضح باد کہ دو نامیاز نام فرستادہ
ام پانچن ندادند وجہ توقفت چیست مہربان اگر غریبت سفر منظور
است وصیت فقیری خواہند ورنہ فرمود زود تر درینجا برسند
کہ در قافلہ فقر شامل شوند ورنہ برائے جنوب درینجا رسید محملہ
راگھت ملاقیام فقر خواہند شد کہ پیش دروازہ باید دید و نام
فقیر و قافلہ دہلی باید چیست چہ کہ چند نفوس ہمراہ من خواہند بود
عجب لطف رفاقت دست خواہن بخشید ہم سبق شاموای عبد العزیز
صمدی نایبی شاید مرا خواہند رساند۔ بالفعل بسفر شیر کست
فقیر خواہند نمود۔ امید است کہ مع دالستان بخیریت خواہند
بود بسیار مردم کہ در تجارت نیمہ بسیار نفع گرفتند شکر خدا باید نمود
و برائے پسماندگان زما محتاج باید گزاشت کہ در غیبت شاد است مگر
دیگرے نشوند۔ والسلام غیر الختام

مکتوب یکصد و پنجاہیم

زود و باید آمد

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

عاجز حجل نذیر حسین بخدمت گرامی خواجہ محیی صاحب دہلوی
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ بعد واضح ہو کہ دو خط پہنچ چکا
ہوں جواب ندارد آخر کیوں توقفت ہو مہربان اگر چاہیہا الزام ہے۔
اور مجھ فقیر کیا تھ چلنا چاہیں تو در لگائیں جلد از جلد میان پہنچ جائیں
تا کہ فقیروں کے قافلہ میں آپ شامل ہو سکیں۔ ورنہ جنوبی راستہ سے آپ
بمیں پہنچے اور ملے ناگھات ملا میں فقیروں کا قیام ہو گا و درازے کے
بایر سے مجھ کو دیکھ لیجئے گا اور فقیروں کے قافلہ کا نام دہلی والا کر کے
پوچھ لیجئے چہ کہ چند دہلی والے بھی میرے ہمراہ ہونگے۔ رفاقت میں عجیب
لطف حاصل ہو گا تمہارے ہم سبق مولوی عبد العزیز صمدی شاید بمیں تک
پہنچانے جائیں سر دست اس مبارک سفر میں وہ فقیر کے ہمراہ نہیں
جائینگے امید ہو کہ آپ مع متعلقین بغایت ہوگی۔ یہ سکار بڑی سرت ہوئی کہ رکن
کی تجارت میں آپ کو بہت کچھ نفع ہوا و خدا کا شکر کرنا چاہیے و اللہ پانڈگان کو شکر
کی طمانی خرچ دیدینا تاکہ بعد میں دوسرے آگے تھ نہ پھیلائیں۔ والسلام غیر الختام

ایک سو اکیاونواں خط

جلد آئے

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

دہلی والوں میں سے حضرت میاں صاحب کے زیارت حرمین شریفین کے سفر غرض رفاقتیں ان شرفاء محترمہ و بزرگ نام نامی انہم گرامی حسب ذیل ہیں۔ شمس الدین ہندوستان
امام جامع مسجد دہلی۔ حاجی محمد احمد صاحب مرحوم ظف حاجی عبد العزیز یعنی پوتے حاجی علیجان صاحب مرحوم مولوی جناب مولوی لطف حسین صاحب شاگرد
حضرت میاں صاحب۔ حاجی شیخ حفیظ اللہ داماد حاجی قطب الدین مرحوم جن کا کثرہ تاجر پارچہ چاندنی چوک میں مشہور ہے۔ سنا پوری میں
حضرت میاں صاحب مع رفاقت و تشریف کے گئے تھے۔

از عاجز و محکم نذیر حسین بخدمت گرامی سید ابوالحسن
بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، واضح یاد کہ مع الخیر مستم
در مہینہ آئندہ روانہ حرمین شریفین خواہم شد انشاء اللہ تعالیٰ مر
بسیار انتظار است زود رسید توقف ہرگز نہاید نمود در پنجاہ سال
سفر موجود خواہم کرد مردم ہمراہی ضرورت چہ کہ چند کس
باین قافلہ دہلی خواہند شد و از ہر کس برادرانہ امید است کہ
یکے با دیگرے نوازش خواہد نمود ہاں زاد سفر بخصا طت و مہربانی
باید گرفت۔ ماشاء اللہ شمول ہستند بقدر ضرورت خواہیں تلو و
دریں معاملہ نگارش بے سود است بوالدین خود سلام بندہ فقیر
باید رسانید و ہر غر داراں را دعا و السلام خیر الختام۔

مکتوب یکصد پنجاہ دوم

باستحسان جواب بتدعین

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

از عاجز و محکم نذیر حسین بمطالعہ گرامی مولوی محمد احتشام الدین
شرح اندرب العالمین صدرہ بنور الیقین و افاض برہ علی
العالمین بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ واضح رائے سانی
باو کہ محمد اندو توفیقہ جواب باصواب بردش اولوالالباب بکمال
صداقت و صداقت نوشتند و بغایت در اظہار حق کوشیدند و
داد حق کما حقہ دادند و بدعات دیرینہ را سراپا دور کردند جزا کم
اللہ تعالیٰ فی الدارین ۛ

از دست گدائے بنواے ناید تیرج

جز آنکہ بصدق دل دعائے کند

واجز بے پایان از ایرد مٹان بجناب حسنا تآب سید ابوالحسن

عاجز و محکم نذیر حسین بجناب سید ابوالحسن صاحب السلام
علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ واضح ہو کہ میں اچھی طرح پہلے آئندہ
مہینہ میں انشاء اللہ تعالیٰ حرمین شریفین روانہ ہو جاؤں گا تمہارا
انتظار ہی آپ جلدی پہنچیں ہرگز نہیرگز دیر نہ کریں یہاں پر ہم نے سال
سامان سفر تیار کر لیا ہے۔ ساتھ چلنے میں زیادہ اور آدمیوں کی ضرورت
نہیں اسلئے کہ چند دہلی والے ساتھ ہیں اور ہر شخص بھائی کی طرح ہے
اور ہر ایک دوسرے کا ہمدرد ہے ہاں زاد سفر حفاظت اور
مہربانی کے ساتھ ہمراہ لے لینا ماشاء اللہ دو تہمت ہو ضرورت کے
مطابق خود ہی لاؤ گے اسکے متعلق ہم کو کھانا بیکار ہو۔ اور اپنے والدین
کی خدمت میں فقیر کا سلام پہنچا دینا۔ اور بچوں کو دعا و السلام خیر الختام

ایک سو باونواں خط

نہایت عمد جواب کتاب بتدعین کا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

عاجز و محکم نذیر حسین مولوی محمد احتشام الدین شرح
اندرب العالمین صدرہ بنور الیقین و افاض برہ علی
العالمین۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کے بعد واضح رائے عالی ہو کہ
بمحمد اندو توفیقہ جواب باصواب صاحبان فضل و کمال کی طرح
سچائی اور عقلمندی سے اپنے دیا اظہار حق میں کرنی کو تاہی نہیں کی اور حق
کی امداد پورے طور پر کی اور برائی بدعات کا تم نے خوب قلع قمع کیا
ہے۔ جزا کم اللہ تعالیٰ خیر فی الدارین ۛ

از دست گدائے بنواے ناید تیرج

جز آنکہ بصدق دل دعائے کند

دعا کہ خداوند پاک کی جانب سے جناب حسنا تآب سید ابوالحسن

حصہ منہ اللہ الولی بلطفہ الحفی والخی برودہ
مؤثرہ ہادکہ در طبع کنایدن ان اشاعت سنت وحقان حق
از شرق تاغرب نمودند کہ حق حقیق شائع و ذائع شد و ہمہ عالم
مستفید بدان گردد۔ والسلام خیر الختام۔

مکتوب یکصد و پنجاہ و سوم

استقرار بر آئین باجمہر

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

از طاہر محمد نذیر حسین بھٹا لکھ گرامی مولوی قاری عبدالحق
صاحب پانی پتی و فقہ ائمہ بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ
واقع ہوا کہ انصاحب در حق معتقدین مولانا محمد اسماعیل رحمۃ اللہ
علیہ کہ در رفع الیدین و جہر بالتائین میکنند، حکم فاسق و حکم تکفیر
برایشان می نمایند و می گویند کہ نماز جنازہ برایشان نباید خواند یا
این سخن حق است یا دروغ ہذا و سہ طالب علم مستور جامع
علوم را روانہ میکنم لازم کہ حسب دلخواہ و دعویٰ خود فرستادگان
را از قرآن و حدیث و اجماع امت و قول ائمہ اربعہ تفہیم خواہد شد
و طریق مولانا مرحوم و مولانا محمد اسحق علیہ الرحمۃ ہیں بود چنانکہ
انصاحب در حق رفع یدین و آئین باجمہر کنندگان و لعن و طعن و
تفسیق و تکفیری کنند لازم کہ مطابق آیت کریمہ یَا أَهْلَ الْکِتَابِ
لَا تَغْلُوا لَنَا دِینَ کُمْ وَاَعْدِلُوا هُوَ اقْرَبُ لِلتَّقْوَى
الْاَیْمَةِ وَلَا تَغْسِرُوا وَاِنِی الْاَنْزِلُ مِنْ بَعْدِ اَصْلَابِہَا فَاِنَّ
فَتَنًا لَّخَلَّتْ فِی شَیْءٍ مُّزْجُوۃً مِّنْ اِلٰہِی الْاَلٰہِ وَالتَّوْحِیْدِ اِنْ مِّنْکُمْ

حصہ منہ اللہ الولی بلطفہ الحفی والخی برودہ
اسکا بے انتہا ثواب مرحمت ہوگا اسلئے کہ موصوف نے اس کتاب کے پھیلانے
اور احیاء سنت نبوی و اثبات حق میں خوب کوشش کی اور مشرق سے مغرب
تک حقانیت کو ظاہر کر دیا اور خدا کے تمام دنیا اس سے مستفید ہوا والسلام

ایک سو و پینواں خط

آئین باجمہر پر استقامت

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

عاجز محمد نذیر حسین مولوی قاری عبد الرحمن صاحب
پانی پتی و فقہ ائمہ بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کے بعد فرمایا
ہو کہ جناب والا حضرت مولانا محمد اسماعیل شہید رحمۃ اللہ علیہ کے
معتقدین کو فاسق بلکہ کافر تک کہتے ہیں صرف ان کا قصور یہ ہے
کہ وہ رفع الیدین و آئین باجمہر کہتے ہیں جو بآیا اطلاع دیں کہ یہ بات صحیح
ہے یا نہیں؟ اس سلسلہ میں دو تین فارغ التحصیل صاحبان ذی
استعداد و طالب علموں کو آپ کی خدمت میں بھیجتا ہوں لازم ہے کہ
اپنا دعویٰ ان حضرات کو قرآن و حدیث و اجماع امت و اقوال
ائمہ کی روشنی میں بخوبی سمجھا دیں حالانکہ طریق مولانا مرحوم و حضرت
مولانا شاہ محمد اسحق رحمۃ اللہ علیہ کو بھی یہی تھا لیکن آپ پر تعجب ہو
آپ جیسے شخص رفع یدین و آئین باجمہر کرنیوالوں پر لعن و طعن کرنے اور ان کو
فاسق و کافر کہنا آپ کہاں تک واجب ہے تاکہ وہ اس آیات فیل
پر کاربند رہتے اس کا تَغْلُوْا اِنِّیْ دِیْنُکُمْ سَہْرًا لِّیْ وَاَنْتُمْ
عَمَّا وَاَوْغِیْطٌ وَّغَضِبَ لَوْ دُرَّکَ کے چاروں دلائل سے انہیں

قُلْ يٰٓمُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَآلِیْهِ الْاٰخِرِ الْاَوَّلِ مَا اَمَّا لَكُمُ
الْمَرْسُوْلُ فَاُخْذُوْهُ وَ مَا يَمْلِكُكُمْ عِنْدَهُ قَاتِلُوْهُ ۙ
کار بند شوند و تعصب و عناد دور کنند و غیظ و غضب بر طرف
کند و بدلائل اربعه هر سده کس را ارشاد و هدایت فرماید که شان
علم را از حقین منفعین همین است و اگر فرستادگان من بدلائل
اربعه غالب آیند قبول نمایند غیظ و غضب بر ایشان را لیسیم
نمائند و الا مصداق این بیت خواهند بود

دین خویش بدشنام

و نیز لازم که مقتضای کلام عزیز العلام (دفع بالآتی) آخسن
گفتگو در علم که خواهند یافتند و آداب و مناظره را نگاه دارند
دلائل بجا است نه شور و شعوب و کار کاتبین جمله بد اطوار است

مکتوب یکصد و پنجاه و چهارم

حالا خیریت است

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

از عاجز حقیر ذریه حقین بخدمت شریف مولی صاحب
جمع منجات ذوقیه و منبع رشحات شوقیه جامع منجات و کمالات
مصدر خیرات و ثمرات مولی محمد نجم الدین سلمه اندر رب العالمین
عن آفات الدنیا و الدین و شرح صدره بنور الیقین بعد
السلام علیکم ورحمة الله وبرکاته واضح را سے سامی یار که بفضل
تعالی بخیریت بوده طایب جناب و جلال آن مخزن فیض و کمال
بر درگاه ذوالجلال و الاکرام می یابند

وقت هر کار نگاه دار که نافع نبود
نوشته دار که پس از مرگ به سپهری

طایفه علم که محمدا وین که کما حقین کی بی شان ہے اور اگر میرے
طایفہ علم چا رول دلائل سے وہ آپ پر غالب آجائیں اور آپ ان دلائل
کو قبول نہ کریں لیکن آپ بارہ خدا علی غصہ ان پر کریں در نہ اس شعر کے
مصداق ہوتے

دین خویش بدشنام

اور نیز لازم ہے کہ آیت کریمہ اذ قع بالآتی آخسن
کے مطابق جس علم میں آپ کا جی چاہے گفتگو کریں - اور
آداب مناظرہ کا خیال رکھیں - اور دلیل پیش کریں نہ کہ شور و
غل - یہ جہلکار کا طریقہ ہے -

حیت حیت حیت حیت حیت

ایک سو و نواں خط

یہاں خیریت ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

عاجز حقیر ذریه حقین

مولی صاحب مجمع منجات ذوقیه و منبع رشحات شوقیه جامع منجات
و کمالات مصدر خیرات و ثمرات مولی محمد نجم الدین سلمه اندر رب العالمین
عن آفات الدنیا و الدین و شرح صدره بنور الیقین السلام علیکم ورحمة الله وبرکاته
بر کاتہ کے بعد واضح را سے عالی ہو کہ خدا کے فضل سے یہاں بخیریت و عافیت
آپ جیسے مخزن فیض و کمال - بارگاہ ذوالجلال و الاکرام کا خداوند کریم
کی درگاہ میں طایب

وقت هر کار نگاه دار که نافع نبود
نوشته دار که پس از مرگ به سپهری

دیں دلا گزارش ایست کہ سید محمود فرزند ارشد میر محمد امام
جامع مسجد متوقع حصول مرادم نوکری، بذریعہ آن مرجع
آزادگان مجمع افتادگان بخدمت عالی میروندت صدقہ حسب
ارشاد آنسر و خیر البشر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مَا كَانَ الْعَبْدُ
فِي حَاجَةٍ إِلَىٰ خَلْقِهِ كَانَ اللَّهُ فِي حَاجَتِهِ وَمَا كَانَ الْعَبْدُ
فِي عَوْنِهِ كَانَ اللَّهُ فِي عَوْنِهِ حَسْبُهُ اللَّهُ شَفِيعُهُ
عَلَىٰ سُلْطَنِ اللَّهِ انْجَاح مَرَامِ مَوْلَى الْبِدْرِ يَعْنِي بِرْكَدَامِ خِدْمَتِ وَ
نُوكَرِي حَسْبُ لِيَاقَتِ ثَنَانِ بِرْمَنْد وَبِاشْفَانِ مَرْبِيَانِ وَاخْلَاقِ
كِرْمَانِ عَمُودِ پُورِ دَاخِتِ مَشَارًا اِيْدِ خَوَانِدِ مَادِخِتِ مَوْجِبِ اِجْرَائِ
نَزْدِ بَجِيلِ خَرَابِ بُوْدِ رَحِ

برین مسنگر برکرم خوش نگر

زیادہ گاہ نگاہ نخل موت دیرینہ مائرو نمازہ می فرمودہ باشند
کہ نصف الملاقات انرا تصور است

والسلام خیر الختام
مکتوب یکصد پنجاہ و پنج
فتوے تقسیم وراثت

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

از عاجز و خلیل ندی محمد حسین بخدمت شریف شاہ صاحب
شریعت و دستگاه و طریقت آگاہ شاہ آل احمد سلمہ اللہ الصمد
وخصہ بلطفہ الموبد بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ماشہو

سروست گلدارش ہے کہ سید محمود فرزند ارشد امام جامع مسجد شامی
دہلی جناب سید محمد صاحب تملاش روزگار کی خدمت میں آٹھ سو اسی
ہوں کہ حسب ارشاد آنسر و خیر البشر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مَا كَانَ
الْعَبْدُ فِي حَاجَةٍ إِلَىٰ خَلْقِهِ كَانَ اللَّهُ فِي حَاجَتِهِ وَمَا كَانَ الْعَبْدُ
فِي عَوْنِهِ كَانَ اللَّهُ فِي عَوْنِهِ بوجہ اللہ خدا کیلئے مخلوق
پر رحم کی نظر کرتے ہوئے موقوف کی کار بر آری یعنی جو نوکری
و ملازمت، انکی شان کے لائق ہو اس سے دریغ نہ فرمائیں اور
ہر بانی مربیانہ اور اخلاق کریمانہ سے اپنے ان کی غور و پرداخت
کریں آپ عند اللہ ماجور ہونگے۔ ریح

برین مسنگر برکرم خوش نگر

زیادہ یہ کہ کبھی کبھی محبت قدیمی کے درخت کو آپ قرق زہ
کرتے را کریں کیونکہ خطوط سے یاد آوری نصف ملاقات
کے معنی رکھتی ہے۔

والسلام خیر الختام

ایک سو پچیسواں خط
تقسیم وراثت پر فتوے

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

عاجز و خلیل ندی محمد حسین - بخدمت شریف شاہ صاحب
شریعت و دستگاه و طریقت آگاہ شاہ آل احمد سلمہ اللہ
الصمد وخصہ بلطفہ الموبد بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ و

سے خدائے سید محمود صاحب خلفت جناب سید محمد صاحب امام جامع مسجد شامی کے بڑے فرزند۔ اور حکیم میر شاہ جہاں مرحوم کے داماد تھے اور میرا شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ
نشان کرتے۔ سید محمود صاحب مرحوم سے میر شاہ جہاں مرحوم کی بڑی صاحبزادی شوبہ تھیں۔ جن کی اولاد میں حافظ محمد سعید اور ایک صاحبزادی جو جناب ذوالفقار صاحب کی بیٹی

اور جناب سید محمود صاحب مرحوم مفتوحہ الثعلب بہند جناب مولوی سید احمد علی امام جامع مسجد شامی دہلی کے بڑے بھائی تھے جن کو حضرت میا شاہد کے خاندان سے نہایت ملا

راے سامی بادکن نامہ نامی صحیفہ گرامی در حالت عارضہ پیکار
رسید کا نصف درکار دید چنانچہ جواب ہر دو قطعہ استفتا
حب تحریر سوال جدا گانہ رد نہ کردہ یثود بنظر والا گذار شدہ
موضوع مرام خواہ شد ونبیرہ یعنی ابن الامین بہ نسب ہلا ورموی
عصبہ قریبہ است و عصبہ بعیدہ باوجود عصبہ قریبہ بالاتفاق
محروم الارث یثود ثمرقا و خواہم ان عمومی حقیقی از جملہ عصبات
نیستند بلکہ در زمرہ ذوی الارحام داخل اند بطریق اولی محروم
خواہند کنانی کتب الفقہ والفرایض کما لا یخفی
علی العالم الماہر بالشیخ الفرائد ترصد کہ گاہ گاہی
از خیریت ضراح مبارک خود سرور می فرمودہ باشند کہ من
وجہ طمانیت بودہ باشد و این عاجز گرفتار چند در چند امور
عوارضی ماند کہ اظهارش متعذر است انشاء اللہ فقیر در
عین بجا آوری امیر انصاحب حتی الوسع در پل نخواہد نمود ہر آنکہ
خواہند نوشت جوابم کرد۔ والسلام خیر الختام۔

مکتوب یکصد و پنجاہ و ششم
بسفارش جناب ابی الحسن رضا

هُوَ الْعَنَى ذُو الْعَرْسِ الْحَمِيدُ فَعَالَیَ مَا یُرِیدُ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

از عاجز محمد بن محمد حسین بمطالعہ گرامی دیوان محمد نس الدین صاحب
سلمہ ربہ بالخیر والعافیتہ بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ واضح ہوا کہ
حامل رقبہ نیاز ہذا نواب سید لطیف الرحمن خالصاحب کہ ابواب وادوار

راے عالی ہو کہ نامہ نامی صحیفہ گرامی عین بخار کی حالت میں
پہونچا۔ کاشف حال ہوا چنانچہ دونوں استفتا کے جوابات
اکل روانہ کئے جاتے ہیں۔ وہ نظر سے گزر کر تسکین کا باعث ہو گئے
نسب کے اعتبار سے پوتا چچا زاد بھائی کی نسبت سے عصبہ قریبہ
اور دور کا عصبہ قریب کے عصبہ کی موجودگی کے وقت محروم رہتا
ہے۔ اس میں کسی کا اختلاف نہیں ہے اور چچا زاد بہنیں عصبہ
ہوتی ہی نہیں وہ ذوی الارحام میں ہیں لہذا بطریق اولی
محروم ہو گئی لکن اپنی کتب الفقہ والفرایض جیسا کہ
علمدار امت پر ظاہر ہے امید دار ہوں کہ کبھی کبھی اپنی خیریت
مخراج سے سرور کرتے رہا کریں کہ اس سے ایک قسم کی امید
بندھی رہتی ہے اور یہ عاجز بہت ماسے امور میں گھبراہٹ
جن کا اظہار مناسب نہیں ہے انشاء اللہ فقیر ضایع حکم کی تعمیل
میں حتی الوسع درین نہیں کریگا۔ اور جو کچھ آپ لکھیں گے جواب
فرود دوں گا۔ والسلام خیر الختام

ایک سو چھپنواں خط
نواب لطف الرحمن خالصاحب ہاں سفارش

هُوَ الْعَنَى ذُو الْعَرْسِ الْحَمِيدُ فَعَالَیَ مَا یُرِیدُ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

عاجز محمد بن محمد حسین بمطالعہ گرامی دیوان محمد نس الدین
صاحب سلمہ ربہ بالخیر والعافیتہ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کے
بعد واضح ہوا کہ حامل عرقہ نواب لطیف الرحمن خالصاحب کہ

سے نواب سید لطیف الرحمن خالصاحب کا مکان مسجد ہور خان میں ہے جناب مولوی حافظ سید محمد عبدالسلام صاحب مرحوم بنو غفر کے خسر تھے۔

ایشان بظاہر عمدہ از بادشاہان دہلی متاثر و سر قرار
بودہ اند ورنیوالا حسب اتفاق زمانہ بدریغہ خط کو اب و الدین
خان صاحب وائی بہار و خدمت نواب صاحب عالی مرتبہ
میروند لازم کہ بمقتضای ارشاد آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ و
سلم ما کان العبد فی حاجۃ انیہ کان اللہ فی حاجۃ
بجہ نواب صاحب گزرا بندہ ملاقات کنا بندہ خواہند داد
عین لطف کرم برین خواہد بود مشارایہ از عزیزان من عاجز
ہم است - زیادہ والسلام مع الاکرام خیر الختام -

مکتوب یکصد و پنجاہ و ہفتم

عفو قصور احمد کی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

صبا بحضرت گل عرصہ گیارہ ہیر : پیام شام بدگاہ صبحگاہ ہیر
از عاجز محمد ذی یحسین بخدمت عالی نواب صاحب
امیر الملک والاجاہ جامع الحنات والکلمات مجمع آزادگان
مرجع افتادگان سلکم اسدو بقاکم و علی مدارج الکمال سنی
الدارین رفاکم بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ واضح راے
عالی فیض پیراے باد کہ انجہ از احمد کی سرزد شدہ باشد
بمستقتلای منشور لا مع النور انکا خلیفۃ العیظ و
العا فیئ عن الناس واللہ یحبب المحسنین و عفو فرامیدہ
گل ریاض جلالت ہمیشہ خداں باد :

نسیم لطف تو آرام درد منداں باد :
د ابواب فتوح روح حبیبہ اللہ و شفقتہ علی خلق اللہ برویکشتایدہ
چہ باشد کہ غریبے مستند : بیاسایدے در سایہ تو :

جگہ بزرگ شان دہلی کے دربار میں عمدہ خطاب اور اچھے اچھے
پر سر فراز تھے ۔ افسوس گردش ایل و نہار کی وجہ سے نواب علاء الدین
خان صاحب ام قبالہ وائی ریاست بہار کے خط کے ذریعہ نواب صاحب
عالی مرتبہ کی خدمت میں وہ حاضر ہوئے تاکہ لازم ہو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کے ارشاد و کیفیات ماکان العبد فی حاجۃ کان اللہ فی
حاجۃ نواب صاحب مدد روح کی خدمت میں پیش فرما کر ملاقات
اکلی کر دیں تاکہ مجھ پر کرم اور مہربانی ہوگی اس لئے کہ حال ہذا میرے
عزیز ہیں زیادہ والسلام خیر الختام -

ایک سو ستاونواں خط

احمد کی کا قصور معاف کیجئے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

صبا بحضرت گل عرصہ گیارہ ہیر : پیام شام بدگاہ صبحگاہ ہیر
عاجز محمد ذی یحسین بخدمت عالی نواب صدیق حق خاں
صاحب امیر الملک والاجاہ جامع الحنات والکلمات مجمع آزادگان
مرجع افتادگان سلکم اسدو بقاکم و علی مدارج الکمال رفاکم -
اسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کے بعد واضح راے عالی فیض پیراے
ہو کہ احمد کی سے جو خطا سرزد ہوئی ہے وہ خداوند عالم کے مہربان
انکا خلیفۃ العیظ و العا فیئ عن الناس واللہ یحبب المحسنین
یحبب المحسنین کے بموجب معاف فرمائیے
گل ریاض جلالت ہمیشہ خداں باد :

نسیم لطف تو آرام درد منداں باد :
اور لوجہ اللہ و شفقتہ علی خلق اللہ عوشی و سرت کے درد راے
اُس کے لئے کھول دیں سے

بہر حق و جاہ تو فرودس تازہ اگر طوبیے بود ہمسایہ تو بہ
بہر کیفیت زیر سایہ عاطفت خود مشارایہ را بوزند و بنا کامی رود
خارج محرومی سرگردان نسا زندہ

زیادہ ایام کامرانی و دجہان مسعود و مبارکبادیہ
مکتوب یکصد و پنجاہ و ششم

استغفر از نیامدن خود در بھوپال عند الیعاد و سفر حجاز

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

از عاجز و حقیر ذلیل و محسین بخندت نواب صاحب عالی مراتب
امیر الملک والاحباب مجمع مآثر جللیہ منع مفاخر علیہ سلمکم اللہ بالخیر والحدیث
فی الدارین بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ما مشہود خاطر عاطر
خدا م والا کہ بفضل خدا ذلیل و نادبی در ظلمات بحر دودی از سفر
حج فیض اثر بازگشتہ لباحل امن و امان در بمبئی مع انجیر رسیدم
خواستم کہ از ملاقات مسرت آیات آں مصدر خیرات و برکات
فائز بودہ بعزیم خانہ بروم کہ ناگاہ تارطلبی مولوی محمد بشیر صاحب
ہم رسید بر این طبق وعدہ آمدن بھوپال بذریعہ تارا اطلاع دادم
لیکن بسبب لحوق عارضہ حمی بجمہ احمد پسر حاجی عبدالعزیز بنیرہ
علی جان صاحب کہ ہمراہ من ہمسفر بود معذور خدم چہ مشارالیم
بجائی نہایت مقرر و عجیب و حرکت گردید و در سہر طیب بمبئی گفتند
کہ دریں حالت مبادا اسلام شود ایں عذر مولی اللہ را
بسواری ریل بدرجہ دوم اقتان و خیراں سوار کنانندہ بدہلی
داخل شدم و دریں اثناء مناسب مذاکرت کہ رفیق را بہنگام انتہ

اور دونوں جہان کی فتحندی آپ کو مبارک
ہو۔

ایک سو اٹھاونواں خط

بھوپال نہ پہنچنے کی معذرت

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

عاجز و حقیر ذلیل و محسین بخندت گرامی نواب صدیق حسین
خان صاحب عالی مراتب امیر الملک والاحباب مجمع مآثر جللیہ منع مفاخر علیہ سلمکم اللہ بالخیر والحدیث
فی الدارین بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہ بعد واضح ہو کہ خدا سے تعالیٰ دلیل نادبی
کے فضل و کرم سے حج کے سفر فیض اثر سے واپس ہو کر امن و
امان کے ساتھ بمبئی پہنچا خیال تھا کہ آنجناب مصدر خیرات و برکات
کی ملاقات مسرت آیات سے مشرف ہو کر غریب خانہ جاؤنگا اتنے میں
مولوی محمد بشیر صاحب کی دعوت بذریعہ تارا موصول ہوئی میں
نے فوراً بھوپال پہنچنے کا تار دیدیا لیکن اچانک حاجی علی جان صاحب
کے پوتے جناب محمد احمد صاحب ولد حاجی عبدالعزیز صاحب جو میرے
ہمراہ تھے بخار میں مبتلا ہو گئے لہذا میں ان کی وجہ سے معذور
ہو گیا اور انکے صاحبزادے مصروف بھی بخار میں اس طرح توجہ
پرس گئے کہ بمبئی کے دو تین طبیبوں نے ہدایہ کہ ان کو اسلام ہو جائے
اندیشہ ہے اس وجہ سے سکیڈ کلاس میں بیٹھ کر جلد از جلد دھسلی

سہ یہ تحریر حضرت میاں صاحب کے قلم کی نہیں ہے۔ بلکہ ایک نقل غیر کے قلم کی ہے۔

بظرف قرض مشارالیه بدہند و اگر خواہند اسباب ہزار روپیہ
نزد خود را رد بعد ادا کے مبالغ آنصاحب اور واپس
خواہند فرمود بموجب اجر عظیم عند اللہ کریم خواہد بود
اداد و اعانت اواز بس ثواب بسیار میداد و ذات
سای در خیرات و حسنات بقایت مصروف است
حاجت ردائی اور از دیگر کار بسیار تصدیقہ اجراء
کرده خواہند داد عین احسان برین ناتوان خواہد بود
بر کرمیاں کار و دشواریت

زیادہ والسلام خیر العظام

مکتوب یکصد و شصتم

رہن جائز است

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

از عاجز و حقیر نذیر حسین بطلانہ گرامی سید
محمد اسحاق صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ
وبرکاتہ واضح یاد کہ خط مسرت نمط شمار سید کاشف
مدعا گردیدہ -

مشفقاً! رہن داشتن مکان شمار بہر حال درست
در و است اگرچہ مرتہن از مکان نفع گیر درین صورت بر
آنصاحب و زرا اصلانیت کلا گزشتہ و این ذوق و زور
آخری چنانکہ کتب فقہ و حدیث مستفاد میشود آئندہ اختیار
شما است و برائے نوکری شما در امر تسر طرف مولوی احمد صاحب

تشریف کے بموجب ماکان العبد فی

اللہ فی حاجتہ صاحب موصوف کو ایک ہر

آپ دیدیں - اور اگر چاہیں تو ایک ہزار روپیہ کی کو

رکھیں جب آپ کا روپیہ وہ ادا کر دیں تو آپ انکی چیز کو واپس

کر دیں اللہ کے مال آپ کو اسکا بہت بڑا ثواب ملے گا ان کی

اداد و اعانت بہت زیادہ ثواب کی باعث ہے اور عذاب کی ذات

گرامی ایسے کار خیر میں بہت کچھ حصہ لیتی ہے یہی انکی کار براری کو ضروری

خیال فرما کر جلد از جلد پورا کر دیں - مجھ ضعیف پر آپ کا احسان

عظیم ہو گا سب برکریاں کار و دشواریت زیادہ والسلام خیر الختام

ایک سو ساٹھواں خط

گرو جائز ہے

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

عاجز و حقیر نذیر حسین مولوی سید محمد اسحاق صاحب
سلمہ اللہ تعالیٰ - السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کے بعد واضح یاد کیا
خط مسرت نمط پہنچا کاشف حال ہوا -

میرے شفیق دوست! مکان کو رہن رکھنا بہر صورت
جائز ہے - اگرچہ مرتہن مکان سے نفع حاصل کرے اور اس صورت
میں آپ پر کوئی گناہ نہیں کلا گزشتہ و از رکہ و زور
آخری - کتب فقہ میں ایسا ہی لکھا ہے - آگے تہاری مرضی
ہے - تہاری ملازمت کے لئے امر تسر میں مولوی احمد
صاحب کو لکھ دیا ہے - مگر حکم خداوندی کے آگے دم

حر یکا کردہ شد گر از مشیت ایزدی چارہ نیست گاہ گاہ ہے
از خیریت مزاج خود خوش وقت می کردہ باشند۔

زیادہ والسلام خیر الختام
۱۶۱
مکتوب یکصد و یکم
باطلاع ارادہ سفر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

از عاجز محمد نذیر حسین - بمطالعہ گرامی عزیز العلماء
صمدی سلمہ ربہ بعد السلام علیکم واضح باد کہ بندہ بسفر مشرق
بتایخ ہنم ربیع الآخر روانہ خواہد شد باید کہ بشرط فرصت در
الہ آباد اسٹیشن کہ چنان من موہور از دیدار خود مسرور و خوش
دل نمایند۔ والسلام۔ از دہلی روز جمعہ وقت عصر۔

۱۶۲
مکتوب یکصد و شصت دوم (الف)

بشکرتہ تقریر بکند روپیہ ماہوار علیہ حضرت نواب شاہجہاں بیگم صاحبہ فرما کر بھوپال

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۞ عاجز محمد نذیر حسین بہ جناب فیضیہ عالیہ متعالیہ نوابہ شاہجہاں بیگم صاحبہ دایمہ فیما
وافضا لہا۔ بعد ہدیہ مسنون سلام کے عرض بردار ہوں کہ اس عاجز کترین خلافت کیلئے جناب عالیہ نے ایک سو روپے اپنی سرکار عالیہ کی
مقرر فرمائے اور میری سفارش در رسم کیلئے قبول ہوئی۔ شکریہ جنابہ کی اس عنایت عظمیٰ کا مجھ سے ادا نہیں ہو سکتا
اگر سوزبان سے بلکہ ہزار زبان سے بھی کروں۔

ما از تو بر خوریم و تو از عمر بر خوری

عمرت دراز باد کہ در درویشتری

اللہ رب العالمین عرض میں اس عنایت عظمیٰ کے جنابہ موصوفہ کو دنیا میں دنیا کی آفات سے محفوظ رکھے اور آخرت میں جنت الفردوس
عطا فرمائے۔ دوسری عرض یہ ہے کہ مولوی محمد بشیر صاحب کو واسطے نیکیوں پور کرنے تفسیر جناب نواب صاحبہ مغفور و مرحوم
کے حکم سرکار و دولت دراز سے صادر ہو کہ جو تفسیر باقی رہ گئی ہے اسکو مولوی صاحب موصوفہ تمام کریں کیونکہ مولوی صاحب
مندرجہ مزاج داں اور طرز تحریر نواب صاحبہ مرحوم مغفور سے نواب واقف ہیں یہ خدمت دوسرے شخص سے بخوبی ادا ہوگی

لے یہ تحریر خدمت میاں صاحبہ کی قلمی یاد بخشنی نہیں تھی مگر ہر ہی

مارنے کی جگہ ہیں ہے کبھی کبھی اپنی خیریت مزاج سے
مسرور کیا کریں۔ زیادہ

والسلام خیر الختام
۱۶۱
مکتوب یکصد و یکم
سفر کے ارادہ کی اطلاع

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

عاجز محمد نذیر حسین سوزیہ العلماء صمدی
سلمہ ربہ بعد السلام علیکم واضح ہو کہ بتایخ ۱۶ ربیع الآخر فقیر
یورپ کو روانہ ہو جائیگا تم کو چاہئے کہ بشرط صحت الہ آباد کے
اسٹیشن پر حسب طرح ممکن ہو مجھ پر موہور کو اپنی ملاقات سے مسرور
کرو۔ والسلام۔ از دہلی بروز جمعہ وقت عصر۔

اور جو دوسرا شخص کرے گا تو اس کی مثل ایسی ہے کہ خواب میں ٹاٹ کا پیوند لگایا اور پچھپ کماحقہ نہوگی حضور پر نور جلوی سے
مولوی صاحب موصوف کو مکمل نافذ فرمادیں کہ وہ تفسیر لکھنا شروع کریں۔ آئندہ حضور والا مختار۔ آفتاب دولت و اقبال
درخشانی رہے۔

مکتوب یکصد و دوم رب

درخواست مدرسہ نذیریہ دارالعلوم دہلی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ عَاجِزِ حَکْمِ ذَلِیْلِ حَاشِیْن - بجا یہ فیض آہ عالیہ تعالیٰ حضرت علیا نواب شاہ بھیاں بیگم صاحبہ فرماتے
ریاست بھوپال دام اقبالہادافضالہا۔ بعد ہدیہ سلام مسنون کے عرض بردار ہے۔ کہ اس عاجز مکتوب میں خلافت و طلبہ کی
علی ضروریات کو پیش نظر فرما کر ہر احم خسروانہ و الطاف شانہ سرکار عالیجاہ نے فقیر کی درخواست پر مبلغ ایک سو روپیہ خزانہ شاہجانی
وصیفہ مناصب سے منظور فرما کر مدرسہ - کو شرف بخشا اس عنایت عظمیٰ کا مجھ فقیر سے تاحیات شکر ادا نہیں ہو سکتا جس
کے اظہار کے لئے زبان اور قلم قاصر ہے۔

عمرت دراز باد کہ در دور مشتری ماز تو بر خوریم و تو از عمر بر خوری

افتد رب العالمین۔ اس گراں قدر عظیم کی سرپرستی و عنایات و احسانات عظیم کے معاوضہ میں سرکار عالیہ دام اقبالہا کو دنیا میں
ہر آفات سے محفوظ رکھے اور آخرت میں جنت الفردوس عطا فرمائے آمین دوسری عرض یہ ہے کہ جناب مولوی محمد بشیر صاحب
سہ سولانی ممدوح کو تکلیف تفسیر کے لئے جناب علامہ نواب صدیق حسن خاں صاحب فاضل مرحوم و مدفوع کے لئے حکم سرکار دولت مدرسہ
صادر ہو کہ جو تفسیر باقی رہ گئی ہے اسکو جناب مولوی صاحب موصوف پورا کریں کیونکہ جناب مولوی صاحب ممدوح مزان جواں
اور طرز تحریر نواب صاحب امیر والا جاہ مرحوم و مدفوع سے خوب واقف ہیں۔ یہ خدمت دوسرے شخص سے لادنا سہولت اور جو
دوسرا شخص اس خدمت کو انجام دے گا تو اسکی مثال ایسی ہوگی جیسے کہ خواب میں ٹاٹ کا پیوند لگادیا گیا خدمت و پچھپ کا حقہ
نہوگی حضور پر نور سرکار عالیہ دام اقبالہا جلد از جلد جناب مولوی محمد بشیر صاحب کے لئے حکم نافذ فرمایا جائے۔ تاکہ اس تفسیر کو مرتب
کرنی شروع کریں۔ اور آئندہ سرکار والا مختار ہیں۔

آفتاب دولت و اقبال تابان و درخشانی

۱۲۲۷ھ
محمد علی شاہ صاحب
مدرسہ نذیریہ

۴۴ جو کہ لازمی ذریعہ عامہ پھاٹک پیش خاں دہلی میں موجود ہو وھو ہذا۔ مکتبہ محمد بشیر المصنوعہ کو بیل الدھن فی الزمان العثمیہ
لے جناب مولوی محمد بشیر صاحب بہت بڑے محدث اور بہت منکر المزاج عالم متبحر تھے احاطہ تدریس قبرستان قوم بخاریان بارغ شیدی لیدہ دہلی میں درخون ہیں۔

فقیر کو بجا سند مہرباناً و دریت نوی کا پتہ حاصل ہے ۴۵ اور یہ میاں صاحب مرحوم و منقر کے مسجد حاجی علی جان کو بیچ خان چند میں درس حدیث کی خدمت تاحیات انجام دیتے رہے۔

۱۲۲۷ھ
محمد علی شاہ صاحب
مدرسہ نذیریہ

سکرٹوٹ گورنمنٹ بھوپال

۱۹۳۳ء

مثلاً ۲۰ نمبر صیفہ بخت
مضمون مسدودی مناصب و وظائف
موجودہ نمبر ۶۸۱۹
موجودہ ۱۸ مئی ۱۹۳۳ء

بخدمت مولانا سید محمد عبدالرؤف صاحب ولد مولوی سید محمد حامد علی صاحب مرحوم و مقبور بھانگہ محلہ خاں دہلی -

چونکہ گذشتہ چند سال سے ریاست بھوپال بھی ان عالمگیر مالی اور اقتصادی مشکلات سے مستثنیٰ نہیں ہے۔ جن میں اس وقت تقریباً ہر حصہ ملک مبتلا ہے اسلئے اس بات کی شدید ضرورت ہے کہ حتی المقدور صیفہ میں پوری کفایت شعاری سے کام کیا جائے تاکہ اس عام کسان بازی اور زندگی اجناس کی وجہ سے جو قین بالعموم طبقہ کا شکار ان کو پیش آرہی ہیں۔ ان کو کم کیا جاسکے۔ ان وجوہ سے مجبور ہو کر باظہار افسوس اعلیٰ حضرت خلد اللہ ملکہم نے آپ کا منصب مقررہ صلح کے روپیہ مائدہ یکم جولائی ۱۹۳۳ء سے مسدود کیا جانا منظور فرمایا ہے۔ لہذا حسبہ آپ کو اطلاع دی جاتی ہے۔ فقط۔

دستخط سیکرٹری صیفہ فنانشل

عالی مرتبت جناب ضیاء العلوم مولوی مفتی انوار الحق صاحب فنانشل سکرٹری یہ حضرت مولانا مولوی عبداللہ صاحب ٹونکی جو بہت بڑے فاضل اور حضرت میاں صاحب کے شاگرد تھے جناب مفتی صاحب انکے صاحبزادے میں اجرائے وظیفہ کے لئے جن جن مخلص و محترم حضرات نے اپنی اپنی سفارشات سے مجھ ناچیز کو حضرت مولانا عبدالباری صاحب فرنگی علی لکھنؤ، جناب حافظ محمد الیاس خاں جٹا، مہتمم وظائف مکر علی ریاست بھوپال جناب حافظ عبدالغفار صاحب کوٹھی حاجی علی جان، جناب ڈاکٹر مختار احمد صاحب انصاری مرحوم مقبور، جناب خراجہ حسن نظامی صاحب، جناب شمل لکھار حکیم غلام کبریا خاں صاحب مرحوم مقبور، جناب شمس العلماء ہندو گھبراہٹا رام جامع مسجد علی، جناب فائز علی کمرل اللہ خاں صاحب بہادر رئیس غم کے سی بی جی، بیکن ٹونکی گڈھ سید محمد جعفری ایڈیٹر ملت علی، جناب ڈاکٹر ذاکر حسین صاحب شیخ الجماعہ، کے۔ سی۔ ری۔ آئی۔ جناب سجاد حسین جہاں انصاری، خلف شمس العلماء مولانا الطاف حسین صاحب حالی پانی پتی مرحوم و مقبور۔ جناب مولوی الطاف الرحمن صاحب قدوائی فرنگی علی لکھنؤ، جناب نواب حبیب الرحمن خاں صاحب الخاں بیار جنگ بہادر رئیس غم حبیب گنج ضلع علی گڈھ باوجود ان سفارشات کے حضرت مفتی صاحب موصوف نے کوئی توجہ نہ فرمائی جس سے نذیریہ پبلک لائبریری اور خصوصاً نذیریہ مسلم گرل اسکول جہاں مخزن نذر کی چھاپیں دینی و نبوی تعلیم حاصل کر رہی ہیں بہت برا اثر پڑ رہا ہے اگر صیفہ مناصب سے یہ وظیفہ جاری رہتا تو اس عدم توجہ کا قلوب موجودہ فرمانروا سے سَخَلَّ اللہُ فَلَکَہُ مَا کَانَ لَمَالِکَہُ حضرت علیا حضرت سلطان یکم صاحبہ خلد اللہ شیان کو تاقیامت ملتا رہتا۔

درجہ حضرت خاتون نظام الدین اولیا و ہم

ظاہر کیا گیا ہے۔

لے جس میں تعلیم از سرے زائد کتابیہ گزارشات و رسائل سے حضرات شائقین بکثرت مدد دار الطائفہ نذیریہ عام میں ہر قوم و ملت مستفیض ہوتے رہیں اور روزانہ طلباء و

مکتوب بکشت و دوم باطلاع استصلاح فروگذاشت

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

از عاجز و حقیر محمد نذیر حسین - بمطالعہ گرامی مولوی محمد سعید صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہ برزنی بعض شخص معلوم شد کہ آن صاحب نقل خط مولوی محمد بشیر صاحب کہ من - اوشاں تنگ شستہ دوم و از راہ سہو آن چہیں تحریر آمدہ بود کہ مولوی محمد سعید صاحب با اجازت من وقتہ و آن صاحب جلد آخر مشہرے نمایندہ حال اس است کہ لفظ با اجازت بجائے عدم اجازت از من سہو نوشستہ شد شہا خوب سید امید حلفا باندہ بگوید کہ شما با اوقات با اجازت من روانہ شدہ بودند یا بغیر ملاقات و بے اجازت من از مکان حاجی عبد العزیز صاحب بریل سوار شدند و من بر سہو خود معترف ام با طبع کتانیہ من آن خط یہ فائدہ خواہد داشت اما خدا تعالی سہو خط کہ در تحریر واقع شد معاف فرماید چہ امر واقعی ہین است کہ بدون اجازت من وقتہ بہر حال آن خط را بطبع نیارند آئندہ اختیار شہا است -

مکتوب بکشت و دوم ۱۶۲۷

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خاتم النبیین ہندو بنی خواہند و استفسار جواز ختم خواجگان بقبول اعداد مترجمہ بدلائل و حج وغیرہ
بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

از عاجز و حقیر محمد نذیر حسین بخدمت شریف نواب صدیق حسن

ایک سو و سیسٹھواں خط ایک سہو کی ترمیم ہے

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

عاجز محمد نذیر حسین - بمطالعہ گرامی مولوی محمد سعید صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ - السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہ بعد واضح ہو کہ ایک آدمی کی زبانی معلوم ہوا ہے کہ مولوی محمد بشیر صاحب کا نام کا خط جو میں نے ان کو لکھا تھا جس میں غلطی سے یہ لکھ دیا گیا تھا کہ مولوی محمد سعید صاحب میری اجازت سے گئے ہیں اور جناب والائے انجیری میرے جملہ کو خوب شہرت دی حالانکہ عدم اجازت کے بجائے لفظ اجازت بھول میں محج سے لکھ گیا ہے آئیں تو علم ہے کیا خدا کی قسم کھا کر کہوں کہ تم ملاقات کے واسطے میری اجازت سے روانہ ہوئے تھے یا بغیر ملاقات کے اور بلا اجازت تم میاں حاجی عبد العزیز صاحب کے مکان سے ریل پر روانہ ہو گئے تھے اور میں اپنی غلطی کا اعتراف کرتا ہوں پھر خط چھپوانے سے کیا فائدہ ؟ جو غلطی یا سہو تحریر میں مجھ سے واقع ہوئی ہے - وہ خدا سے تعالیٰ اسے معاف فرمائے گا کیونکہ یہ واقعہ ہے کہ وہ میری اجازت کے بغیر گئے ہیں بہر حال اس خط کو آپ طبع نہ کر میں آئندہ آپ کو اختیار ہے -

ایک سو و سیسٹھواں خط ۱۶۲۷

حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خاتم النبیین ہیں جواز ختم خواجگان بقبول اعداد مترجمہ مطابق قواعد خفیہ ہے یا نہیں

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

عاجز محمد نذیر حسین بخدمت شریف نواب صدیق حسن

خاں صاحب والا منقائب عالی مرتب سلمہ اللہ تعالیٰ بالبحر والاعیان
بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ؛ واضح رائے ساری یاد کہ نامہ
نامی صحیفہ گرامی پر تو ورود افلندرہ و کاشف مدعا گردید چنانچہ
جوابش نگاشتہ روانہ می سازم بنظر عالی خواہد گذشت و کیفیت
کہ آنصاحب را بر استفسار این مسئلہ باعث و محرک شدہ حالانکہ
ہم اہل اسلام از سلف تا خلف بدلیل اخبار آتی اتفاقاً ہی دارند
کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خاتم النبیین ہستند و بعدہ نبی
نخواہد شد و کہ را در این - اختلاف نیست ترصد کہ از این
اطلاع بخشد و نیز جواب جواز ختم خواجگان بقیود اعدا و ملزومہ
بلا کر اسبت بدلائل شرعیہ خصوصاً مطابق قواعد و ضوابط مذکور
امام ابو حنیفہ از علماء بخارا کہ حنفی المذہب انداز کتب
معتبرہ حنفیہ مدلل کتا نیدہ عیاں خواہد ساخت کہ موجب
ہدایت گردد۔

زیادہ والسلام خیر الختام

خاں صاحب والا منقائب عالی مرتب سلمہ اللہ تعالیٰ بالبحر والاعیان
بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ؛ واضح ہو کہ جناب کا نامہ نامی صحیفہ گرامی
شرف صدور لایا۔ کاشف حال ہوا جواب ارسال خدمت ہے جو
نظر عالی سے گزر گیا کون صاحب ہیں کہ جن کی وجہ سے آپ نے یہ
مسئلہ مجھ سے پوچھا ہے حالانکہ تمام اہل اسلام اور سلف سے
ظہن تک خدا سے تعالیٰ کے احکام و فرمان پر سب متفق ہیں
کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خاتم النبیین ہیں اور آپ کے بعد کوئی نبی
نہ ہوگا۔ اور ایک فرد و بشر کو بھی اس میں اختلاف نہیں امید ہو کہ اتنا
لکھا اصلاح عقیدہ کے لئے کافی ہوگا۔ نیز ختم خواجگان اعدا
معینہ کے ساتھ شرعاً بالکراہت جا کر ہے۔ علماء بخارا کہ جو سب کے
سب حنفی المذہب تھے انہوں نے دلائل شرعیہ اور بالخصوص
مذہب حنفی کے قواعد و ضوابط کے مطابق کتب معتبرہ حنفیہ
سے اس مسئلہ پر ان حضرات نے پوری پوری روشنی ڈالی ہے۔ اور وہ
ہدایت کے لئے بہت کافی ہے والسلام خیر الختام۔

مکتوب یکصد و شصت و پنجم ترغیب اعانت مولوی محمد جونا گڑھی

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

از عاجز محمد ذی بحسین بجناب نواب فیض آباد نواب شاہجہاں بیگم صاحبہ عالیہ ادام اللہ تعالیٰ
افضالہا و اقبالہا۔ بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ؛ ہویدا رائے عالی ہو کہ حامل عریضہ ہذا مولوی محمد جونا گڑھی
جو درس و تدریس قرآن مجید و حدیث شریفہ کا مدرسہ ان کے ہاں جاری ہے مگر قوت
لا یوت سے وہ نہایت پریشان و لاچار ہیں سرکار ادام اقبالہا سے وظیفہ قوت لایوت کا اگر ستر

فرمایا جائے تو وہ فارغ البال ہو کر انشاء اللہ تعالیٰ درس و تدریس کی خدمت کرتے رہیں گے۔
جو موجب ثواب عظیم ہوگا۔

برکریاں کارناوشوار نیست

ع

والسلام خیر الختام۔ ماہ ربیع الاول ۱۳۸۴ھ

ایک سو چھیاسٹھواں خط

حمید الکلام پسند ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

عاجز محمد حسن رحیمین جناب منشی اعتماد علی خاں صاحب السلام علیکم کے بود و وضع ہو کہ اس قسم کی ایک تحریر اس سے پہلے آئی تھی جو میں نے ہمیشہ ان دین دار مسلمانوں کی خدمت میں عرض کی ہے کہ مومنین و مومنات کفار شرکین کا لباس ہرگز نہ پہنیں اسلامی لباس میں کیا خرابی دیکھی ہو کہ فردوس کی پوشاک پہنی میں فخر کرنے لگے اور دین محمدی اور اعمال محمدی سے منہ پھیر کر کفار کا طریقہ اختیار کرنے لگے حتیٰ کہ اسلامی خوراک پوشاک کے رقتار و گفتار کو بالکل ترک کر دیا وہ نہ تو مسلمان ہی رہے اور نہ کافر بلکہ ڈھلے یقین کہلائے جانے لگے۔ ہرگز ہرگز ان بڑی چیزوں کی طرف مسلمان کو رغبت نہ کرنی چاہئے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو احکام خداوندی سے منحرف ہو وہ بچے منحرف ہو اور جس نے مجھ کو چھوڑا اس نے خدا کو چھوڑا اور خدا کو چھوڑنے کا ٹھکانا جہنم ہے۔ والسلام۔

ایک سو اسیٹھواں خط
اپنے بھتیجے کی سفارش

مکتوب شخصیت ششم

بطور تقریظ شہنوی حمید الکلام

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

از عاجز سید محمد نذیر رحیمین خدمت عالی جناب منشی اعتماد علی خاں صاحب السلام علیکم واضح باد کہ ازین پیش فرستادہ بودہ رسیدہ ہوا کہ از مستر شہنوی و مسلمین گفتہ ام کہ مومنین و مومنات لباس کفار شرکین پر ہمیشہ باید نمود و در لباس اسلامیہ چہ مضرت و زشتی دیدہ کہ بشوق تمام در پوشاک کافرین دارند ہر کہ از دین محمدیہ و اعمال محمدیہ اعراض دارد و سوائے غیر مسلم شفقۃ در جنتی کہ خوراک پوشاک و رفتار و گفتار اسلامی خیر باد گفتہ اند و زمرہ مسلمان و غیر مسلمان است بلکہ مذہب است ہرگز ہرگز بریں حرکات ستیفہ مسلم را میلے نباید فرمود چہ کہ حضرت حتمی پنا ہے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمودہ اند ہر کہ از اسلامیات منحرف است از من منحرف است در آنکہ از من اشرف کرد از خدا تعالیٰ و تبارک اعراض کرد و اعراض از خدا تعالیٰ سوائے سقر خاد ہرچہ۔ والسلام۔

مکتوب شخصیت ہفتم
باطلاع و سفارش

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

از عاجز محمد نذیر حسین بخدمت شریف عزیز العلماء
صمدی سلمہ ربہ بالخیر والعا فیئہ بعد السلام علیکم ورحمتہ اللہ و
برکاتہ، ہویدا واضح بادکہ حال نامہ ہذا مولوی ضیاء الدین
صاحب دکنہ مرثیہ شریف و از خاندان معزز حقانی است، حاضر
خدمت می شود پاس و لحاظ فرمودیت خوب میدانید
کہ اس خاندان عادی ملازمت نیست فلہذا خود و دیگران
تحریک کردہ ہر فہ مشارالہ کو نشند۔

و ہر نگارند کہ دریں والاچہ مشاغل دارند و تا بکے کلبہ فقیر
را از قدم خود نداری نخواہند داو۔ والسلام خیر التمام
دیگرے آنکہ چل اں عزیز سیادت و امانیت
رفاہ حاجتمند را در یسعادت می ہمند پس امیدے دارم
کہ مغری الیہ بے نیل مرام واپس نخواہند آمد چکہ اہالیان
دہلی ہمارہ در استیاج مآب غریبار و معزز می کوشیدہ باشند
و بظفلان خود دعا از جانیم رسانید و عقیقہ جلیلہ خویش را
بگویند کہ شام و گاہ برائے دے نیک سگالید و نیک خواہتا
می خواہم۔

مکتوب شصت و ہشتم

نصیحت و پند

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

از عاجز محمد نذیر حسین بخدمت شفیق مسلین جناب
مولوی معین الدین صاحب بعد السلام علیکم ورحمتہ اللہ و برکاتہ
واضح بادے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

عاجز محمد نذیر حسین عزیز العلماء صمدی سلمہ ربہ
بالخیر والعا فیئہ بعد السلام علیکم ورحمتہ اللہ و برکاتہ واضح ہوا کہ
حال رفیعہ ہذا مولوی ضیاء الدین صاحب دکنہ مرثیہ شریف
اور خاندانی چغتائی کے ایک رکن ہیں جناب والا کی خدمت میں
آ رہے ہیں اور کوئی لحاظ کی بات چاہیں ببتاپ خوب جان لیں کہ
یہ خاندان ملازمت کا عادی نہیں ہے لہذا تم خود موصوف کی
کار آوری کی کوشش میں اور سردوں کے پاس سفارش
و تحریک کرو گے۔

اور لکھیں کہ آجکل وہ کیا کر رہے ہیں اور کتب تک غریب خانہ
پر قدم رنجہ فرما کر جھکو منور کریں گے۔ والسلام خیر التمام
دیگر آنکہ جناب والا خاندان سادات امانیت سے
تعلق رکھتے ہیں جو حاجت کی حاجت روائی کو نجات کا ذریعہ
سمجھتے ہیں تو امید ہے کہ موصوف ناکام واپس نہ ہوئے اگے دہلی ہمینہ
سے باعزت و غرباء کی مقاصد برآری میں ضرور کوشاں رہتے
ہیں بچل کو دعا اور اپنے گھر میں کہیں کہ میں صبح و شام ان کیلئے
دعا کرتا رہتا ہوں فقط والسلام۔

ایک سوار سکھواں خط

نصیحت و پند

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

عاجز محمد نذیر حسین شفیق مسلین جناب مولوی
معین الدین صاحب السلام علیکم ورحمتہ اللہ و برکاتہ کے
بعد واضح ہوا کہ

برآوردن کار امیدوار بہ قید بندی شکستن ہزار
چہ دہلند مقولہ است کہ مضمون راستی سخنش ہے
پرورد مند نہ اخلاص را افزایش میشود و غرق ہمدردی
بجوش آید یکمکہ با وجود وسعت بدستگیری حاجت مند افسر
آبادہ نشود۔ وے از ہیثمہ سوختنی بدتر است ہیثمہ سوختن
بی آید ہمچین بخیل بکارے نیاید در صبح بخاری شریف از
ابن اوس رضی عنہ نقل است کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
ارشاد فرمودہ است کہ یکمکہ بر حاجت مند رہے نیار خدا تعالی
بر او توجہ خواہد فرمود و انہم مرویست کہ بخیل آنست کہ بقلے
و قدمے درے مدد طالب نکند و طعام بکسے نہ رساند پس از
دست و پا و زبان امداد مستمندان لازم است۔ فنیہ ام
کہ ایشان بر فقرار مساکین عند السؤال استہزار و خند
می رهند در تعوذ بانند از ہچنین حرکات سنجیف و
افعال ذمیہ توبہ باید نمود و با مداومتندان تا وسیع خود
درین ہمت کردن کار بزدلان بخیل است۔

والسلام از ذیل

مکتوب یکصد و نہم

با طالع بیماری و نصائح آخری

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

از حاجر محمد ندیم حسنین عفا عنہ۔ بخد مت سرآمد
در دیشان دنیا دار مولوی عبد الجبار بدایونی سلمکم رحمہ واضح باد
شنیدہ ام کہ مثل عطاران یاد وافر و شش دوکان پیری و
مریدی چیدہ اند کہ طریقہ محمدیہ را مثل سالہاں روزگار شمرند

برآوردن کار امیدوار بہ قید بندی شکستن ہزار
کتنا عجیب مقولہ ہے کہ جو سالار سچائی سے بھرا ہوا ہے وہ
درد مندوں کی امداد و اخلاص کو زیادہ کر دیتی ہے اور اسکی
رگ حمیت و ہمدردی جوش میں آجاتی ہے کہ جو شخص
باوجود وسعت رکھنے کے حاجت مند کی طرف توجہ نہ کرے
وہ جلا بکی لکری سے بھی بدتر ہے لکری کم از کم جلانے کے کام
آتی ہے آئینہ کسی کے بھی کام نہیں آتا صبح بخاری شریف
میں حضرت ابن اوس رضی عنہ سے منقول ہے کہ حضرت رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے جو غریب محتاج
پر رحم نہیں کرتا اللہ تعالیٰ اسپر روز محشر توجہ نہیں کریگا، اور یہ بھی
فرمایا ہے کہ بخیل وہ ہے جو قلمے۔ قدمے۔ درے سائل کی بھی مدد نہ
کرے اور نہ بھی کھانا کھلائے لہذا ہاتھ پاؤں اور مال سے
غریبوں کی ہر طرح امداد کرنی ضروری ہے۔ میں نے سنا ہے کہ آپ فقیر
اور مسکینوں پر ہنسی اور ان کا مذاق اڑاتے ہیں تعوذ باللہ ان قسم
کی نازیبا حرکات اور ذلیل افعال سے توبہ کرو اور حتی المقدور بھی
غریبوں کی امداد کرنی بزدل اور بخیلوں کا خاصہ ہے والسلام۔ از ذیل

ایک سو اہتر و ال خط

ہم بیمار ہیں خدا کو تم کو سونپا اچھے کام کرو

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

عاجز سید شمس الدین حسنین عفا عنہ بخد مت سرآمد
در دیشان دنیا دار مولوی عبد الجبار بدایونی سلمکم رحمہ
واضح ہو کہ میں نے سنا ہے کہ آپ نے عطاروں اور دوا فروشوں
کی طرح پیری و مریدی کی بھی دوکان کھول رکھی ہے انہوں

کہ طریقہ محمدیہ کو زمانے کے دیا سازوں کی طرح سمجھ رکھا ہے
جانتا چاہئے کہ بیعت توبہ و انابت ضرور مسنون ہے نہ کہ
مبلغ عامر و زور یہ جو شخص اندرانہ لایا اسکا ماتھ اپنے ماتھ میں لیکر
خانہ نقشبندیہ و مجددیہ میں اسکو داخل کر لیا اور جس نے نہ
دیا اسکی طرف توجہ نہ کی۔ خبر نہیں کہ یہ طریقہ کس سے تم نے
سیکھا اگرچہ

دین فرشتی کہاں سے سیکھی ہے۔ اور دہلی میں تم نے دیکھا
ہوگا کہ میں اس سوکھتا بچہ ہوں ورنہ مجھے پیری مریدی سے فرصت
بھی نہ ملتی لہذا ہمیں لازم ہو کہ سنت نبوی پر عمل کر اور اپنے دامن کو
اس بدنامی اور بیہودگی سے بچاؤ۔ والسلام

ایکسو تر وال خط
حمید الکلام پسند ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

عاجز محمد فذکر حسین عفا عنہ جامع اکھنات و
الکمالات مولوی سید عبدالعزیز صدیقی سلمہ ربہ الاسلام
علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کے بعد واضح ہو کہ شہنوی حمید الکلام میں
نے غور سے دیکھی سبحان اللہ اور تمہاری عمر بڑی ہو طریقیت
و شریعت میں کوشش کرنا انسانیت ہے جو شخص طریقیت
و شریعت میں فرق کرتا ہو وہ اندھا ہے۔ ہاں آنکھ درکار ہے۔ احکم
لہ آپ تو بصیرت رکھتے ہیں فقیر بوریان نشین کے زمرے میں
جو شخص اس دشوار گزار گھاٹی کو طے کر کے منزل مقصود کو پہنچا
وہ عبد العزیز (دام فیضہ) سے ورنہ تصرف بچوں کا کبیل
نہیں ہے کہ یونہی ہنستے کھیلتے آجائے اگرچہ میرے

میدانید کہ بیعت و توبہ و انابت مسنون است نہ کہ مبلغ
دور و پیہ ہر کہ آورد دست بردست ایشان گذارستند
نقشبندیہ مجددیہ سلک نمودند و ہر کہ چیزے پیش تکر وہ
بجا بندش توجہ نمی کنند معلوم نیست کہ اس طریقہ و اطوار کہ
آموختہ اند اگرچہ ہر انسان را از این زخارف گیرے
نیست فاما طریقہ را فردختن سنت از کسے یافتہ اند بھلی
بار ما دیدہ اند کہ من از ہجو طرز کار بودہ ام ورنہ مرا ز پیری
مریدی فرصتے نکندے باید کہ طریق مسنون را بکار برند
و از ہر خرافات دامن برکشند۔ والسلام

مکتوب یکصد و منقہ
بطور تقریظ حمید الکلام

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

از عاجز محمد فذکر حسین عفا عنہ بخدشت جامع اکھنات
و الکمالات مولوی سید عبدالعزیز صدیقی سلمہ ربہ الاسلام علیکم
و رحمتہ اللہ وبرکاتہ واضح باد کہ شہنوی حمید الکلام بامعان نظر
دیدم سبحان اللہ کہ رنگے دیگر پذیرفتند و عمرت دراز باد
در شریعت و طریقیت انسان را تندہی فرمودن انسانیت است
کو راست ہر کہ در شرع و فقر حد فاصل داند ماں چٹھے باید
اکھم شد کہ بصیرت یافتہ اند بزمہ من بوریان نشین ہر کہ درین
راہ و دشوار گاہ ہزار و منزل مقصود رسید عبد العزیز بہت
دام فیضہ تصوف بازیچہ کودکان نیست کہ بلو و لعب
گزرا نیویدہ اید اگرچہ از مستر شدین من مولانا محمد اعظم

اللہ سیر مولوی عبداللہ الغزوی تم امرتسری، رحمت اللہ علیہ ہمیں مسک دلا شند الا بغرت نشستہ بودند۔

دوست بکار را مصداق شدند اگر وہ

دو میں توجہ نمایند
باید نمود
رک سپردہ ام
اگرچہ گفتن

آئین سلوک نیست

خوب میدانید کہ نعمت را خواندہ اند

ہمیں است تحریرستانہ ایشان

قلب ایں پیر ضعیف روح و میدہ است بیگمان
تصنع را رجش حقیقی نیست می نازم کہ گل گستانم
بمشام خدا جویاں گنجتہ جانفزا میرساند از گل مراد عبدالغزیز
وز نگہت جانفزا طرز عمل دے عبارت است

والسلام -

بند فقیر بن بچاؤ مضامین التماس کردہ

اے خوشا طالع کہ شیخ مرشد
بندہ خود را بہ زنی خود شمر و
مقدرا ہم پیشوایم اسیدم
گنجہاے مستر باوے سپرد

اے خوشا بخت کہ شیخ از کرم
شد رعایت کنرا سرار و لا
کرد مستغنی ز دنیا و دہم
آنکہ اعلیٰ ہست از سیم و طلا

اے خوشا وقتے درختار کرم
شد شام عطرا گین و نظیف
بحر از خوان مرشدی ہم
از گل بیتان اسرار لطیف

مرشد من تلقیم راستو
ز تہ ام بردوۃ علیا رسید
باب بروا قلان برن کشود
روح تازه درین بچاؤ دید

کفشی دند - خادم ابو حمید غزیز - کان اللہ لہ

مریدین میں مولانا سید محمد اعظم رطب بہ مولوی عبداللہ غزوی
تم امرتسری، ایسے مسک کے مسک تھے مگر انہوں نے اب
گوشہ نشینی اختیار کر لی ہے میں

اگرچہ صاف بیان کہ بتا اہل سلوک کا طریقہ نہیں ہے

دپر وہ خوب غور کر لیں اور یہ خوب جان لیں کہ خیر خواہی کو دین بتایا گیا
ہے اور حقیقت بھی یہی ہے تمہاری مستانہ تحریر نہ

اس پیر ضعیف کے جسم میں ایک روح پھونک دی ہے اس میں کئی
نک ہیں کہ بناوٹ اور اصلیت میں زمین و آسمان کا فرق ہو مجھے
فخر ہے کہ میرے باغ کے ایک پھول نے عبدالغزیز کے گل مراد سے طالبانِ علم
کو ایک جانفزا ایک سنگھادی نگہت جانفزا سے مراد میں عبدالغزیز کا طرز

بندہ فقیر جامع مکاتیب نے جواب میں اس کے عرض کیا

کیا خوش نصیب ہوں کہ میرے شیخ میرے مرشد
اپنے غلام کو اپنے لباس میں پسند فرمایا
میرے مقدرا میرے پیشوایم اسیدم
واقرا خزاندہ محضی اسے عطا فرمایا

کیا اچھا میرا بخت ہو کہ میرے شیخ نے کمال رفعت
امرا رحمت کا خزاندہ مرحمت کر دیا
کر دیا غنی دینا و دہم سے
جو کہ اعلیٰ دار فہ ہے چاندی و شمش

کیا پر لطف نثار کرم کا وہ وقت ہے
میرا داغ پاکیزہ و معطر ہو گیا
حصہ واقرا خیر مرشدیہ ایجا تا پا
بانع امرا لطیف کے پھول سے

میرے مرشد نے میری مثنوی کو سنا
میرا مرتبہ انتہا بلندی پر پہنچا
دروازہ نیکی و احسان کا بھی پر کھولا
تاری روح تن جہان میں چھوٹی

خادم کفش بردار ابو حمید غزیز کا ت اللہ لہ

مکتوب یکصد و ہفتاد و ہجتم تشریف باید آورد

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

از عاجز و حقیر محمد بن محمد بشیر صاحب
والا مناقب مولوی محمد بشیر صاحب بعد السلام علیکم ورحمۃ
اللہ وبرکاتہ، ہدیہ باد کہ از دو اسبوح انتظار می کشم
کتاب مطبوعہ بن رسانیدند و نہ خود تشریف فرما شدند
نماید کہ مانع و مزاحم خدمت لاحقہ شد تا ہم باید نگاشت کہ
چرا دریں چارسدن ممکن نشد از حال جناب نواب صاحب
غفران مکان۔ و بیکم صاحب عالیہ خلد مکان ہم چیزے تحریر
باید نمود و فتنہ بجانب وطن تشریف برند مرا ہم از خیریت
خود مع وابستگان بیجا گاہند و اگر ممکن باشد از این راہ برآ
یکشب بگزارند مگر طوالت راہ و کثرت زردمصول ریل ضرور
است خیر اگر غماست خدا است بضرور گاہے یک جانی
نصیب طرفین خواهد شد۔ والسلام خیر الختام

مکتوب یکصد و ہفتاد و ہجتم

سفاش مولوی عبدالحفیظ صاحب برادرزادہ خود

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

از عاجز و حقیر محمد بن محمد بشیر صاحب
والا مناقب مولوی محمد بشیر صاحب سلمہ اللہ تعالی بعد السلام
علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، واضح باد کہ حامل رقمہ نیاز ہذا بر خود دار

ایک سو اٹھ سو و اٹھ تشریف لائے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

عاجز و حقیر محمد بن محمد بشیر صاحب
صاحب بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کے واضح ہو کہ
در ہفتہ انتظار کرتے کرتے گذر گئے لیکن کتابیں اب تک
نہیں پہنچیں اور نہ خود ہی تشریف لائے کوئی امر مانع ہو گیا
ہوگا۔ تاہم نہ آنکی وجہ سے خبر کرنی تھی۔ نواب صاحب غفران
مکان۔ و بیکم صاحب عالیہ خلد مکان کا حال بھی تحریر فرمایں جب آپ
وطن تشریف لے جائیں تو اپنی اور بال بچوں کی خیریت سے مطلع
فرمائیں اگر ہو سکے تو ایک رات کیلئے اس راہ سے ہوتے ہوئے
تشریف لیجائیں گو اس میں کسی تدر سفر مہیا ہو جائیگا اور محصول
وغیرہ میں بھی اضافہ ہو جائیگا خیر انشاء اللہ تعالیٰ ایک نہ
ایک دن ضرور ملاقات ہوگی

والسلام خیر الختام

ایک سو بہتر و اٹھ

اپنے بھتیجے کی سفارش میں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

عاجز و حقیر محمد بن محمد بشیر صاحب
مناقب مولوی محمد بشیر صاحب سلمہ اللہ تعالی بعد السلام علیکم
کے واضح ہو کہ حامل رقمہ نیاز ہذا بر خود دار سید محمد عبدالحفیظ

سید محمد عبد الحفیظ (برادرزادہ ہندہ) بعد تاریخ شدن
از کتب دینیہ صحاح ستہ و شرح وقایہ جلد اول و ہدیہ
از کتاب الیوم تا کتاب الاضاحی و تفسیر جلالین تمام و میثاقی
از سورہ فاتحہ تا مہم سورہ نصر و شرح نخبۃ الفکر قدرے
قد رے، مقصد حاصل کردن از کتب درسیہ مروج
بشوق تمام بخیریت سالی ری رود لازم کہ حسبہ شد و شفقہ
علی خلق امتنا را شچہ بقدر ضروری در حق او مفید مطلب
باشند و در تر و دو تعلیم خواہد ساخت عین لطف و کرم خواہ
بود و برائے یحوت طعام او تو کرمی با سلیقہ مقرر کنانیدہ
خواہید داد کہ دجوت آنرا بر خوردار مذکور خواہد داد و سع
ما از تو بر خوریم و تو از عمر بر خوری

زیادہ والسلام - و حال من اینست کہ باستیلائے ضعف
پیری و لحوق چند امراض مزمنہ نشست و برخاست
از مسجد تا خانہ خود و از خانہ تا مسجد آمدن دشوار میشود بلکہ
چشم و گوش چیرے کار نمی دہد آمد و رفت بسیار دشوار بلکہ
حرکت مذہبی دارد **اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی کُلِّ حَالٍ** - و بگرے
آن کہ بخوبی جائے اقامت تجویز کردہ خواہند داد و در انجام
مرا م اور فن را نشندی حتی الوسع درینہ خواہند نمود و عین لطف
و کرم باشند - والسلام خیر التمام

مکتوب یکصد و ہفتاد و دوم

نصیحت و نیت

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نصیحت ہذا خصوصاً بہ برادر مولوی شیخ سجاد حسین صاحب

(میرا بھتیجا ہے) اور کتب دینیہ صحاح ستہ و شرح وقایہ جلد اول
و ہدیہ از کتاب الیوم تا کتاب الاضاحی و تفسیر جلالین میثاقی
سورہ فاتحہ سے سورہ نصر اور ٹھوڑا سا شرح نخبۃ الفکر
پڑھنے کے بعد کتب مروجہ کی تحصیل کے شوق میں آپ کی خدمت
مبارک میں حاضر ہو رہا ہے۔

جلد از جلد پڑھادیں۔ جتنی تعلیم ان کے حق میں مفید ہو اسکو
جلد از جلد پڑھادیں مجھ پر عین احسان ہوگا۔ کھانا پکانے کے واسطے
ایک سلیقہ مند ملازم مقرر فرمادیں تاکہ اسکا مشاہرہ صاحب
موصوف خود دیدیں گے سع

ما از تو بر خوریم و تو از عمر بر خوری

میری حالت یہ ہے کہ بڑھاپے کے ضعف کی وجہ سے
چند امراض لاحق ہو گئے ہیں جس کی وجہ سے اٹھنا بیٹھنا
اور مسجد تک آنا دشوار ہو گیا ہے۔ جتنی کہ آئنگے، کان خود
جواب دے چکے ہیں چلنا پھرنا بہت دشوار ہے۔ بلکہ حرکات
نیجان کی طرح ہیں، الحمد للہ علی کل حال۔ دوسری بات
یہ ہے کہ بخود ار کے واسطے ایک معقول جگہ رہائش کی تجویز فرمادیں
اور انکی ضروریات کو حتی المقدور پورا فرماتے رہیں گے جو عین لطف
و کرم ہوگا۔

والسلام خیر التمام
ایک سو تہتر و ان خط

نصیحت و نیت

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

ذیل کی نصیحتیں خصوصاً بھائی مولوی شیخ سجاد حسین صاحب

ایک سو پچھتر^{۱۷۵} وائ خط
سید محمد علی الخلیفہ صاحب کے دہلی پہنچنے کا حال

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
عاجزِ شکرِ فانی محمد بن محمد حسین - برادرِ میرزا محمد حسین
صاحب سلمہ رتبہ - بعد السلام علیکم کہ واضح ہو کہ تبرہ دار سید
محمد عبد الحفیظ ظہیراں آگئے ہیں اور انہوں نے مجھ سے شرح ملا جابی کو
اخیر سے شروع کر دیا ہے اور وہ خوب جی لگا کر مائتار الدہریہ
رہے ہیں - اور تم مطلق فکر و اندیشہ انکی طرف سے نہ کرنا اور انکی

ملہ حضرت میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے برادر حقیقی خود تھے حضرت میاں صاحب کے دیگر برادر حقیقی عارفانہ پیر محمد سیدی احمد علیہ السلام حضرت میاں صاحب کے شاگرد تھے حضرت میاں صاحب کے حقیقی بھائی اور ان کے تین صاحبزادے میر سید محمد عبدالرزاق مرحوم، میر سید محمد عبدالکفایت، اور میاں سید محمد عبدالکیم مرحوم مفسر و ساکن موضع مولانا گجر ضلع موگیٹر (ہزار)

مکتوب یکصد و ہفتاد و نہم
در باب درویشی سید محمد عبد الحفیظ صاحب الفنا زدرس

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
 از عاجز و سست ذری حشمتین بمطالعہ برادر مہر تو سل صین صفا
 سلمہ ربہ الاسلام علیکم و اضع باد کہ بخورد و اربعہ الحفیظہ در خیال آمدہ
 شرح ملا جامی از آخر آغاز کرد و در تحصیل علم بدل مصروف
 شد و تردد و تفکر نمایند و از والدہ او خاطر جمعی کردہ دہند
 باقی خیریت است زیادہ و السلام خیر الختام بہمہ خورد و کلاں سلام

دنوت، یہ حضور علیؑ میں انحصار فی اللہ کے کا آخری فرمان جو اس کشف برادرین معافیات کے نام میں مرض الموت میں ملا حافظ سید محمد عبد البر
 لکھ کر آئے ہوا تھا کہ آیت ہے نسألوہ ان یرحمکم ویرحمکم اجمعین۔ اے اللہ! انہیں رحم فرما۔ اے اللہ! انہیں اجمع رحم فرما۔ اے اللہ! انہیں اجمع رحم فرما۔ اے اللہ! انہیں اجمع رحم فرما۔

سلام ما موصول باد -

محرمہ ۱۲۷۱ ربيع الاول ۱۳۱۵ھ

مکتوب یکصد و ہفتاد و ہفتم

باطلاع روانگی رحیم آباد

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

از عاجز و حقیر ذریہ حسین بطلالعہ گرامی میرٹھ حسین صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ واضح باد کہ بتاریخ دہم شعبان از اینجا روانہ رحیم آباد خواہم شد اطلاعاً گذارش نموده شد - زیادہ والسلام خیر الختام -

۳ شعبان سنہ

مکتوب یکصد و ہفتاد و ہفتم

در باب وصولی زر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

از خاکسار و حقیر ذریہ حسین بطلالعہ گرامی نواب مصلح الدین خاں صاحب فیروز یار جنگ بہادر حیدر آباد دکن سلمہ اللہ تعالیٰ بعد ہدیہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ مشہور رائے بھیا ضیاء باد کہ مبلغ چھل و نہ روپیہ مرسلہ ملازمان علی معرفت مولوی عبدالحق قادری صاحب بذریعہ منی آرڈر وصول شد بقض در آمد سحرا کرم اللہ سحراء موفور و لَقَدْ کُمْ نَصْرَۃً وَ سُوْرًا وَ کَانَ سَعِیْکُمْ مَشْکُوْرًا ۝

والدہ صاحبہ کہ بھی اطمینان دلاتے رہنا باقی خیریت ہو زیادہ والسلام خیر الختام اور چھوٹے بڑوں کو میر اسلام پہنچے ہر رجب الاول

ایک سو چھتر و ان خط

حضرت میانصار رحمہ اللہ کی رحم آباد روانگی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

عاجز و حقیر ذریہ حسین - میرٹھ حسین صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ - السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ واضح ہو کہ بتاریخ ۱۰ شعبان ۱۲۷۱ لاشمار اللہ تعالیٰ العظیم یہاں سے رحیم آباد چلا جاؤں گا - اطلاعاً تحریر ہے - زیادہ والسلام خیر الختام - ۳ شعبان سنہ

ایک سو ستتر و ان خط

رسید منی آرڈر کے وصول ہونے کی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

خاکسار و حقیر ذریہ حسین - بطلالعہ گرامی نواب مصلح الدین خاں صاحب فیروز یار جنگ بہادر حیدر آباد دکن سلمہ اللہ تعالیٰ - بعد ہدیہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ واضح رائے عالی ہو کہ مبلغ انچاس روپے ہدیہ ملازمان علی معرفت جناب مولوی عبدالحق قادری بذریعہ منی آرڈر وصول ہوئے سحرا کرم اللہ سحراء موفور و لَقَدْ کُمْ نَصْرَۃً وَ سُوْرًا وَ کَانَ سَعِیْکُمْ مَشْکُوْرًا ۝

تتمت

عمرت دراز باد کہ درد و رشتری
ما از تو بر خوریم و تو از عمر بر خوری
زیادہ والسلام مع الاکرام خیر الختام
از دہی

مکتوب یکصد و ہشتاد و ہشتم در باب تعزیت

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

از عاجز و حقیر محمد بن محمد حسین بمطالعہ گرای میرزا حسن صاحب سلمہ ربنا بالخیر بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔
واضح باد کہ از خط سید محمد ایوب وہم از خط شہادتیر وحشت اثر حادثہ جانکاہ ہوسشر با انتقال بر خورداری مغفورہ و متوجہ موجب رنج و غم اتم گردید کہ از تقریر و تحریر افزوں است
اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاٰجِعُوْنَ ۝ ہ میں کافی است
بنظر ثواب آخرت چہ رضائے مولیٰ از ہمہ ادنی مختتم بزل شد کل نفس ذائقة الموت دریں صورت بندہ
سرانگندہ را از تقدیر قادر قید رجائے ستیز و نہ بایے گریز
لے عزیز بہ توسع وقع و کتبوا لکم فی نفسی من الخوف والجوع ونقص من الاموال والنفس والتمیسات و بشیر الصابرين الذین اذا اصابهم مصیبة قالوا اِنَّا لِلّٰهِ وَاِلَيْهِ رَاٰجِعُوْنَ ۝ اُولٰٓئِكَ عَلٰیہم صلوات من ربهم ورحمۃ و قد اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُتَّقُونَ ۝ غور بدل باید جزع و فرع تشاید
الواب رحمت الہی چون مفتوح گردد مرحوم را نعمت

عمرت دراز باد کہ درد و رشتری
ما از تو بر خوریم و تو از عمر بر خوری
زیادہ والسلام مع الاکرام خیر الختام
از دہی

ایک سو و اٹھ سو و ان خط عذر خواہی کا خط

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

عاجز محمد بن محمد حسین میرزا حسن صاحب سلمہ ربنا بالخیر بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔
کے واضح ہو کہ محمد ایوب کے خط اور تمہارے خط سے خبر وحشت اثر دل ہلا دینے والے واقعہ انتقال پر ملال بر خورداری مغفورہ و متوجہ موجب رنج و غم اتم گردید کہ از تقریر و تحریر افزوں است
اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاٰجِعُوْنَ ۝ ہ میں کافی است
بنظر ثواب آخرت چہ رضائے مولیٰ از ہمہ ادنی مختتم بزل شد کل نفس ذائقة الموت دریں صورت بندہ
سرانگندہ را از تقدیر قادر قید رجائے ستیز و نہ بایے گریز
لے عزیز بہ توسع وقع و کتبوا لکم فی نفسی من الخوف والجوع ونقص من الاموال والنفس والتمیسات و بشیر الصابرين الذین اذا اصابهم مصیبة قالوا اِنَّا لِلّٰهِ وَاِلَيْهِ رَاٰجِعُوْنَ ۝ اُولٰٓئِكَ عَلٰیہم صلوات من ربهم ورحمۃ و قد اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُتَّقُونَ ۝ غور بدل باید جزع و فرع تشاید
الواب رحمت الہی چون مفتوح گردد مرحوم را نعمت

ابتلا بلباس بلا پوشش آئند و اسباب آفت یزدانی و
عنایت سبحانی جو متعاقد و مجروحہ زیر حوادث از مشرب
و ادبلا چشاندہ

طالب خلعت نعمت ہمہ باشند و لے
دولت آں برد کہ تشریف بلا یافتہ است.
بہر کیف ہمہ خود و کلاں را تکی و تکین بدہند و بدعائے
مغفرت او مشغول باشند
گشت آں دستہ گل رونق بازدار
بوئے گل رفت ہمیں روز بگلزار دگر
را نہ صدمہ دیں حادثہ جانگزار سیدہ کم
باگر نہ قضا بود کہ ماہم رویم

میر سدان روز کہ باہم رویم
مکتوب یکصد و ہفتاد و ہفتم

ورباب تعزیت

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بخدمت شریف میر عنایت حسین صاحب و میر ہدایت حسین
و بر خوردار نور چشم بعد ہدیہ سلام واضح باو کہ از چارہ بیچارہ
بندہ بخواستہ پایندہ تقدیر از فی فرسنگبار دور است
ہرچہ تقدیر خدا بود ہر آن قانع ام نہ چیں راہ فنار بجے
مائع ام بشارتہ اِنَّ اللہَ مَعَ الصّٰبِرِیْنَ
بدعائے مغفرت آں نور چشمی ہمارہ مشغول باشند
دستہ توریث می رسد بر آن علی نمایند چنانکہ خدا تعالیٰ
می فرماید قٰرِیْضَہٗ یٰقِیْنُ ۲ اللہُ اٰخِرُ حَقِّ بِحَقِّ شمر می

اور رحمت ہے۔ اور یہی لوگ ہدایت پانوالہ ہیں، آلیہ پر خوب
غور و فکر کرنا چاہئے و ادبلا کرنے سے کچھ فائدہ نہیں (قاعدہ
ہے، کہ جب رحمت آگہی کے دروازے کسی پر کھلتے ہیں تو
پہلے کسی بلا میں مبتلا کر کے امتحان لیا جاتا ہے اور جب کم
خداوندی و توجہ باری کسی کی معاون ہوتی ہے تو پہلے حوادث
کے زہر کا گھونٹ پلایا جاتا ہے (ترجمہ)

خلعت و نعمت خلا سے سب مانگتے ہیں مگر دولت ملتی ہو اسکو جسکو خدا باری
بلا میں مبتلا کرے، بہر حال سب چھوٹی بڑی کو مطمئن کریں افسر حرم کیلئے
دعائے مغفرت کر لیں (ترجمہ) وہ گلدستہ دوسرے
بازار کی رونق ہو گیا۔ اس پھول کی خوشبو نے آج دوسرے باغ
مہکا دیا، اس واقعہ پر جو کچھ نسخ و ثقل ہوا اسکا کوئی علاج نہیں ہے
حکم خدا تھا کہ ہم جاتے، وہ دن غنیمت آئیوالا ہے کہ ہم بھی جائیں گے

ایک سو اسیواں خط

عذر خواہی کا خط

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بخدمت شریف میر عنایت حسین صاحب و میر ہدایت حسین
صاحب و بر خوردار نور چشم بعد ہدیہ سلام کے واضح ہو کہ بندہ
عاجز حادثات میں گھرا ہوا ہے۔ حکم و قدر کو سہی دور ہے
جو کچھ خدا نے قسمت میں لکھ دیا ہے میں اس پر شاکر ہوں
اور نہ اس راہ فنا سے کسی کو روک سکتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ
نے اِنَّ اللہَ مَعَ الصّٰبِرِیْنَ ۲ والا یہ دیں صابرین کیساتھ ہوں، گی
خوشخبری دی ہے۔ نور چشمی مرحومہ کی واسطے دعائے مغفرت کیا کریں۔ رشتہ
کا مسئلہ بھیج رہا ہوں۔ اس پر عمل کریں خدا تعالیٰ

برسد برائیں کا ر بند شوند - زیادہ والسلام

مع الاکرام خیر الختام

مکتوب یکصد و ششادوم

در بارہ سفارش

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

از عاجز محمد نذیر حسین بمطالعہ گرامی برادر م توسل
حسین صاحب سلمہ اندر تعالیٰ بعد السلام علیکم ورحمۃ
اللہ وبرکاتہ واضح باد کہ خط شمار در سفارش آمدہ کاشت
در عا شد چنانچہ خط بنام مولوی ابراہیم صاحب روانہ
کرده شد و دریں جاہم خورد و کلاں بخیریت ہستند و من
بعارضہ دوران در و سر و ضعف بصر مبتلا ام باقی خیریت
زیادہ والسلام خیر الختام بخیریت شریف شاہ آل احمد
صاحب سلام و نیاز من برسانند و ہمہ کیاں نیز وصول باد

مکتوب یکصد و ششادوم

بابت تقسیم ترکہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

حاجد اہم صلیتاً مسیلاً - از عاجز محمد نذیر حسین
بمطالعہ گرامی برادر م توسل حسین صاحب سلمہ ربہ بعد
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ مشہود باد کہ بفضلہ
تعالیٰ مع صفار و کبار مقرون خیریت بودہ خیر و عافیت آل
صاحبان مستعدی می باشند دریں دلائل نامہ نامی شما

فرمانا و فی جنتہ من اللہ لہذا عقد کو حق پہنچ جائے اسپر عمل در
آمد کرو - زیادہ والسلام مع الاکرام خیر الختام

ایک سو اسی دان خط

سفارش کرنیکی اطلاع

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

عاجز محمد نذیر حسین برادر م توسل حسین صاحب
سلمہ اندر تعالیٰ بمطالعہ گرامی السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ
کے بعد واضح ہو کہ تمہارا سفارشی خط ملا کاشت مدعا ہوا
چنانچہ ایک خط مولوی ابراہیم صاحب کے نام پہنچ دیا گیا -
اس جگہ سب چھوٹے بڑے اچھی طرح میں در و سر و ضعف
بصر میں مبتلا ہوں - باقی خیریت ہے - زیادہ والسلام
خیر الختام - شاہ آل احمد صاحب کی خدمت میں میر
سلام پہنچادیں اور جملہ پرسان حال کو بھی -

ایک سو اسی دان خط

تقسیم میراث کے بار میں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

حاجد اہم صلیتاً مسیلاً - عاجز محمد نذیر حسین
برادر م توسل حسین صاحب سلمہ ربہ مطالعہ گرامی -
بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ واضح ہو کہ بفضلہ
تعالیٰ مع صفار و کبار مقرون خیریت بودہ خیر و عافیت آل
صاحبان مستعدی می باشند دریں دلائل نامہ نامی شما

مع بند استقامت رسیدہ موجب فرحت تازہ و مست
 بے اندازہ گردید براور روز بروز ضعف غالب و ہوش
 و حواس باختہ باوجود اس ہجوم طلبہ حدیث از بس مرا
 مضطر گردانیدہ بہر حال لشکر ایزد منان شامل حال من شکستہ
 بال است و فتویٰ مطلوبہ تحریر کنائیدہ فرستادہ می شود و
 پر نظام است نزد علماء دین کہ مستحق نصف ترکہ مسماۃ امیرن
 دختر است و نصف آن برادر شفاعت حسین است
 و مرد برادر زادگان محروم اند چہ این ہر دو عصبہ بعید و برابر
 عصبہ قریب است کہ مقدم میشود بر عصبہ بعید چنانکہ
 در کتب فقہ و فرائض مذکور است ترصد کہ از خیریت مزاج
 خود مع خیریت وابستہ گامے نمودہ باشند و بسید قاضی
 محمد اکبر غازی صاحب بدسلام خواہند گفت کہ خط
 مرسل رسید و حال بوضوح پیوست - زیادہ والسلام
 مع الاکرام خیر الختام -

مکتوب یکصد و ہشتاد و دوم

سلام و دعا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

بخدمت گرامی قاضی ذرا حسین صاحب و مظہر حسین صاحب
 و میر عنایت حسین صاحب و میر اصغر حسین صاحب شاہ
 صاحب مولانا نگر و میر حاجی محمد حسن صاحب و میر مظہر
 صاحب و میر معنویت حسین صاحب و میر عشرت حسین صاحب
 و میر دلاور حسین صاحب و بر خورداران میر محمد با رون صاحب
 صاحب و میر محمد ایوب صاحب و میر عبد الرزاق صاحب

پہنچکر موجب فرحت تازہ و مست
 دن بدن کمزوری کا غلبہ ہے۔ ہوش و حواس

اسکے باوجود طالبان حدیث کی کثرت کچھ و حد سے زیادہ
 پریشان کرتی ہے بہر حال خدا کا فضل مجھ ناچیز کے شامل
 حال ہے۔ فتوے کا جواب لکھ کر بھیجا جاتا ہے۔ علماء دین کے
 نزدیک آدھے مال کی وارث اسکی بیٹی امیرن اور آدھے مال
 کا وارث اس کا بیٹا شفاعت حسین ہے اور دونوں بیٹے
 محروم ہیں چونکہ یہ دونوں عصبہ بعید ہیں اور بھائی عصبہ قریب
 ہے جو عصبہ بعید پر مقدم ہے کتب فرائض فقہ میں اس طرح
 موجود ہے۔ اُمید ہے کہ اپنی اور جملہ متعلقین کی خیر و
 عافیت مزاج سے اطلاع دیں گے۔ اور رسید قاضی
 محمد اکبر صاحب کو سلام فرمادیں گے کہ تمہارا خط پہنچ
 گیا ہے۔ کما حقہ حال معلوم ہوا۔ زیادہ والسلام
 مع الاکرام خیر الختام -

ایک سو بیاسی و اول خط

سلام و دعا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

قاضی ذرا حسین صاحب و میر مظہر حسین صاحب و میر عنایت
 صاحب و میر اصغر حسین صاحب و شاہ صاحب مولانا نگر
 و میر حاجی محمد حسین صاحب و میر مظہر الحق صاحب و میر
 معنویت حسین صاحب و میر عشرت حسین صاحب و میر
 دلاور حسین صاحب و بر خورداران میر محمد با رون صاحب
 و میر محمد ایوب صاحب و میر عبد الرزاق صاحب

و غیر ہم من الاحباب تحفہ سلام و دعا برسانند و
نیز از بر خوردار شریف و طفلان او آداب تسلیم و
نیاز و اصل باد۔

مکتوب یکصد و ہشتاد و سوم

دربارہ سفر پورب مراجعت از کانپور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حاجدًا مصلیًا تَسْلِمًا۔ برابر ہر پرور سیادت سیر
سعادت اختر مقبول کوین میر سجاد حسین صاحب سلمہ
اللہ تعالیٰ۔ از عاجز حجل نذیر حسین بعد
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، مشہود خاطر رافت پذیر
باد۔ الحمد للہ کہ عالم و تبعہ بخیریت است و مژدہ خیر و
عافیت مزاج مبارک آں والا گہر مدام مستدعی می باشد
مشفقاً این خاکسار بتایخ بست و ششم ماہ صفر از اینجا
روانہ آں سمت شدہ بود و در ہر منزل دو دو سہ سہ
مقام افتادہ تا کہ قریب کانپور رسیدم کہ از چند ہنگام
انگریزی ملاقات شدہ عند اللہ کہ گفتند کہ جناب گورنر بہادر
عنقریب در دہلی نراہست افزا خواہند بود و نیم از شہر
مذکور مسما براسے اقامت و بود و باش افواج کردہ شد
پس این عاجز بریں معنی از اں مقام بازگشتہ مراجعت
دہلی نمود چہ اتصال شہر کشمیر بدروازہ کہ نزدیک آن
بود و باش ما است اقلب کہ مشہد شود کہ در کشمیری
دروازہ و حوالی آن اقامت افواج الحال ہم است
شاید زیادہ تر میدان وسیع و فراخ ہماں جا قرار یابد و

ایک سو تر اسی واں خط

حال روانہ نہ نہیں پورب کے اور راستہ واپسی نہیں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حاجدًا مصلیًا تَسْلِمًا۔ برابر ہر پرور سیادت سیر
سعادت اختر مقبول کوین میر سجاد حسین صاحب سلمہ ربہ
اللہ تعالیٰ۔ عاجز حجل نذیر حسین السلام علیکم
ورحمۃ اللہ وبرکاتہ واضح رائے عالی ہو۔ الحمد للہ مع متعلقین
میں اچھی طرح ہوں اور آں والا گہر کی خیر و عافیت
مزاج مبارک کی خوشخبری کا ہمیشہ اُمید دار۔ مشفقاً یہ
خاکسار بتایخ ۲۶ صفر یہاں سے اسطورت روانہ ہو گیا تھا
اور ہر منزل میں دو دو تین تین جگہ ٹھہرنا پڑا یہاں تک کہ
کانپور کے قریب پہنچ گیا کہ چند انگریزی اہلکاروں سے
ملاقات ہوئی باتوں باتوں میں معلوم ہوا کہ جناب گورنر بہادر
عنقریب ہی رونق افروز ہونگے اور چھاؤنی کے واسطے آئی
دہلی کے مسما کرنے کا حکم دیں گے پس یہ عاجز اس بات کو
سن کر وہاں سے واپس دہلی کو آ گیا۔ آدھا شہر کشمیر بدروازہ
کے متصل ہے اور وہیں میں رہتا ہوں غالباً یہی حصہ گرا
جائے اس لئے کشمیر بدروازے اور اسکے ارد گرد فوجیں
ٹھہری ہوئی ہیں شاید کہ اس جگہ کو وسیع و فراخ کرنے کا
حکم ہو جائے تو اس میں محسوس را کا سالاسما

درین محله پنجابی کثره در انهدام خود اید آمد لهذا قصد کرد
رجوع و معاودت نمودم که اگر این چنین اتفاق افتاده
از سر نو برانی و پریشانی اهل و عیال خواهد بود باید ویکه
بعد آملن حاکم کلال که تاسم خبر و روایینجا مشهور است
حال مسدود شدن کدام مقرره متعین میشود و نیز
سبب بازگشتن تاجاوند عظیم جانگاه شد یعنی دختر کلال
مسماة ام الکرام که نه ساله است بتاریخ نهم دهم ماه
ربیع الاول از بلائے بام زیر افتاد که تمام سرگشته شد
که سه چهار نار خون از مغز و ماعش رفت و استخوان
سر دست شکسته شد و تاده روز هوش و داس
نبود و پاس نسبت کسی را نبود و روز شواریر سرش
آب چکانیده شد بعد هفتة عشره من وجه هوش آمد
هوشیار شد بعد بتدبیر بندش استخوان شکسته کرده
شد امروز که تاریخ هفتم ماه جمادی الاول است یک پنج
روز بروز بگذشت و اکثر سرکاری در هر هفتگی آید و معالجه
آن میکنند و می گوید که انشاء الله تعالی استخوان صحیح
مستخرج خواهد بود و خاطر جمع دارند لیکن تا وقتیکه ایستاده
نشود و نستی ممکنه حالش معلوم نگردد پس ما درین
حادثه شب و روز سرگردان و پریشان می ماینم و زخم سر
هم دو باندال نیارده از ان زخم ریم و خون می بر آید باید
دید تا کسی ازین بلائی ناگهانی نجات می یابم انشاء الله
تعالی بعد فراغت و صحت بر خور داری در عرصه یک دو ماه
تا بچگان از اینجا روانه آن سمت خواهد شد و عاف ماینکه
زود تر اورا شفا حاصل شود که دل را طمانیت گردد و باقی
احال پر اختلال بروقت ملاقات بتقرر آید و از حیثه تحریک

ہو جائیگا۔ اہل بنا پر میں نے کہاں سے دایسی کا ارادہ کیا کہ اگر ایسا ہوا تو نئے سرے سے اہل وعیال کی پریشانی لاحق ہو جائیگی۔ دیکھنا چاہئے بڑے صاحب کے آنے کے بعد کہ ۲۰ تک آئینکی خبر ہے شہر کا کوئی سارخ سمسار کر نیک حکم ہوتا ہو اور نیز دایسی کا دوسرا سبب ایک زبردست حادثہ چانگاہ ہوا یعنی بڑی لٹکی ام الکرام جو دوس برس کی وریح الاول کی بامہدیں تباہ کوٹھے سے گر پڑی سر پاش پاش ہو گیا اس سے تین چار سپہر خون بھلا سر کی اور ہاتھوں کی کھال ہڈیاں پارہ پارہ ہو گئیں۔ دن روتہ تک بیہوش رہی۔ زندگی کی آس ٹوٹ گئی تھی۔ ڈر روز تو متواتر آسکے سر پر پانی چسکایا ہفتہ عشرہ کے بعد ذرا سا ہوش آیا اور ہوشیار ہوئی تب مرہم پٹی کی گئی۔ آج، رجمادی الاول کو پورے اکیاون دن ہو گئے ہیں سرکاری ڈاکٹر ہر مہفتہ آتا ہے اور علاج کر رہا ہے اسکا قول ہے کہ انشاء اللہ ہڈیاں جڑ جائیں گی خاطر جمع رکھیں لیکن جب تک کٹھری نہ ہو جائے چلنے پھرنے نہ لگے اس وقت تک کچھ نہیں کہا جا سکتا۔

پس میں اس ہولناک واقعہ کی وجہ سے رات دن پتھر میں ہول سر کے زخم ابھی تک مندمل ہونے شروع نہیں ہوئے ان سے پیپ و خون جاری ہے۔ دیکھئے کب تک ہم لوگ اس بلائے ناگہانی سے نجات پاتے ہیں انشاء اللہ تعالیٰ برغوراری کی صحت و فرانت کے بعد ایک دو مہینہ میں پھاگن تک اُدھر روانہ ہوں گا۔ دعا کریں خدا تعالیٰ جلد از جلد اس کو شفا عطا فرمائے تاکہ اطمینان حاصل ہو پائی احوال پر اختلاف ملاقات کے وقت کہوں گا۔ تحریر میں نہیں آ سکتے۔

[illegible][illegible]

خارج است و عقد نکاح بر خود دار کا مکار مبارک است و
 بمول باد و از ہمہ غورو کلاں درجہ بدرجہ تسلیم و سلام برساند
 از بر خود دار شریف حسین و ام الکرام و سیدۃ النساء و ولده
 ایشان بآں صاحبان تسلیم و سلام مستجاب باد و زیادہ والسلام
 مع الاکرام خیر الختام -

مکتوب یکصد و ہشتاد و ہجتم

در باب ادراک خیریت

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

از عاجز محمد نذری حسین بمطالعہ برادر میر ترسل حسین
 صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ واضح
 باد کہ از دیر خیر و عافیت آں برادر مع متعلقان بوضوح نہ
 پیوستہ انیس جہت تردد و تفکر لاحق حال پر ملال است
 از ہم کہ خوشنودی مزاج خود و از مشرکہ خیر دیگر را بشکون
 مسرور می نمودہ باشند کہ من وجہ طمانیت حاصل شود و حال
 خود چہ نویس کم ضعف و ناتوانی و دوران سر از بس غالب است
 تا سمیہ امور مر جوعہ حتی الوسیع سر انجام می دہم عافیت
 ما و ثلما بخیر باد و رب العباد و ہمہ غورو کلاں در اینجا خیریت
 اند و ہدیہ تسلیم و سلام می رسانند مقبول باد و از ما و از دیگر
 غورو کلاں انجا را دعا و سلام برسانند زیادہ والسلام خیر الختام

مکتوب یکصد و ہشتاد و ہجتم

در باب ادائے فدیہ عوض قضائے نماز نیت

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

بر خود دار کا مکار کا عقد نکاح مبارک ہو۔ سب پھولے
 بڑوں کی طرف سے درجہ بدرجہ تسلیم و سلام ہو نیچے بر خود دار
 شریف حسین و ام الکرام و سیدۃ النساء و اولاد کی والدہ کی
 طرف سے آپ صاحبان کی خدمت میں سلام قبول ہو۔
 زیادہ والسلام مع الاکرام خیر الختام -

ایک سو چوبیسویں خط

در یافت خیر و عافیت کے بارے میں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

عاجز محمد نذری حسین میرے بھائی میر
 ترسل حسین صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ مطالعہ گرامی بعد
 السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کے واضح ہو کہ عرصہ سے آپ کی
 مع متعلقین خیریت معلوم نہیں ہوئی اور خیر خبر کی خوشخبری
 سے مسرور نہیں ہوا کہ تکسیدہ اطمینان ہوتا۔ اپنا حال کیا
 لکھوں کمزوری و نقاہت اور دروس کا غلبہ ہے۔ تاہم جن
 امور کے متعلق لکھا ہے ان کو پورا کر دوں گا۔ خدا ہمارا
 تمہارا انجام بخیر کرے۔ تمام غورو کلاں یہاں چھٹی طرح ہیں
 ہدیہ تسلیم و سلام عرض کرتے ہیں قبول ہو۔
 ہماری طرف سے غورو کلاں کو دعا و سلام پہنچے۔
 والسلام خیر الختام -

ایک سو چوبیسویں خط

قضا نمازوں کے بارے میں گندم و نیانایت ہوا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

حضرت میاں صاحب کی حقیقی صاحبزادی تھیں جو نہایت عابدہ اور پابند و بندہ تھیں اور آپ کا مکان ایک عقب کھانا زمین پر مامور ہوئے ہیں۔ اور ان کا نام صاحبزادی ہے۔ والدہ ہدیہ کے نام
 اور نہایت شرافت مند و مالدار ہیں۔ اور جناب مولوی حکیم سید محمد عبدالحق صاحب کی اہلیہ محترمہ ہیں۔ اور ان کا نام صاحبزادی ہے۔ والدہ ہدیہ کے نام

از عاجز و حقیر ذی یحسین بمطالعہ گرامی برادر میر توسل حسین صاحب سلمہ ربہ بالخیر بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ما واضح باد کہ نامہ نامی رسیدہ کاشف و عارفہ برادر اعوض نماز قضا فی نماز دو سیر گندم دادن از قرآن و حدیث ثابت فی شود۔ این از اجتہاد فقہائے حنفیہ است بضم قاصر من موجب ثواب دائمی این است کہ سہ چار قرآن مجید ترجمہ خرید کردہ بہر شخص لائق کہ قرآن مجید خوب خواندہ باشند وقف کردہ دہند کہ در تلاوت او دایم باشد کہ بدین ذریعہ تا بقائے آن تلاش بمرحومہ برسد یا یک نسخہ صحیح بخاری شریف خریدہ وقف کردہ دہند کہ مدت مدید ثواب باو جاری ماند و این امر احسن و ادنیٰ است مطابق فرمودہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ بمجلہ خیرات جاری شمرہ شود آئندہ ہر چہ مناسب دانند بعمل آرند و در اینجا ہمہ خورد و کلا بخیریت اند و خیر و عافیت شما مع و ابستگان خواستہ می باشد و ہمہ کس سلام و دعا من برسانند از بر خورد از شریف حسین و میر شاہجہاں و دیگر طفلان تسلیم و سلام موصول باز رسید کہ از خیریت نامحبات مسرور الوقت می نمودہ باشند زیادہ

السلام مرقومہ ۲۸ شہر صفر ۱۲۱۳
مکتوب یکصد و شصت و ششم

در باب ادراک خیریت

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

از عاجز و حقیر ذی یحسین بمطالعہ گرامی برادر میر توسل حسین صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ واضح

عاجز و حقیر ذی یحسین۔ میرے بھائی میر توسل حسین صاحب سلمہ ربہ بالخیر کے مطالعہ گرامی السلام علیکم کے واضح ہو کہ والا نامہ موصول ہو کر کاشف مدعا ہوا۔ بھائی قضا نماز کے واسطے فی نماز دو سیر گندم خیرات کرنے قرآن و حدیث سے ثابت نہیں یہ صرف فقہائے حنفیہ کا اجتہاد ہے میری عقل ناقص میں ہمیشہ ثواب کی صورت یہ ہے کہ تین چار قرآن شریف ترجمہ خرید کر ہم اس شخص کو جو قرآن مجید بخوبی پڑھ سکتا ہو عطا کر دیں تاکہ وہ اسی میں تلاوت کیا کرے اس ذریعہ سے جب تک قرآن شریف موجود رہیگا مرحومہ کو ثواب ملتا رہیگا۔ یا ایک نسخہ بخاری شریف کا خرید کر وقف کر دیں تاکہ عرصہ دراز تک ثواب ملتا ہو اور میر امر حسن و ادنیٰ ہو اور فرمان مصطفویؐ کے بموجب یہ صدقہ جاریہ ہو جائیگا۔ آگے جو مناسب جائیں کریں یہاں سب چھوٹے بڑے اچھی طرح ہیں اور تمہاری مع متعلقین خیر و عافیت کے خواہندگان میری طرف سے تمام آدمیوں کو سلام پہنچا دیں۔ بنو خورد از شریف حسین و میر شاہجہاں اور بچوں کی طرف سے تسلیم و سلام ہو چکے آئندہ ہے کہ خیریت کے خطوط آپ بھیجے رہا کریں زیادہ والسلام مرقومہ ۲۸ شہر صفر ۱۲۱۳

ایک سو چھاسی اٹھ خط

درایت خیریت میں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

عاجز و حقیر ذی یحسین بھائی میر توسل حسین صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ بمطالعہ گرامی السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

واضح ہو کہ مدت دراز گزشت کہ از خیر و عافیت مزاج خود یاد
کر کے شاد نہیں کیا بدینو صبر دل کو بیکلی ہے تم کو چاہئے کہ صحت
و تندرستی اپنی مع متعلقین کے کھو نہ تاکہ تسکین ہو۔

اکثر اعضاء شکنی اور دوران سر رہنے لگا ہے۔ مجبور ہو کر
طلباء کا سین اور فتویٰ نویسی جتنی طاقت ہے کرتا رہتا ہوں
حاجی احمد اللہ صاحب رحیم آبادی نے اپنے صاحبزادے
محمد حسین کی شادی میں شرکت کیواسطے مجھ کو مجبور کر دیا۔ ہزار
طرح کی منت و عاجزی کے چار شرط بھیجے آخر میں نے دعوت قبول
کر لی جب یا شعبان جب بھی تاریخ مقرر ہوگی جس طرح بنے گا
پہنچوں گا۔ اطلاعاً لکھ دیا ہے برغوردار عبد الرزاق کا مزاج
کس طرح ہے۔ نکلیں پہلے کی نسبت اب طبیعت کیسی ہے
اچھی طرح ہیں یا نہیں یہاں سب طرح خیریت ہو نور دو
سطل کی طرف سے ہدیہ سلام قبول ہو زیادہ والسلام
خیر الختام۔ شاہ صاحب کو سلام کہیں۔

ایک سو ستائسواں خط

اپنی علالت کا حال مولوی عبد الباقی صاحب کے

انتقال کی خبر جسٹس اللہ الرحمن الرحیم

عاجز محمد نذیر حسین۔ میرے بھائی میر توسل حسین
صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ بمطالعہ گرامی۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ
وبرکاتہ کے واضح ہو کہ نامہ نامی پہنچا کا شرف مدعا مولانا بشیر محمد
کے ہینے سے تپ و لرزہ پھیلا ہوا ہے۔ کسی گھر میں کوئی ایک
تندرست ہو تو ہو۔ پیڑھے کی بھی سی کیفیت ہے کل بروز جمعہ
مولوی عبد الرب کا انتقال ہو گیا اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُونَ

یاد کر عرصہ دراز گزشت کہ از خیر و عافیت مزاج خود یاد
کر کے شاد نہ ہوتا تھا طر فائز مبرود و متفکری ماند لازم کہ
از صحت و تندرستی مزاج مع متعلقان مسرور و کامگار
سازند کہ طمانیت حاصل شود و اکثر در اعضاء شکنی و دوران
سر مبتلا می ماند طوعاً و کرہاً سبق طلبہ و اجراء فتویٰ سی
حسب مقدور کردہ می خود حاجی احمد اللہ صاحب رحیم آبادی
بمقریب شادی پسر محمد یاسین چار قطع ہزار منت و محبت
نوشته تند لاچار تکلیف بر خود خواہا کر دہ آمدن اینجا
قبل کروم ہر گاہ تاریخ شادی خواہ در ماہ رجب یا شعبان
مقرر خواہ شد اقبال و خیر ان خواہم آمد اطلاعاً گذارش
کر دہ شد و چگونگی مزاج برغوردار عبد الرزاق ہم اطلاع
دہند کہ نسبت سابق تخفیف تندرستی است یا نہ دوریں
چاہم۔ خیریت ہستند از خود و کلال ہدیہ سلام قبول یا نہ زیادہ
السلام خیر الختام و بشاہ صاحب نیز سلام من خواہند گفت

مکتوب یکصد و شصت و دوم

دربارہ علالت خوش و حالت مولوی عبد الرب صاحب خیر

جسٹس اللہ الرحمن الرحیم

از عاجز محمد نذیر حسین بمطالعہ گرامی برادر میر
توسل حسین صاحب سلمہ ربہ بالخیر بعد السلام علیکم و
رحمۃ اللہ وبرکاتہ واضح باد کہ نامہ نامی رسیدہ کا شرف
مدعا گردید از ماہ ذی الحجہ کثرت تپ و لرزہ از بس است
کہ در خانہ تندرست باشد باشد و پیڑھے نیز دامن چنانچہ
دیروز کہ روز جمعہ بود مولوی عبد الرب انتقال کر دہند

اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاٰجِعُوْنَ ؕ وعرصہ پنج و شش ماہ گذشتہ کہ مولوی عبد القادر رحلت گزین دار البقا شدند ارادہ مصمم بود کہ در آخر سفر عقد نکاح ہر دو بر خوردار کردہ دم و بروقت قریب شمارا طلب کنم لیکن ملتوی ماند و ہر گاہ صورت نقش پذیر عہد بود اطلاع خواہم داد حالا از بخار فرصت نیست شادی بخا و مردوان سر ہال کردہ است و مجرم طلبا زیاد تر گراں یارو بر خوردار عبد السلام از دہ روز در تپ بتلی و دیگر طفلان ہم دریں بلا گرفتار و عبد الحکیم را ہر چند مانع نشدم مگر ماند و عرصہ پانزدہ روز میگذرد کہ مولوی محمد حسین بٹاوی برائے ملاقات من آمدہ بودند وقت صبح رسیدند و وقت شام بعد مغرب واپس رفتند و محمد حسین دیگر است کہ ارادہ اجرائے درس می دار و باقی خیریت و خیر و عافیت فلما مطلوب زیادہ السلام علیکم خیر انجام و ہمہ خورد و کلاں سلام و دعا موصول باد

مکتوب یکصد و شصت و ہشتم

دربارہ ادراک حال سید محمد عبد الحفیظ صاحب

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

از عاجز محمد نذیر حسین بمطالعہ گرامی برادر مہر توکل صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ بعد اسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ واضح باد کہ نامہ نامی در استفسار حال بر خوردار عبد الحفیظ رسیدہ کا شفت دعا گوید برادر بر خوردار مذکور در اینجا یادہ شاید بطرف تربیت رفتہ باشد و ما ہمہ متعلقان بخیریت ایم و ہمہ صاحبان انجا سلام و دعا مابرساتند و گاہ گاہ از خیریت مزاج خود مع وابستگان مسروری نمودہ باشند

پانچ چھ ہفتے ہوئے کہ مولوی عبد القادر کا انتقال ہو چکا ہے پختہ ارادہ تھا کہ صفر کے اخیر ہی ایام میں دونوں ترکوں کا نکاح کر دوں گا اور عین وقت پر تم کو بلانوں گا مگر وہ ملتوی ہو گیا اب جب تاریخ مقرر ہوگی اطلاع دوں گا اس وقت تو بخاری سے فرصت نہیں شادی کہاں؟ سر کے چکر دے لے مجھ کو بد حواس کر رکھا ہے۔ اور مجھ طلباء فرید پراں بر خوردار دہل رند سے بخار میں مبتلا ہے اور نیچے بھی اس مرض میں گرفتار ہیں اور عبد الحکیم کو بہتیر سچا یا نہ مانا

پندرہ روز ہوئے مولوی محمد حسین بٹاوی مجھ سے ملنے آئے تھے صبح کو تشریف لائے شام کو واپس تشریف لے گئے۔ جس محمد حسین نے دوسرا درسہ کھولنے کا ارادہ کیا ہے وہ کوئی اور شخص ہے۔ باقی خیریت اور تمہاری خیر و عافیت مطلوب زیادہ السلام خیر انجام۔ سب چھوٹے بڑوں کو سلام و دعا پہنچے۔

ایک سو اٹھاسیواں خط

سید محمد عبد الحفیظ کے حال سے استفسار

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

عاجز محمد نذیر حسین برادر مہر توکل حسین صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ مطالعہ گرامی۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کے واضح ہو کہ جناب کا نامہ نامی بر خوردار عبد الحفیظ کے دریافت حال کا پہونچا۔ کا شفت دعا ہو۔ - - -

بھائی بر خوردار موصوف یہاں ہیں آئے غائب تربیت چلو گئے ہونگے اور ہم مع متعلقین اچھی طرح ہیں وہاں کے

کہ موجب طہانیت گروہ زیادہ السلام خیر الختام

مکتوب یکصد و نهم بابت نوکری محمد زین الحق صاحب

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

از عاجز و حقیر محمد زین حسین بطلالعہ گرامی میر توسل حسین سلمہ اللہ تعالیٰ بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ واضح باد کہ خط والدہ انیس الحق در بارہ نوکری ہر غور دار مذکور آمدہ بود کہ در اہل اظہار تکلیف تخریج روز و شب ہم بود لیکن نوکری ہر لیاقت موقوف است و لیاقت ندارد پس چگونه نوکر شود چنانچہ پرچہ ملفوف ہذا است و نوٹ ذہ روپیہ دریں خط فرستادہ می شود آن را بوالدہ انیس الحق خواہند داد و شما ہم چیزے بچیزے سلوک می کردہ باشند کہ بجز شما۔

مکتوب یکصد و نهم در بارہ فروخت زیور خرید کرتے بی جہت و قف

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

از عاجز و حقیر محمد زین حسین بطلالعہ گرامی برادر میر توسل حسین صاحب سلمہ رب۔ بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ واضح باد کہ نامہ نامی آن عزیز رسیدہ کالفت مدعا گردید فی الواقع بدی تفرہ ہمہ دست ظہور الدین کہ فرستادہ بودند بن رضائید

جميع صاحبان کی خدمت میں سلام و دعا پہنچے کبھی کبھی پنی اور جملہ متعلقین کی خیریت سے خبر دیکر خوش گردیا کریں مرید اطمینان کا باعث ہوگا زیادہ والسلام خیر الختام

ایک سو نوے و اسی خط میاں انیس الحق کی نوکری کے بارے میں

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

عاجز و حقیر محمد زین حسین بطلالعہ گرامی میر توسل حسین سلمہ اللہ تعالیٰ بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہ واضح ہو کہ انیس الحق کی والدہ کا خط انیس الحق کی نوکری کیلئے آیا تھا اور اس میں کھانے پینے کی تنگی کا حال بھی لکھا تھا لیکن نوکری لیاقت موقوف ہے اور صاحبزادہ لیاقت رکھتے نہیں لہذا وہ نوکر کس طرح ہو سکتے ہیں چنانچہ اسی مطلب کا ایک پرچہ ملفوف ہے نیز دس روپے کا نوٹ بھیج رہا ہوں وہ انیس کی والدہ کو دیدو اور تم بھی ٹھوڑی بہت ادا کرتے رہا کرو۔

ایک سو نوے و اسی خط زیور فروخت کے کتابیں و نیات خرید کے وقف بگین

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

عاجز و حقیر حسین بطلالعہ گرامی برادر میر توسل حسین سلمہ رب السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہ بعد واضح ہو کہ تمہارا خط پہنچا کا شفقت دعا ہوا۔ چاندی بدھی جو آپ نے ظاہر الدین کے ماتھے بھیجی تھی مجھ کو مل گئی بھائی! بڑی شکل سے

برادر بہادر خزانے بمقابلہ مبلغ سنی چار روپیہ ہشت آد
فروخت شد و چند صرافان در گرانی سی روپیہ می دادند
کہ دریں آمیزش بسیار است بعد کہ اخشن ارادہ خریدے
داشتند آخر الامر یک صراف گفت کہ اگر بقیمت سی چار
روپیہ منظور باشد بغیر کہ اخشن می گیریم ہذا بدست او یہاں
قیمت مذکور دادہ شد ازین مبلغ دو کتاب یکے صحیح بخاری
دوم نسائی و یکے ترجمہ قرآن مجید گرفتہ شد بدینیت وقت
او خداوند کریم قبول فرماید و ثوابش بآں بر خورداری مرحومہ سلام
تا بقائے کل برسد بآی خیریت است و ضعف غالب
و طاقت مسلوب و کثرت طلبہ ہر روز ارسال خط غم میدہم
الفاق نمی شد امروز جمعہ فوین آبی رفیق شد کہ جواب خط
شما سبب ارسال گردید بہم خورد و کلال سلام و دعا
برساند خصوصاً بشاہ صاحب و از بر خوردار شریف حسین
و دیگر طفلان بآں ضاحیان تسلیم و سلام موصول باد زیادہ
السلام خیر الختام ۱۵ افرہ شعبان المعظم ۱۳۰۸ھ

مکتوب یکصد و دوم

دربارہ وصولی نوٹ و التوا بر عقد نوچشمیان مع

دیگر حال بسم اللہ الرحمن الرحیم

از عاجز و حقیر ذریہ حسین بمطالعہ گرامی میر سجاد حسین صاحب
سلمہ اللہ تعالیٰ بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ مشہود
رائے سامی باد کہ اس نواحی بفضل آبی خیریت است و خیر وقت

چونیس روپے آٹھ آنے کی وہ بکی ہے چند صرافوں اور سناروں
نے تیس روپے لگا دئے تھے اور کہتے تھے کہ اس میں کھوٹ زیادہ
ہے لہذا پگھلانے کے بعد خریدیں گئے اخیر میں ایک صراف نے کہا
کہ اگر چوٹیس روپے منظور ہوں تو بغیر پگھلائے میں لے سکتا
ہوں۔ لہذا اسکے ہاتھ بیع دی اور اس رقم سے ایک صحیح بخاری
ایک مسلم اور تین قرآن شریف ترمجم خرید کر وقف کر دئے ہیں
خدا قبول کرے اور ان کا ثواب مرحومہ کو عطا فرمائے باقی
خیریت ہے۔ ضعف کا فلیہ ہے نا طافتی حد سے زیادہ ہے طلبہ
بڑھتے جاتے ہیں۔ برادر اخط لکھنے کا ارادہ روز کرتا تھا ممکن نہ ہو سکا
آج جمعہ تھا فضل آبی شامل حال ہوا جواب خط تم کو ہفتہ کون
لکھ بھیجا تھا سب چھوٹوں بڑوں کو دعا و سلام پہنچا دینا۔
خصوصاً شاہ صاحب کی خدمت میں۔

بر خوردار شریف حسین و دیگر بچوں کی طرف سے جملہ ضاحیان
کی خدمت میں تسلیم و سلام پہنچے
زیادہ السلام خیر الختام

ایک سو اکیانوے واں خط

وصولی نوٹ کے بارے میں حال ترانخی عقیدین

نوچشمیوں بسم اللہ الرحمن الرحیم

عاجز محمد ذریہ حسین میر سجاد حسین صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ
بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ واضح ہو کہ ان اطراف
میں خدا کے فضل سے خیریت ہے اور آنجناب کی خیر عانت مطلوب

آن صاحب مطلوب نامہ نامی صحیفہ گرامی مع قطعہ نوٹ
 پنجاہ روپیہ میر تو سل حسین صاحب بتاریخ بہشت و ششم ماہ ذیقعد
 رسیدہ کا نصف مدعا گردید و معرض وصول در آمد جزا کہ
 اللہ تعالیٰ فی الدارین برادر اپنی شتر قطعہ نوٹ پنجاہ روپیہ
 آن صاحب فرستادہ بودند کافی بود و در اس مرتبہ فرستادن ایضا
 مناسب بود چرا کہ تکلیف مالا یطاق قابل تحمل نمی شود و خرج
 و اخراجات آنجا ہم از اہم الہیات است خیر ہر چہ ساقی و مرغیت
 عین الطاف است و الاداء جاریہ میداشتیم کہ بتاریخ چہار دہم
 یا نزدہم ذی الحجہ عقد ہر دو بر خورداری کردہ دہم و لیکن در حادثہ
 چپک و خترام الکرام دسٹکی دختر خود بر خوردار شریف حسین از
 بس مبتلا شدند ہنوز رو بہ تنزل نیامودہ است و بے نہایت
 نمودار گشتہ کہ صورت مجروح گردیدہ است او شانی مطلق
 زود تر شفا بخشد و از اس بلا نجات دہد بشرط خیریت تا بستیم
 یا بست و نیم ماہ ذی الحجہ انصرام پذیر و آئندہ ارادۃ اللہ غالب
 است معلوم نیست کہ کسے سر انجام یابد مدعا فرماید کہ بخیریت
 تمام ازین با گر ان سبکدوش شوم و حال مرض اہلیہ چہ بیان
 سازم الا ان کما کان است الغرض چند در چند گرفتارم و غم
 و الم از فرقت بر خورداری سیدۃ النساء مرحومہ مارا پال کردہ
 است و این شہر آمد کا بر آید ما اضطراب است و اختیار می دین
 از قہقہہ یکب خرامان حافظ کہ از سر خجہ شاہین قضا غافل بود الرحیم
 الرحمن صبر عطا فرماید کہ کار ہر دو جہاں بر آید تر صد کہ بر آئندہ
 از خیریت نامجات خود طمانیت بخشند زیادہ السلام مع لا اکرام
 خیر الختم نام۔

بمطالعہ گرامی مولوی جانعلی صاحب سلمہ ربیہ بعد السلام علیکم
 ورحمۃ اللہ وبرکاتہ واضح باد کہ درین جا خیریت و خیر و عافیت آن

عافیت نامہ ہنجا حال کھلا اور میر تو سل حسین صاحب کے
 مبلغ پچاس روپے ۸ ذیقعدہ کو وصول ہوئے جزا کہ
 اللہ تعالیٰ فی الدارین لے بھائی اس کچھ بھی انہوں نے
 پچاس روپے بھیجے جو کافی تھے اب بھیجنے مناسب نہ تھے اسلئے
 کہ حد سے زیادہ تکلیف طاقت سے باہر ہو ا کرتی ہے اور خوردان
 کے اخراجات بھی بہت کچھ ہم میں خیر ہم کو ہمارا محسن جو کچھ دے
 سر آنکھوں پر بقرہ عید کی چود گلوں پنڈرہویں تاریخ دونوں بچوں
 کے نکاح کا پختہ ارادہ تھا مگر ام الکرام اور خوردار شریف حسین
 کی چھوٹی لڑکی سلی گم مرض چپک میں بری طرح مبتلا ہوئی ہیں
 ابھی دینا تو کہاں وہ تو اتنی بڑھی ہے کہ زخم ہو گئے ہیں۔ شانی
 مطلق جلد تر شفا بخشے اور اس بلا سے نجات دے۔
 بشرط صحت انشاء اللہ تعالیٰ ذی الحجہ کی مینیوں یا چھپوئیں کہ
 یہ مبارک کام انجام پائے گا۔ پھر بھی مشیت الہی غالب
 ہے۔ معلوم نہیں کہ کب پورا ہو دعا کریں کہ میں بخیریت اس
 بارگراں سے سبکدوش ہو جاؤں گھر کی بیماری کا حال کیسے
 لکھوں بس جو پہلے تھا وہ ہی اب بھی ہے۔

الغرض چند در چند مصائب کا شکار ہوں اور خورداری
 سیدۃ النساء مرحومہ کی جدائی کے صدمے نے تو میرا کھلا
 کر دیا ہے مہ حضرت میا نصاحب رحمۃ اللہ علیہ کی
 چھوٹی صاحبزادی بھینس جنہوں نے کمسنی میں
 وصال فرمایا۔

امید ہے کہ آئندہ اپنی خیر و عافیت کے خطوط سے محفوظ رکھنے
 رہا کریں گے زیادہ والسلام خیر الختم۔

مولوی جانعلی صاحب سلمہ ربیہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ
 وبرکاتہ واضح ہو کہ یہاں پر خیریت ہے اور خیر و عافیت آن

آنصاحب مسئول دارالہدیہ طفلان و سریت حسین سلیم و
سلام موصول باد

مکتوب یکصد و نود و دوم

حالت علالت خویش و انتشار بخار و بانی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

از عاجز محمد نذیر حسین - بمطالعہ گرامی برادر میر توسل حسین
صاحب سلمہ ربہ بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ واضح باد
کہ بفضلہ تعالیٰ درینجا خیریت است و خیر و عافیت آنصاحب
مع متعلقان مطلوب دو قطعہ خط آنصاحب متواتر رسیدہ
کا شفت مدعا گردیدہ بود لیکن از دو ماہ بلکہ آخر شعبان بیماری و
باری بخار سحرے منتشر واقع شد کہ ہزار ہا مردم مرنہ و کفار
اکثر و مسلمان کمتر و بیچس ازین حادثہ باقی نہ ماندہ در مہر خانہ
مردماں در تپ و لرزہ بودند و ناہنوز باقی است و با ہم دریا
حادثہ گرفتار بودیم بفضل تعالیٰ شفا یافتیم و خیریت ایم و کشاکشی
ایں مرض پریشان بودیم و ہوش و حواس برجا نبود حالاً ہمہ را
افاقہ است حالاً جواب مسئلہ فرستادہ میشود خواہر رسید
وزر گر یکہ ساخت زیورات از متعلق است از دو ماہ بخار
از بس بیمار است ہر جہ زردنگاستہ شدہ العرض ہر جہ معطل
و بیکار چوں چیزے کار بر آری میشود ترصد کہ از خیریت فرج
ہمہ خورد و کلال و خواہند نوشت کہ من وجہ
طمانیت بودہ باشد فقط

زیادہ والسلام خیر الختام

کی مطلوب - تمام بچوں اور شریف حسین کی جانب سے تسلیم و
سلام قبول ہو۔

ایک سو بانوے و ان خط

حال اپنی علالت کا اور بانی بخار شہر میں پھیلنے کا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

عاجز محمد نذیر حسین بمطالعہ گرامی برادر میر توسل حسین
صاحب سلمہ ربہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ - واضح ہو کہ
خدا کے فضل و کرم سے یہاں پر خیریت ہے اور آں جناب کی مع
متعلقین خیر و عافیت مطلوب آنجناب کے دو خط آگئے تھے
کا شفت مدعا ہوئے لیکن دو مہینے سے بلکہ اخیر شعبان سے بیماری
اور بلیہ کا بخار اس قدر زور پر ہے کہ ہزاروں آدمی مر چکے ہیں
جن میں کفار زیادہ تعداد میں مرے مسلمان ٹھوڑے سے اور اس
حادثہ سے شاید ہی کوئی بچا ہو۔ گھر گھر آدمی تپ و لرزہ میں مبتلا
ہیں اور اسکا سلسلہ ابھی ختم نہیں ہوا ہے۔ ہم بھی اس میں مبتلا ہو گئے
تھے اللہ کے فضل سے تندرست ہو گئے اور اب اچھی طرح ہیں
اس مرض کی کشمکش میں سخت پریشان تھے ہوش و حواس پران
تھے اب ہر جگہ افاقہ ہے سردست مسئلہ کا جواب بھیجا جاتا ہے پہنچ
جائیگا اور جس سنا کر زیورات بنانے کے واسطے دے رکھے ہیں
وہ بھی دو ماہ سے سخت بیمار ہے۔ اس لئے بھی ہر جہ واقع ہو ان عرض ہے
ہے کہ ہر جہ والا بیکار ہو پھر بھلا کام کس طرح انجام پائے امید ہے
کہ بال بچے خیریت سے ہونگے۔ جاؤں کی فصل کسی رہی لکھیں تاکہ
اظہار سنمان ہو فقط

زیادہ والسلام خیر الختام

مکتوب یکصد و نود و سوم در تعزیت مولوی جان علی صاحب

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

از عاجز و سفلہ نذیری حسین بطلانہ گرامی برادر میر توسل حسین صاحب سلمہ ربہ بالخیر بعد السلام علیکم رحمۃ اللہ وبرکاتہ واضح باد کہ بفضلہ تعالیٰ دریں جاخیریت است و خیر و عافیت شمع متعلقان خواستی باقیم مشتققا! از حادثہ جانکاہ انتقال مولوی جان علی مرحوم خاطر افسردہ روح مردہ شد اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُونَ ۞

نہ قضا بود کہ ماہم رویم ۞ میرسد آن روز کہ ماہم رویم اور خالق برحق آں برادر دالا گہرا از آفات زمانہ محفوظ داشتہ سلامت باکرامت بمیر طبعی رسانا و کہ خبر گیری و نگہداری و صلہ رحمی افریانی نمایند کہ حصول این نعمت عظمی و سعادت ہر کسے را میسر نیست در دیوان غم او بصر رفت و در کوچہا رسوے شد م دیگر امر اہم از رسوے شرع اینست کہ تدبیر نکاح نور چشمی ضرور کردہ شود کہ رفاہیت دنیا و دین دریں متصور است و نکاح پسر میر و لایستہ صاحب شد یا ہنوز ملتوی است کہ در انجا شود کہ بہمہ وجوہ خوشنودی خدا و رسول و نکاح ددم از قرآن و حدیث ثابت است لازم کہ ایں امر را بسر انجام برسانند کہ ثواب عظیم دین حاصل است و در بکونی و خاطر داری انیس الحق و مادرش بہر کیف خواہند کرد کہ موجب زیادت و فراغت روزی دریں متوط است عند اللہ تعالیٰ و متواترات درود فتوا! و ہجوم طلباء حدیث مارا بدحواس کردہ و مولوی شمس الحق و اشرف الحق موضع ڈیا تو اں

ایک سو ترانوے و ان خط

عذر خواہی میں مولوی جان علی صاحب کے آئند

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

عاجز و سفلہ نذیری حسین برادر میر توسل حسین سلمہ ربہ بالخیر۔ السلام علیکم رحمۃ اللہ وبرکاتہ ہو کہ خدا کے فضل سے یہاں پر خیر و عافیت ہے ا مع جملہ متعلقین کے نصرت نیک چاہتا ہوں۔ عز جان علی مرحوم کے انتقال سے دل پڑمردہ اور رو اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُونَ ۞

حکم نہیں ہو کہ ہم چاہے ۞ وہ دن آیا لا ہے خداوند برحق نے آں برادر دالا گہر کو جو حادث و آفات محفوظ اور سلامت باکرامت رکھ کر عمر طبعی عطا فرما صلہ رحمی اقرباء اور غریبوں کی دیکھ بھال اور ہمدرد تھے اور یہ ایسی بڑی نعمت ہے اور اس سے سرفراز بیش نہیں ہوتا مرحوم کے غم در رخ سے دیوانہ ہو کر ح مارا مارا پھرا اور گلی کوچوں میں رسوا ہو گیا عند اللہ ضروری امر یہ ہے کہ بیوہ کا نکاح کر دیا جائے دین وہ و بہبودی کا باعث ہو گا صاحبزادے میر ولایت خیا ہو گیا یا ابھی ملتوی ہے جو و ماں ہو جائے تو بہتر ہے میں ہر طرح خدا و رسول کی خوشنودی ہے دوسرہ حدیث سے ثابت ہے لہذا اس کام کو پورا کرنا ضرور از بیش ثواب ہو گا انیس الحق اور اسکی ماں کی و کجوا داری بہر صورت کرنی چاہئے اس سے اللہ تعالیٰ

از قریب یکمال دریں جا حدیث می خوانند و از صبح تا قیام
طبیعی مانم هر صعد که از حالات فرحت آیات انجا خوشوقت
می نموده باشند زیاده السلام خیر الختام -

بخدمت شاه صاحب و دیگر خوردان و عزیزان و هدیه سلام
و نیاز موصول یاد از طرف من عاجز بوالده انیس الحی سلام و دعا
برساند صبر باید و نماز قضا کنند از تقدیر آبی چاره نیست بحضرت
حق مشغول شوند علی نقیر ذقیر اذقیر الموت خواهد چشید باقی
خیریت شای خواهم زیاده السلام
از شریف حسین و دیگر خورو کلاں تسلیم و سلام بر سر

مکتوب یکصد و نود و چهارم

امام گرامی فی الصلوات حضرت مولوی سید محمد حسین صاحب مدتی بنامه ایام قدری
پهلوانی مدظله کتبه روضه ۱۳ شهریور ۱۲۳۳ ع اخبار اهلحدایت

بسم الله الرحمن الرحيم

اے عزیز از محاسبه و ان تبت و اما فی النفس
و تحمونه میجا سبب سبب به الله - اندیشه کن و بخوان و لذت
کالا نعا به بحفظ نفسانی مباش و سرور مراقبه فا ذکر کنی
ا ذکر کنی فرور و بدول در مشاهد و جوه تو مین
تا ضرة اخی زبها تا ضرة بکشا و نظاره کن و سکه
طلب استقامت بخود در بوبه فا ستقم کما احدث - فا
الذین جاکه و ایتنا به و باش میخیزم الله
نفسه بدار و خالص کن تا ثنایان مبرک تقدیر یهم
شکنا گردد و در بار ایت الله انشراے من
المومنین انفسهم و اموا لهم یات لهم
الجنة و اورا ثمنه باشد و دران سرایه توانی که

برکت و تهنیت کسب قوی نویسی اورم هجوم طلباء حدیث نے تاک چنم
کر دیا ہ تقریباً ایک سال سے مولوی من الحق اور اشرف الحق دیانوی
یہاں ایک سال سے درس حدیث میں شریک ہیں۔ امیدوار ہوں
کہ آپ کے حالات خوشگوار ہوں گے۔ زیادہ والسلام خیر الختام
شاه صاحب و دیگر چھوٹے اور عزیزوں کو سلام و دعا پہنچا دیں صبر
کرنا چاہیے اور نماز قضا کرنی چاہیے وہ حکم قضا و قدر سے چارہ نہیں ہے
حق کی طرف متوجہ رہو توحید جہد بہ ہر جائدار موت کا فرہ چھینکا
باقی تہناری خیریت درکار می۔ زیادہ السلام۔ شریف حسین کی جانب
سے اور دیگر چھوٹے بڑوں کی جانب تسلیم و سلام پہنچے۔

ایک سو چورانوے و ان خط

مرحومہ مکتوب مقدس حضرت میاں ملا از اخبار المحدثہ ۱۳ شهریور ۱۲۳۳ ع

بسم الله الرحمن الرحيم

دی مولاصر مستقیم کی طرف ہدایت کرنا لاہی لے عزیزا فرمان آبی کے اس مجاہدین
وہ دات تہن و الحمد اگر تم اپنے دلائل کی بات ظاہر کرو یا چھوڑو اور اسکا حکم برکھانا
ہو، اور مانند اولمات کلا نعا اور ہی میں مانہ چو پاول کے اپنے نفس کی خواہش میں
بتلا نہ رہ، اور فا ذکر کنی اذ کو کہ دم میں یاد کر دم نہیں پاک کر کے کے مراقبہ میں غور
کر اور دل کی آنکھ بصداق و جوه الخ مشاہدہ آبی کے نظارہ میں نگارے اور اسکا نظارہ
کر اور فا ستقم کما احدث الخ موافق حکم آبی مستقیم ہوا اور راہ حق میں جہاد کر کے برتیں
استقامت و طلب صادق کے زور و جہاد کر کے اور آگ میں و جھن رکم الله نفسه ذکر
خدا سے اپنے نفسوں کو بچاؤ کے اس طلب صادق کے زور کو چھلا کر خالص کر کے تا کر ثنایان
جہادیت لہم ینہم و یصلوا و لہم انکوا یعنی راہوں کی طرف ہدایت کریں، ہر جا
تاکوہ ان الله انشتری الخ و اسنے زمین کی جائیں اور انکے اموال جنت
کے عوض خرید لئے ہیں انکے بازار میں کسی قیمت کے قابل تھیرے اور اس سرمایہ
سے تو دین خالص کی پونجی بمصدق ان الله الذین الخالص رہو ثنایا کہ
خدا ہی کے لئے دین خالص ہے، حاصل کر کے.. شاید اس طرح کی
کوشش سے کوئی بھید اسرار ایسات سے بچ پر کھل جائے

صاحت دین حاصل اِلاَ لَیْلَہُ الَّذِیْنَ الْخَالِصِ
حاصل کنی۔ شاید رمزے از اسرار و الخالصون علی
خطر عظیم بر تو کشاید و از لواحق انوار قمر
نشرح اللہ صمد مرۃ لیسلا و فہو علی نور من تربہ
غفارے بر تو مابد تا از حقیض قُلْ مَتَاعُ الدُّنْیَا قَلِیلٌ
پائے ہمت ہی۔ و براوح و الفخرۃ خیر و آلفی جمود
کی و بشر اقبال ذلک فضل اللہ یؤتیہ من
تشاء و بشارت جنس و اسناد از تختا فوا و لا خور
و ابشروا بالجمۃ الّتی کنتم توعدون و
رضوان جتات رضی اللہ عنہم نہا در دہد کلا
و انتم تو اہدینہا انما کنتم تعجلون۔ زیادہ السلام
خیر الختام الرافق العاجز محمد نذیر حسین

مکتوب یکصد و دو پیغم

دربارہ اطلاع خیریت مولوی عبد الرزاق محمد ایوب جان

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

از عاجز محمد نذیر حسین بمطالعہ برادر میر توسل حسین
صاحب سلمہ ربہ بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ مشہود
رائے ساجی یاد کہ دریں جاہم خورد و کلاں بخیریت ہستند تو
اندیشہ و تردد ننخوا ہند نمود خصوصاً ہر دو بر خور واران عبد الرزاق
و محمد ایوب بخیر و عافیت می خوانند و روزہ رمضان می دارند
و ایں عاجز یاد ہر ماہ مذکور مع الخیر و بر بخار رسید و از رخ
سفر آسودہ شد و خطے بنام شاہ صاحب روانہ می کنم آنرا ملاحظہ
نمودہ بمشا را لیہ رسانیدہ خواہند داد بفرم قاصر مرچ مناسب

بکہ و الخالصین علی الخطر عظیم رخصت برے خطروں میں
میں ہیں اور آفرین لکھو الخ کیا الیا نہیں کہیں کا سببہ السکی جہا
سے اسلام کیلئے کھل چکا ہو پس وہ اپنے رب کی طرف لوٹیں گے انوار میں کوئی
شمار تیرے اور چکے لکے تاکہ قُلْ مَتَاعُ الدُّنْیَا قَلِیلٌ وافر واد چوکہ دنیا کی
پہنچی پیچ سے کی بستی سے نکل کر تو اپنی ہمت کا پیر ہا ہر کہ کے اور و الفخرۃ
تخیر و آلفی و لہذا آخرت بہتر اور باقی رہی و دلی ہی کی بلندی پر تو چڑھ جا
اور ذلک فضل اللہ الخور یہ اللہ کا فضل ہو دیتا ہے جس کو چاہے
کی بشارت دینے والا اقبال مندی کی دیں بشارت دے کہ از تختا فوا
الخ جودارہ و در و در نعم کھا و اور خوش ہو اس جنت سے تم کو وعدہ
دیا گیا ہے اور جنت النعیم کے دریاں امدان سے راضی ہو تذکرین
کہ کلا الخ کہ جی بھر کھا و اور ہو بدے اس کے جو کم کرتے تھے
الرافق العاجز سید محمد نذیر حسین

ایک سو پچاسویں خط

لکھو کی خیریت کے بارے میں اطلاع دی گئی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

عاجز محمد نذیر حسین برادر میر توسل حسین صاحب
سلمہ ربہ بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ واضح رائے
عالی ہو کہ یہاں سب چھوٹے بڑے اچھی طرح ہیں کسی قسم کا فکر
نہ کریں خصوصاً دونوں صاحبزادے عبد الرزاق و محمد ایوب
اچھی طرح ہیں اور پڑھ رہے ہیں رمضان کے روزے بھی رکھ
رہے ہیں۔ اور یہ عاجز ماہ رمضان کی گیارہ تاریخ بخیر و عافیت
دہلی پہنچا راہ کی مکان سے آرام پایا۔ ایک خط شاہ صاحب
کے نام روانہ کرتا ہوں اسکو پڑھ کر انہیں پہنچا دیں میری عقل

دا شتم بکما شتم آئندہ آنصاحب مختار اند بہر حال استدعا
ظاہری کردہ قبول خواہند نمود انشاء اللہ الرحمن موافق شرع
شرعیہ انجامے شود خاطر جمع دارند و جواب اس ارشاد
صاحب طلبیدہ ارسال دارند و بہر یک از خود و کلال نام بنام
و عا و سلام بصد آرزو برسانند تفصیلش درین وقت متذکر
ہم در گرامی قدر میر سجاد حسین صاحب از حال من اطلاع خواہند
داد کہ بنا بر ضرورت شدید از ملاقات ایشان محروم ماند۔ او
جامع المتفرقین سبب سازد کہ باز چشم دوچار شود آئین رب
العالمین۔ زیادہ سلام خیر الختام
از محمد حسین السلام علیکم و باقی کیفیت حال از خطیکہ عنقریب فرستادہ
شود بوضوح خواہد پیوست۔

مکتوب یکصد و نود و ششم در تغزیت

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

از عاجز محمد نذیر حسین بخیریت گرامی برادر میر توسل
صاحب سلمہ ربہ بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ واضح باد کہ ناگاہ
رقیمہ سالی رسیدہ در بارہ ولادت بر خود را مرحوم نعم والہم و کوفت
جان سوز اہم انداخت و ہر گونہ افسوس صد افسوس بردل شکستہ
منزل پرداخت لیکن از مشیت ایزد تعالی بجز صبر و تشکیباتی دم
زدنی نیست و محل شکوہ و شکایت ندارد مالک الملک است ہر چه
خواہد کند در مالک محروسہ خود درین حال از طرف من عاجز الدین
مغفور و مرحوم واسلی و تشفی بدہند کہ صبر و استقامت و استرجاع
بحضرت او خالق کائنات بخوشی تمام اختیار نمایند کہ بندہ را چون چرا

ناقص میں جو کچھ آیا لکھ دیا آئندہ وہ مختار ہیں ہر صورت ظاہری
طور پر استدعا کر دی ہے قبول فرمائیں گے انشاء اللہ تعالیٰ
موافق شرع انجام ہر جائیکہ خاطر جمع رکھیں اور شاہ صاحب
سے اس کا جواب لیکر مجھ کو لکھیں اور ہر چھوٹے بڑے کو نام بنام
سلام شوق پہنچا دیں زیادہ تفصیل کا یہ موقع نہیں۔ برا در
گرامی قدر میر سجاد حسین صاحب نے میرے حال کی خبر کی ہوگی کہ ایک
زبردست ضرورت کی وجہ سے اُن سے ملاقات نہ کر سکا محروم رہا
جامع المتفرقین کوئی سبب ایسا پیدا کر دے کہ پھر ملاقات ہر
آئین رب العالمین زیادہ السلام خیر الختام
محمد حسین کی طرف سے السلام علیکم و باقی کیفیت بعد کے خط
سے جو عنقریب بھیجا جائیگا ظاہر ہوگی۔

ایک سو چھیانوے و اٹھ تغزیت یعنی عذر خواہی کے بار میں

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

عاجز محمد نذیر حسین کی جانب سے برادر میر توسل حسین
صاحب سلمہ ربہ بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ واضح ہو کہ
اچانک رقمہ گرامی بر خود را مرحوم کی رحلت کا پہنچا۔ گویا غم عالم
کا پہاڑ آپرا بچھا افسوس دل شکستہ منزل کو ہوا لیکن حکم خدا کے
آگے دم ماری کی مجال نہیں اور شکوہ و شکایت کا موقع محل نہیں
وہ مالک الملک ہے اپنی حکومت میں جو چاہتا ہے کرتا ہے ایسی
صورت میں میری طرف سے مرحوم و مغفور کے والدین کو تسکین
خاطر کر دیں کہ صبر و استقامت اختیار کریں اور خالق کائنات کی
درگاہ میں بخاوص دل توجہ کریں کہ بندہ کو چون و چرا یہ نہیں

مئی رسید وہم جنس بخد مت شریف شاہ صاحب خواہند
گفت قطع خط بنام شاہ صاحب ہم می رود ہزار تشفی و عزیت
خواہند فرمود ہم عالم مجبوری است مخلوق را سوائے صبر و سکوت
چارہ نیست و اللہ الموت جز ہم لائق و انصاحب نیز صبر و سکوت
گرایند و دعا کے مغفرت برائے او فرمایند در اینجا ہم خورد و کلاں
بخیاریت انداز من ہم خورد و کلاں دلا سا و نسکین خواہند داد
زیادہ السلام خیر الختام -

مکتوب یکصد و دوم مقام در باب تعزیت

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

عاجز محفل ذلک حسین بمطالعہ گرامی برادر م عزیز القدر میر
توسل حسین صاحب سلمہ ربہ بالخیر و العافیت فی الدارین بعد
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ واضح یاد کہ نامہ نامی مشعر بجز
و حشت اثر انتقال بر خور دار بشیر الحق مرحوم رسیدہ کاشف
مدعا گردید و آنچه رنج و الم بر دل من پر نعم ازین مستولی گشت
خداوند کریم علیم است لیکن از قضا و قدر یزد مقتدر چارہ نیست
و بحیر و ظیفہ اَنَا لِلّٰهِ وَ اَنَا اِلَيْهِ سَاجِدُونَ ۞ دم زنی دہ
نہ قضا بود کہ ما ہم رویکم ۞ میر سداں روز کہ ما ہم رویکم
بر خور دار عبد الزراق مد عمرہ لازم صبر و شکر را از تہ دل بجا آرد
و ادا رحم للرحمن نعم البدل عطا فرماید س
در ریاض آفرینش خاطر سے آسودہ نیست
برگ عیش این چمن جز دست ہم سودہ نیست
خندہ گل می دہد یاد سے ز آغوش و دراع

دینی اور اسی طرح شاہ صاحب کی خدمت شریف میں کہنے گا۔
ایک خط شاہ صاحب کے نام جارہا ہے ہر ممکن طریق سے انکی تعزیت
تشفی کر دیجئے گا کیونکہ بے بسی کا عالم ہے مخلوق کو صبر و سکون کے سوا
چارہ نہیں ہے۔ موت کا فرہ سب کو چکھنا ہوگا۔ آپ بھی صبر و
شکر سے کام لیں اور اسکے واسطے مغفرت کی دعا کریں یہاں پر
سب طرح خیر و عافیت ہے ہاں بچے اچھی طرح ہیں میری طرف
سے سب کو دلا سا و نسکین دیدیجئے گا۔ زیادہ السلام خیر الختام -

ایک سو ستائیس واں خط

عذر خواہی کے بابتیں

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

عاجز محفل ذلک حسین مطالعہ گرامی برادر م عزیز القدر میر توسل
صاحب سلمہ ربہ بالخیر و العافیت فی الدارین کے مطالعہ گرامی میں
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کے بعد واضح ہو کہ آپ کا خط خبر و حشت
اثر لایا۔ انتقال پر ملال بر خور دار بشیر الحق کا معلوم ہوا اس کا صدقہ
جو کچھ میرے دل پر گزرا ہے خدا ہی خوب جانتا ہے لیکن حکم الہی
کے آگے سوائے اَنَا لِلّٰهِ وَ اَنَا اِلَيْهِ سَاجِدُونَ ۞ کہنے
کے دم مارنے کی جگہ نہیں س
نہ قضا بود کہ ما ہم رویکم ۞ میر سداں روز کہ ما ہم رویکم
بر خور دار عبد الزراق مد عمرہ کو دل سے صبر و شکر کرنا لازم ہے خداوند
قدوس نعم البدل عطا فرمائے گا س
در ریاض آفرینش خاطر سے آسودہ نیست
برگ عیش این چمن جز دست ہم سودہ نیست
خندہ گل می دہد یاد سے ز آغوش و دراع

۱۔ دربار الیٰہی بالمرحہ جن مبعودہ نیست
اس جگہ سب طرح خیریت ہے اور آپ کی خیر و عافیت چاہتے ہیں
سب چھوٹے بڑوں کو میرا سلام و دعا پہنچا دینا دعا کرنا میرا کام
ہے قبول کرنا خدا کا اسید ہی کبھی کبھی اپنی خیر خیر سے کامیاب کرنے
کا کریں گے فقط زیادہ والسلام خیر الاحقام

ایک سو اٹھانوے ۱۹۵۷ء

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ " برادر گرامی من والا قدر مولوی شیخ محمد عبد الرحیم صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ از عاجز میر شاہ جہاں بعد اسلام
علیکم علی من لدیکم واضح رائے محبت پیرائے ہو کہ آپ کا خط جناب میاں صاحب قبلہ مدظلہ کی خدمت میں آیا جناب مددوح نے مجھے حکم دیا
کہ جواب لکھ دو (عرض کرتا ہوں) ہمارا تودل آپ کے واسطے بہت بیقرار ہو گیا ہے اور کی بار دل میں بھی جوش آیا اور اٹھا کہ چلے جائیں
پھر ہم نے اپنی حالت کو دیکھا تو یہ اصر حال معلوم ہوا کیونکہ پنجاب کی ہنگواریاں تکلیف دہتی ہو اور ہر جگہ آنا نہیں اور اٹھ بیٹھیں ہی تکلیف دہتی ہی عشا کی توت ملے گی تو
یہ اس قدر کی ہو گئی کہ کبھی سالم اور کبھی غیر سالم ہوتے ہیں ایک آنکھ سے روشنی بالکل جاتی رہی ہے دوسری میں نقصان کے ساتھ ہے سماعت
بالکل بند ہے ہم کو اب حضر میں اور ہی گھر ہے صد نا تکلیف میں پھر اتنا لمبا سفر ہم سے کیونکر ہو سکے۔ تم نے اپنی سعادت مندی سے
سب آسانیاں کر دیں اور اعلیٰ درجہ کی گاڑی کے واسطے بھی لکھ دیا مگر ہم کیا کر سکتے ہیں اور ہم کیا کریں کہ ہم کو کسی طرح یہ کام چلنا ہو معلوم
ہو اور ناچار انکار لکھا۔ (مقدم کو فداوی مبارک کرے اور خرمی و خوشنودی دے اور انجام بھی بخیر کرے ہم تمہارے معاملہ کیلئے ہیں
بیٹھے دعا کرتے ہیں تم اندر ہم کو دل خیال و شوق سے دیں سمجھو اور مجبوری کے سبب معذرت لکھو۔

میں صاحب قبلہ مدظلہ کی بہت سے بیان کا ٹھوڑا خلاصہ ہے جو میں نے لکھا برا در محبت گستر میں کیا بیان کروں کہ میں صاحب کس شوق اور حسرت سے یہ بیان کیا ہے کہ بھائی ہم کیا کریں ہمارا نواب یہ حال ہے اور ہمارا ٹول آپ کی محبت میں ٹرپ رہا ہے۔ مگر اب ہم گھر سے مسجد تک بھی ڈولی میں اور بھی پیدل آتے ہیں تو ٹھک جاتے ہیں کیا کریں۔

مجھے کبھی کے اپنے لکھے ہوئے شعر یاد آئے کہ ایک خط ہی کے جواب میں میں نے لکھ دے تھے۔

بیلبل مارا سدا چین آرزو : ہائے مگر طاقت پرواز کو : چند پنداشت بہ بندشِ گنجیت : کشمکشِ دام پرواہِ نیت
 بیلبلہ دامادہ ام اندہ نفس : نالہ اسم نیست کہ لکھتے ہیں : اور نوٹ کی رسید کی بابت فرمایا کہ خاطر جمع رکھو بیوپر
 گئی ہم کو یار پڑتا ہے کہ تالیف ہم نے بعد میں دستخط کر دے تھے اب لکھا نہیں جاتا اکثر خطوط اور طے لکھوا کے
 پڑتے ہیں۔

بجایابی مادی و معنوی، و در این میان، به عنوان یک عامل اساسی در شکل‌گیری و توسعهٔ فرهنگ، به حساب می‌آید. در این راستا، به نظر می‌رسد که یکی از دلایل اصلی ضعف در این زمینه، نبود یک رویکرد جامع و هماهنگ در سطح سیاست‌گذاری و اجرا باشد. در ادامه، به بررسی این موضوع پرداخته می‌شود که چگونه می‌توان با اتخاذ رویکردهای نوین و بهره‌گیری از ظرفیتهای موجود، به بهبود وضعیت موجود و تحقق اهداف تعیین‌شده در این زمینه پرداخت.

برادر! ہم تو میاں صاحب مظلہ کی نہایت ضعیف و ناتوانی سے ہر وقت اندیشہ اور خطرہ میں رہتے ہیں اور ایک ایک سانس ان کا نسیمِ جنت کا جھونکا اپنے حق میں جانتے ہیں اور ایک ایک آن کے دم کو سخت سلطنت سمجھتے ہیں اللہ تعالیٰ ان کی عمر میں برکت اور زیادہ دے اور اعضاء کی قوت کا عود کرنا تو ناممکن اور محال نہیں اللہ اپنے فضل سے ان میں قوت بخشنے ہے یہ ہی کہ اب ضعیف پیری غایت الغایات کو پہنچ گیا ہے میری طرف سے آپ کو اور آپ کے عزیزوں کو سلام علیک اور مبارکباد پہنچے کبھی برس دو برس میں مجھے بھی خط خیریت لکھ دیا کریں تو محبت قدیمانہ سے بعید نہیں۔

ارطغرل عاجز کا من ہدیہ سلام برد - رانم - محمد نذیر حسین

ایکونٹانوے واں خط وصولی منی آرڈر کا حال شکریہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ - ار سید محمد نذیر حسین بگرمی خدمت فیض درجت جناب مولوی عبد الرحیم صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ واضح یاد کہ مبلغ پچیس روپے بذریعہ منی آرڈر مرحلہ آنجناب وصول پا کر کاشت مرام ہوا۔ سُبْحَانَ اللّٰهِ مَسْجَرَاءَ مَوْفُورٍ اَوْ کَانَ سَعِیْکُمْ مَشْکُورًا اَہم بسبب ناتوانی و ضعیف بصر کے نوشتہ خواہ سے مغدور ہیں۔ زیادہ السلام خیر الختام

از عاجز سید عبد السلام بعالی خدمت فیض درجت جناب مولوی صاحب مجددہ - بعد السلام علیکم و شوق ملاقات مسرت کے واضح ہو کہ جناب میاں صاحب مظلہ العالی بہت ضعیف ہو گئے ہیں اور ایک آنکھ نے تو بالکل جواب دیدیا ہے ایک میں کچھ روشنی باقی رہ گئی ہے ہر دم غنیمت ہے اللہ تعالیٰ انکی عمر میں ترقی عطا فرمائے آمین آمین۔ زیادہ والسلام۔ رمضان المبارک ۱۳۸۷ھ

مکتوبے صد دوسواں خط حضور مجدد و روضی علالت کے بارے میں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ - فقیر سید عبد السلام بعالی خدمت مولانا مکرنا مغفلنا حضرت مولوی سید عبد العزیز صاحب سلمہ زاد مجددہ - بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ عرض کرتا ہے کہ اعلیٰ حضرت میاں صاحب مظلہ کو میں نے جناب کا والا نامہ سنا دیا جو ارشاد ہوا بجنہ وبعینہ الفاظ میں لکھتا ہوں اور ان کو سنا بھی دیا گیا "تم نے میری خبر لی خدا خوش رکھے تمہارے بال بچے بڑے ہیں تمہاری عمر بڑی ہو تمہارے احباب بھی خوش رہیں تمہاری خیریت سن کر خوش ہو جاتا ہوں میں یا برکاب ہوں سفر عقبہ دیش ہے میرے چلے جانے کی خبر سن کر دعائے مغفرت کرتا تم میری نظر اور شجرہ میں جو ان صلح اور باخیر کر کے ہو۔ تمہاری یاد جب مجھے آتی ہو تو دعا دیتا ہوں تمہاری عاقبت بخیر ہو سو دینا و دین میں بڑے۔ اطمینان رکھو چیرا سی نے تمہارے میرے ماتھ میں کرنی نوٹ

پچاس روپے کا دیا میری دعا میں کیا ایسا خرچ ہوگا۔ میری دوا دارو کی کیا ضرورت ہے۔ میری دوا لگی کے بعد ہرگز نہ رونا
اسکے بدلہ میں بخشش کی دعا کرتے رہنا اور یاد رکھنا کہ شرک و بدعت نہ کرنا۔ مجھ سے تم کو جو ملا ہے اسکو صالح نہ کرنا
تمہاری وراثت و جودت کو میں نے پایا ہے جو درجات عنایت ہوئے ہیں انکو اتھ سے نہ دینا
ہرگز نہ دینا ایک مجھے نہ دوا درکار ہے اور نہ غذا جو میری غذا ہے اور نہ اب بھی نا تم ہے یعنی از کار و اشتغال مستونہ بھولا نہیں ہوں
اگرچہ قبر میں پیر لٹکائے ہوئے ہوں۔ والسلام۔

جناب مولانا صاحب! یہ عبارت
بہت یاد کیا کرتے ہیں۔ کیا آپ کو مولوی تھلطف حسین صاحب نے آگاہ نہیں کیا ہے۔ اب خدا اس دم کو قائم رکھے جس سے آپ کی اور
میری عزت ہے ورنہ آئے اللہ اللہ خیر صلاح۔

دوسوا کیوں خط
جواب میں کسی ظم و ناترک کے جوید رکھل غدیغیر ہوئے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

ایسا موجود کہ سات طبق آسمان نہ بہت بدون ستون کے دکتم
دیکھتے ہو اور نہیں ہے ان میں کوئی سورج، نمونہ ناور آفرینش و
پاکیزگی ایجاد سے اسکے ہے اور سات فرش ہوا رنگ رنگ
(اور زمین کو بڑی عربی کا فرش بنایا ہم نے) اسکے اختراع کا لفظ
ہے۔ نظم ازل سے ابد تک ایک مذہب اسکے دفتر کا زمین
اور زمانہ اسکے ملک کا کو نہ ہے عقل بیوقوف کہ علم انتشار پروری
کی نہیں رکھتی ہے۔ اسکی تعریف کی انتشار بموجب فرمان تباں
کے (اور اگر وہ زمین کے درختوں کی قلمیں بنائی جائیں اور دریا
سیاہی ہو بعد ازاں سات دریا اضافہ کئے جائیں تب بھی اللہ
تعالیٰ کے کلمات صفت تمام نہیں ہونگے، انتشار عدم ستائش کا
ہے نظم اگر اسکی حمد و ثناء کرنے پر عقل آمادہ ہو و خون دل سے آہ
لب سے آشوبک سے خارج ہو و بجالانا اسکی نعمتوں کا شکر اگوشا۔

مکتوب دوم و صمیم

در باب ادراک کوائف غدیغیر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

مبدی کے سبب معلقہ ذات البرزخ بخیر عین ترونها و مآلہا
میں فرود چود نمود ہے از بدائع انشاء و لطائف ابداع اوست و سبب
مسلم بقلوب و الارض فرشتہا فبقعہا لما کھد و ن ہ
نقطہ امتحان خامہ اختراع او ہ

ازل تا ابد مدے از دفترش

زمین تا زماں گوشہ کشورش

از خرد بجز کہ خبر از انشاء ندارد انتشار حدش حسب منشور لامع النور
لَوَانِ مَافِی الْاَرْضِ مِنْ شَیْءٍ اَقْلَمُ وَالْبَحْرِ مِیْلًا
آہ منشا سپاسی است ہ

گر خرد بر رقم حمد و ثنا آں آید

خون بدل آہ بلب اشک بزمگاں آید

وامضات کبریا نشان نعدوا و انعم اللہ لا یحصوها و

اَللّٰهُمَّ اِنِّسْ اِلَیْکَ وَ اَسْتَبْعِرْ عَلَیْکَ نِعْمَةً ظَهِرَہَا
وَبَاطِنُہَا حَقٌّ نَاسْتَا سِی سَ

اے حیرت صفات تو بند و زبان ما
انگشت حیرت است زباں و زبان ما

چہ جہاں آرا سے چارچین گیتی را کہ نے شکر نشان و طوطی شیریں
زباں قلم را کہ تختیں نبات و ستاں قدم است بر کنار جو بار خیمہ سار
عقل اول کہ منبع زلال فطرۃ است نشو و نما داد و بواسطت آن
خاصہ ہلکے نگار مہر آثار با صلح تقدیر و انال تدبیر و لہذہ بر قوم
عموم انام ایام و نقوش و نفوس خواص و عوام بر لوح حکمین و
صفحہ ایجاد طرفہ رقم نہاد و قلم چابک رقم مشیتش نقش و نگار موجودات
لا سیما صوریہا منظر انسان را کہ مظہر قدرت برتر رحمان باشد چلک
فیض سلک یا احسن تَقْوِیۃ در کار گاہ صوریہ و خیر و خیر و خیر
فَاَحْسَنَ صُوْرَتِکُمْ حَسَنَ پَر دَازِشِ بِالَا نہاد کہ صد آفرین خدایا کہ
اَللّٰهُ اَحْسَنُ الْخَالِقِیْنَ دَر مَعْرِضِ تَحْمِیْنِ اِقْتَاد سَ

سبحان خالق کہ ہمارا ست از دو حرف
اِس ہفت قہر را کہ بخشش روز بر کشید
حکمش فکرم بر سر شام طلسم شفق
و اکسوں بیل را ز سر صبح در کشید

بجا اندازہ ہر کام و زبان و چہ بار سے ہر نطق و بیان سے
گرچہ الفاظ ہمہ پاک و معانی صاف است
ہر کما نہایت کند و وصف ادبی انصاف است

چہ ہر گاہ این گل شمار از شاخہ گلین زباں مہر تبیان کا لا احصیہ تہا
تہا سیراب نم جو بار اوست شگفتن گیر دیں سزا است کہ حواس کو
اساس من و رہن بیدارے ناپیدا دست سحر گزیدہ تشنہ لب بہر دہ
من کجا حوصلہ و در خورش ز کجا

کر اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کو تو نہیں احاطہ کر سکتے، اور اسکی نعمت کے ہوتے
لکھنے را اپنی نعمتیں ظاہر و باطن سے محکو بھر پور کر دیا، نفس الامر میں
جہالت ہے سہ نظر حیرت ہے کہ تیری توصیف میری زبان کو بند
کر دیتی ہے۔ افسوس کہ باوجود منہ میں زبان ہو نیکی قدرت بیان کی نہیں
کیا عمدہ تعریف جہاں آرا مستہ کر نیوالے کی ہے کہ شکر مناویا لا و طوطی
شیریں زباں یعنی قلم کو کہ اوں گھاس باغ ازل کا ہے کنارہ بندی
عقل اول کے کہ کان پانی شیریں فطرت کا ہے سرسبز کیا اور ہر ذریعہ اس
قلم نادرات لکھنے والے معجزہ ظاہر کر نیوالے کی مدد سے انگلی تقدیر و
انگشت تدبیر موزوں کے خط تقدیر کو تمامی خلق اللہ کے اوپر تختہ ایجاد
و پیدائش کے کھدیا اور اپنی مشیت کے قلم زور رقم سے موجودات کے
نقش و نگار کو خاص کر صورت خوش منظر انسان کو کہ اسکی دردت بلند
کا منظر ہے قلم فیض سے ساتھ اچھی صورت اور بہترین سانچے صورت
کے راقتہ تے تمہاری صورتہ بنائی اور اچھی صورت عطا کی، ڈھالا
اور بنایا کہ لائق صد آفرین ہے۔ فَاَحْسَنَ الْخَالِقِیْنَ
محل تعریف میں اسکے واقع ہوا سہ نظموہ پاک ہے ایسے خالق کی
کہ دو حرف سے آرا منہ کیا، اس سات طبق آسمان کو چہ روزیں اور ست
فرمایا، اپنا حکم جاری کیا شفق پرہ اور رات کی چادر کو صبح کے سر سے
آئنا ہر تالو اور زبان میں کہاں قدرت ہر گویائی و بیان میں کہاں قوت
سہ نظر ہر گرجہ سارے الفاظ پاکیزہ و در معانی واضح نہیں
لیکن جو کوئی اسکے وصف میں ٹک کرے وہ بے انصاف ہے۔ کیونکہ
جو وقت یہ پھول تعریف شاخ گلاب زباں عاجز بیان کا آخِیے
گنہاء اغلیڈٹ۔ سے کہ سیلاب مری ندی سے اسکے چہ کھلنے لگے تو
لاق ہے کہ حواس کوتاہ میرے اس میدان بے انتہا میں اٹھ حیرت سے
کاٹ کر بیان سے مرے نظموہ مجھ حقیر میں اس کی
نثار کی کہاں طاقت ہو سکتی ہے۔ یہاں پر ہم

دانش اینجا تخیر و اینجا لال است

الاجرم در مقام دلانسی تمام و الہوسی لیکن چہما امکان
چان سپاری در حق تنار گزاری اوباید تا بسایہ نمایان غایت
پاری کلان شکر شکر زیند نگہ در آید زیرا کہ مفتاح فوز
و کامکاری حمد بارگاہش تو ندود قل اللہم ما لک
الملک ساحت ملکش از سمت زوال مصنون است و
سریردگار ہش از وسعہ انتقال مامون است توئی الملک
من کشفنا نعمت جلال احدیت اوست و کشفنا الملک
من کشفنا وصف کمال صمدیت اوست

آن جہانداریکہ ہرگز طاعتش سر بر کشید
روزگار نش خط خداں تا بد بر کشید

و تحفہ صلوٰۃ و سلام کہ صد جیفہ آں بطرف آں اللہ و
ملکاتہ یصلون علی الذی ترشح و محل تافس باہم
نشیناں سبع اراکب دورد تجاذب کرو میان و ملاک بودہ
نوازش از مشعلہ بر تو قدس ملکوت
فیض از قائمہ عرش جلال جبروت

نثار ذات باریکات مجبوبہ کائنات فہرست خرید و مکنونات وسیلہ
حرکت آدم واسطہ ایجاد عالم اکمل نوع بشر ممدوح خالق الکبر شہ
الہوان جلالت ماہ آسمان رسالت فاتحہ مصحف وجود خاتمہ
کتاب جوہر مطلع قصیدہ سروری مقطع غزل پیغمبری قدوہ
مصطفین انبیاء قدوہ مقربین ذوی الاخطار کہ اقول ما
خلق اللہ نورانی در شائش افکار و بخطاب افتخار
و ما آسر مدناک الا رحمة للعالمین مختار و مختار
لیل و ہسار باد کہ از میان کلمات ذاتش توفیق وقع الیوم
اکملت لکم دینکم و بر شہر دین

خیران اور عقل کو انکی ہے فی الحقیقت اس مقام میں زبان درازی
بالکل فضول ہے ہاں حسب مقدور کوشش کرنی اسکے حق مدح
کی ادائی میں چاہئے تاکہ بہترین سایہ باری میں اگر شکر گزاری کو کہے
تم اہستہ زیادہ دیں گے تم کو داخل ہو کیونکہ حصول مراد کی کچی اس کے
درگاہ کی تعریف ہو سکتی ہے کہ اسے مالک الملک میرا فرخ ملک نشانی
ندال سے ماموں ہے اور تیری درگاہ کا تخت و ازع انتقال سے محفوظ
ہے (توئی الملک من کشفنا) تعریف بزرگ وحدانیت کی
اسکی ہے (کشفنا الملک من کشفنا) صفت کمال استغناء
کی اسکی ہے کشفنا۔ اُس بادشاہ کی بندگی سے جس نے روئے
کی ہمیشہ کے لئے رسولی کا دافع پیشانی پر اسکے ثابت رہا۔ اور
ہدیہ درود و سلام اُس ذات پاک پر خط طغر اشروع
صحیفہ کائنات (ربن اللہ و ملکاتہ یصلون علی الذی ترشح)
زیر قضاں سے آراستہ و مقام رغبت ساکنان ساتوں
آسمان رحل زول کافر شنگان کے ہمدان ہے فطرہ۔ سرفروزی و
مشعل سے مالک الملک کے بخشش پایہ عرش بزرگ خداوندی۔
تصدق برکت والی ذات پر ہو جو باعث جمع موجودات کے بیان
کرنے والے موتی مخفی کے سبب پیدائش آدم علیہ السلام کے ذریعہ
وجود نبی کے کامل ترین نوع انسان کی تعریف کئے ہوئے اللہ تعالیٰ
کی بندی محل بزرگی کے چاند آسمان نبوت کے شروع رسالہ
وجود کے خاتمہ کتاب بخشش کے مطلع قصیدہ سروری کے
مقطع غزل پیغمبری کے پیشوا، برگزیدہ لوگوں کے پیشوا بندگان مقرب
صاحب عظمت کے کہ اقول ما خلق اللہ نورانی اپنی شان میں
واضح اور ساتھ معزز خطاب و ما آسر مدناک الا رحمة للعالمین
پسندیدہ حق سبحانہ و ستوبل رات دن کے کہ مبارک کمالات ذاتی و
آپ کے فرمان بلند مرتبہ والا الیوم اکملت لکم دینکم

تو کم کشیدند و از ماسی مشکور شش رقم فیض ششم و در حدیث
 لَکُمُ الْاَرْضُ مَرَدُّنَا بِرِصْفِہِ لَکُمُ الْاَرْضُ مَرَدُّنَا بِرِصْفِہِ
 مقصود آفرینش این طاق نیلگوں
 فرمائے دولت بے انتہائے دوست
 گل نازہ بوستان رسالت کہ جبریل ہنگام وحی میل دہستان سکر
 دوست صلی اللہ علیہ وآلہ الامجاد و اصحابہ ذوی الارشاد۔
 اما بعد

صبا بحضرت گل عرضہ گیا بہر
 پیام شام بدرگاہ صبحگاہ بہر

ایں پلس پلاس انداختہ نشان شہزادہ تمیب و شیب نہر آسیب
 چہاں از داب محاصی عرق فشاں در وقت دامیہ خروشاں
 شیفہ آزد ہو اجموں بلبل خوش الحان صبح و شام مصاحت گل
 ریا در انتفاش و اہمز از طوطی نیریں زبان ہر خام و نگاہ
 ہمنشین سہر و عشا سرگرم و تیز پرواز و صدف سرستہ قلم محبت
 بمطرات قطرات نیساں در انتظار و ولولے ناصفتہ ایسا مودت یہ
 جستجوئے راس شایاں در اضطراب اگرچہ عرفا و مجازا در ہر ذی دو
 آفتاب عالم تاب محبت پر تو انداختہ لاسیما علی مواثر انسانات کہ
 اثرات مخلوقات حضرت درود و دعا ماحولنا نہ بغوا اے آیتہ کریمہ
 فَخَلَقْنَاہُمْ عَلٰی کَذِبٍ مُّتَقٰنٍ خَلَقْنَاہُمْ عَلٰی کَذِبٍ مُّتَقٰنٍ
 طالب بہ محبت غالب و مطلوب مغلوب لیکن از چشم بصیر و قلب
 منیر خیال فرمائند کہ در استیلائے محبت مطلوب غائب و طالب
 مغلوب و چون تشریح این امر دقیق و فکر عمیق کا رستہ کہ اگر اشجار
 اہمبار لیل و نہار ہر برگ و زبانی نماید یکے از ہزار مودی ساز دنیا پر
 اشیاء ہند خرام اقلام ازین جولاں گاہ مقام بیرون می نازد کہ انشیا
 مالا لایطاق جہانی بجز سے مستونی گردیدہ کہ از وسائل سل و رسائل

باید دین مستقیم کا مستحکم ہوا اور سعی مقبول سے آپ کے فرمان فیض بھر
 ہوا و تر حسیات لکھ کر ان کے اندر دینا۔ دین ہل روشن طریق پر قائم
 پایا۔ فطرہ۔ غرض اس دنیا کے پیکر نیکی و اظہار و دہرہ دولت
 بے انتہا اسکا ہے۔ جبریل علیہ السلام باخ رسالت کے دربار میں
 وقت وحی کے بلبل آحکام میں تھے رحمت اللہ تعالیٰ کی نازل ہواں پرورد
 اولاد بزرگ و اصحاب رہنمائے خلافت پر اہل آباء فطرہ اے
 صبا دربار میں پھول کے عرضی گھاس کی لیجا۔ شام کا پیغام صبح کے
 دربار میں لیجا۔ یہ مضطر گدڑی پوش مانند پانی شور کے پریشان نہر
 و کہ کا چھٹنے والا عاوت بدگناہ سے سرزندہ مصیبت کے وقت
 واد بل کر نیوالا فرنیہ حرص و ہوس کا بلبل خوش آواز کے مانند صبح و
 شام مصاحت میں بہترین پھول یعنی معشوق کے مسرت کر نیوالا
 و مثل طوطی نیریں زبان کے ہر شام و صبح ہمنشین میں سرور سیا
 کے سرگرم و تیز چلنے والا و مثل سیبی منہ بند دریا سے محبت کی واسطے
 بوند پڑنے ابرنیاں کے انتظار میں و مثل موتی غیر بندھے دریا سے
 دوستی کی تلاش میں صاحب الہیت کے بھقرا اگرچہ آفتاب و دیا کا
 روشن کر نیوالا اثر محبت کا ہر ذی روح پر ڈالتا ہے خاص کر حاجت
 انسان پر کیونکہ افضل ترین مخلوقات حق تعالیٰ کی ہے۔ موجب آیہ کریمہ
 کے فَخَلَقْنَاہُمْ عَلٰی کَذِبٍ مُّتَقٰنٍ خَلَقْنَاہُمْ عَلٰی کَذِبٍ مُّتَقٰنٍ
 ہے کہ طالب کا مرتبہ محبت میں غالب ہوتا ہے اور مطلوب کا مغلوب
 لیکن اہل بصیرت و روشن ضمیر پر واضح ہے کہ قلب محبت میں مطلوب
 غالب رہتا ہے اور طالب عاجز۔ چونکہ بیان کرنا اس امر باریک نگر
 غائر کا ایک ایسا کام مشکل کا ہے کہ اگر ہر پھول و پتہ و دھن موسم بہار
 کا زبان بن جائے اور شب و روز شستا خواں رہے جیسے ہی ایک صف
 اسکے ہزاروں اوصاف سے بیان نہ کر سکے اسلئے گھوڑا قلم تیز
 رقنا اس میدان سے رخ باہر کرتا ہے کیونکہ شوق مواصلت

کہ خلافت رائے معنی پرستان خشیت گزین و تقلید تیرہ دوران
صورت بین است روئیکے نہ ہندیل از اسئلے گیش سینہ بحث
گنجینہ چوں آتش ہوا زردہ مشتعل گرد و از زیادہ شوق دیدار ہر دہ

ہفت ویا گر تو شمع تابنا شمع سیرین
شریت دیدار باید نشہ دیدار

ناگزیر مضمون و لذیر اَلْمَرْءُ قَرَعَ مَنْ أَحَبَّ لَطِيفُ خِیَالِ رُوْحَانِ
آں مخزن فیضان ربانی زانوے خاموشی دل خستہ نشستہ بود تا
گل بطلب گاری ادب بختنایدن سودہ دل فرسودہ پروا دست بستہ

نشستہ بر سر راہت گریہ و آہم

بیا کہ گوش بر آواز چشم بر راہم

کہ ناگاہ مردوح روح مرہم دل مجروح یعنی رشحات نامہ روح پرور
نفحات شمامہ مرہم گستر دایام تجستہ فرجام نگاریدہ خامہ بدائع
ارقام و رقم زوہ کلک مشکیں فام خدام کرام آں فائز شہاں الحکم و جاز
المکارم بالزم والعلم صاحب القریحہ الوقادۃ والطبیعة النقادۃ
ذو الخلمہ والبلکہ وسلاکہ جلد و اجلہ سبحان منابر کمال معصوم
دقائق و عضال حارس بنیان محبت و صداقت فارس میدان حد
و حذاقت کہ بود در اطبیب ادقات و رویتہ النفحات رسیدہ
شریت سلام زلال پیام آں مستقیان بستر بجران و برشتہ دلاں
زاویہ حرماں را سیراب گردانید و بر مشارب حلا دست زندگانی۔

ہم آغوش کامرانی و ہمدوش شادمانی رسانید از ریاض تحریرش
روانج اخلاص رائج و از حدائق تقریرش فرائج اختصاص فرائج سے

مکتوب و نواز آؤ آمد سوسے من

گفتم مگر نسیم صبا از چمن رسید

یا آسمان شجر خورشید عود ساخت

یا کاروان مشک زراہ حق رسید

نا قابل پرواقت اس درجہ غالب ہوا ہے کہ خط و کتابت کے ذریعہ کہ یہ
سب اسباب ظاہری ہے کسی طرح کم نہیں ہوتا ہے۔ بلکہ غلبہ گری سے
اسکے سینہ محبت کا دغینہ مثل آگ ہوا لگی مونی کے مشتعل ہوتا ہے
اور لپک ویدار تک ربانی نہاتا ہے نقطہ۔ ساتھ دیا لگنی جاول
جب بھی آسودہ نہوں۔ شربت دیدار چاہئے دیدار کے پیاسے کو مجبور
بہر حب مضمون پسندیدہ اَلْمَرْءُ مَعَرَّ مَنْ أَحَبَّ کے تصور میں
آپ کی مودب خاموشی سے مجروح دل بیٹھا ہوا تھا اور خیال کر رہا تھا
کہ جب تک پھول اسکی طلب گاری میں لب نہ کھولے اس عاجز فرسودہ
دل کا حال مصداق شعر کے ہے نہ نقطہ۔ گریہ و آہ کیساتھ سر راہ پر
بیٹھا ہوا ہے آگہ کان آواز پر لدا آنکھ میری راستہ پر لگی ہوئی ہے۔
کہ اچانک راحت رساں روح و مرہم دل مجروح کا یعنی خط و قوت بخش
روح خوشبو سے معطر پھاہہ مرہم کا مبارک زمانہ میں۔ لکھا ہوا استلم
اعجاز رقم دور تحریر کیا ہوا قلم مشکیں فام ملازمان بزرگ کا اُس باصرہ و دست
حکمت کے جامع کمالات بزرگی کے ماہر کھرے کھونٹے کے صاحب دوستی اور
محبت کے خلاصہ بزرگان زمانہ کے منبر کمال کے سبحان ماہر ضامن شکمہ
و دقیق کے نگہبان بنیاد دوستی اور محبت کے سوار میدان تجربہ و دانائی
کے۔ تنہا بہترین وقت و تازہ خوشبو دل کے ساتھ پہنچ کر شربت سلام
و آب شیریں پیام آپ کا اس مریض بستر جدائی و ٹھنڈا دل گوشہ بد نصیبی
کو سیراب کیا۔ اور شیریں زندگانی کے گھاٹ پر پہنچا کر باہر او نشان
کیا۔ باغ تحریر سے آپ کی اخلاص کی خوشبو ظاہر اور گلستان تقریر سے
آپ کی خصوصیت کی بواضح نقطہ۔ خط و راحت بخش دل آپ
کا وصول ہوا۔ میں کہ شاید نسیم صبا چمن سے آئی۔ یا آسمان نے
خورشید کی انکھی عود کی بنائی۔ یا سودا گراں مشک کا قافلہ
حقن سے آیا۔ اُس کی سطروں نے خوشی اور ناز تاریکی ہجران
دیکھے ہوئے کو دیا۔ اور سفیدی میں السطور کی اسنے کا نوری

مسطور قاضی السبزوئی کہ نور سواد ہجران دیدہ داد و سیاض میں لکھا
 کہ مرہم کا فوری بر جراثیم و ہائے غم رسیدہ ہوا کہ بجائے شکر
 بر عنایت موفور و خطایہ محتوی بر محبت غیر محصور کہ بیاض آن (درو) کے
 صورت معارض عارض حرور و مشکاں لغو نور سواد مسطورش من حیث
 اللفظ والمعنی مصداق آئینہ کریمہ گوشت علی لودہ کہ کلبہ اخلاص
 درویشان دعاگو در ادبہ اختصاص مخلصان رضا جواز بر توں
 نورہ کا شکوہ فیہا مصباح نور گریدہ رہے مجموعہ
 نگارین و نچے سفینہ و نشیں کہ ہر صفحہ اش عروسی است زیبا و
 شہادۂ عناد و شیزگان الفاظش مرہم آسایسے لفظان
 معانی آستین و محمدات معانیش در انجمن صفحہ مانند جواہر منظوم ہمہ
 دست در گردن شہادت عبادات رنگین تمام سایہ پروردگارین
 پیرا ہن حریر کاغذ در بر کردہ و مروجہ صفحہ بکفت گرفتہ از لب جوہار
 مسطر قدس بر نمیدارند و سایہ فساد خامہ دے نمی گذارند ایں
 مجمع معانی مجموعہ نکات مجموعہ نیست بل مخزن یا قوت و گوہر است
 بزم است گلشن است و ندیم است و بذلہ سنج شمع است و شہادہ
 است و شہر است و ساغر است رہے گلتانے است کہ پرورش
 یافتہ زلال معانی کہ راستہ خیابان مسطر کشیدہ اش از تار طرہ حور
 طلیاب زوہ اند و چارچین حاشیہ اش را از طلعت گلرخان
 کشادہ پیشانی لیسہ بردا سستہ کاغذ حریر و اوراق حلہ جلہ نشینان
 مقامات حریری سیمائی آئینہ کردار صفحہ منظر نظر بازیاہے
 نظیری سے

بروئے صفحہ مانند کافور

زہر فقرہ ہویدا طرہ حور

ہر صفحہ اش بدو باغ پر از گل صفیر خامہ دروئے صوت لب لب
 جبہ اگر انما یہ بھادہ جلیں الرشاقہ کہ اگر بالفرض رشاقہ اسلوب

مرہم دل غم زدہ بر نگھا کیا خوب خط کہ مہربانی وافر شمال اور
 کیا ہی عمدہ خطاب کہ شفقت ہے انتہا پر محیط سفیدی اسکی ظاہر میں
 مقابلہ کر نیوالی خسارہ حور کی اور مشکل و دشوار نور کے اور سیامی اسکی
 سطروں کی باعث پار ظاہر و باطن کے مصداق آئینہ کریمہ
 (نور علی نور) کہ گھر اس مخلص دعاگو کا گوشہ اس محب
 رضا خواہ کا اسکے عکس سے مثل (نور مشکوۃ فیہا مضیئہ)
 روشن ہوا کیا خوب مجموعہ منقش اور کیا بہتر بیاض پسندیدہ کہ
 ہر صفحہ اس کا ایک دوہن حسین و معشوق زینبہ ہے کاریاں
 اسکے الفاظ مثل حضرت مرہم کے عیسیٰ معانی سے حاملہ اور
 پردہ نشینان اسکی معانی محفل صفحہ پر مثل جواہرات
 ترتیب زادہ کے باہم ہاتھ گردن میں معشوقان عبارت رنگین
 کے دلے ہوئے و حریر کاغذ کا باریک پیرا ہن گنگے میں پہنے ہوئے
 اور پنکھہ صفحہ کو ہتیلی سے پکڑ کر قدم باہر کنارہ حوض سطر سے
 نہیں نکالتی ہے اور سایہ صنوبر قلم سے نہیں تجاوز کرتی ہے
 یہ مجموعہ معانی نکتوں کا مجموعہ نہیں ہے بلکہ کھان یا قوت و جواہر
 کی ہے محفل باغ پر بہار ہے عمدہ منیشیں سے لطیفہ گوئے معشوق
 ہے۔ شراب ہے۔ جام جم ہے کیا خوب باغ ہے کہ سیرانی
 اس کی آب شیریں معانی سے کی گئی ہے کیونکہ راہ کیاری
 رول کشیدہ کی اسکے ڈوری طرہ حور کی تار سے بنا کر ہموار کئے
 ہیں اور چارباغ حاشیہ گلرخاں وسیع پیشانی کے دیدار سے نقل کئے
 ہیں اسکے اوراق ریشمی کاغذ لباس پردہ نشینان مقامات حریری ہے
 پیشانی مانند آئینہ روشن کے و لشریب نظیری سے نظر ہو صفحہ
 کا سطح مثل کافور طرہ حور کا اسکے ہر فقرہ سے ظاہر اسکا ہر فقرہ ایک
 باغ بچول کا بھرا تھا اس میں قلم کی آواز مانند آواز بلبل کے
 کیا خوب بلند پایہ کا رفیع نادر غزل وجود کہ اگر بالفرض نیک بہتر

امرا القیس دو نقات طرز متنبی و فصاحت سبحان و بلاغت
 حسان و مراسلات عبد الحمید و مکاتبات عبد الحمید و بذلہائے
 ابی دلامہ و صنائع تاریخ و صفات و مہرچہ بریں نظم و طرز باشد
 مجسم گردد و صورت ہیولانی و زو و شکل جسمانی پذیرد کہ بشایہ
 ہمیں وسیلہ لطافت بر آید و بصورت اں اور اک مصور
 گراید در صورت قلم انداختن و دوات شکستن بصواب
 اقرب و بعقل دور اندیش انسب کہ کہنش از دریافت ہیروں
 دستناختن از اندیشہ فکر پیشہ افزوں سخوران راں اگر در
 تعریفش عاجز آید حق نشان بطرف و غنای نشان مقبول
 چہ بلیغان جا حظ نشان و اصمعی دوراں کا یا تَوْنِ مِثْلِہِ
 وَ کَوْنِ کَانَ بَعْضُہُمْ لِبَعْضٍ مَّہْلِیْۃٌ شَرَحَ خُوبِی روصف
 مرغوبی آن بزماں راست نیامد و عندلیب بیان را چہ یار کہ
 بر شاخار بخش سہاید دریں حال اگر مہر بردان دوات
 نہم تصور سے نے و اگر بند بزبان خامہ گذارم دور سے نے ہرچہ
 نسیم بیش از اں و ہرچہ گویم زیادہ براں است اِذَا لَمْ
 تَسْتَطِیْعْ اَعْمُرْ فَدَعُوْهُ وَ جَاوِزْہُ اِلٰی مَا تَسْتَطِیْعُ پس
 ازیں رہ گذر عثمان قلم شاد گام را منعطف ساختہ می آرم و مرا
 بے سر انجام خود می بخارم سے

ایا کے از سخن سخن ربایم

ہم ہر مطلب خود آیم

کہ وقوع حادثہ غنبار ایں اقطار فُجَا سُوْا خِلَالِ اللّٰہِ یَا سِرَّةَ
 وَ اَحْلَا دَا مَّا وَجَدْنَا حِثِّی الدّٰثِرَ وَ الشّعَارَ وَ حَرَّوَا
 لَکَ دَمَاسِرَ وَ دَیَّاسِرَ وَ سَجَمًا غَفِیْرًا قَتَلُوْا فِی الْمَدَاسِرِ وَ
 کَتَبُوْا فِی الْاَنْصَابِ وَ جَعَلُوْا اَعْرَۃً اَھْلُہَا
 اَزْلَۃً دُوْنَ کُوْمِہُمْ فِیْ ہُوَاۤیٍ وَ صَقَّیْرَہُمَا ذَہْنِہُمَا مَقُولَہُ

امرا القیس و سخت فصاحت متنبی و فصاحت سبحان و بلاغت
 حسان و مکاتبات عبد الحمید و خطوط عبد الحمید و لطیفہ ابو دلامہ
 و تاریخ و صفات کی اور جو کچھ اس طرز پر ہو مجسم ہو و شکل مادی اختیار
 کرے و صورت جسمانی قبول کرے اور مانند اس خط پاکیزہ
 کے ظاہر ہو اور صورت معمودہ اختیار کرے اسے حال
 میں قلم ڈال دینی اور دوات توڑ دینی مقرون صواب اور
 عقل دور اندیش کے مناسب کیونکہ معرفت اسکی باریکی کا عقلا کے
 غور و فکر سے باہر ہے زمانہ کے صاحب سخن اگر مدح سے اسکے عاجز
 ہوں تو فی الحقیقت صحیح و عذر قابل قبول ہے کیونکہ بلیغان حافظ
 روش و اصمعی زمانہ اسکے مثل نہیں لاسکتے اگرچہ باہم ایک دوسرے
 کے مددگار بھی ہوں بیان خوبی و تعریف قبولیت کی اس کی زبان
 سے اور نہیں ہو سکتا و بلیغان کو کیا طاقت کہ شاخ مدح پر ایں
 کے بیٹھ کر مدح سرائی کرے اس حال میں اگر موبہ و دوات کے ہر
 لگا دوں تو کوئی تصور نہیں اور اگر زبان قلم کو مقفل کر دوں تو کوئی
 بعید نہیں۔ جو کچھ تحریر کروں اس سے زیادہ ہے اور جو کچھ کہوں
 اس سے بالاتر ہے (جو وقت کسی کام پر قادر نہ ہو تو اسکو چھوڑ دوار
 مائل ہو اسکی طرف جو تمہاری قدرت میں ہے) پس اس راہ سے
 باگ قلم خوش رفتار کی موڑ کر مدعا بے سرو سامانی کا اپنی لکھنا سولہ سے
 نظر اٹھا۔ کب تک فضول باتوں میں تصنیع و قات کروں لازم
 ہے کہ اصل مقصد پر اپنے آؤں۔ واقعہ غنبار اس اطراف کا
 بیان کے قابل نہیں باغی لوگ شہر میں گھس آئے اور جو کچھ مال شائع
 پایا سب لوٹ لیا یہاں تک کہ کپڑا لمبوسی بھی نہ چھوڑا اور سارے
 شہر و قریہ کو ہنس ہنس کر دیا بے شمار لوگوں کو گھر کے اندر قتل کیا
 اور ایک بڑی تعداد کو سولی پر چڑھایا اور مغزین لوگوں کو ذلیل
 و رسوا کیا اور حالت ذلت و رسوائی میں چھوڑا اس حادثہ کے بیان

کے بیادری خامہ و زبیاں بقالب بیان آید اگرچہ دیر دوراں در
انتظار آں گراید۔ چنانکہ برہنگتاں ناوک نشان است پس ازین
سبب ویدہ ایست پر قطرات حیرت و سینہ ایست پر شعلات حسرت
کہ نوبت زناشت حال و قلت مال و کسر چاہ و انتہاک شعائر اندرین
نواح رسید و اموال و دمار مستضلع و مستباح گردید و الحود شد
حالتے دارم کہ شوی اعمال من اساس طرے کہ نہادہ بود بدست
اندوہ و نامرادی بر انداختہ و سخت ناسازگار مشرب مسرت و
اطمینان را بشرب سستات و افتداری ناکامی نکر ساختہ کہ
از وصول بمقصد و مطلوب محروم است و از ادراک امانی
و مرغوب ہنرمیدی محروم ہمدوں دریں عہد شوریدہ و زبوں گردوں
بارہم چہیں و دوز و زنان ناہنجار سد گار ہر شکرہ و محزون فی حقیقت
راحت و فراغ بائی ایام ولیالی از اہل اسلام این حوالی در حیر عالم
پہل خلا بیرون عالم و حصول امانی ہر عالی و ادانی مانند جزایخیری
بالفعل غیر موجود ۛ

جرعہ زہر حوادث چو شکر می نوشم از لک ساقی گردون فلک بینائی

فی الواقع ازین زہر آشنای و چہین در دنیا کای چارہ نداریم کہ حکم
فَلَا تَسْأَلْ عَنْ عَذَابٍ يُدْرِكُكَ اِنْ كُنْتَ عَصَايَ اَبْدَلْتُكَ لَهَا اِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ
ارادت آہی است و اگر بغوا سے وَلَوْ الْقُلُوبُ هُتُوًا عِبَادِہ
بلای سے نازل گردد از کارخانہ مغیبت بادشاہی و دریں مرحلہ جاں فرسا
جز ہمدون فیک رضار راہ بمنزل مقصود نتوان برد و سوائے اعانت
وکیل تسلیم بغور مراد و سود نمی توان شمرد ۛ

چون چنین واقعہ گشتہ است از تاثیر قضا

چارہ کار ز صُنْبِیْنَا بِقَدَرِ مَا وَاَللّٰہُ اَعْلَمُ

لیکن از ہر نیم عنایت حضرت باری و کَلَّا تَتَسَوُّوْا مِنْ رُوحِہِ

کے واسطے کوئی الفاظ نہیں ہیں کہ مدد سے قلم دوزبان کے احاطہ تحریر
میں آئے اگرچہ سارے زمانہ کے منشی اسکے انشاء میں مصروف
ہوں چنانچہ سب فرد و بشر بر تیر کے نشان ہیں اسلئے آنکھیں سب
کی حیرت کے قطرہ سے پر ہیں اور حجاب سینے حسرت کے شعلے سے مشتعل ہیں
کیونکہ نوبت تباہ حالی و نقصان مال و آبرو و زری و بے حرمتی اللہ کے دین
کی اس گرد و نوح میں بچید ہوئی اور تمامی مال و جان ضائع و تباہ ہوئے
اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ نادر حالت رکھتا ہوں و دست غرضی لگائے
ہوئے کہ بد اعمالیوں نے میرے نعم و مرادی کے ہاتھ سے ہرا کر دیا و کمال
بد بختی نے نشاط و کجی کو ہزاروں ناکامی سے تبدیل کر دیا کہ حصول
مقصود سے محروم و درک امید مرغوب سے محروم و دور ایسا ہی وقت ہے
و خراب میں زمانہ منافقت کرنیوالہ و ذلیل و کمینہ کا اور عورتیں آوارہ جاں
نقاب ہر مخرجے و دیوانہ کی حق بات یہ ہے کہ آرام و فراغ الہیانی
اس اطراف و جانب کے مسلمانوں سے مانند ہراز کے خارج ہوگی و
حصول مراد ہر اعلیٰ و ادنیٰ کا شل جزو کلائی ہوگی کے مفقود ہوا ۛ
نظہ۔ فلک کی طرح گھونٹ زہر حوادث کا پی رہا ہوں حوادث ایاہ
ساقی فلک بینائی کے ہاتھ سے واقع میں زہر نوشی دبا دہ ناکامی چھٹکے
سے کوئی سفر نہیں ہے حکم نہیں روکنے والا کوئی اللہ تعالیٰ کے فضل کو اگر
بندہ بخشش پروردگار سے سرفراز ہو تو یہ عطیہ خزانہ عامرہ آہی سے ہے
اور اگر بموجب آیتہ کے دوسری اللہ تعالیٰ بندہ پر قہر کر نیوالا ہے کوئی بلا نازل
ہوا اسکے انتظام سلطنت سے ہے اس منزل جاں فرسایں سوائے مدد و توفیق
آہی کے راہ منزل مقصود کی طے کرنی مشکل اور بجز اعانت اللہ تعالیٰ کے
وصول مراد پر دنوار ۛ۔ نظہ۔ جبکہ اس قسم کا حادثہ مشیت آہی
سے ظہور پذیر ہوا ۛ تو رضائے مولیٰ پر راضی ہونے کے سوا کوئی چارہ
نہیں لیکن نیم مہربانی ازیزی کے سنے سے ہر جب مقولہ اللہ تعالیٰ
کی رحمت سے ناامید نہوں ۛ بھروسہ حصول امید کار کھنا چاہئے اور

استشاق رواج امیداری باید کرد از ریاض رحمت پروردگاری کا
تَقْنَطُوا مِنْ شَرِّ حَمْدِ اللَّهِ استقام کا نگاری باید جست
خوش باش گر چه روز تو شب شد

بنا خوشی آخر نہ روز را سحر سے ہست

در عقب و پیش ازین لطایق نطق بر میان ناطقہ تنگ است واپ
گیر در فضائے بحر راں پر تنگ - و آنچه در اجرا مطایع استفسار
و استشارہ شدہ بود پس نزد ایں بیچارہ دریں روزگار صورت منافع
و ران نیست چہ دریں زمان ناقدردانی زہرہ جیناں مقاصد در زیر
سیہ کلیم مفاسد ہفتہ بنابران لیلائے سود و سلمائے بہود و عذر آ
منافع عشق باری و رسا و بازاری نادرند کہ خریداران بجنوں و مثال
در کوہ ناداری متواری مستند و نازنینان نگاریں بطع موزونان
بدم دل دادگان مشتریایں خستہ دلاں در کوہ سازیر باری جہاں
سپاری نشستند زیرا کہ لیلی را بچشم بجنوں باید دیدہ

کجا است بجنوں تا عرض دادہ در یاد

نگار خانہ حسن و جمال لیلی را

دریں صورت بفہم قاصر من در پے ساز بنیاد مطیع نشوند و در پس اجوار
آں ہرگز فروند کہ آخر کار دریں گلزار بجز خلدن خار خسران امید باری
نیت نہ گل نے لالہ نے سر و چان است

بہار گلشنش آخر زمان است

پس اینچنین بمقتضائے المستشار موتمن بمعرض عرض آمد آئندہ اختیار
بدست مختار ہر کسے مصلحتے خویش نکو میداند - ترصد کہ گاہ گاہے از
لیم ریاض محبت نسیم گلستان مودت بلبل نغمہ سراسے گلبن جلاگی
و اتحاد و طوطی خوش ذوائے گلزار کی رنگی و دوداد یعنی از نامہ تو دو خاتمہ شام
آرزو سے فقیرا بنصوح نصح مراد و کامکاری معطر و مطرا می فرمودہ ہند
زیادہ ظلال فصاحت و بلاغت بر مفاروق مرتقبان ارادت بسوط و مود و یاد

باغ رحمت پروردگار سے راو نہیں نا امید ہو رحمت پروردگار سے
خواستگار سر اور نہنا چاہئے نہ نظر - خوش رہ اگرچہ پیرا دن
رات سے بدل گیا کیا رات کے واسطے سحر نہیں ہے گویائی کا
کمر بند مگر گویائی پر آگے پیچھے سے تنگ ہے اور اس پیرن پختیلا
میدان تحریر میں لکڑا - افتتاح مطبع کے بارے میں جو کچھ استفسار
و مشورہ طلب فرمایا تھا اس عاجز کے نزدیک فی زمانہ صورت فائدہ
کی نہیں ہے کیونکہ ناقدردانی کی زمانہ میں حسینان مقاصد کسبل
سیاہ مفاسد میں مخفی نہیں اسلئے کہ منفعت کی لیلیاں بہود
کی سلما اور منافع کی کولریاں قابل عشق بازی کے نہیں ہیں کیونکہ
خریدار لوگ مثل بجنوں کے پہاڑ ناداری میں پوشیدہ ہیں اور نازنینان
خوش وضع موزوں طبع خریداران خستہ دلاں کی عدم توجہی سے
پہاڑ زیر باری کے نیچے قریب المرگ ہیں کیونکہ لیلی کو بجنوں کی آنکھ
سے دیکھنا چاہئے نہ نظر - کہیں ہے بجنوں تاکہ حسن خدا
دا کو دیکھے نہ تصویر خانہ حسن و جمال لیلی کو - ایسے حال
میں میری فہم ناقص کی اجرا مطیع کے خیال میں نہیں کیونکہ
انجام کار اس گلزار میں سوائے کاٹنا خسارہ چھینے کے امید
بہار کی نہیں ہے نہ نظر - نہ گل نے لالہ ہے نہ سر چن
ہے نہ زمانہ بہار کا باغ کی آخر ہے - پس یہ باتیں موافق مضمون
المستشار موتمن محل بیان میں آئیں آئندہ اختیار باتھ میں صاحب
اختیار کے ہے مرادی اپنی مصلحت کو بہتر جانتا ہے - امید کہ وقتاً
فوقنا نسیم باغ محبت کی خوش بو و گلستان مودت کی تراوت
و بلبل نغمہ سراسے گلبن دوستی و اتحاد کی چمک و طوطی کی رنگی و خوش
خوش آوازی کی یعنی نام نہر ہر دوستی سے و باغ تمنا فقیر چہ کئے خالص مراد
و مقصد کے معطر و مروتانہ فرماتے رہیں گے زیادہ سایہ فصاحت و بلا
کامر امید داران فیض کے پھیلا ہو اور روز پرورد سے اللہ تعالیٰ کے

طرز تحریر القاب و آداب

خط کا سرنامہ اکثر اس طرح شروع کرتے کہ پہلے ”بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ“ لکھ کر دوسری سطریں لکھتے ”از عاجز و محمد نذیر حسین بمطالعہ گرامی، بخیر دست شریف جامع حنات و کمالات عزیزی فلاں، بخیر دست شریف مرجع آزادگان جمع افتادگان وغیرہ وغیرہ القاب و اخراج و مناسب شان مکتوب الیہ۔

پھر بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، بعد سلام مسنون واضح باؤ کے نفس مضمون شروع کرتے۔ اور کبھی سرنامہ یوں بھی شروع کرتے۔ ”ہر اور دینی و فکرم اللہ بالخیر و اطاعتہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اور خاتمہ پر الرافق العاجز طالب الحسین سید محمد نذیر حسین۔ جس خط میں اپنا نام سرنامہ پر نہیں لکھتے تو خاتمہ پر ضرور لکھتے کبھی از دہلی، روانہ از مقام فلاں، اور تاریخ بھی لکھ دیتے کبھی تاریخ نہ لکھتے۔ زیادہ تر خطوط فارسی میں تحریر فرماتے اور گاہ گاہ اردو میں بھی اکثر خاتمہ پر خطوط کے لکھ دیتے۔ یہ زیادہ السلام خیر الختام“

کام کرنے کی ہدایت

مولوی عظیم الدین حسین صاحب مرحوم مگر مہنوی کو لکھتے ہیں: ”اھم شد کہ بہ تحریر اس عاجز نظر کردہ کار بند شہند اللہ جل شانہ، سنی عزیر اشکو گردانہ آئندہ ہم ہمیں خواہم کہ بموجب مصرعہ سے آغاز کردہ برسائش یا انتہا بہ جین مراتب طے کردہ خود را و اس عاجز را ماجور و مشکور اتم گردانند۔ مولوی ابوالطیب محمد شمس الحق صاحب کو لکھتے ہیں: ”او موفق حقیقی توفیق ایق عطا فرماید کہ فخر ج ابوداؤد کہ بطرز سہل حل مطلب آغاز شد اتماش نیز بہ احسن وجوہ مبارک باد مع دعا از من اجابت از خدا باد: ایک اور خط میں مولوی شمس الحق صاحب کو ان کے بھائی مولوی شمس الحق صاحب کی نسبت لکھتے ہیں۔

مزاج مولوی شمس الحق صاحب باعتبار اصلی بحال شد یا نہ و بچہ شغل مصروف سے باشند و فوق و اگر وہ با ختمام غراہند رسید یا معطل گیرانند سے وقت ہر کار نگہدار کہ نافع نبود: نوشدارو کہ پس از مرگ بہر اب دہی: آئندہ توفیق الہی اینق باد۔ مولوی سید عبد العزیز فرخ آبادی کو لکھتے ہیں:-

علوم دین را کہ بمشقت حاصل نمودند ضائع نہاید ساخت از مشاغل متعلقہ فرصت غیر ممکن باشد ورنہ درس بہ طالبان دادن بسیار مناسب است این ہم نہ باشد کتب بینی و شغل ”الیف“ باستحسن و بر خیر است۔

شکر

مولوی شمس الحق صاحب کو ایک خط میں لکھتے ہیں:- ”انچہ ہدایا ہو فور رافت فرستادہ بودند پس ہدیہ حبیب حبیب شدہ موجب نصیب پر حبیب گشت سزا کہ اللہ تعالیٰ خیر الجزا عفی الذل ارنن و کان سغیہکم مشکوراً ۛ

مولوی سید عبدالعزیز فرخ آبادی کو ایک خط میں لکھتے ہیں :- ”میں ہایت خوش ہوا کہ مبلغ اعانت مدرسہ کے لئے بھیجے۔ خدا برکت تمہاری کمائی میں دے سب لڑکوں نے خوش ہو کر شیرینی کھائی اور تمہارے لئے دعا کی اور سب کچھ حساب بھی بلے کا لے کر دیا اللہ تم کو اور تمہارے بچہ حمید کو زندہ اور تابع شریعت کا رکھے“

طلبہ کے حال سے اُن کے مربیوں کو خبر دینا

مولوی شمس الحق صاحب کو لکھتے ہیں :- ”مولوی محمد ادریس صبح بخاری دھند ایہ شروع کردند الحمد للہ طبیعت شاہ سلیم است بارک اللہ فی علمہ“ ترجمہ مولوی محمد ادریس نے صبح بخاری دہدایہ شروع کی ہے طبیعت فرہین اور فہیم ہے اس کے علم میں برکت عطا فرماتے۔

طلبائے عازمین کیلئے مشورہ

مولوی سید عبدالعزیز فرخ آبادی کو لکھتے ہیں :- ”پیش فقیر آمدن سودے ندارد چندے از مولوی امیر احمد سلمہ صحبت درس گرم باید داشت بعدہ درینجا رسیدن مضائقہ ندارد در مدرسہ قریب پنجاہ و ہفت طالبان علم درس می گیرند۔ درینجا زیادت تپ دلرزہ است و تنیکہ سرمائے خفیف شروع شود درینجا رسند۔ بالفعل قیام ملتوی نمایند بلکہ بعد فراع سنت نکاح آمدن مناسب است فی دایم کہ انکار از نکاح مستفاد از کدام حدیث کردند و تجرد و رہبانیت خلاف اسلام است اورائے این از نکاح شغل درس و تدریس باز نمی ماند اینبار علیہم السلام صحابہ رضوان اللہ علیہم و آلہم و سلمت این سنت سنیرا بجا آوردند و از نکاح تزلزل و ترقی نسل است اگر اولاد سبب وجود آمدند ثواب از خدا نخواہد رسید جناب قاضی صاحب دو الہ ایشان را شوق مناکحت شما بسیار است و ما شاء اللہ نقص شرافت و سقم نسب در میان نیست محض بجد طلب علم انکار خلاف عقل است بندہ فقیر برائے قرائع کتب شما ہمیشہ مستعد و موجود است پدر بزرگوار شما استقنائیکہ بذریعہ پوٹٹی شیخ کریم بخش رسانیدند جو ایش و آدم برائے استفادہ ایشان نقلش فرستادہ میشود اگر در صحت روایات کلامی باشد بے تاہل و سند چرا کہ مجلس غار و زمین بلیغ بفضلہ دارند من کہ فرسودہ زمانہ شدم مباحث جوانانہ از کجا آرم ہر گاہ کہ از طالبان حل غوامض نتوان شد تجر بہ پیراں نودسہ درکار است قاضی صاحب یہاں نواز مزاج دارند ہنگام سفر بندہ از لالہ آباد و دہلی ہنگام قیام فقیر نواز شہا کہ نمودند ہمہ یاد دارم خوش قسمتی ایشان است کہ این چنین کریم النفس فیقیر یا قنند از شما نعم جانہ مرگ دختر مرحومہ خویش غلطی نمایند۔“

سفارش

ایک خط میں مولوی نور احمد صاحب مرحوم حافظ علی اکبر صاحب مرحوم حافظ علی اصغر صاحب مرحوم مولوی شمس الحق صاحب سلمہ و مولوی محمد اشرف صاحب سلمہ کو لکھتے ہیں :- ”بروفق اظہار بیان مولوی محمد عرفان صاحب کہ مولوی محمد شمس الحق صاحب و مولوی

حضرت مولانا مولوی شمس الحق صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے فرزند سید اور لائق طبیب اور ہمارے عالم ہیں۔ خدا انکی عمر میں بچی

محمد اشرف صاحب از حالات برکت سمات نشان خوب واقعت اندامت و رفاقت و رادائے قرض مغری الیہ یوچھے کہ نوشتہ اند نظیر
 آید رہے اجر عظیم عند اللہ الکریم خواہد بود زیرا کہ اس خلق از اخلاق حضرت ربوبیت است کہ الرحمن الرحیم و از عمدہ صفات حضرت نبرت
 است کہ بِالْمَوْتِ مَيِّتِينَ تَرَأَوْهُمْ مُتَجَمِّعِينَ لَمْ يَلْمِزْهُمْ عَذَابٌ وَارِدٌ شَدِيدٌ کہ اندر آسمان یزسمعونہم اللہ تعالیٰ انہم سمعوا من فی الارض
 یزسمعونہم من فی السماء و در مشکوٰۃ و طبری وغیرہ مروی است کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمودہ اند کہ مسلماناں را می باید کہ در شفقت و
 حسن سلوک با ہم مانند یک تن باشند اگر یک عضو از تن درو مند شود تمام تن بر قاقق او بے خواب ماند از اینجا شیخ سعدی علیہ الرحمۃ
 در گلستان افادہ فرمودہ ہے بنی آدم اعضاے یکدیگر اند و برآں صاحبان عالیشان فضائل جزل قرض دادن مخفی نیست
 کہ تا وقتیکہ مستقر قرض ادا سے قرض نہ کند مقرض را ہماں قدر ثواب قرض دادہ مثل ثواب صدقہ ہر اے او نوشتہ ہے شود و
 ثواب صدقہ و تہ کو نہ ثواب قرض دادن پیچیدہ گوئی شود چنانچہ برآں صاحبان پوشیدہ نے دریں صورت آں صاحبان حسبہ شدہ
 سفتہ علی خلق اللہ عاجز نامبرہ مضطر را مدد فرماید و اجر بے حساب نزد رب الارباب ذخیرہ عاقبت بشمارند ح
 بر من منکر و بر کرم خویش نگر و نیز بشکر نعمت رب العزت و آقا دین محمد صلی اللہ علیہ وسلم کافر ما شود و از جواب با صلا
 زودتر کامیاب فرماید و مضطر و بیکس را از بارگراں رہا نمایند ۛ

تعزیت

تعزیت کے خطوط میں مکتوب الیہ کے مذاق کی رعایت کرے۔ مولانا عبد اللہ قدس سرہ غزوی چونکہ مقرر صوفی تھے ان کی
 تعزیت میں جو خط ان کے بیٹوں کو لکھا وہ یہ ہے :- "از عاجز محمد ندی رحیمین بمطالعہ گرامی مولوی عبد اللہ و مولوی عبد الجبار
 سلم اللہ تعالیٰ بالبحر۔ بعد از سلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ واضح باد کہ از خبر انتقال جامع خیر و برکات موجب تاسف و الم کمال
 روداد اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاٰجِعُوْنَ ۝ اَللّٰہُمَّ صَلِّ عَلٰی رُوحِہٖ وَاَسْرَحْ رُوحَہٗ ۝ اَللّٰہُمَّ جَنِّتِ الْفِرْدَوْسَ ۝

واہ عبد اللہ فنا فی اللہ شد
 از جناب بارشیں تسلیم باد
 چشمہ فیض گرامت شان او
 رونق انشا چشمہ تکریم باد

ارحم الراحمین آن صاحبان سا برجادہ تعزیت بمیراث پدری فائز گنا و ایں عاجز بدعا و عاقبت دارین شما ہر گاہ کبریا مستدعی
 می باشد قبول فرماید۔ زیادہ سلام تیرا نختام ۛ

موتوی نفس الحق صاحب جو کہ سادہ وضع اور سادہ طبیعت آدمی ہیں ان کو کہتے ہیں :- "از حادثہ جانگاہ انتقال اہل بیہ رحمہ نشانہایت
 تاسف روداد مارا بحیر اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاٰجِعُوْنَ ۝ چارہ نیست بہر حال یہ صبر و شکیبائی گرایند و بشکر رب العلیین در آیند ۛ"
 دوسرے خط میں انہی کو ان کے ماموں کے انتقال پر کہتے ہیں :- "از استماع خیر جانگاہ ہوش را بانی انتقال مولوی علی احمد صاحب
 مرحوم موجب تاسف و رنج و الم از حد گردیدہ کہ از احاطہ تقریر و تحریر بیرون است اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاٰجِعُوْنَ ۝ ہر بخاند

دوعائے مغفرت و رحمت برائے آل محمود العاقبت کز دم و دھام کرد و نماز جنازہ ادا نمودم اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهُ وَارْحَمْهُ وَ
ادْخِلْهُ فِيْ مَسْجِدِكَ الصَّالِحِيْنَ فِيْ جَنَّةِ الْفِرْدَوْسِ اٰمِيْنَ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ۝

مولوی محمد علیم الدین حسین مرحوم نگر ہنسوی جو کہ نہایت رنگین فراج آدمی تھے ان کو لکھتے ہیں :- ۵

شکر غم کی چڑھائی ہے خبردار ایدل ۝ مورچہ ٹوٹنے پائے نہ شکیبانی کا

از عاجز محمد نذیر حسین بخدشت بابرکت مولوی سید علیم الدین حسین سلمہ عن الزین والنسین :- بعد السلام علیکم رحمۃ اللہ وبرکاتہ ،
مشہود خاطر باد کہ تدر و منزلت نفس مطمئنہ ۵

آن کہ نفس کلام حق گویا است ۝ کہ جہاں را برائے او راست

وان کہ تن جامہ خلافت حق ۝ جز بہ بالائے او نیامد راست

انراں برتر و بلند تر است کہ محل تصرف و ترفع و منزل آسایش و تمتع او ہمیں سرائے فانی و ثقلنائے عالم جمائی باشد ۵

بہ خاکدان جہاں دل منہ کہ جائے دگر ۝ برائے مسکن تو برکشیدہ اند قصور

کہ اذا سر آیت کُتِبَ سِرُّ اَیَّتٍ یَّجِیْئًا وَ مُلْکًا کَیْثًا اذ ان است وَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَ رَضُوا عَنْهُ

خَالِدِیْنَ فِیْہَا اَبَدًا اذ التماخے و امی اشارت بدان است پس روئے التفات از جانب جسم و جسمانیات گردانیدہ پس

روئے التفات از جانب جسم و جسمانیات گردانیدہ پس پشت اندازد و بخطاب الطاف مآب یَا اَیَّتُہَا النَّفْسُ الْمُطْہَرَّةُ اَرْجِعِیْ

اِلٰی رَبِّکِ سَاحِبِیَّةٌ قَرِیْبَةً قَاذِخِیْ فِیْ عِبَادِیْ وَ اَدْخِیْ بَیْتِیْ سِرْفَرِازد و بدیدہ فَبَصْرُکَ الْیَوْمَ حَرِّیْدُ بِنَظَارِہ

عالم ملکوت و سَجُودُ یَوْمَئِذٍ ثَابِتٌ اِلٰی رَبِّہَا نَاظِرٌ سَرمایہ کامرانی پردازد و جاوداں فِیْ مَقْعَدِ صِدْقٍ

عِنْدَ مَلِیْکٍ مُّقْتَدِرٍ بلذت انس و نعم وصال محبوب بمضہ قنایان نازد و انراں کہ دریں کون و فسادیں سواد بے بنیاد حادثہ

جائگاہ کہ موجب صد نالہ و آہ بر انتقال اہلیہ مرحومہ تھا کہ از دانا پائدار بہ دارالقراریہ فردوس بریں جانشین شد و بہ جنت الماوی

اقامت گزین ۵

گر قلم بر سر غم نامہ دوراں آید ۝ خوں بدل آہ یلب اشک بفرگاں آید

و بہ تَوَقُّعٍ وَ قِیَاسٍ الصَّابِرِیْنَ الَّذِیْنَ اِذَا اَصَابَتْہُمْ مُّصِیْبَةٌ قَالُوْا اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ۝

صبر جمیل باید وہ منطق لازم الوتوق کلّ تَفْسِیْرٌ اَیْقَہُ الْمَوْتُ سَرِیْعَتِ بَرَضِیْ مَلا فَرْدِ بَہ دِل کُتَا اُولَئِکَ عَلَیْہُمْ

حَبَلًا وَاَنْتَ مِنْ سَرَّیْہِمْ وَ سَرَّیْمَہُ ۝ اُولَئِکَ هُمُ الْمُہْتَدُوْنَ ۝ جُزْءِ فَرْغِ نَشاید ۵

بر جہاد آہ جگر روز چہ امکان دارد ۝ سرزند نالہ جاں سوز چہ امکان دارد

ابواب مرحمت آہی چو مفتوح گردد منظور ان را غلعت ابتلا بلباس بلا پوشا اند و سبب قرب و عنایت سبحانی چون

مغاضد شود جرمہ زہر حوادث از مشرب و او بلا چشاند ۵

طالب خلعتِ نعمت ہمہ باشند و سَلٰے ۵ دولت آں برودہ کہ تشریف بلا یافتہ است
پس ازین رہگذر بہ صبر و شکیبائی بہ خوش ادائی و بشکر گذاری جناب باری مستبشر باشند کہ نعم البدل عطا فرماید و جزائے جزیل
بہ صبر جمیل افزاید آمین رب العالمین ثم آمین ۵

اپنی ہستی کو سمجھتا رہے بر باد انسان ۵ چاغضر نہیں جھونکا ہے یہ چوپائی کا
زیادہ والسلام مع الاکرام غیر الختام

شیخ سے طلبہ اپنے گھر پر خط لکھواتے

مولوی نور محمد بہاری نے ایک خط اپنے والد حکیم محمد عبدالرزاق صاحب کو اپنی طرف سے لکھوایا اور میاں صاحب نے خاکسار ہی کے ہاتھ میں دیا
کہ اسکی نقل کر کے مولوی محمد نور کو دیدو۔ میں نے دو نقل اس خط کی کیں ایک ان کو دی ایک اپنے پاس رکھ لی اس خط سے میاں صاحب
کی پرانی انشا پر دہائی پر روشنی پڑتی ہے اور اس خط کو اسی موقع پر درج کرنا مناسب تھا مگر چونکہ اس سے آپ کے اخلاقی جمیلہ کو بھی
گہرا تعلق ہے کہ ادنیٰ ادنیٰ طالب علم کے کہنے سے ایسا چھوٹا چھوٹا کام بھی کیا کرتے تھے اسلئے میں درج کرتا ہوں وھو ھلن ا
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

پیامِ شام بہ درگاہ صبح گاہ بہر
شام کا پہنچا صبح کے دربار میں بجا
نورانی لطافتِ دوستیہ کے قلب پاک پر و بزرگ انسان کے کعبہ تجید کر نیوالے
نمبر بیتِ حکم کے دست کر نیوالے صریح حق کے مجمعِ بزرگی اور عظمت کے کان
بزرگی و عظمت کے ہمیشہ رکھے اللہ تعالیٰ دیدہ بہ دولت کو آپ کے
بھائے زمین و آسمان تک

نامہ پاک تر از دیدہ بلبیل دارم
نامہ صاف و پاکیزہ زیادہ آکھ بلبیل سے ارسال کرتا ہوں
راحت دینے والا روحِ کامرہم دلِ نجی کا یعنی خطِ روح افزا نامہ
مرہم دلِ حستہ کا زمانہ مبارک میں لکھا ہوا قلمِ نادر رقم و تحریر
کیا ہوا قلمِ مشکینِ خادمان والا کا محبوب دلِ پاکاں و طبیب دل
غمر و نگاں کا بہترین زمانہ میں خوشبوئے گلاب کی مانند درود
پاک تر بہت دعا و سلام و پانی شیریں پیامِ برکت بھرے

صبا بہ حضرت گلِ عرضہ گیارہ بہر
لے صبا پھول کے دربار میں عرضی گھاس کی بجا
قبائے لمعات لطافتِ قدسیہ کعبہ متواتر طائف انبیاء
مجدد شرع متین مہدی حق الامین مجمعِ مفاخر جلیلیہ تابعِ مآثر
علیہ ادام اللہ دولۃ ممدودۃ الرواق وصولۃ مشدودۃ
النطاق سے

سبقِ افکِ رواں از ورقِ گل دارم
افکِ رواں کا سبقِ ورقِ گل سے لیستا ہوں
مروح روح و مرہم دلِ بحرِ روح یعنی رشحاتِ نامہ روح
پر درو رشحاتِ مراسلہ مرہم گستر کہ دریں ایامِ نخستہ فرجام
انگاشتہ خامہ بدائع رقم و رقمِ ردہ کلک مشکینِ خامِ خدم
کرام والا مقامِ حبیب جا نہائے پاک طبیب و ہائے
نعمناک در اطیب اوقات درویتہ انہضاتِ گزشتہ

ہوئے سے اس مستحق بستر جدائی و رنجی دل
گوشتہ بد نصیبی کو سیراب کیا اور شعلہ دل حرارت غریبہ
جدائی کو کہ مخالفت طبع انسانی کے ہے اور پیدا کرنے والا اقسام
عوارض و کمزورت کے تھا تسکین و طمانیت بخش ہوا اسکی
سپریں بھری سرور کی فربخش دیدہ جدائی کی اس کی
ہن السطور کی سفیدی مرہم کا فوری زخمی
دل غمزہ کی ہوئی ہے

حیات بخش

حیات بخش و لم قند پر شمع و قلم
اپنی ترشح قلم سے حیات بخش مہرے دل کا پھول
کشد و لے نہ کشد زین تجستہ تر رنے
کھینچے دلیکن نہ کھینچے اس تصویر سے اعلیٰ تصویر
کنون نماز سجذائع فرقتش الی
اب کوئی نہ رہا سوائے داغ و زخم نم کے
اگر ز آب حیات تم نے رسیدنے
اگر پانی حیات سے نمی نہیں پہنچتی تھے
اللہ تعالیٰ کا شکر و احسان ہے

می برد ہر جا کہ خاطر خواہ دوست
لیجائتا ہے جہاں اس کی مرضی ہے

جنابا یہ بندہ گنہگار مجلس درس صحاح ستہ میں کہ کلمات
مبارک سرور موجودات کے ہیں جس کی رغبت و حرص ملائکہ
ہر طبقہ آسمان کے کیا کرتے ہیں کمر ہمت کی باندھ کر حصول
میں اس کے مشغول ہوا۔ ہزار رحمت اللہ تعالیٰ کی
اس جان پاک پر ہو کہ اِنَّ اللّٰهَ وَ مَلَائِکَتُہٗ
یُحْمَلُوْنَ عَلَی السَّیِّدِ یَا اَیُّہَا

شریعت نجیہ و سلام و زلال پیام برکت الیہام آں
مستقیان بستر بجران و خستہ دلان روایہ جرم
را سیراب گردانید و اشتعال حرارت غریبہ ہما جوت
کہ خلاف مقتضائے طبیعت بشری و مورت انواع
اعراض و کمزورت سپری بود تسکین پذیر گردیدہ سطور
فان السور و شش کہ نور بسوا و دیدہ ہجران دیدہ داد و
و بیاض بین السطور شش کہ مرہم کا فوری بر جراحات
دلہائے غم رسیدہ نہاد ہے

ہزار شکر کہ فرخ رنج مسیح دم
ہزار شکر کہ مبارک صورت مسیح دم
مصور از قلم صنع ضد خجستہ رتم
مصور قلم صناعت سے اگرچہ تو تصویر بہتر
ہزار داغ بدل دا شتم ز دست نغمش
غم کے ہاتھ سے ہزار داغ دل میں رکھتا تھا
بہ کنج ظلمت غم تنگ دل ہے ہم مردم
حوشہ تاریک غم میں تنگ دل ہو کر مرنا
الحمد للہ و المنة للہ

رشتہ در گردنم افگندہ دوست

دوست نے میری گردن میں ڈوری ڈالی ہے
ناگاہ ایں مذنب ادوارہ و بزم گاہ درس صحاح ستہ کہ
از کلمات طبیبات مبارکات آن سرور و مقرر موجودات کہ
حل تناقض تخت نشینان سبع اراک و مورد تجاذب
کرد بیان ملائکہ است کمر ہمت بستہ یہ تحصیل آں
نشست ہزار رحمت جاں آفریں بر جان پاکش کہ
اِنَّ اللّٰهَ وَ مَلَائِکَتُہٗ یُحْمَلُوْنَ عَلَی السَّیِّدِ

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا
ہزاروں نثار روضہ منور و ضريح مقدس خواجہ کائنات خلاصہ
موجودات۔ باد سے

محمد کا فریش ہست غاش

محمد رسل اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیدائش سے ہے
آن مبارک قدرے کہ یہ میاں انوار ہدایتش دیجور عوایت
منقش گشت وازدالت رسالتش جاوہ عیار ضلالت
بطریق مستقیم ہدایت مبدل شد وازمین کمالات ذاتش
طغرائے الیوم اکتلت لکم دینکم رشور دین
قوم کشیدند رازناغسی مشکورش رقم ورضیت
لکم الاسلام دیناھ برصفہ ملت بیضا نہاد و سابقہ
رحمت الہی کہ ہر معجزے رازمانے مقرر و ملتے راندے مقدر
گردانید ہر چہرہ ہر زمانے تابندہ و آثار ملت اورا برروسے ہر
مکانے پائندہ داشت و معجزات باہرہ اورا تادین آخر
الزمان بطراز بقا مطرز و شاعر شریعت ظاہر شس را
تا نفع صورت بست ظہور موسوم گردانید و قرآن برہان قدیم
بینہ صدق اورا تا ابد نداد قائلو ایسورۃ من مثیلہ
ی زند و فحوائے در نظامش لیسخبر کما علی الذین کما
قواعد ملت اورا تاقیامت استحکام سے دہد سے

مقصود ز آفریش ایں طاق نیلگوں

غرض اس دنیا کے پیدا کرنے سے
طاؤس بوستان رسالت کہ جبریل
باغ رسالت کے سورہ کہ حضرت جبریل علیہ السلام
درپردہ مبارکہ لاجرم کلام مجید آسمانی و تنزیل جمید فرقانی کہ
اعظم معجزات محمدی دواضح براہین احمدی است و بصفت

الذین آمنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیما
ہر وقت تصدیق روضہ منور و قبر اقدس پر سب درود عالم
و خلاصہ موجود است کہ ہو سے

ہزاراں آفریں ہر جاں پاکش

ہزاروں تعریف و درود آپ کی جان پاک پر نازل ہو
ایسا قدم مبارک کہ برکت روشنی ہدایت سے آپ کے گمراہی کی تاریکی
زائل ہوئی اور شمع رسالت سے آپ کی جگہ تیور و تاریک ساتھ
طریق مستقیم ہدایت کے مبدل ہوئی اور برکت کمالات ذاتی سے
آپ کے حکم الیوم اکتلت لکم دینکم رشور دین
کا اور فرمان دین تویم کے لگایا گیا اور آپ کی سعی پسندیدہ
سے ورضیت لکم الاسلام دیناھ برصفہ ملت پر
ثبت کیا گیا روز ازل میں اللہ جل شانہ نے ہر معجزہ کے واسطے مدت
معین و ہر ملت کے واسطے مقدار مقرر کی تاکہ اسی مدت میں جلوہ گر
ہو اور آثار ملت کو ہر خاص و عام کے واسطے ثابت و برقرار رکھا
اور معجزات علیہ کو آخر زمانہ تک قائم و دائم رکھا اور ظاہر و باطن اسلام
نفع صورت حکم ہیگی کا عطا فرمایا و قرآن کریم و رہبان قدیم کہ دلیل
اس کی صدق پر قائلو ایسورۃ من مثیلہ ابدال باتیک مفر کیا اور
آسکے موتی لیسخبر کما علی الذین کما احکام ملت کو قیام تیاست تاکہ
ثابت و مضبوط فرمایا سے

فرہماے دولت بے تنہائے اوست

شان و عظمت بے انتہا کلام اللہ جل شانہ کے ہے
ہنگام وحی بلبیل دستاں سرائے اوت
وقت لانے وحی کے بیل ہزار داستان ہوتے تھے
یہ بات ضروری ہے کہ کلام مجید کتاب آسمانی و قرآن جمید تنزیل رحمانی
اعظم معجزہ محمدی اور کھلی دلیل احمدی (صلی اللہ علیہ وآلہ و آلہ و صحابہ وسلم) ہے و تائید

اور تہمت جو آج مع الکلمہ متصف بہ قسم مقسمی سودہ
اول توحید الہی احدی دوم احکام شریعت محمدی صلوات
اللہ وسلامہ علیہ سوم اطاعت اولی الامر موافق توفیق رفیع خان
اکبر چہ اولی الامر کہ تابع موطوف می شود موطوف ساختہ
ارشاد فرمودہ **أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأَطِيعُوا**
الْأَمْرَ مِنْكُمْ فَإِنْ تَنَازَعْتُمْ فِي شَيْءٍ فَرُدُّوهُ إِلَى
اللَّهِ وَالرَّسُولِ إِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ
الْآخِرِ ذَلِكَ خَيْرٌ وَأَحْسَنُ تَأْوِيلًا برہن معنی

حضرت سعدی شیرازی نیز ارشاد می فرماید سہ

خلافت پیغمبر کسے رہ گزید کہ ہرگز بمنزل نخواہد رسید
ازیں رہ گذر مزاولت سیر آن حضرت در ہر کار و بار ضرور
اقتدا کردنی و نا کردنی بدیافت شود و اتباع تام رود
و برگشتہ زید و عمر و کہ مخالفت سیر آن سر و خیر البشر گردد
سرتناہد -

دانش اینجا متحیر و خرد این جلال سنت رہ عالم
خراسانی کہ نکو گفتہ در معنی سفتہ سہ

اہل توحید چو تحقیق سخن درگیرند
صاحب توحید مسائل دینی کو تحقیق سے لیتے ہیں۔
رونق کار خود از حضرت تراں جویند
در سنی کام کی اپنی قرآن مجید سے تلاش کرتے ہیں
ہر بیانے کہ بود سادہ نہ توفیق حدیث
جو بیان کہ خالی ہو قرآن و حدیث سے
در محاذات نصوص این ہمہ تکلیف قیاس
نص کے مقابلہ میں یہ ساری تکلیفیں قیاس کی
دیدہ از فقہ منزل چو منور سازند

صفت اوتیبت جو آج مع الکلمہ کہ میں قسم مقسم ہوتا ہے۔
اول توحید باری تعالیٰ دو سکر احکام شریعت محمدی صلوات
علیہ وسلامہ علیہ تیسرے ناجداری اول الامر کی بموجب فرمان والا نشان
خدا کے تعالیٰ کے کہ نہ تابع موطوف ہے اور موطوف کر کے ارشاد
فرمایا۔ **أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأَطِيعُوا**
الْأَمْرَ مِنْكُمْ فَإِنْ تَنَازَعْتُمْ فِي شَيْءٍ فَرُدُّوهُ إِلَى الرَّسُولِ
إِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ ذَلِكَ
خَيْرٌ وَأَحْسَنُ تَأْوِيلًا اسی بات کو حضرت سعدی شیرازی
رحمۃ اللہ علیہ بھی ارشاد فرماتے ہیں سہ

خلافت پیغمبر اسلام کے جس نے راہ اختیار کی وہ ہرگز منزل مقصود پر نہیں پہنچے گا
اسی واسطے برتنا و نگاہ رکھنا سیرت حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، ہر کار و بار
میں ضروری ہوا تاکہ عمل کر نیکا طریقہ و عدم عمل کا طریقہ معلوم ہو اور اتباع
شریعت حاصل ہو۔ اور زید و عمر کے قول پر کہ مخالفت طریقہ حضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہے کار بند نہیں۔

ہم یہاں متحیر و عقل یہاں گونگی ہے۔ کیا خوب عالم خراسانی نے فرمایا
اور معنی مقصود ہوا سہ

خص و خاشاک خاک از عین یقین برگیرند
چھوٹے بڑے مسائل کو چھان بین کر کے لیتے ہیں۔
شاہد دین خود از قول پیغمبر گیرند
اپنے دین کا گواہ قول پیغمبر علیہ السلام سے لاتے ہیں
در کف اہل ہوا نقش ضرور گیرند
اُس بیان کو برابر زور کے تصور کرتے ہیں۔
نا درست و عبث و واہی و منکر گیرند
بیجا و بے فائدہ اور مکرہ خیال کرتے ہیں
خاطر از فقہ محرف ہمگی برگیرند

فقہ مسئلہ سے آنکھیں منہ کرتے ہیں
 مجتہد گاہ مصیب است و گئے خاکی لیک
 مجتہد کبھی مصیب ہے کبھی خاکی
 انچہ مخوت خیال ست و مخالف بنصوص
 جو بحث کہ خیالی ہو وہ مخالف بنصوص کے
 ہرچہ آں را بنود مستند از قول رسول
 جس مسئلہ کی مستند قول رسول علیہ السلام ہے ہو
 باگل سرخ کہ اصلش عرق رفته نئی ست
 گلاب کے مقابلہ میں کہ اصل اسکی روئے نئی ہے
 اہل تحقیق کجا مال را بند و قیاس
 اہل تحقیق رائے و قیاس کی جانب کب مال ہوتے ہیں
 سنن مصطفویٰ درگہ صدق و صفا
 درگاہ صدق و صفا کی سنن نبوی ہے
 حبذا ابا زکریا کہ علم کہ ارباب نظر
 کیا غیب ہے درگاہ علم کی کہ صاحب علم
 لے خوش قوم کہ اندر رہ دیں گاہ سلوک
 اچھی وہ قوم ہے کہ غریبت و طریقت کے معاملہ میں
 در مقام ہے کہ سخن ہا رو و از علم و عمل
 جس مقام میں کہ صرف نفاذی ہے علم و عمل سے
 کار بندان قضا ہر کہ شود خاک درش
 درگاہ رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ و آلہ صابہ و سلم کی خاک کی
 نین و مضمون احادیث بہ تبدیل روایت
 نین و مضمون احادیث کے تجدید تبدیل روایت سے جاتے ہیں
 علم دیں جملہ عزیز است و لے اہل صفا
 سہل علم دین محترم ہیں و لیکن اہل ذوق خالص

مصنوعی فقہ سے دل الگ کر لئے ہیں۔
 ہرچہ دروے نہ خطا حکم پیہر گیرند
 خالی خطا کو حکم پیہر کا تصور کرتے ہیں
 اہل دین در حرم دیں بت اکبر گیرند
 اہل دین احاطہ دین میں اسکو بت اکبر خیال کرتے ہیں۔
 گرچہ فتوے امام است کہ ابتر گیرند
 اگرچہ فتویٰ امام کا ہے جب بھی قابل قبول نہیں سمجھتے
 رتبہ لالہ نعمان نہ برابر گیرند
 مرتبہ لالہ نعمان کا برابر نہیں شمار دیتے ہیں
 شہسواراں نہ چنین صید محقر گیرند
 شہسوار لوگ محض حقیر شکار کو شکار نہیں کرتے
 کابل دل سرمہ توفیق ازاں درگیرند
 صاحب دل اسی دربار سے سرمہ توفیق حاصل کرتے ہیں
 خاک آں کوئے بہ اکسیر برابر گیرند
 اس کوچہ کی خاک کو بہتر اکسیر سے تصور کرتے ہیں
 از احادیث نبیٰ مرشد و رہبر گیرند
 احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مرشد و رہبر قرار دیتے ہیں
 ہرچہ آں غیر حدیث ست نہ درخور گیرند
 جو کچھ کہ غیر حدیث کے ہے اسے لائق عمل کے نہ ٹھہراتے ہیں
 چوں طلا کار در انگیزہ زر درگیرند
 مثل خاک زرگراں کے کام میں لاتے ہیں
 چوں مکر شود آں قند مکر گیرند
 جب مکر ہوتا ہے اسے قند مکر تصور کرتے ہیں۔
 از احادیث نبیٰ راحت دیگر گیرند
 احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے راحت اور ہی کچھ حاصل کرتے ہیں

سنتے زندہ نمایند درین عصر پس
سنت امرہ کو زندہ کر کے درگاہ باری تعالیٰ سے
ناگزیر آمدہ برحق طلبان علم حدیث
طالبان علم حدیث ربوی صلی اللہ علیہ وآلہ و صحابہ کرم رضوانی
ہر کجا حرف قیاس است چو صرصر جہند
جس جاہ قیاسی مسئلہ آتا ہے مثل تمہو کے حرکت کرتے ہیں
بے شعور ان کہ بر آرا و قیاسات خوشند
بے شعور لوگ راستے اور قیاس سے خوش ہوتے ہیں
بانع فردوس بر آں قوم مباح است کہ خوا
فردوس کا بانع اس قوم کے واسطے مباح ہے
از صحیحین و مطہر امام مالک
صحیح بخاری صحیح مسلم و مطہر امام مالک سے
ترمذی گرچہ بود فاسد لارہدے
گرچہ ترمذی امام المحدثین ہیں فن حدیث ہیں
بعد ازاں شیخ نسائی و ابوداؤد است
بعد اس کے شیخ نسائی اور امام ابوداؤد ہیں -
غیر ذلک زکتاب انچہ در آثار رسول
سوائے انکے جس قدر کتب احادیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہیں
زینت دوحہ ایمان بود از طائفہ
زینت ریخت ایمان کی آن گروہ کے ہوتی ہے
سوئے توحید گراہند را خلاص و پس
خلوص دل سے توحید کی طرف رغبت کرتے ہیں
لے علم ہر دارین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے روح پاک تمہاری حق
ہر ترا از روح تعظیم معزز دانند

اگر صد خون شہید از در و اور گیرند
ثواب سو شہید کا بدلے میں اسکے حاصل کرتے ہیں
شب تارا است بگو شمع منور گیرند
رات اندھیری ہے کہد کہ روشن چراغ ساتھ رکھیں
ہر کجا قول رسول آمدہ از سر گیرند
اور جہاں قول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ و صحابہ کرم قبول کرتے ہیں
کو دکا نند کہ اور اراق مصور گیرند
نادان بچے ہیں کہ تصویر سے خوش ہوتے ہیں
روشن راستی از قول پیغمبر گیرند
کہ عمدہ طریقہ راہ مستقیم کا قول پیغمبر سے حاصل کرتے ہیں
سنن مصطفوی بہر عمل بر گیرند
سنت مصطفیٰ علیہ السلام کو عمل کی راہ سے اختیار کرتے ہیں
در جزالت از صحیحین موخر گیرند
لیکن صحیحین سے رتبہ مؤخر رکھتے ہیں صحاح ستہ میں
ہر دور در صف تقویٰ سرور گیرند
دونوں رتبے تقویٰ و اتقان میں برابر شمار کئے جاتے ہیں
آمدہ بر سر تسلیم چو افسر گیرند
بلا شک و شبہ ان کو تسلیم بل عمل تصور کرتے ہیں -
کہ قدم بر اثر شافع محشر گیرند
جو کہ قدم نقش قدم پر شافع محشر کے رکھتے ہیں
جنت قدس علیٰ از نعم ابی ذر گیرند
جنت الفردوس بہوجب روایت حضرت ابوذر کا لیتے ہیں
بادکت اہل یقین سید ویاور گیرند
کیونکہ اہل ایمان تمہیں سردار و حامی دین جانتے ہیں -
ہر ترا در صف ابراہیم موقر گیرند

مکمل و تفہیم سے معزز و ممتاز خیال کرتے ہیں
 ہیں ہیچداں بل سراسر نازاں انچہ کبریا سے اتمت و
 علمائے ملت فرمودہ اند بہ ملازمان عالی معروض داشتہ
 و در راں از خود فروغ گذاشتہ ع

گر قبول اقتدر ہے عز و شرف

زیادہ بریں مبارکت کردن نمی تواند و قدسی از دول
 تابع فرمان پیشینیاں اہل یقینم سے

اصل استعداد و شرط صحبت است

صحبت سے استفادہ کیا سطر شرط استعداد ہے
 ترصد کہ از راہ مربیانہ جائے کہ خطا کردہ باشم ہدایت
 خواہند ساخت و باصلاح کریمانہ خواهند نواحت سے
 حمد نامحدود رب کردگار
 حمد بے حد سزاوار مالک الملک کے واسطے ہے
 لے پدر سرسبز باشتی روز و شب
 ہمیشہ سرسبز رہیں آپ لے پدر بزرگ

زیادہ جدا و با فقط ۵۰ ہر ذی الحجہ ۱۲۹۴

مکتوب دوم صد ہم

نسخہ تقویتہ الایمان رد و روانہ کنند

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

از عاجز سید محمد ذکی حسین بمطالعہ گرامی برادر مہر
 توسل حسین صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ و
 برکاتہ مشہود باد کہ اس جان خیریت است و خیر و عافیت شما
 مطلوب۔ ہرادر بعض اجاب ارادہ تقویتہ الایمان مؤلف محمد حسین

کیونکہ کمال کی جماعت میں تہذیب و ادب کا تقیہ کا دیتے ہیں۔

بتدہ علم سے عاری بلکہ سراسر بیوقوف جو کچھ بزرگان امت و
 علم و ملت نے ارشاد فرمایا ہے غایان والا میں عرض پرداز ہوا اور
 بیان حال میں اپنی طرف سے درگذاشت نہ کیا ہے ع
 اگر قبول کرے تو میری سرفرازی ہے

اس سے زیادہ جرات نہیں کر سکتا یہ عاجز تہذیب سے تابع
 فرمان سلف صالحین کے ہے

مرد گر کور است عینک لعبت است

آدمی اگر نابینا ہے تو عینک بے فائدہ ہے۔

امید کہ راہ کرم سے جس جگہ غلطی ہوئی ہو آگاہ فرما دیں گے اور
 اصلاح بزرگانہ سے سرفراز فرما دیں گے

آنکہ کردہ ذات خود را آشکار

جس نے اپنی ذات کو جملہ غلاف پر آشکارا فرمایا

تا کہ باشد و نسبت خضر اسبزو زار

تا کہ رہے جنگل سبز سے ترم و تازہ

۵۰ ہر ذی الحجہ ۱۲۹۴ روز شنبہ مقام دہلی۔ زیادہ صلاب فقط۔ ہر ذی الحجہ ۱۲۹۴ مقام دہلی

دوسروں خط

تقویتہ الایمان جلد روانہ کریں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

عاجز سید محمد ذکی حسین بمطالعہ گرامی بھائی میر توسل حسین
 صاحب اللہ تعالیٰ سلامت رکھے بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ و
 برکاتہ کے واضح ہو کہ یہاں خیریت ہے اور خیر و عافیت آپ کی
 مطلوب بھائی بعض کرم فرما سے ہر بان مولانا محمد اسماعیل صاحب

شہید مرحوم را طبع کتابت بن سید احمد لکھنؤ صبح سیم بجی رسید
انداباں برادر گزشتن می گفتم کہ در مرتبہ اول کہ در راہ احوال ریجا
در انجا رفتہ بودم تقویتہ الایمان قلمی خود را مزد شما گذارستم
آمدہ بودم کہ شما آنرا مطالعہ کنند و چونکہ در طبع الصحیح آن پضر
است ترصد کہ وقتے آنرا از ہر دو کنارہ جدا کردہ بطور پلندہ
ہر دو گوشہ کشادہ خواہ نمکت چسپاں خواہ بیرنگ جلد روانہ
سازند کہ بعد صحیح کردن واپس کردہ شود بہر حال در ارسال آن
توقفت نخواہند نمود و از جواب یا صواب مع خرمی احوال آن
مجال مسرور نمایند زیادہ والسلام مع الاکرام خیر الختام بہمہ
صاحبان خود و کلاں درجہ بدرجہ سلام و نیاز برسانند۔

شہید مرحوم کی کتاب تقویتہ الایمان طبع کر ایک نقد کر رہے
ہیں لیکن نسخہ صحیح ملتا نہیں ہے اسلئے لکھتا ہوں کہ میں پہلی بار راہ
شوال میں وہاں گیا تھا اور اپنا قلمی نسخہ تقویتہ الایمان آپ کو بھیجے
آیا تھا کہ مطالعہ میں اپنے کہیں چونکہ تصحیح و چھپائی کے واسطے اس
کتاب کی ضرورت ہے امید کہ اس جلد کتاب کے دونوں ٹپے لگ کر کے
بطور پارسل باندھ کر کے دونوں طرف کتاب کو کھلا رکھیں اور بیرنگ
یا نمکت لگا کر جلد روانہ کریں انشاء اللہ تعالیٰ بعد مقابلہ و تصحیح کے
آپ کے پاس کتاب واپس کر دی جائیگی اور اسکی روانگی میں بالکل توقف نہ کریں
اور جواب باصواب حالات سے وہاں کے مسرور کریں زیادہ والسلام مع الاکرام
و خیر الختام سب صاحبان چھوٹوں بڑوں کو درجہ بدرجہ سلام کہیں۔

مولوی سید محمد شریف حسین صاحب حضرت میانصاحب

حلیہ مبارکہ :- ساڑا رنگ شرمطوقہ ڈاڑھی کچھان اور گول ۔ لباس :- تین سکہ کا انگرکھا ۔ دوپٹہ بھری ۔ جملہ کے روز عمارت بنی بگڑی باندھ کر
آپ نماز پڑھاتے تھے لٹھے کا ڈھیلا یا پنجامہ اور لٹھے کا سفید رو بالی کندھے پر راکھتا تھا اور مردوں میں ددلائی اور روئی دارا انگرکھا زیب تن دیتا تھا
شیخ اکمل حضرت میاں صاحب مولانا مولوی سید محمد ندیم حسین صاحب محدث دہلوی کے اکلوتے صاحبزادے تھے۔ جن کی سن ولادت سنہ ۱۲۸۴ء ہے۔

اور اپنے والد ہی کی زندگی میں انکی شمع حیات گل ہو گئی تھی انکے اساتذہ میں انورند جی دلائی میں جسے انہوں نے ابتدائی کتابیں پڑھیں ان کے
سوا جناب مولوی عبد الرزاق صاحب اور اپنے نانا جناب مولوی سید محمد عبد الخالق صاحب اور جناب مولوی رحمت الدیگ صاحب سے تحصیل
علوم کی کی۔ اور تفسیر اور حدیث اور فقہ حضرت میاں صاحب سے پڑھی۔ سند و اجازت حدیث شریف علامہ سید ذواب صدیق حسن
خال صاحب مرحوم و مغفور دہلوی بھوپال اور شیخ حسین صاحب بمبئی حرم سے بھی حاصل کی۔ ذکاوت اور ذہانت کا یہ عالم تھا کہ زمانہ طالب علمی
میں اپنی کتابوں پر اپنے خواہشی آپ لکھتے رہتے تھے اور جب حضرت میانصاحب کے اوقات تدریس کے ساتھ افتاء میں بھی صرف ہونے
لگے اسوقت بھی فتاویٰ نویسی کا کام آپ کے ہی ذمہ رہتا تھا۔ اور حضرت میانصاحب ملاحظہ فرما کر دستخط یا مہر فرمادیتے تھے اور حضرت
میانصاحب کی مہر بھی آپ کی نگرانی میں رہتی تھی اور آپ کا درس و تدریس کا بھی مشغلہ رہتا تھا اور حضرت میانصاحب کی مسجد کی خدمت
امامت بھی آپ کے ہی سپرد تھی اور اس امامت پر حضرت شیخ اکمل کو اتنا فخر تھا کہ کبھی کبھی ازراہ لطف فرماتے تھے کہ ان جیسا امام ہندوستان

سے عرب تک ہونگا اور ارکان نماز نہایت خشوع اور خضوع مطابق سنت نبویؐ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ائمہ کے لئے خط نستعلیق پر دسترس تھی اور اس فن میں خوشنویس زمانہ سید میر بخش دہلی کے شاگرد تھے جنکا نام نامی گرامی سید محمد میر اور میر بخش لقب مشہور تھا اس نے اٹھارہ سو پچاس ہجری میں شہید ہوئے۔ ضبط اوقات اس طرح تھے کہ صبح سے ظہر تک طلباء کو پڑھاتے تھے اور نماز عصر تک فتاویٰ لایسی کی خدمت انجام دیتے تھے اور بعد نماز عصر کے مغرب تک نہر سعادت خاں پر بطور تفریح تشریف لیجاتے اور مسجد حضرت مولوی حفیظ اللہ خاں مرحوم جوہلی کے مشہور معروف واعظ تھے اور آپ کے خسر بھی تھے آپ کی مسجد کے چھوٹے کے ہاں جو تھے پر قرآن مجید و حدیث نبویؐ کا درس دیتے تھے جبکہ موجودہ مدرسہ حضرت مہا صاحب جو پھاٹک حبش خاں متصل کتب خانہ تدریج عامہ تعمیر ہو گیا جہاں اس وقت بیرونی طلباء کا مکان ہے درس و تدریس کی خدمت انجام دینے لگے اور یہ آراخی جناب سعید الدین عطار مرحوم و مغفور نے جناب مولوی حفیظ اللہ خاں صاحب کے خدمت و عطا کے لئے وقف فرمائی تھی اور حضرت مولوی حفیظ اللہ خاں صاحب نے اپنے داماد جناب مولوی سید شریف حسین صاحب مرحوم و مغفور کی خدمات دینی و استاد شیخ الکل حضرت میاں صاحب کی علمی فیاضی اور طلباء کی علمی ضروریات کو مد نظر فرما کر مدرسہ حضرت میاں صاحب کے نام گرامی کے نام وقف فرمائی جو متول و مختار حضرت اہل بیت و معزز حضرات پنجابیاں اپنی اپنی خدمات سے مدرسہ کی سرپرستی فرماتے رہتے ہیں اللہ تعالیٰ انکو اجر دارین عطا فرمائے آمین اس مدرسہ کی تعمیر سے پہلے اپنے مکان کے دروازے کے آگے منڈھے بچا کچا کر حدیث شریف کا درس دیتے تھے چنانچہ اسی دوران میں جناب مولوی عبدالرب صاحب مشہور واعظ جنکا مدرسہ درس و تدریس دینی کا ایک گندہ نالہ دہلی پر موجود و مشہور ہے اور جنہوں نے سہارنپور میں جامع مسجد متمم بالشان تعمیر کرائی اور جن کے اکلوتے صاحبزادے جناب مولوی محمد اویس واعظ مرحوم کے ساتھ حضرت میانصاحب کی حقیقی بھیلی نواسی اور جناب میر شاہ جہاں صاحب کی صاحبزادی منسوب تھیں حسن اتفاق سے تشریف لائے اور اپنے بھانجے جناب مولوی سید شریف حسین صاحب سے ہنس کر فرمایا کہ میاں گلی میں بیٹھ کر قرآن مجید و حدیث شریف پڑھا رہے ہو جناب بھانجے صاحب موصوف نے جواب میں فرمایا کہ انشاء اللہ تعالیٰ اسی طرح گلی گلی کو بچے کو بچے قرآن مجید و حدیث نبویؐ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر ہوتا رہیگا۔ اللہ تعالیٰ ہم سب مسلمانان اہل توحید کو اتہام سنت نبویؐ کی توفیق عمل کی ہمیشہ عطا فرمائے آمین آپ کے شاگردوں میں قابل ذکر جناب حافظ عبدالغفار صاحب نبیرہ حاجی علیجان جو اپنے خاندان کے چشم و چراغ اور روشن خیال ہوئے اور جنہوں نے ہوا پسی حج بیت اللہ اثنائے جہاز وصال فرمایا اللہم اغفر لہ وارضعہ وادخلہ الجنتہ۔ مرضہ نبویؐ اور مرضہ انبیا و اولیاء و ائمہ و صلوات اللہ علیہم اجمعین۔

دوسرے شاگرد مولوی سید محمد حامد علی صاحب جو کہ آپ کے داماد تھے اور جنہوں نے عمر ۳ سال ۳ صفر المظفر سن ۱۳۰۰ ہجری اس دار فانی سے رحلت فرمائی اللہ تعالیٰ اغفر لہ وارضعہ وادخلہ الجنتہ اور قبرستان حضرات قوم پنجابیاں کلکتہ میں مدفون ہوئے آپ کے بڑے صاحبزادے جناب سید محمد عبدالرزاق صاحب متمم کتب خانہ تدریج عامہ و تربیت گاہ بنات سلامت تدریج دہلی اور سید محمد عبدالغفور صاحب ناظر کتب خانہ تدریج عامہ ہر دو صاحبزادے بقیہ حیات زندہ و سلامت ہیں۔ اور حضرت میاں صاحب رحمہ اور کا سکنی دولتکدہ یعنی مکان پھاٹک حبش خاں گلی سرس والی متصل مکان مشہور واعظ جناب مولوی حفیظ اللہ خاں صاحب جو اب مولوی سید محمد ابو الحسن صاحب نبیرہ حضرت میاں صاحب کے سکنی مکان کے متصل ایک موجود ہے لیکن اسی مکان کے سایہ بدلتا نامی ایک ہندو نے خرید کر اپنی قوم کو گراہ پر دیا

جناب مولوی سید محمد حامد علی صاحب داماد جناب مولوی سید محمد شریف حسین صاحب خلف شیخ النکل حضرت میانصا محدث دہلوی

مثنوی سرسفر المظفر رحمۃ اللہ علیہ مطابقت ۱۳۱۲ھ

آپ کا مولد وطن آبائی کٹرہ ریوڑیان محلہ سادات دہلی بازار چاندنی چوک جواب حال میں اس محلہ میں ایک مسجد اور تجارتی دوکانیں اور گدام
ہے آپ کے والد محترم جناب سید محمد نشارت علی صاحب جو نہایت نیک صورت اور مثنوی خاندان سادات سے تھے جنہوں نے بعمروہ سال
وصال فرمایا۔ فارسی کی ابتدائی کتابیں جناب مولوی میر یار علی صاحب سے پڑھیں اور تفسیر حلالین اور مشکوٰۃ شریف حضرت مولوی
حقیق اللہ خان صاحب مشہور واعظ دہلوی یعنی اپنی اہلیہ محترمہ کے نانا سے پڑھیں جو حضرت شیخ النکل حضرت میانصا صاحب کی بھیلی
پوتی بھی تھیں اور ان کا مزار حضرت میانصا صاحب کے دائیں بازو پر نشان مزار اب تک موجود ہے اللہم اغفر لہما واسمہما و
ادخلہما الجنۃ بقیۃ کتب حدیث نبوی اپنے خسر جناب مولوی سید محمد شریف حسین صاحب خلف شیخ النکل حضرت میانصا صاحب
سے پڑھیں۔ مناظرہ کی سند جناب مولوی سید محمد منصور علی صاحب دہلوی مشہور و معروف مناظر سے حاصل کی جو اس فن
میں سند الوقت تھے اور جن کا سکی مکان فراٹخانہ متصل مکان انوند جی رح اور مطبع مستنصر کے تھا اور جناب سید صاحب
موصوف نہایت زامد ہارسا اور کم گو تھے اور ہمیشہ اپنے قوت بازو سے کما کر اپنی اور اپنی اہل و عیال گذر اوقات فرماتے تھے۔
اور کسی دولت مند یا امیر کی دعوت میں شریعت نہیں لیجاتے تھے۔ بید محتاط تھے۔ اور اکل حلال و انہماک فی العبادۃ کی وجہ سے
مرتبہ ولایت حاصل کر کے قربت الی اللہ کو پہنچے ہر چند درس و تدریس و تعلیم کا کوئی خاص انتظام نہ تھا مگر اس پر بھی تشنگان
علم آجاتے تھے تو اپنی خدمات علی سے دریغ نہ فرماتے تھے اور آپ نے اپنی کوئی خاص تصنیف نہیں چھوڑی البتہ جیسائیوں
کی طرف سے چند سوالات نامی جو تحریر ہوئے تھے اس کا جواب آپ نے ایسا جامع لکھا کہ آپ کے استاد امام المناظرین
جناب سید محمد منصور علی صاحب نے پڑھ کر سید خوشی کا اظہار فرمایا اور اس جواب کو اپنے رسالہ کے ساتھ ملحق کر کے طبع
فرمایا۔ آپ کثیر الاولاد تھے جن میں سے اب مولوی سید محمد عبدالرؤف صاحب و سید محمد عبدالغفور ہیں ناظر کتب خانہ
نذیریہ ہیں۔ اور جناب سید محمد عبدالرؤف صاحب ہنتم کتب خانہ نذیریہ عامرہ اپنے محترم بزرگ شیخ النکل حضرت میانصا
رحمۃ اللہ علیہ کے نام نامی گرامی سے اقتلاح کی گئی ہے جس میں ساڑھے دس ہزار سے زائد کتب و دیگر اخبارات و
رسائل سے دار المطالعہ نذیریہ عامہ میں بکثرت حضرات شایقین روزانہ صبح و شام علماء و طلباء ہلافت عقائد ہر قوم
و ملت مستفید ہوتے رہتے ہیں اور تربیت گاہ بنات مدرسہ نذیریہ میں معززین شہر کی بچیاں دینی و دنیوی تعلیم حاصل
کر رہی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ایک محدث کے ہر دور و رسد گاہ علی کو برقرار رکھے اور حضرات معاونین کو اجر و دارین قیامت تک ملانے

آپ اپنے خسر جناب سید محمد شریف حسین صاحب مرحوم و مغفور کے اصرار سے ایک سفارشی خط حاصل فرما کے کلکتہ تشریف لیجانے کا ارادہ فرمایا اور کلکتہ میں ہی وصال فرمایا اور آپ کے خسر جناب سید محمد شریف حسین صاحب مرحوم و مغفور نے اپنے داماد کے غم میں ۶ ماہ کے بعد وصال فرمایا جنکا مزار قبرستان تاجیر میں حضرت میاں غلام محمد علی کے پاس ہی ہے اور اگلے مزار کے سر ملے ایک گوندی کا درخت لگا ہے۔

مکتوب سفارش جناب مولوی سید محمد حامد علی صاحب

بمطالعہ گرامی مولوی صاحب مجمع الحسبات والکمالات مولوی سید محمد حامد علی صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ۔ بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اور صبح ہو کہ یہاں سب خیریت سے ہیں الامیونہ بیگم کا انتقال ہو گیا اس بات کو عرصہ دس بارہ روز کا ہوا لہذا لکھنا چاہیے کہ سوائے صبر و خشک کے کچھ چارہ نہیں ہے اور ارادہ اللہ کا سچا ہے جو کرتا ہے وہ ہوتا ہے اس امر میں سب مجبور ہیں دعا کرتے رہو خدا انجام بخیر کرے اللہ آباد سے خط نہیں لکھا و اں دائرہ شاہ جتہ اللہ میں مولوی محمد حسین صاحب پیرزادہ صاحب سجادہ ہیں نہایت بزرگ شخص ہیں اور انہوں نے جناب میاں نصاب دام فیض سے علم حدیث کی اجازت حاصل کی ہے ان سے ملاقات کرنی ضروری اور وہ امداد سے پیش آتے خیر جو کچھ ہوا اچھا ہوا واپس آنے کے وقت ملاقات کرنا میں خط لکھ بھیجوں گا اب پٹنہ میں مولوی حکیم عظیم الدین ہیں ان صاحب سے بھی ملاقات کرنا وہ نہایت بزرگ شخص ہیں اور یہاں کا نشان بتانا اور محلہ باقی پور کے قریب مولوی حکیم نصیر الحق صاحب دوکان عطاری کی کرتے ہیں اور وہیں ان کا مطب بھی ہے ان سے بھی ملاقات کرنا وہ محب و مخلص شخص ہیں انشاء اللہ تعالیٰ سہی سے پیش آویں گے یہ خط آنکھ دکھا دینا جہاں وہ بھیجیں و اں جا کر ملنا اور اگر موقع ہو انکی معرفت سے مولوی شمس الحق صاحب کے مکان پر قریب ہے چلے جانا اگر وہ پٹنہ میں نہیں تو نگر نہسہ چلے جانا وہاں ملاقات ہو جائیگی بہر صورت فائدہ کی ہے آئندہ جیسا مناسب سمجھو ویسا کرنا سب ہاں نیچے ابھی طرح ہیں سب دعا و سلام پہنچو فقط۔ تشریف حسین عفی عنہ۔ میمونہ بیگم مولوی سید محمد شریف حسین صاحب مرحوم و مغفور کی بڑی نواسی تھیں۔

اور مولوی محمد حسین صاحب پیرزادہ شاگرد حضرت میاں نصاب دام فیض وہ بزرگ ہیں کہ جنکا وصال اجمیر تشریف کے عرس میں ہوا تھا اور شاہ عبدالقدوس گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ کے آخری مقطع سے یعنی شعر گفت قدوسی فقیر ورنہ اور بتانا خود بخود آزاد ہووے خود گرفتار آدمی ہے اور میں بار آپ نے ہی فرمایا: خود بخود آزاد بودی خود گرفتار آدمی۔ اور وصال فرمایا۔ اور مقام سلع خانہ نواب سرور الملک مرحوم و مغفور و خلیفہ یاب سرکار نظام حیدر آباد دکن غلام محمد و سلمہ علیہما السلام۔ اَللّٰهُمَّ اَخِفْ لَہٗ وَاَسْرِہٖمُ وَاَوْخِجْہُ الْجَمْعَہُ

مکتوب

در ایصال فتویٰ حال مراجع حضرت میانصاحب

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بخدمت فیض درجت جناب عموی صاحب قبلہ من نور
بعد تسلیم گزارش اینکہ بفضلہ و کرمہ عالم بخیر و خیر و عافیت مزاج
اقدس آنحضرت دائماً مطلوب فتویٰ مطلوبہ آنجناب معثرت
مہرجناب والد صاحب قبلہ دام مجده ہمراہ عریضہ ہذا بخدمت
آں والا جناب ترسیل کردہ ام و تاخیر و روانگی استفتا از جهت
عدم فرصت واقع شد معاف فرمایند اطلاعاً عرض نمود و جناب
والد صاحب بتاریخ دہم یا زوہم الزاج مراجعت فرمود مع انخیر
تشریف آوردند بعد عدم الفرصت در ارسال رسید حال خیریت
توقت روداد و تصدقہ آئندہ از راہ لطف و اخلاق کریمانہ مدام
از خیریت مزاج مبارک خود مع اہل بیت و نیز از کار و بار لائق
بندہ را ممتاز و مسرور فرمودہ باشند بعد از عنایت بزرگانہ نخواستہ
شدد زیادہ حداد ب فقط

از بندہ بخدمت جناب قاضی اکبر فاری صاحب و جناب قاضی
فدا حسین صاحب و جناب فہام صاحب و جناب سید عنایت
حسین صاحب و جناب میر عشرت حسین صاحب و جناب
میر معونت حسین صاحب و جناب میر مظہر حسین صاحب و جناب
میر اصغر حسین صاحب و بہ برادر مولوی عبد الرزاق و مولوی محمد
ماون و مولوی محمد یوسف و مولوی محمد وراثت حسین ہدیہ تسلیم
و سلام مسنون پذیرفتہ باد۔ بندہ شریف حسین عفی عنہ

مکتوب

بواقعہ غد حضرت میانصاحب کاراولپنڈی تشریف لچا

بابت ای فتویٰ حال مراجع حضرت میانصاحب

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

جناب چا صاحب قبلہ کی خدمت میں اللہ تعالیٰ انکے سایہ ہرانی کو
دراز فرماوے بدسلام کے عرض حال ہو اللہ تعالیٰ فضل و کرم سے
قرین خیریت کے ہوں و خیر و عافیت مزاج اقدس کا ہمیشہ خواستگار
ہی فتویٰ مطلوبہ حضور کا جناب والد صاحب قبلہ کی تہریر کے
شامل عریضہ ہذا کے ارسال کرتا ہے استفتا کی روانگی میں بوجہ
عدم الفرصتی کے تاخر لاحق ہوئی آئندہ معاف فرمادیں گے۔
جناب والد صاحب دس گیارہ تاریخ کو مع انخیر تشریف فرما ہوئے۔
بہسبب عدم الفرصتی کے حال تشریف آوری کا بھی عرض نہ کر سکا آئندہ
کہ آئندہ ہرانی فرما کر خیریت مزاج مبارک سے اپنے وجہ تعلقین
کے آگاہ فرمائے رہیں گے دینر کار لائق سے بندہ کو مسرور و متا
فرمائے رہیں گے۔ زیادہ حداد ب

اس عاجز کی طرف سے جناب قاضی اکبر فاری صاحب
و جناب قاضی فدا حسین صاحب و جناب شاہ صاحب و
جناب سید عنایت حسین صاحب و جناب میر عشرت حسین صاحب
و جناب میر عشرت حسین صاحب و جناب میر معونت حسین
صاحب و جناب میر مظہر حسین صاحب و جناب میر اصغر حسین صاحب
و برادر مولوی عبد الرزاق و مولوی محمد ماون و مولوی محمد یوسف
و مولوی محمد وراثت حسین کی خدمت میں ہدیہ سلام قبول ہو۔
بندہ شریف حسین عفی عنہ (ترجمہ مولوی محمد عبدالغنی غنی)

بخدمت فیض درجست عموی صاحب جناب مولوی سید محمد ریشی حسین صاحب برادر چشتی حضرت مینا صاحبہ،
بعد اوائے آداب تسلیمات کے واضح دلالت ہو جو الطاف نامہ منسلک حضور مرقومہ ۲۵ راہ حال پہنچا نہایت اس نے سرمراری بخشی
حضرت اہمال یہ ہو کہ عرصہ پانچ مہینے کا ہو کہ چند بخیر دہلی میں آئے تھے اور انہوں نے ملاقات والد صاحب سے کی اور کچھ
استفسار کیا والد صاحب نے فرمایا مجھ کو کس کا حال معلوم نہیں اور نہ کس سے میری ملاقات ہے میں کس سے واقف نہیں پھر وہ دہلی
سے پشاور روانہ ہوئے پشاور میں واسطے تحقیقات کے پھر میں صاحب مقرر تھے اب وہ مر گئے انہوں نے جناب والد صاحب کو
مجنوں کے کہنے سے طلب کیا تھا جب والد صاحب پشاور پہنچے تب صاحب موصوف راہ پٹنڈی آگئے پھر والد صاحب کو دہلی
طلب کیا جب وہاں پہنچے تب صاحب موصوف کس کو کام کو اتنا لہ آگئے وہاں آکر وہ مر گئے اور والد صاحب راہ پٹنڈی میں رہے
گفتگو نہ ہونے پانی جب قائم مقام انکے اور صاحب پٹنڈی میں پہنچے اور مخیران مذکورین بھی جمع ہوئے تب گفتگو آئی اور پوچھا کہ
تم کس کا نام بتاؤ اور جو حال تم کو معلوم ہو وہ کہو اس گفتگو میں کئی روز لگ گئے الغرض والد صاحب نے یہ فرمایا کہ میں کس سے واقف
نہیں اور نہ مجھ کو کوئی حال تازہ معلوم ہے اس کہنے پر صاحب بہت ناراض ہوئے اور کچھ کہا بھی پھر صاحب اور مخیر وہاں سے پشاور
روانہ ہو گئے اور والد صاحب وہاں رہے چنانچہ اب تک وہیں اسکے بعد پھر کچھ کہا سنا نہیں سوکھا نا وغیرہ ہماری طرف سے ملتا ہے
اور ایک شخص واسطے خدمت کے ہمراہ انکے رہتا ہے کسی نوع کی تکلیف نہیں خیر و عافیت آتی رہتی ہے اور جب خرچ کی حاجت
ہوتی ہے یہاں سے روانہ کیا جاتا ہے اور پانچ روپے ماہ ہا شخص مذکور کے گھر دیتا ہوں غرض اب نہایت تکلیف خرچ کی ہے کہ آمدنی
ہمیں سے نہیں اور فقط رکا حال یہ ہے کہ ملاقات ترک کر دی ہے اور لوک ہونا دوسری چیز ہے خدا پر نظر ہے وہ کار ساز ہے اور میں
جو حال تھا عرض کیا گیا میاں خور الحق صاحب بہت روز سے اگر وہ سے الہ آباد چلے گئے ہیں انکی غریبی قسمت کی ہے کہ یہاں کسویات کی
تکلیف نہیں کھانا اور پڑھنا دونوں چیزیں یہاں موجود مگر وہ اپنی عادت قدیمہ سے لاچار گاہے خط اپنا بنام وراثت حسین صاحب بھی
روانہ کیا کرتے ہیں ان سے حال معلوم ہو جاتا ہے یہ یقیناً معلوم ہے کہ وہ اگر وہ میں ہیں اور مفصل حال معلوم نہیں کہ وہاں کیا کرتے
ہیں انکو کس کا خیال نہیں اور نہ اندیشہ نہ افسوس جیسے چچا ویسے بھیجا یعنی مولوی غلام حسین پر قیاس کر لینا چاہیے گھر کا انکو بھی کھو
خیال ہوا اگر ہوتا تو کھو گھر جاتے اور میاں وراثت حسین اچھی طرح سے ہیں اور ان کا ارادہ گھر جانے کا ہے زیادہ والتیلم میری طرف سے
میاں عبد الرزاق صاحب وغیرہ کو درجہ بدرجہ آداب و دعا کہد بچے گا فقط

مکتوب (۳)

جوابتایے قربانی ونبہ دعائے سورۃ بقرہ برائے شفاۃ اطفال

بخدمت فیض درجست حضرت عموی صاحب مخدومی مکرمی دام مجدکم۔ بعد تسلیم مسنون و تحیحہ مشحون مکتوف خاطر شریف
ہو کہ یہاں بہمہ وجہ خیریت ہے اور خیر و عافیت والا کی مدام مطلوب ہے ناز مشنامہ منسلک حضور پہنچا کاشف دعا ہوا اللہ تعالیٰ

مولوی محمد عبد الرزاق صاحب دین پروردگار شہر الاحق مد عمرہ کو جلد شفا عطا فرماوے بعد نماز فجر کے تین روز سورہ بقرہ پڑھ کر قدس پانی پر دم کر کے پلائے انشاء اللہ شفا حاصل ہوگی اور ایک ماہ پہلے ضرور اطلاع دون کا اطمینان فرمادیں اور مسئلہ مطلوبہ کا جواب پرچہ پر لکھ دیا ہے بکری چھ سات ہینے کی ہرگز درست نہیں ہے البتہ دنبہ اس عمر کا جائز ہے بخیریت جناب پچی صاحبہ مظلہا سبکا آداب فرمادیجئے گا زیادہ حد اوب مولوی سید محمد عبد الرزاق صاحب وعید الحفیظ وعبد الحکیم ومحمد یوسف دے بے وصلہ مولوی محمد ایوب صاحب کو سلام ودعا پہونچے فقط

مکتوب (۴)

مکتوب بنام جناب مولوی سید محمد توسل حسین صاحب اور حضرت میا نصاحب رحمۃ اللہ علیہ
علامت حضرت میا نصاحب قبلہ

۸۶۔ حضرت عموی صاحب قبلہ مخدوم مکرم سیدنا مولانا متین احمد بطول بقائے بعد تسلیم مع التکریم مکتب خدمت والاہون کہ بفضلہ تعالیٰ یہاں خیریت ہے اور خیر وعافیت جناب کی مدام خداوند کریم سے خواستگار ہوں نامہ نامی صحیفہ گرامی نے عین انتظار میں نزول فرمایا آپکی علامت طبیعت مبارک و نیز بیماری بے بے فضلہ مد عمرہ و سہار بہا کے باعث نہایت فکر لاحق ہوا خداوند تعالیٰ جلد شفا کھلی عطا فرماوے درینولا چند روز سے جناب میا نصاحب قبلہ کی طبیعت علیل ہے دو روز سے باہر تشریف نہیں لائے خداوند کریم جلد شفا عنایت فرمادیں دو خط آپکے بنام جناب موصوف الصدر پہونچے چونکہ بنت الاخت کی شادی درپیش تھی اس سبب سے جواب کی روانگی میں تاخیر ہوئی اور میر شاہجہان کو اسی سبب سے فرصت نہ تھی اس سبب سے زیور مطلوبہ روانہ نہیں ہوا سوا ب وہ روانہ کرنے کے لئے اطمینان خاطر مبارک فرمادیں اور فتوے جناب فاضل صاحب کو روانہ کر دیا ہے یقین ہے کہ پہونچا ہوگا استفسار فرمائیجئے گا زیادہ التسلیم بخیریت مولوی محمد عبد الرزاق صاحب و دیگر بندگان و خدوان حویلی تسلیم و سلام مسنون پذیرا ہو۔

مکتوب (۵)

تعریت نامہ

۸۷۔ بخیریت شریف عموصاحب قبلہ من مظلہ بعد تسلیم کے واضح ہوکہ یہاں بہم وجہ خیریت ہے اور خیر وعافیت حضور کی مدام مطلوب خط مسئلہ حضور کا شرف ورود ہوا حال من عن معلوم ہوا جناب دادی صاحبہ کے انتقال سے طبیعت کو نہایت رنج ہوا انا للہ وانا الیہ راجعون خداوند کریم ان کو غریق رحمت کرے آپ نے تحریر فرمایا کہ خشت علی نے منجن دیا ہم یہاں ظہور الحق کے نام کی انکی معرفت بھیجی تھی اسکے پہونچنے کا حال معلوم نہیں ہوا اگر ہر اس نے دیدی ہے فہو المراد والا سے طلب فرمادیں یہ احقر ہر روانہ کر چکا جو اور گرانی غلہ کی یہاں بھی بدستور ہے جیسے وہاں اور مولوی سید جانعلی صاحب کے مدرس ہونے کی غوشی ہوئی اور مولوی سید غلام حسین صاحب کیا کرتے ہیں اور کس کام میں مشغول رہتے ہیں اور سلمہ بی بی اور غور شید جہاں بی بی کی نسبت ہنوز مقرر نہیں ہوئی انشاء اللہ عنقریب نسبت مقرر ہو جائیگی بالفعل سلمہ بی بی کی چمپا کلی طیار ہونے کو دیجئے

سوسونا اٹھارہ روپے آٹھ درکا بازار سے خریدا گیا ہے۔ یہاں ہے اگر منظور خاطر مبارک ہو اطلاع بخشیں فوراً طیارہ گراہی جاوے گی زیادہ حد ادب برادر مملوئی عبدالرزاق صاحب و عبدالحق و عبدالحکیم دینی بی فضل و وصال و دیگر اقارب و احباب کو درجہ بدرجہ دعا و سلام پہونچے اور ادنی قیمت دو چھپا کٹی کی ساتھ روپے ہیں اور زیادہ کی کچھ حد نہیں اور دانہ اسکے تئیں نہیں ہوتے ہیں آئندہ جیسا ارشاد ہو رہا عمل میں آوے گا۔ جناب میان صاحب قبلہ کو دھیان تشریف لینگے ہیں مکان پر نہیں ہیں۔

از جناب کترین خادبان۔ میر شاہ جہان۔ بعد ادائے آداب عرض اینکه ظاہر تو سناروں کے وعدہ کا اعتبار نہیں تاہم یقین ہے کہ پندرہ یوم میں پہونچا دیگی اور سونا پیشتر تو اس گران ہو گیا تھا یعنی فی تولہ تین روپے زیادہ ہو گئے اب باعث قحط گرا نہیں کچھ کچھ تخفیف ہے جو وقت ارشاد ہوگا تعمیل کیجاوے گی سب کی طرف سے آداب تسلیم سب کی خدمت میں پہونچے

مکتوب ادائے قرضہ و تعمیر مدرسہ حضرت میان صاحب

محضر فضیلت حضرت عموی صاحب جناب مولوی سید محمد توسل حسین صاحب برادر حقیقی حضرت میان صاحب قبلہ من صلتا بعد تسلیم گزارش خدمت عالی یہ ہے کہ نواز شنامہ مرحلہ حضور مورخہ لیست و یکم شہر حال شرف در رد فرمایا مضمون مافیہ سے اطلاع پائی بفضلہ تعالی یہاں بہم وجہ جملہ خورد و کلاں مقرون بخیریت ہیں اور خیر و عافیت مزاج اقدس مدام مطلوب پہلے اسے ایک قطعہ عریضہ خدمت مبارک میں ترسیل کر چکا ہوں یقین ہے کہ ملاحظہ اوردے گزرا ہوگا اب پھر التماس ہے کہ قرضہ حضور کا اوکیا گیا اور حافظ نور الدین سے رقم واپس لیکر پہلے عریضہ کے ہمراہ روانہ کر دیا ہے اب کیسکا ایک خط باقی نہیں رہا جناب میان صاحب قبلہ خیریت سے ہیں باقی سب اہل بیت خوش ہیں آپ کے سلامتی ہمیشہ چاہتے ہیں اکثر مدرسہ کی تشویش میں رہتا ہوں کل ضلع طیارہ ہو گئے اب گج کا کام باقی ہے سب کی طرف سے حضرت کو آداب و تسلیم پذیرا ہو برادر مملوئی محمد عبدالرزاق صاحب کو مع بال بچوں کے سلام و دعا پہونچے۔ زیادہ حد ادب۔ مدرسہ میان صاحب ملحق دارالمطالعہ ندیریہ عامہ اب تک موجود ہے

مکتوب تغزیت

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ از عاجز حلال ذریہ حسین بن خدمت قمر لیل سید صاحب والاہر تیب جناب میر عنایت حسین صاحب زاد لطفہ بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ مکشوف خاطر عاظم ہو کہ نواز شنامہ آپ کا معہ دو قطعہ سوال پہونچا حال مرحومہ مغفورہ کی رحلت کا معلوم ہونے سے کمال رنج ہوا اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُونَ غفر اللہ تعالیٰ لمیتک و لجنات و لجنات و تغن ہا بر حمتہ و رزقک البصیر علی مصیبتہا و اجر علی ما و تمہا اِنَّ اللہَ ما اخذ ولہ ما اعطی و کُلُّ شَیْءٍ عِنْدَہٗ بِاجَلٍ مُّسَمًّى فَلَبِصْرٌ و لِحَسْبِ اُولٰٓئِکَ اَسْمَاءُ مَطْلُوبہ کہ ہمراہ اسکے ترسیل خدمت والا کرتا ہوں اور نیز پہلے ایک استقامت روانہ کر چکا ہوں آئندہ ہے کہ وہ پہونچا ہوگا سب کو سلام علیکم و باو کیجے گا والسلام خیر الختام

از تشریف حسین و عبدالسلام والوالحسن و تالطف حسین بخیریت فیض رحمت کد اب ولیم منون قبول باد۔

مکتوب ختم بخاری تشریف

بخدمت تشریف جناب علمی صاحب مخدوم مکرم معظم دام بدہ۔ بعد اسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، مکشوف خاطر والا ہو کہ خط جناب بابو متاویز صاحب مزگیری کا مع تحریک حضور فیض گھر کے پہنچا فقیر کو آپ کے حکم دینے جناب بابو صاحب کے حکم کی تعمیل میں ہرگز ہرگز عذر نہیں ہے اپنی ذات خاص سے دعا ہو وقت کرتا ہوں اور ختم بخاری تشریف کا شروع کر دیا ہے اطمینان خاطر والا فرمادینا مگر اس ختم کا دستور ہے کہ ختم کے وقت پڑھنے والوں کو خوش کیا کرتے ہیں اور عمدہ کھانا کھلاتے ہیں پھر توجہ سے دعا کرتے ہیں الغرض اپنے پاس سے بالفعل خرچ کر دیا گا اور ختم پورا کیا جاوے گا جناب مولوی جالعلی صاحب کی علالت سے سنکر طبیعت کو رنج ہوا خدا شفا دینے والا ہے فقیر کی اور سب کی طرف سے طبیعت کا حال دریافت فرماویں اور اطلاع بخشیں جناب میانہ صاحب قبلہ دام فیضہ اچھی طرح ہیں درس و تدریس میں مشغول و مصروف رہتے ہیں سب کا آداب و سلام بخدمت حضور فیض گھر و جناب اچھی صاحبہ مدظلہا و برابر مولوی محمد عبدالرزاق صاحب مولوی محمد ایوب صاحب و بر خور داران محمد عبدالحکیم و عبدالحفیظ وغیر ذلک قبول ہو۔

مکتوب علالت حضرت میانہ صاحب

اما بعد بخدمت فیض رحمت جناب عموصاحب مخدوم مکرم دام محمد کم بعد تسلیم منون ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، مکشوف خاطر والا ہو کہ عرضہ دراز کے بعد لارستان فیض گھر کا تشریف وروہ ہوا اخیر و عاقبت و حال معلوم ہوئی قلیلہ اکمل یہاں سب خیریت سے ہیں الا جناب والد صاحب دام فیضہ دور در سے علیل بعارضہ در و پسی ہیں انشاء اللہ العزیز بعد رفع قبض صحت حاصل ہو جاوے گی آپ دعا فرماتے ہیں اور دام سب لوگ آپ کے دیدار و زیارت کے مشتاق رہتے ہیں آپ نے سابق میں ارقام فرمایا تھا کہ چیت میں دہلی پہنچوں گا مگر آپ تشریف نہ لائے۔ اور شادی بر خور دار محمد عبدالسلام کی عنقریب ہوگی آپ کو وقت پر ضرور اطلاع دوں گا بلا اطلاع شادی بر خور دار کی غیر ممکن ہے کیونکہ خیر گاہ میرے بزرگ ایک عقد نہیں تو اس شادی کا خط کیا ہے آپ کی دعا کا خواہنا سنگار ہوں اللہ تعالیٰ انجام بخیر کرے اور مسئلہ مطلوبہ کا جواب یہ ہے کہ ترمذی میں یہ حدیث مرفوعہ آئی ہے کہ عن جابر قال قال خیر جبرئیل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم علی اصحابہ فقرأ علیہم سورۃ الزکریٰ من اولہا الی آخرہا فسکثروا فطمان لقلہا علی الخیر لیکل الخیر فکانوا احسن و مؤثر و من کلمہ کثرت کلمہ اذیت علی قولہ فیما فی الآء تر یکم کلک بان ہ قالوا لا یستیع من یبعث تر یما لکرب فلک الخیر ہ رواہ الترمذی اس سے صاف ظاہر ہے کہ جواب مذکور سامع پر ہے دقاری پر عواہ نماز کے اندر ہوا یا باہر زور جواب کا دینا سنت ہے اور جواب میں اس کے کسی طرح کا ذکر نہیں ہے اور عرب صاحب حدیث تشریف سے اطلاع نہیں رکھتے ہیں سننے سننے پر ان کا عمل ہے مولوی عبدالرزاق صاحب کو خدا تعالیٰ صحت عنایت فرماوے آپ کی دعا آنکھ حق میں اکسیر اعظم ہے انشاء اللہ صحت حاصل ہوگی

زیرادہ التسلیم مع التکریم بحضرت جناب شی صاحب مدظلہ آداب ویران محمد عبدالحمید محمد عبدالکیم مولوی محمد عبدالرزاق رحمہ
مولوی محمد ایوب صاحب سلام علیکم والدہ موصول ہو سقظ۔

مکتوب تغزیت نامہ

بحضرت شریف حضرت مولیٰ صاحب محمدی مکر مدظلہ بعد تسلیم نیار معروض خدمت والا یہ کہ برادر محمد مولیٰ محمد ایوب صاحب کا خط اپنی
حال معلوم ہوا الا ہشیرہ غریزہ مرحومہ مغفورہ کے انتقال کی خبر معلوم ہونے سے نہایت سب کو رنج و الم لاحق ہوا اللہ تعالیٰ ارحم الراحمین
عَلَّمَ اللَّهُ تَعَالَى لِقَائَكَ وَتَجَاوَزَ عَنْهُمَا وَتَعَمَّدَ هَاتَيْنِجَمَتَا وَتَرَكَا قَلْبَكَ اَبْقَى عَلَى مُصْنَبِهِ وَابْتَرَكَ عَلَى مَوْتِهِ اِنَّ لِلَّهِ مَا اَخَذَ وَ
لَا مَا اَعْطَى وَكُنْ قَبِيْلًا بِاَحْسَنِ مَقْصُودٍ وَبِاَحْسَنِ اَوْجُوْبِيْنَ سَبِيْكَ طَرَفٌ سَبِيْكَ تَعْرِيتُ كَيْفِيْكَ اَنْدُ سَبِيْكَ طَرَفٌ
کرنے ہیں اور آپ کے وہاں مبارک کے مشتاق ہیں یہاں سب خیریت سے ہیں زیادہ صاحب العاجز شریف حسین الدہلوی علی مدظلہ

مکتوب ال

علامت حضرت میا نصاح رحمہ اللہ

بحضرت فیض حب حضرت مولیٰ صاحب محمدی مکر مدظلہ بعد تسلیم سنون گزشت خدمت والا یہ کہ گزشتہ حضور کا شرف رسد ہوا مضامین سے
اسکے اطلاع پائی خداوند کریم ہشیرہ غریزہ کو جلد صحت عطا فرماوے اور ہمیشہ یہ عاجز و عکرا نا ہے خدا تعالیٰ قبول فرماوے جو حق خطاب کا سبب
اس وقت جناب میا نصاح مدظلہ کو ملاحظہ کرادیا صحت جناب کی بسبب ضعف و تکلیف ہفتہ کے بھی نہیں فرصت کے وقت انشاء اللہ خط لکھیں گے۔
اچانک فراموشی باقی خیریت ہے سب صاحب کو درجہ بدرجہ کو سلام فرمادجئے گا اور جو میں تسلیم سب کی طرف سے زیادہ صاحب مدظلہ کے عرض ہے کہ ہر
صحت ہشیرہ مدظلہ کے ضرور بالضرور شریف فرماں دیدار کے سب مشتاق ہیں واللہ صاحب مدظلہ کا سلام دو دعا فرما دیکے گا۔ باقی صاحب

مکتوب ال

بوابی حج بیت اللہ شریف حضرت میا نصاح رحمۃ اللہ علیہ

تحریر خاص مولیٰ شریف حسین محمدی صاحب مدظلہ مولیٰ سید محمد ذکی محمد حسین صاحب محدث دہلی مدظلہ

جناب فیض آب حضرت مولیٰ صاحب واللہ تعالیٰ بحمد و مدظلہ بعد تسلیم سنون تمس ہوں کہ یہاں ہمہ وجوہ خیریت ہے اور ضرور عافیت جناب کی مدد
چاہتا ہوں گزشت خدمت والا یہ ہے کہ جناب والد صاحب محدوم بندہ شش ماہ کی کمیٹی شریف لائے اور داخل ہوئے اور آجنگ وہاں مقیم
ہیں امید ہے کہ بعد نماز جمعہ و ماں سے روانہ ہوں تاکہ کمیٹی سے آگیا تھا چلنے کے وقت پھر انشاء اللہ آوے گا لہذا اطلاع گزشت کی گئی
زیادہ صاحب فقط
العاجز :-

فیض شریف حسین الدہلوی

عفی عنہ

در حال شریف آوری جناب حضرت میا نصاح و شرکت بارات پسر ابو عشرت حسین صاحب بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ حَاقِدًا مُّصْطَلًا

جناب دارودہ صاحب معدن الجود و اکرم نوازش فرمائے تم
لارو عنایتہ بعد ہدیہ سلام سنون و تمنا سے ملاقات بہت
مشغول بخصلا صہ مضمون میگرام۔ لہذا کہد کہ ایجناب الی
الآن مقرون خیریت بودہ خوانان عوفی مزاج گزشتی بخشش
میا شرم آدم مطلب اینکه تغزیت انجام شادی پسر بابو
سید عشرت حسین صاحب ساکن علیگر کہ از فرات داران
ایجناب ہستند جناب حضرت مولانا بالفصل اولستنا
سید محمد نذیر حسین صاحب قبلہ دام ظلہ از دہلی رونق افروز
خواہند شد و تباخ ہمہ شہر ہزار روز جمعہ روانگی بارات موضع مرجا
کہ از خوشتر را جوہر مسلم عبدالرحمن صاحب پیشو خواہم شد
ایجناب ہر کاب جناب حضرت مولانا صاحب دام ظلہ در
بارات خواہم رفت لیکن بندہ دست سواری در بنجا میگرد
بنابر تکلیف وہ خدمت شریف ام کہ شانزہ نفر کاران دیوہا کی
ہر طور یکہ شدن تواند بیادہ تعینات کردہ ہم کتا نیدہ بروز جمعہ
اول وقت روانہ فرمایند و بصورت عدم ہم آوری کہاں شانزہ
نفر خدمت نفر ضرور یکہ پاکی و یکہ راس اسپ مادہ از بندہ لارو
پرگندہ اسپے بود کہ از فری مقدمہ اند برائے سہ چہار روز کہ قدم
روانہ راہ کرم فرمائے خود عافیت گزشتہ عنایت فرمایند بظہور
اس معنی منون احسان بے پایاں جناب خواہم ماندہ گاہ کجائی

جناب حضرت میان صاحب رحمۃ اللہ کا بابو عشرت
حسین صاحب کے بیٹے کی بارات میں تشریف لیجانا
حَسْبُكَ اللَّهُ الْكَرِيمُ
حَامِدًا مَّصْلِيًا

جناب داروغہ صاحب سخاوت و بخشش کی کان بہترین مہربانی
فرمائی توالے زیادہ ہو آپ کی مہربانی بعد ہدیہ سلام سنون و لاہ روئے
ملاقات بھری ہوئی خوشی کے خلاصہ مقصد کی طرف رجوع کرتا
ہوں اللہ کا شکر ہے کہ میں اب تک شامل خیریت کے رہ کر مزاج
گرمی کے خیریت کا غماستگار و درگاہ باری سے رہتا ہوں تقریب
شادی صاحبزادہ بابو سید عشرت حسین صاحب ساکن علیگر
جو کہ میرے قرابت و اہل سے ہیں جناب حضرت مولانا
بالفضل اولنا سید محمد نذیر حسین صاحب قبلہ دام ظلہ و ہنی سے
رواقی اہل و ہونگے اور اس مہینے کی تاریخ نویں روز جمعہ کو بارات منج
مرچا جائیگی اور شادی راجہ عبدالرحمن نور مسلم کی لڑکی سے ہوگی۔
میں ہمراہ جناب حضرت مولانا صاحب دام ظلہ کے بارات میں
جاؤں گا لیکن سواری کا بندوبست یہاں نہیں ہوتا ہے اسلئے
آپ کو تکلیف دیتا ہوں کہ ٹولہ نفر کہا دو پیش کیا سٹے جس
طرفی سے کہ ممکن ہو آدمی حاصل کر کے دن جمعہ کو اول وقت روانہ
فرماویں اور عدم دستیابی پر ٹولہ نفر کہا راں کے آٹھ نفر کہا
ضرور یا ضرور مع پیش و ایک راس گھوڑی روز چلنے
والی تین چار روز کے واسطے زمینداران ابھے پور سے عاریتاً
لیکر عنایت فرماویں آپ کے اس احسان کا سجدہ منون ہوں گا
میں نے اب تک کسی کام کیا سٹے کو تکلیف نہیں دی ہی ماورے ملت یا پھر

امروز لا انکلیف وہ شدہ ام و مبلغ پختہ میراے
روغن زرد کہ وریں جاہم نمی آید بنیال نشر لیت آوری
مولانا صاحب داعم طلعہ میفرسم مترصد کرم فرمائے ام
کہ ارادہ و نور ہر بانی از برگت کنا نیدہ لطف فرمائند
آئندہ مترصد ہر بانی ہستم والسلام محررہ و دریم شہر
شعبان المعظم روز جمعہ سنۃ ہجری -
رقیہ توسل حسین عفا اللہ عنہ منقمام سورجگڑھ

میری بہن ان سے یہاں ہی ہوئی تھیں -

مکتوب ۱۴

روغن زرد کیا سٹے کہ آجکل یہاں دستیاب نہیں ہوتا ہر بنیال نشر لیت
آوری مولانا صاحب داعم طلعہ کے ارسال کرتا ہوں امید کمال ہر بانی کا
آپکے رکھتا ہوں کہ برگت سے خرید کر کہ رحمت فرمائیں گے آئندہ امیدوار
ہر بانی کا ہوں والسلام مورخہ ۲ شعبان المعظم یوم جمعہ سنۃ
ہجری - رقیہ توسل حسین عفا اللہ عنہ منقمام سورجگڑھ -
بالا عشرت حسین صاحب جناب حضرت میان صاحب کے بہنوی نے یعنی

۱۴ رجب سنۃ ۱۳۲۵ عروذ شنبہ ڈاکٹر سید محمد عبدالحکیم صاحب برادر زادہ حضرت میان صاحب
از مولانا نگر قصبہ سورج گڑھ ضلع گجرات

عزیز کین سید دارین عزیز مولوی سید عبد الرؤف صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ بعد سلام علیک کے واضح ہو - کہ لفافہ آپکا بعین
حالت انتظار کے وصول ہو کر احوال مندرجہ سے اسکے آگاہی ہوئی - اور آپکی یاد آوری کا فکر یہ ادا کرتا ہوں حسب طلب آپ کے جناب
حضرت میان صاحب قبلہ مرحوم کے خطوط اور جناب بھائی مولوی سید شریف حسین صاحب مرحوم کے خطوط اور ایک شجرہ سلف کا
روانہ کرتا ہوں امید کہ رسید سے مطلع کر کے ممنون و مشکور کریں گے میں صاحب قبلہ مرحوم کے تیرہ خطوط میں دو لفافہ کے اندر
ہیں لفافہ خود جناب میان صاحب کے دست مبارک کا کھانا ہے - اور تیسرے چھ لفافہ اور ایک پوسٹ کارڈ بھائی شریف حسین
صاحب مرحوم کا ہے - یہ بہت پرانا خط ہے - میان صاحب نے قصبہ سورجگڑھ و مولانا نگر کے کل لوگوں کو ایک خط میں تمام سلام
لکھا ہے اور اسلئے طرح سے سب کو چھپوانا - اور ایک شجرہ ہے انشاء اللہ تعالیٰ بعد رمضان شریف کے کلکتہ روانہ ہوں گا - اگر
میان صاحب کے کوئی فٹا گرو کلکتہ میں ہوں تو ان کا نام لکھ کر بھیج دیجئے - الحمد للہ یہاں خیریت ہے اور خیریت سے اپنی اور اپنے
والہ بستگان کی خیریت سے مطلع کر کے رفع تعلق کریں گے زیادہ والسلام فقط الراقم عاجز محمد عبدالحکیم عفی عنہ ۹ رمضان الشرف
روز شنبہ

مکتوب ۱۵

۸ مئی ۱۳۲۵ سفر شنبہ کراچی جناب محمد شاہ صاحب بخاری ٹی پی کنٹرال انڈیا ریڈیو سٹیشن پر تھی راج روڈ دیوبند

مائی ڈیر بشیر - سلام مسنون - مولانا سید عبد الرؤف صاحب سے تو آپ اچھی طرح واقف ہیں - اور یہ بھی آپ خوب
جانتے ہیں کہ باوجود گونا گوں مالی مشکلات کے وہ علم اور دین کی کس طرح خدمت کر رہے ہیں - ابھی حال ہی میں انہیں حضرت
مرسنا سید نذیر حسین صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے مکاتیب کا ایک نادر نسخہ دستیاب ہوا ہے - اور وہ چاہتے ہیں کہ خلق خدا

شجرہ بیوت حضرت میان صاحب جن کو حضرت مولانا محمد اسحاق صاحب ہاجر کی نواسے حضرت مولانا شاہ عبد الغزوہ

مولانا صاحب داعم طلعہ میفرسم مترصد کرم فرمائے ام کہ ارادہ و نور ہر بانی از برگت کنا نیدہ لطف فرمائند آئندہ مترصد ہر بانی ہستم والسلام محررہ و دریم شہر شعبان المعظم روز جمعہ سنۃ ہجری - رقیہ توسل حسین عفا اللہ عنہ منقمام سورجگڑھ -

کے فائدے اور بھلے کے لئے اسے چھپوا کر نشر کریں مولانا سید محمد زین الدین صاحب ہندوستان کے عالم اجل اور محدثوں میں اُن کا رتبہ بہت بلند ہے۔ ظاہر ہے کہ ان کے مکاتیب بھی روزِ علم و غوامض دنیات و مذہب سے اہموں ہوں گے۔ اور یہ مسلمانوں کی بے انتہا بدقسمتی ہوگی۔ اگر قلمی نسخے کے حصول کے بعد بھی وہ ان کے فیضان سے محروم رہ جائیں۔ مولانا سید محمد عبد الرؤف صاحب پہلے ہی درستی اور دیگر نیک کاموں کی وجہ سے مالی مشکلات میں مبتلا ہیں۔ اس لئے آپ اور آپ کے آقائے نامدار یعنی تاجدار رامپور کے کرم سے یہ بعید نہیں کہ ان کی دستگیری کریں۔ اور اس کا ثواب میں حصہ لیں۔ طباعت کا تخمینہ یہ خود آپ کی خدمت میں پیش کریں گے۔ جو میرے خیال میں بہت ہی قلیل ہے۔ اور آپ جیسے صاحبِ اقتدار و فرخ دل ہستیوں کے سامنے کچھ بھی حقیقت نہیں رکھتا۔ (یہ کاموں کے لئے سفارش کی ضرورت نہیں۔ پھر بھی میں نے یہ دو حرف لکھ دیے۔ تاکہ مزید تاکید کا کام دیں۔ اور آپ کے ساتھ میں بھی ثواب کا مستحق قرار پاؤں۔ خاکسار بخاری

مکتوب (۱۶)

سفارش نامہ گرامی عالی مرتبت
چیف مشر بہادر رامپور دام
مولوی سید محمد زیدی صاحب سابق پروفیسر عربک کالج دہلی
حضرت عمدة الکرام سید الفخام رئیس الزرار دام معالیکم۔

سلیم مسنون۔ مولوی سید محمد عبد الرؤف صاحب اس مرتبہ مکاتیب حضرت میاں صاحب محدث دہلوی علیہ الرحمۃ چھپوانا چاہتے ہیں۔ تاکہ ذکر خیر اور یادگار سلف باقی رہے۔ اور یہ کام غیر روا۔ انجام پذیر مونا مشکل ہے۔ دربار رامپور ہمیشہ ایسے امور کا قیل و قال ہے۔ امید ہے کہ آپ ضرور اس سمت بھی توجہ فرما کر مخلوقِ منت بے پایا فرمائیں۔ یہ مفید اور ضروری چیز ہے۔ اگر یہ طبع ہوگی تو مسلمانوں کی گردن پر ایک احسان رہے گا۔ اور دعائے خیر سے یاد کریں گے۔ احقر السید محمد اشجی

مکتوب (۱۷)

حضرت خواجہ نقشبندی ہلوی مدینہ خاندانی سفارش نامہ گرامی عالی مرتبت جناب سید بشیر حسین صاحب زیدی چیف مشر

بہادر رامپور دام

مخلص نواز زیدی صاحب۔ سلام علیکم۔ مولانا سید محمد عبد الرؤف صاحب باقی تذکرہ یہ بیگ لاہوری اور تذکرہ یہ سلم گروز اسکول گوا حضرت مولانا مولوی سید محمد شریف حسین صاحب مرحوم و مغفور خلیف الرشید شمس العلماء حضرت مولانا مولوی سید محمد زین الدین صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے مکتوبات تذکرہ یہ شائع کرانا چاہتے ہیں۔ میں نے وہ مکاتیب دیکھے ہیں اور وہ ہر اعتبار سے شائع ہونے کے قابل ہیں اگرچہ میں غیر مقلد نہیں ہوں مگر حضرت مولانا مرحوم و مغفور سے میں نے حدیث شریف کا ایک سبق سنا تھا۔ کہ میں ان مکاتیب کی تائید میں یہ سفارش نامہ لکھتا ہوں سرکار سے عرض کیجئے کہ اس کا تحریر ہونا جو کچھ مدد ہوگی تو عام

مرتبہ جناب سید بشیر حسین صاحب زیدی چیف مشر بہادر رامپور دام نے طباعت مکاتیب تذکرہ یہ کیلئے اکبر پورہ (اسے

حضرت امجدیت تمام مسلمانان بشون ہوں گے۔
 روضہ، حضرت خواجہ نظامی موصوف نے شیخ اہل حضرت میا نصاحب رحمۃ اللہ علیہ کی بیاضی کو نظر رکھتے ہوئے اپنی تصانیف کچھانہ مذہب عامہ کی سرپرستی اور
 فرماتے رہتے ہیں اور اخیر سادی حضرت ثناء اللہ دارالمطالعہ مذہب عامہ کی بھی سرپرستی فرماتے رہتے ہیں

مکتوب

تحقیق مستدرک حاکم از حضرت میا نصاحب رحمۃ اللہ علیہ مکتوب بن خانبکیر سید احمد خان صاحب مرحوم و مقفور بانی محسن کالج علیگڑھ

عزیزی خواجہ مصلح الدین

ایک حدیث مستدرک حاکم کی علیحدہ کاغذ پر نقل کر کے ملفوف ہے مستدرک حاکم ہمارے پاس نہیں ہے۔ تم میری سب سے جناب
 مولوی نذیر حسین صاحب کے پاس جاؤ اور میری طرف سے سلام علیک کہو۔ انکے پاس مستدرک حاکم کی ہوگی اسکو دیکھ کر اسی کاغذ
 ملفوف پر لکھ دو کہ اسکے راوی کن کون ہیں۔ اور نیز جو عبارت کاغذ ملفوف میں ہے اسکا مقابلہ کر لو اس میں غلطی تو نہیں ہے
 اور جس قدر جلد ممکن ہو اس کاغذ کو میرے پاس واپس بھیجو۔ اور بیرون گ لفاظ میں بھیجنا تاکہ احتمال تلفت ہو نہیکانہ ہو والسلام

۱۳ اگست ۱۹۹۰ء

خاکسار
 سید

علی گڑھ

نوٹ:- جناب خواجہ مصلح الدین خان صاحب مرحوم و مقفور جو سید مرحوم کے عزیز تھے انہوں نے ایک قطعہ خط سید مرحوم کے تلم مبارک کا لکھا ہوا میری
 اشاعت کتابت نذیر حسین صاحب کے پاس بھیج کر فرمایا اور فرماتے تھے کہ سید مرحوم کے خطوط تحقیق تھا سیر قرآن مجید و احادیث نبوی کے متعلق
 بکثرت خطوط حضرت میا نصاحب فردوس مکان کے ملا خطہ انور میں پیش کوئی سادہ میرے سپرد تھی اور پانچویں کرایہ آمدورفت علیگڑھ سے
 دہلی تک کا مجھے ملتا تھا کبھی تو بہت جلد جواب ملتا تھا اور کبھی حضرت میا نصاحب رحمۃ اللہ علیہ جواب میں تاخیر فرماتے تو مجھے توقت کرنا پڑتا تھا ایک
 روز جناب خواجہ مصلح الدین خان صاحب نے سید مرحوم رحمۃ اللہ علیہ سے فرمایا کہ مجھے آپ کی ایسی دینی خدمت کے لئے کسی طرح کا عذر نہیں بلکہ میرے لئے
 تو عین سعادت دلائل اور باعث فخر ہے لیکن آپ کبھی حضرت میا نصاحب رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں تشریف لیا کی تکلیف کیوں نہیں گوارا فرماتے۔
 سید مرحوم و مقفور نے فرمایا کہ میں تو اپنے موجودہ حضرات علماء کے نزدیک پچھری مشہور ہوں لیکن حضرت میا صاحب میری وجہ سے کھل بدنام
 و مظلوم ہوں میں اور حضرت میا صاحب دو قائل ایک جان ہیں انکے احسانات علمی کامیابیت مشکور ہوں اور ہوں گا۔ خواجہ مصلح الدین خان صاحب
 ابھی اپنے زمانہ کے زندہ تاریخ تھے اور حضرت میا نصاحب رحمۃ اللہ اور ان کے خاندان کے ساتھ بیحد خلوص اور محبت رکھتے تھے اور علماء کی خدمت
 کرتے تھے جناب مولوی محمد اسحاق صاحب عالم متبحر آپ کے ہی مکان پر تاحیات رہے اور دوس تدریس کی خدمت فرماتے تھے اور مدرسہ میں تھا
 رحمۃ اللہ علیہ کی طلباء کی ایک عرصہ تک علمی خدمت فرماتے رہے شاگرد تو بہت تھے لیکن قابل ذکر جناب شہید محمد حامد علی صاحب مرحوم و مقفور اور مولوی
 سید محمد عبدالسلام صاحب مرحوم و جناب مولوی سید ابوالحسن صاحب مرحوم و مقفور مولوی میرہ حضرت میا نصاحب رحمۃ اللہ اور خواجہ مصلح الدین

اپنی کچھ کتابیں حضرات ثناء اللہ علیہ و طلباء کے مطالعہ کیلئے وقف فرمائیں مرنے پر ۵ اربابان العظم ۱۳۵۹ھ و مذہب تہ

خداوند و ایمان

کہ ہر انداز خود ستائی و تفاخر گرانی خاطر و کراہت جانی کہ
ہست اندازہ و توفیق پیش از زبان و از زبان خامہ امثال شد
چہ کہ مقدارش فراوان و غیر محدود است و نہ نشا و مرکب است
کہ در صدر نشینان سخوراں بے ہمتا و جادو بیاناں یکستا
نہام آید ز پراچہ از من این بالا روی را سبب نیست مرا
ایہم منزلی در جنت نہ بخشیدہ اند کہ در صف نعال سخن
آفریناں جایا ہم و از مذاکرہ شعرا مشپوزان مناسخ خود
را قوت بخشیم۔ پس در را ہے کہ اینچنین خلاش باشد۔ ہم
خلاشان جان و ایمان سدا شدہ قطع الطریق نمایند رفتن
بے سود و نمود مغرور و غرور و غرور۔ چہ جانی کہ ہر زہ درانی
و بادہ سرائی غریب را بتوقع ہر گسری پیش کشم۔ الا دانے
نیک میدانہ ہر چہ از اخلاص و گردیدگی خاص گفتہ آید
در قلب جای یا ہر۔ فہذا چند اشعار کہ بروز انابت و حجت
حریفہ بحضور فیض مہمور امیر المومنین فی الحدیث شیخنا و
شیخ الکمل فی الکمل نور طریقہ نور شریعتہ ادام اللہ دوا ہم
خواہم و حفرة مغری ایہہ ہشتاد قدر دانی و کترین پندی
پسندیدہ بخشش فرمودند و جبہ و سرم و سیدہ و حضار
حاشیہ نشینان مجلس ہمایوں ندائے آفرین و صد آفرین
زدند این صلہ از ہزار صلات دینی بیش بہا است چرا کہ
ہر چہ گفتیم کہ در آن شائبہ تکلف و تہلف را در خط نیست
و نہ استعارات شعر و جادوہ ام

میرے ایمان کا حال خدا بہتر جانتا ہے

فخر و خود ستائی سے جس قدر نفرت و کراہت مجھے
ہے اندازہ اسکا میری زبان و میرے قلم سے ہو نہیں سکتا
کیونکہ اس کی اصناف و مقدار غیر محدود ہیں اور نہ مجھے خواہش
و تمنا ہے کہ صاحبان سخن عالی مرتبہ بے مثل و جادو بیاناں یکستا
میں شمار کیا جائیں۔ مجھے اس بلند پروازی سے کوئی نسبت نہیں
ہے نہ میرا ایسا رتبہ ہے کہ صف نعال میں سخوراں کے جگہ پاؤں
اور مذاکرہ سے شعرا رتیز زبان کے اپنے کاؤں کو کاؤں کو مانوس
کروں بس جس راستہ میں کہ اس قسم کا رونا و دلدل ہو و دشمنان
جان و ایمان بھی مانع راہ ہو کر رہ زنی کریں و ناں جانا بے فائدہ و
بہودہ ہوگا۔ کیونکہ جہاں پہودہ گئی و بادہ سرائی ہو و ناں
اپنے کو امید اتحاد و اخلاص پیش کرنا خلاف دانش ہے۔ عقلمند
بہتر جانتے ہیں کہ جو کچھ خلوص و ہمدردی خاص سے کہا جاتا ہے
وہ قلب کے اندر جگہ پاتا ہے اسلئے چند اشعار تو بہ و حجت کے
روز حضور فیض گنجہ امیر المومنین فی الحدیث شیخنا و شیخ الکمل
فی حضرت میانصاحب رحمۃ اللہ علیہ نور طریقہ و شریعتہ ادام
اللہ دوا ہم کی خدمت بابرکات میں پڑھے جن کو حضرت مہمور
الیہ نے بخیال قدر دانی و بندہ نوازی کے پسند فرما کر تعریف و تحسین
فرمائی اور پیشانی و سر کو میرے بوسہ دیا و حاضرین حاشیہ نشینان
مجلس نے صدائے آفرین بلند کی یہ صلہ ہزار صلات دینی سے
بیش قیمت ہے کیونکہ جو کچھ کہ میں نے کہا اس میں تکلف و دلافت
یعنی دعوے کی آمیزش نہیں ہے نہ استعارات شعر کو دخل دیا۔

قصیدہ در باب حجت از خانبہادر مولوی سیّد محمد عبد الغر نصاب صاحب ضوی مدون مکاتیب نیرتہ

حضرت میانصاحب رحمۃ اللہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

فرمود خدا سے عالم آرا
خداوند جہاں آفرین نے فرمایا
باید کہ بقدر وسع امکان
بقدر قوت و امکان کے ضرور ہے
گیرید بجزم و اخلاص
عنزم و خلوص دلی سے لیلو
اچھو کہ براہ مہر و رافت
راہ لطف و کرم سے احمد چلی نے
بر سر بنید و دریا شنید
اسکو سر پر کھواد و دور رہو
بر عکس ادا مرو و نواہی
نصوص قطعی کے خلاف
ہر کس کہ رہ خلاف رفته
جس کسی نے خلاف راہ اختیار کی
تحقیق نمسا بکن مجسس
شیخیت کرو اور جستجو کرو
کن جہر کہ اجتہاد ہرگز
کوشش کرو کہ فن اجتہاد
ہر کس کہ نصوص دیں براند
جو شخص کہ نصوص دین کو جاتا ہے
مفتی کہ بروئے نص شرعی
جو مفتی کہ نص شرعی کے رو سے
امرشس ہمہ خلق در پیرد
اسکا حکم سارے خلافت قبول کریں

نشہ باہم نمی کم گوارا
امت کی تکلیف میں نہیں گوارا
انجام در سید اصرار
کہ میرے حکم کو سب لاد
و ادیم ہر آنچہ مصطفیٰ فرما
جو کچھ کہ میں نے مصطفیٰ صلعم کو دیا
فرمود خطا بہا شمار
تم کو ارشاد فرمایا و خطاب کیا
از رفیع قیاس و ظن آرا
قیاس و ظن و رائی کے کجی سے
گا ہے نہ شوید مجلس آرا
تم کبھی مجلس آراستہ نہ کرو
بنمود تباہ مدعا را
اپنے مدعا کو تباہ و برباد کیا
بردار تو پر وہ خفا را
پوشیدگی کے پردہ کو اٹھا دو
دادند نہ صاحب قبار
صرف حصہ مجتہدین کا نہیں تھا
زیبا شدہ منصب قضاء
وہ منصب قضی کی واسطے حق دار
فتویٰ بدہد اگر خدا را
اگر فتوے دے خدا کی واسطے
دخلے نبود در آن ریارا
ایسے آدمی پر یاکاری کا گناہ گنیں

اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! اگرچہ میں نے آپ کو تمام احکام و احکامات دیے ہیں، مگر میں نے آپ کو یہ بھی فرمایا ہے کہ اگر آپ کو کوئی چیز یاد نہ آئے، تو اسے فراموش نہ کریں، بلکہ اسے یاد رکھیں۔

گردید نہ اجتہاد و مفقود
اجتہاد و مفقود نہیں ہوا ہے
معدوم نشد حدیث احمدیہ
ناپید ہوئی حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی
نعمان کہ سر آمد زماں بد
حضرت نعمانؓ کہ سر آمد زمانہ کچھ
یابید اگر حدیث احمدیہ
اگر حدیث احمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم کی یاد
مالک کہ بفقہ بود مالک
امام مالکؒ کا فقہ کے مالک تھے
ہرگز مکنید ترک سنت
ہرگز ترک سنت نہ کرو
فرمود تذر نیک بشنو
سیدنا محمد تذر حسینؓ نے فرمایا
بر صدق و صفا مگر بنبید
سچائی و صفائی پر کمر بستہ رہو
بر حکم رسول جاں نسیارید
رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حکم پر قربانی جا
بدعہ کہ بھی برد بدوزخ
بدعت اہل بدعت کو بدوزخ میں لجاتی ہے
وقتیکہ نصوص پیش آید
جب وقت تک نصوص قطعی مل جائے
بر باد کنسید باع بدعت
بدعت کے باع کو جڑ سے اکھاڑ دو

بینید طریق مرتضیٰ
کیا طریقہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا نہ دیکھو ہو
جو سید صالح مجتہد
نملاش کرو صحاح مجتہدین رضی اللہ عنہم
میگفت گروہ اتقیا را
دینداروں کی جماعت کو فرما گئے ہیں
بر خاک زیند قولہا را
لہامی اٹوال کو میرے چھوڑ دو
فرمود خطاب آنکارا
کھلے لفظوں میں اظہار فرمایا
گرچہ بر نذر حجب و حصار
اگرچہ کوئی تمکو لکھی دھڑکھڑاک
انداز کہ می کنم شمار
تمکو جو پند نصیحت کرنا ہاں خوب ہے
در قلب نہ جا بود دعا را
جھوٹ و دغا کدول میں جگہ نہ دو
گیرید مستاع اتقیا را
پرہیز گاروں کے سرمایہ کو لیلو
افتد نہ پسند ابریا را
افسوس اہل کو بدعت پسند نہیں ہے
پروا مکنید ما و را را
تو نص کے ہوتے ہوئے کسی پر دانہ کرو
تر سے مکنید ما سوا را
اس کام میں کسی سے خوف نہ کرو

اخذ امید اگر شریعت و طریقت

اگر شریعت و طریقت دونوں محبوباً طریقت

را ہے کہ بددوران بدعت

جس راہ میں بدعت کا نام نشان نہیں

غالب بسن نگشت بدعت

سنت پر بدعت غالب نہیں آسکتی

باشید جدا نہی و منکر

نہی و منکر سے ہمیشہ دور رہو

برہم بزمی زرم آرا

راہی و قیاس کی محفل کو روٹن دو

ہرگز مروید راہ بدعت

بدعت کی راہ ہرگز نہ چلو

باہم مشوید زرم حبرا

آپس میں جنگ و جدال مت کرو

گیرید طریق اصفیا را

تو طریقہ سلف صالحین کا اختیار کرو

بینید طریق اولیا را

وہ راہ اولیا و اولین کی پاؤں گے

تزیج ہمہ نشد سہارا

ماہتاب کی برجوں کی تار کی پھل نہ

اگیرید نہ مال کم بہارا

ارزاں مال ہرگز نہ خرید کرو

گیرید شعرا و اصطفارا

سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کو مستحکم کرو

گرچہ شکنند دست و پا را

گرچہ تمہیں کٹنا ہی زور و ظلم ہو

ضائع مکنید زور و پا را

اپنے زور و قوت کو بے فائدہ ضائع نہ کرو

انداز زینت را پذیرید

یار و عزیز کی نصیحت قبول کرو

سلہ و قلیکہ اس اشعار بحضور فیض معمر و مرشد برحق امیر المؤمنین

فی السجدیث والتفسیر امام عصر مجدد مائتہ رابع عشر تا ثمر الاحیاء

سید محمد ذی پر حسین نعم من اللہ بغفرانہ عرض کردم

بکمال انبساط بآمر کے اللہ یغفر لک و لک و ممالک و

جہا ھلک فرمودہ سر و جبہ ام را بوسیدند و حضار

مجلس را فرط سرور بود کہ متواتر بخاطر داشت عائد جلسہ غلام

دعای حضرت اعلیٰ و اقدس صد ہزاراں ہزار است کہ کہے را

نصب شد ۱۲

”عزیز“

اللہ و رسول ہر چہ گفتہ

اللہ و رسول نے جو کچھ فرمایا ہے

گمراہ مشوید و نمیک بینید

گمراہی نہ اختیار کرو غور سے دیکھو

کبخت سیاہ بدست ہر

بدبخت رو سیاہ وہ شخص ہے

برطرز رسول و آل پاکش

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و آل کے طریقہ پر

تجشید مرا تذر نیست

مجھے تیرے تھکنا و تیرے صاف نہایت عطا فرماؤ

دریوزہ گرم و لے بجالم

فقیر ہوں لیکن میری حالت پر

فرمود تذر بامدادم

موجود میرے تھکنا و تیرے صاف نہایت عطا فرماؤ

آتش بزمید ما عدا را

ماسوا اسکے اور سب کو جو لھے میں ڈالو

فرض شدہ انقیاد را

مومنین پر اسکا بجالانا فرض ہے

را ہمیکہ نمودہ شد شمارا

جو راستہ سنت کا نمونہ دکھایا گیا ہے

آزاد قلوب اصفیا را

جس نے پیغمبر کے دل کو آزاد کیا

واجب شدہ پیروی شمارا

چنانکہ فرض و واجب ہے

حاصل نشد آنکہ اغنیارا

وہ نعمت غنی آگاہ کی بھی حاصل نہیں ہوتی

رشک و حسد است اسخارا

رشک و حسد ہے مالدردوں کو

برگیر تو جاوہ نقشا را

راہ اہل تقوے کی پکڑ لے

سلہ جو وقت یہ اشعار حضور فیض معمر و مرشد برحق امیر المؤمنین فی السجدیث

والتفسیر امام عصر مجدد مائتہ رابع عشر تا ثمر الاحیاء

صلی اللہ علیہ وسلم کے اشعار کے تفسیر مولانا سید محمد ذی پر حسین صاحب کی

خدمت میں پڑھا تھا کمال مسرت و انبساط سے بآمر کے اللہ یغفر

لک و لک و ممالک و جہا ھلک فرما کر سر و پیشانی کو میرے

پیر بردیا۔ حاضرین جلسہ کو بڑی خوشی ہوئی تھی چنانچہ کمر فرمایاں پرگو

میں کئی باقیہ کچھ کو پڑھا اور نیا حضرت اقدس اعلیٰ کی دعا بالاقبال ہزاراں

ہزاراں شریف کی کہ کہ آج تک کسی کو نصیب نہیں ہوئی۔ عزیز

و سرور۔ صاحب مولوی سید محمد عبد الحفیظ صاحب ہزاراں حضرت میاں صاحب،

ترجمہ مدون صحائف

مستخرج از منبع السادات در ریاض الانوار در گلشن فرخ آباد سلسلہ النسب رضویہ صمدیہ ہے تاج القاریخ
مذکورہ الماتر فی احامہ الماخیار الاکابر

دولت جاوید یافت ہر کہ بیکو نام ز سیت
نام عزیز احمد مگر شہرہ عبد العزیز کے نام سے پائی ہے تاریخی اسما افضل الفضلا لا اختردین من مظهر احسان
من منظور حکما اختیار احمد و بخشش خاں

ابن متی الثانی سمد المکان مولانا الحکیم السید منظور احمد خاں خلف اصغر سمد الوقت زبدۃ الاطباء مولوی السید علی
اتخلص بالشہیر لقنندہ صمدی ولد اکبر تاج الفقہاء اکل الکلام مولوی السید حسین بن السید نور علی عطر اللہ مقابہ کیم
و آتات ثرا کھنجر حکا سلسلہ نسب بوساطت عضد السلاطین امیر المجاہدین امام اکبر شیخ الاسلام مولانا السید رفیع الملتہ و
والدین طیب اللہ زمرہ صف شکن رفیق سلطان ہمایوں تیموری کے حضرت رفیع الدجات منبع البرکات امام ثامن
السید علی رضا علیہ السلام سے جاملتا ہے۔ پیدائش مدون۔ بمقام چھپرہ مضافات فرخ آباد ہوئی تھی جس کے
و قانع تاریخ غزنیہ میں ہیں مسکن اعقاب امام اکبر رف کا صمدان و دیگر مضافات ہند ہے اگرچہ عبد العزیز کا مولد و نشا
صمدان نہیں ہے مگر موطن ہے۔ تربیت۔ یوم ولادت سے کفالت تربیت جناب مستطاب جہاں نواز مسافر پور قاضی
محمد بدر الدین برو اسد مضجع (جد فاسد) کے ذمہ رہی بعدہ خاں اعظم قاضی قمر الدین احمد مرحوم کے کف حمایت و تسل
عاطفت میں ایام شباب تک بسر کیا کیونکہ مادر مہربان رحمہا اللہ تعالیٰ ایام طفولیت مدون میں داخل جنت ہو چکی تھیں۔

تعلیم۔ قرآن مجید ماہدایت خاں مغفور چھپرہ (متو سے پڑھا۔ بعدہ فارسی کی ابتدائی کتابیں و ترجمہ قرآن مجید و رسائل (ار و وفقا
کے مجاہد فی سبیل اللہ لٹان و مہاجرالی دارالامان مولوی حافظ سید ایم علی صاحب مہر و گورکھ پوری سے دیکھو بالکل عامل کتاب سنت
وطایح التسلیم و راد الآرائے، مع نحو پڑھا پھر افصح الفصحا مکر مکت میر مظفر علی صاحب رضوی سے فارسی کی کتابیں

۱۔ کسی مشہور شخص کا پورا ارتحال لکھنا یا ظاہر کرنا کچھ خاص نہیں ہو بلکہ دریافت حقیقت کرنا بہت مناسب ہے جس سے عبرت ہوتی ہے۔ ذیل کی احادیث قابل ملاحظہ ہیں۔

عن زید بن علقمہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا سمی الرجل الرجل فیسأله عن اسمہ واسم امیہ وامن هو وکانہ
اوصل للمودۃ رواہ الترمذی و فی اخر حدیث عن المعمر بن معن یکر ب عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال اذا سمی

الرجل فلیخبرنا انیحبہ اخرجه ابو داود و الترمذی عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم امر اعلیٰ دین
خلیلہ فلینظر احدکم من یجمل رواہ احمد و الترمذی و ابو داود و البیہقی فی شعب الایمان و قال الترمذی هذا حدیث حسن غریب و صحیح

مناظر زبان دانی پڑھی نہیں زبان جلسوں میں ہمدردی و شریک انگساب علوم محدث و متاثر مولانا السید رفیع صاحب رضوی
تھے، صرف عربی حکیم سید عابدین بگڑی نزل گنج چھپراست سے پڑھی تھی اس فقہ و کلام و اصول اور چند اجزاء حدیث
و تفسیر حضرت عہد الفضل شمس العلماء منظر الممالک مولانا السید امیر احمد خاں بہار نقوی ہسوانی سے حاصل کی تھی
کے دوران میں چند اسباق ہدایتہ النوح کے سرآمد اولیا مولانا شاہ فضل رحمن صاحب مہرور گنج مراد آبادی سے بطور برکت پڑھے
پڑھے تھے۔ اور تبرک کے طرز پر شرح مسلم القوت کے ابتدائی مسائل حضرت قاضی القضاہ مولانا محمد بشیر الدین صاحب
قنوجی آنجنابی سے پڑھ کر مباحث فاضلہ حل کئے پھر مکرر جملہ علوم دانشمندی و دینی و طب و تصوف حضرت سید الفضل
شمس العلماء مولانا شاہ سید عبدالحی طیب اندر مسد ہنگامی کی خدمت میں حاضر ہو کر حاصل کی بعدہ حجۃ المکمل
لجۃ العلل عروۃ الرحا۔ نور شریعتی نور طریقۃ ناشر الموحین مجمع السخین امیر المومنین فی الحدیث والتفسیر امام عصر محدث و ماہر
رایع عشر شمس العلماء حضرت مولانا السید محمد نذیر حسین غفرلہ مرقدہ کے عہد عالیہ سے ادب و تفسیر و حدیث و تصوف
حاصل کر کے دومرتبہ بیعت طریقہ و ارشاد کی تھی جن کے فیض و دعا سے فیوض دینی و فروع دنیوی پر کامیابی ہوئی جن کے انثار
اللفاق کا احاطہ غیر ممکن اور شکریہ مشکل ہے پھر حضرت عین الانسان و محمود الاقران مولانا و محد و منار اس المحدثین و نخبۃ المتفقیں
جناب شیخ حسین صاحب خزرجی زبیدی الیائی المشہور بہ عرب صاحب سے سند تفسیر و حدیث بسلسلہ امام
شوکانی و جناب تاج الفقہار مولانا سید محمد اسماعیل و حلال مفتی شافعیہ کہ مجھ سے سند حدیث و تفسیر بسلسلہ امام و میا علی
رحمہما اللہ سے حاصل کی۔

مشورہ سخن حضرت تاج الادب رئیس المتفقیں مولانا شمس العلماء مفتی السید محمد عباس صاحب شوستری مجتہد مذہب اثنا عشر
سے لیا اور مذہب شیعہ کی بھی کتابیں پڑھی تھیں جس کو زیادہ شرح تحصیل کا اس قدر اک مقصود ہو غرض ان الاستا و ملا حظہ
کرے **احلاف و اعتقاد مدون** ۳ جے اور ایک لڑکی ہے لکھی پڑھی تاج کتاب و سنت۔ زبدۃ المکارم فاضل
علوم شرقی و مغربی مخزن فضائل نبیہ و محمد سنیہ **افضل العباد** مولانا السید محمد الشہیر بولوی عبد الحمید جواد
و بارع السید حسن المعروف ببولوی عبد الحکیم حافظ کتاب السنۃ السید رضا منظور علی المدعو بہ آغا عبد القفار
دوام درہم، نبیستہ نہایت مسکین خراج سعادتمند نجار و دلیر ال مصارعت مظفر الدین بولوی سید مشتاق احمد سلمہ اللہ
الاحدین تاج الکتاب و السنۃ طاریح التقليد و الآثار قاضی انسان ابو مولانا السید احمد حسین سلمہ رضوی ما شہار اللہ
ابن اللہ اعجاز بھی ہیں رضا عفت جو تہم دور جاہم، سید عزیز احمد۔ سید منظور احمد۔ آغا عبد الجبار۔ آغا عبد الوہاب
عظمت خاندانی بوسل حضرت امام الحجہ و امام رضا علیہ السلام کے حضرت سلطان الشہداء و جناب تاجم النبیین علیہ السلام

ایک سید نسب ہے۔ سید امیر ابراہیم سید قادر امیر حمید و امیر حکیم و سید باغیم و مولانا السید امیر
ابوالفتح عبد الفتاح و خواجہ پیر روشن ضمیر احمد کبیر انار اقد برائیم اسی خاندان میں تھے امیر میراں سعدن خان بہادر
بھی بڑے مشہور و مستند علما و عظامین تھے۔ مولانا سید غلام حسین و مولانا السید علی قلندر و مولانا السید منظور احمد خان
اسی خاندان میں عالی شان میں سے گزرے ہیں ان اعضاء خاندان نے سلاطین اسلامیہ و دولت برطانیہ کے عہد میں
اعزاز و اکرام پائے تھے کہا جاتا ہے کہ بموجب فرمان عالی شان شاہ جہاں صاحب قرآن ثانی رح کے اس خاندان میں خطاب
خانہ و افتاد قضا و احتساب وغیرہ مع ضیاع و عقار کے ہے۔ کیونکہ جب شاہ ہمایوں تیموریہ قرات شیر شاہیہ
سے مغلوب ہو کر ایران و مشہد مقدس خاکی واپس ہندوستان ہوا تھا تو جمعیت ہمایونیہ میں حضرت شیخ الاسلام
امام الحکیم سید رفیع رح تھے جنہوں نے کفار سے جہاد فرما کے اعلا کلمۃ الحق و اشاعت قرآن و حدیث فرمایا تھا چونکہ درویش
روشن ضمیر تھے سیاحت کرتے رہے سعدن میں کچھ اعقاب رہے اور کچھ دیگر اقطار و اقطاع ہند میں جا رہے۔ دولت برطانیہ
نے بلحاظ اعزاز خاندانی و خدمات ذاتی کے سید عبد العزیز کو خطاب خان بہادر و منہ طسلائی مع فیتہ سرخ دیا اور عالیجناب
شرفا و نواز فرزند فرزند مستطین بہادر و دام اتبالا نے نہایت تپاک و خوشی سے برود بار غود پہنکار ارشاد کیا تھا کہ مدت تک اس
خطاب کو آپ اور آپ کے اخلاف استعمال کریں گے آپ کو اس کی ضرورت نہ تھی مگر میرا فرض تھا کہ آپ کی قابلیت و جامعیت
و عزت کی قدر دانی کروں اور آپ کا دوست مخلص بنا رہوں **سبحان رب العالی**

مشائیر الابرار سلف میں اس خاندان کے اعضاء و ارکان صاحب علم و صوفیاء مشہور ہوئے تھے مگر آخر میں حضرت
سیر آمد سلک شرف النبلا سلاۃ الاصفیاء ختم الاولیاء مولانا السید محمد عبد اللہ محدث صدیقی
رحمہ اللہ نے بڑی شہرت پائی جن کے اعقاب مولوی عبد الکبیر و سید عبد الغیث سلمہ اللہ ہیں اور با اولاد ہیں۔

برادران عالی شان کوئی حقیقی نہیں ہیں مگر سب کے سب با اولاد ہیں
مزارعت مولف حضرت مولانا الاعظم مولوی السید عبد اللہ صاحب کی بنت کبریٰ سے نکاح ہوا تھا۔ رضوی
درضویہ کا قرآن سعد تھا جسے تمام اولاد مولف کی ہوئی ہے اور بفضلہ تعالیٰ زندہ و کامراں ہے
لے بھائیوں

تا صبح قیامت لے خدائے عالم روشن رہے شمع خاندان منظور

۱۔ امیر سید ابوالفتح رح عبد الفتاح شریک تدوین و تالیف تھا کے عالمگیریہ تھے ۲۔ امیر میراں سعدن خان بہادر
بڑے باکر امت و حکومت بزرگوار تھے جن کو امیر میراں کا خطاب تھا۔ ۳۔ تھے تھے۔ ۴۔ لارڈ سن سید آت اگر

فہرست تالیفات کی ذرا لمبی پوچھا سہ ماہی میں

تحفۃ العزیز - حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے آل واصحاب کے فضائل بیان کے لئے ہے۔

عزیز المحدثین - رسالہ ہدیۃ الائمہ کی تخریج ہے۔ تقلید شخصی و اتباع شخصی کے حالات بحوالہ کتاب و سنت ہیں۔ اور نام تاریخی جام اربعیاں ہے۔

عزیز الاوراد - سہ ماہی الدعا لدفن البیضا کی محدثانہ شرح ہے۔ درس در فیض جن کا تاریخی نام ہے۔

حرب العزیز - سہ ماہی الدعا کا ترجمہ حال متن ہے جس کا تاریخی اسم جو اہل المعظم ہے۔

عزیز التواریخ - فرخ آباد اور اس کے فواح کے والیان و امراء و علماء و اطباء و فقراء و شعراء و منابر شرفا کی تاریخ ہے جس کا نام گلشن فرخ آباد ہے۔

عزیز الفلاسفہ - فلسفہ کی کتاب ہمطرز جناب امام غزالی رحمہ اللہ کے ہے جس کا تاریخی نام ہے۔

عزیز الاسلام - ہمطرز جناب امام ابن ہنم و ابن تیمیہ رحمہما اللہ کے ہے تاریخی نام خیالات معقول ہے۔

عزیز الفتاویٰ - فتاویٰ حمیدیہ بھی کہتے ہیں اس میں بہت فتوے ہیں۔ جن میں فتوے طعیم طاعون و شیخ استمالی زید با طفال۔ جواز ملازمت سلطان غیر مسلم و جواز رفع یدین و حرمت ربوا و طاعت سلطان

وقت و مشاورت مجہول وغیرہ وغیرہ کے ہیں۔ نام تاریخی اکبر عظیم ہے۔

عزیز السوانح - سوانح عمری سید عبد العزیز صاحب کی کتاب ہے۔ فیوضات جس کا تاریخی نام ہے۔

عزیز السنین - اربعین شاہ محمد خازن آلہ آبادی رحمہ اللہ کا ترجمہ ہے جس میں احادیث فضائل صحابہ و تخریر ہیں۔ تاریخی نام توکلت عاقبت

نیل گدیریہ عزیز دوشین - انتخاب کلام مولف و دیگر اساتذہ و مشائیر شعراء کا ہے۔ باب افاضت تاریخی نام ہے۔

مقامات غزنی مثل مقامات حریری دہندی کے ہے کلام غزنی تاریخی نام ہے
 منع تقلید میں موجز رسالہ ہے جواز کی بھی صورت دکھائی گئی ہے -
غزنی سنت گلشن فیض تاریخی نام ہے -

غزنیات مثل موضوعات طاعلی قاری ہروی و امام شوکانی رح کے ہے -

غزنی الاشفاق کتاب البدھ حصہ ۳ میں شامل کیا گیا کہ موجز تاریخ غزنیہ کا ہے

نشر عبد الغزنی نشر فارسی میں بایام طلب علم و عبد حدثت سن نہایت جوش سے لکھا ہے -
 طلسمات دیر زانخور شنید معنی یہ تاریخی نام ہیں

غزنی الاشرار اردو اور فارسی اور عربی میں تفصیلات ہیں - نشر نگارنگ - مرقضہ مکاتیب تاریخی نام ہیں -

غزنی احمد لغت کے فصحاء بہت آب و تاب کے ساتھ ہیں مستشرق الامم
 باغ پر مینوں - سر یاضی رسول تاریخی نام ہے

غزنی التفاسیر

ایک نئے طرز کی تفسیر ہے امام مجدد رخنہ نے غزنی البیان نام تجویز فرمایا تھا موقوف کی تمام تالیفات
 کی یہی جان ہے موقوف نے خطبہ میں لکھا ہے سے
 روز قیامت ہر کے دوست گیر و نامہ
 ایات احکامی کی بھی عمدہ تشریح کی گئی ہے
 غزنی صدیقی تو مخزن تفسیر قرآن ہے
 نہیں سمجھا کسی نے اس کو جیسا تو نے سمجھا ہے

مثنوی عبد الغزنی

دریاض الافکار غزنیہ

تحت تجمید الکلام اسکے کئی حصے ہیں - حمید الکلام - ارشاد الرشید - الخطبۃ - التکمیم - تصدق برکمی

گئی ہے بڑے بڑے علماء تصوف نے پسند فرمایا ہے خصوصاً شمس العلماء مولانا سید عبدالحق بنگامیؒ۔ مولوی
سید عابد حسینؒ۔ حضرت امام مجددؒ نے اس کا تمکاب ہی دو مانع سوزی کا اعتراضات فرمایا ہے تصوف کی کتاب مشہور ہے

غزیر الاخلاق - غزیر الآفاق

یہ دو کتابیں اخلاق میں نہایت پیرایہ و کثرت سے تصنیف ہوئی ہیں بڑے بڑے علماء ہند و یورپ نے تقریظ مفید کی
اجازات عربی و انگریزی و ناگری میں بہت کچھ ثنا و صفت لکھی گئی تھی مؤلف کے اساتذہ خصوصاً شمس العلماء مولانا
سید عبدالحق بنگامیؒ۔ و شمس العلماء امام مجددؒ نے نہایت درجہ پسند فرما کے تقریظیں لکھی تھیں

لمعات اخلاق غزیر المصطلح

عربی ادب جاننے والوں کے لئے مختصر رسالہ مگر جامع و مانع و نافع ہے آداب ہند و عرب نے پسند کیا ہے۔

غزیر الموحدین

توحید میں عمدہ رسالہ ہے مبتدیین منکرین سے جواب ہو سکتا تھا۔

غزیر الایمان

ایمان و مومن کی تعریف ہے جس کو بڑے بڑے صوفیائے پسند فرمایا تھا۔

غزیر التہذیب

عربی میں اخلاق کی عمدہ و موجز کتاب شان عام و خاص ہے۔

غزیر السلام

ملقب بہ الحیدر حضرت امیر المومنین علیؑ علیہ السلام و کرم اللہ وجہہ کی لائف بطرز محدثین تحقیق تام ہے۔

تاریخ غزیریہ

غزیر المآثر (احیاء التخیار) (الکامی)

حصہ اول غریب العلماء اردو میں حصہ دوم آمدن طور حصہ سوم المبدس جس میں عزیز الاشفاق شامل کر دیا گیا حصہ چارم حمید الفضلاء عربی زبان میں نہایت شستگی و درستی الفاظ سے ہے بڑے بڑے علماء و فضلاء و مکمل و صوفیاء و مشاہیر عرب و عجم کے سولہ دو اشاعت زندگی تحریر ہیں۔

خطبات الغرر: مولف کے جس قدر وعظ ہیں وہ اس میں بطور خلاصہ نہایت عمدگی سے تحریر کئے ہیں
عزیز الاقتصار مسائل و مباحث نہایت عمدگی سے بیان کئے گئے ہیں جس کا جواب نہیں ہو سکا۔

عزیز آل سلوب فی آداب الکتابۃ المکتوب، ایک مختصر رسالہ ہے جس سے طرز انشا پر دلازی بطور کتاب دست بخش سکتا ہے۔
عزیز الانقیاد جکا شہر زام تحقیق اکیدہ مقاصد جہاد و اطاعت امیر وقت بحوالہ قرآن و حدیث لکھے گئے ہیں۔

حضرة شیخ اکمل فی اکمل توفیقنا وبرکتنا امیر المؤمنین فی الحدیث والتفسیر ناشر الرحیم مولانا سید محمد نذیر حسین

صاحبِ امام عصر و مجدد چارہ ضدائی کے وہ صحائف و مکاتیب ہیں جو دربارِ تجدید سے متمشی و جاری ہوئے ہیں جن کو مولف نے کئی برس کی محنت و تلاش میں بہم پہنچانے کے مقصد سے لکھا ہے۔ اس کتاب کے دیکھنے سے ظاہر ہوگا کہ حضرت شیخ نے بغضِ اے کَلِمُوا الدَّاسَ عَلٰی قَدْرِ حَقِّوْا لِحَقِّہُمْ“ مخاطب و مکتوب الیہ سے خطاب فرمایا یہ کتاب جامع بین الشریعتہ و الطریقہ ہے جس سے ناظر و قاری کی بصیرت بر صفت ہے۔ لہذا اس کی جانب زیادہ توجہ ہو جانے کے بعد مقام مناسب پر درود و ہوتا ہے یہ معمولی کتب نہیں ہیں کہ جب تک رٹ لیا جائے ان میں قرآن و حدیث کا مغز بھر اپنا کوئی اوق مضمون نہیں ہے نہ اغلاق ہے نہ مصطلحات تصوف ضرور ہیں مگر ان کی تشریح بآسن باسن نہ فرمائی گئی ہو عاصی و عالم کو نائدیکھاں ننگا گیا ہے انشا پر وانی شری و علو و غرائق و مقامات شریعہ بھی اجتناب فرمایا گیا تھا۔

مواهب اللبیب

مَدَدِ دُن اور اوراقِ ہند اپنے مَنانِ بلا امتنان کا بجز شکر کرتا ہے کہ اسکو اپنے فضلِ عظیم سے نعمتیں بخشی ہیں جس کا اکثر تالیف میں ذکر ہے۔

۱۔ خدا تعالیٰ نے انتساب رضویہ بخشا۔

۱۔ توفیق خدمت کتاب و سنت عنایت فرمائی گئی ۲۔ مسد چیدہ چیدہ بزرگان دین سے فیض تعلیم و تربیت و تلقین و تلقین و تلقین

مرحمت ہو۔ ایک بدعات و شرک سے اجتناب بخشنا گیا۔ یہ اولاد واضح ہوتی ہے زیارت حرمین شریفین

مے از بلا مومصائب پر صبر کرنا اور محالۃ امکان دشمنوں سے انتقام لینا۔

چشم پوش رہتا۔

مکتوبات نذیریہ

شیخ اکل علامہ حضرت مولانا مولوی سید محمد حسین صاحب دہلی

اس ناچیز کی عرصہ سے تمنائی کہ جس طرح مکاتیب سید المرسلین رحمۃ اللعالمین حضور پر نور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و دیگر حضرات امام المحدثین حضرت مولانا شاہ عبدالحق صاحب محدث دہلی و حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلی و شیخ محمد الہی ثانی و حضرات صوفیائے کرام و محدثین عظام رحمۃ اللہ علیہم اجمعین طبع ہو کر حضرات شائقین کے ملاحظہ اور میں پیش ہو چکے ہیں۔ اسی طرح شمس العلماء شیخ المحدثین حضرت مولانا مولوی سید محمد علی ندوی صاحب محدث دہلی جنہوں نے صد اعلیٰ و طلباء کو اپنے علمی فیوض و برکات سے منور فرما کر مورخہ ۱۳ رجب المرجب سنہ ۱۳۰۶ ہجری یک سوویس سال وصال فرمایا اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَہٗ وَاٰمِرُ خَمْسَ اَیَّامٍ ایسے محدث کے مکتوبات جمع کر کے کیوں نہ حضرات عقیدہ تہذیب و تمدن و عرفان مکان کے ملاحظہ اشرف ہیں مکتوبہ پیش کئے جائیں۔

اس کے قبل فقیر نے مختصر سوانح حیات حضرت میانصاحب رحمۃ اللہ علیہ العالم بوفاتہ محدث العالم، باہتمام حضرت مولانا عبدالحق صاحب چیراوی محدث کلکتہ طبع فرمائی تھی۔ جواب موعودہ زمانہ میں نایاب ہے۔ اور احادیث بعد المات مفصل حالات مع فہرست نفاذ و ان و جناب مولوی فضل حسین صاحب مظفر پور صوبہ بہار نے باہتمام جناب حضرت مولانا ابوطیب شمس الحق صاحب رئیس و محدث دہلی و ان ضلع پٹنہ باہتمام جناب مولانا سید محمد عبد العزیز صاحب رضوی محدث صمدی رح طبع ہو چکی ہے اور قندوس نذیریہ جلد اول و دوم جناب مولوی حافظ سید محمد عبد السلام صاحب و جناب مولوی سید محمد ابوالحسن صاحب قرۃ العین بمیرہ حضرت میانصاحب طبع فرما چکے ہیں۔

مکتوبات نذیریہ کی فراہمی کیلئے فقیر نے عرصہ دراز سے جدوجہد سعی و کوشش کر رہا تھا الحمد للہ میری کوشش بار آور ہوئی چنانچہ مولانا سید محمد عبد الحکیم صاحب مرحوم و متوفی برادر زادہ حضرت میانصاحب نے بکثرت مکتوبات نذیریہ مورخہ ۲۲ رجب المرجب سنہ ۱۳۰۶ ہجری طبع فرمائی و ان کا موقع مولانا بنگر و انکھانہ سورجگڑھ ضلع مونگیر سے ارسال فرمائے تھے۔ اور اب جناب سید محمد عبد الحمید صاحب رضوی ایسر سندھٹ رجسٹرار چیف کورٹ لکھنؤ خلف رشید جناب خان بہادر مولانا سید محمد عبد العزیز صاحب رضوی محدث صمدی رح ضلع فرخ آباد نے اپنے والد محترم رح کے دست مبارک کے محفوظ مکتوبات نذیریہ کی بہت بڑی تعداد مرتب شدہ بذریعہ جرنی مورخہ

۱۹ ستمبر ۱۹۳۷ء بمقام طاعت ارسال فرما کر مشکور فرمایا۔ جس کو فقیر نے عرصہ ۱۲ سال کی سعی و کوشش کے بعد حاصل کئے ہیں۔
اور کچھ ذخیرہ مکتوبات تدریہ کا فقیر کے پاس پہلے سے بھی موجود تھا۔ یہ جملہ مکتوبات طبع کر اگر اس فقیر نے اپنے محترم و مخدوم بزرگ کی علمی
نیاضی کو پیش نظر رکھتے ہوئے اپنے معزز حضرات شائقین کے لئے اپنی ناچیز خدمات۔ مکتوبات تدریہ بطورہ پیش نذر کر کے دعا کا طالب ہے
تَوْفِیْیَ مُسْلِماً وَ اَلْحَقْنِیْ بِالصَّالِحِیْنَ ؕ

نوٹ:- فقیر اپنے ان خالص معزز حضرات کا کیوں نہ دل سے شکریہ ادا کرے۔ کہ جنہوں نے مجھ ناچیز کی مالی و شماری و حضرت میان صاحب
کی علمی نیاضی کو پیش نظر فرما کر اپنے گران قدر عطیہ سے مکاتیب تدریہ کی طباعت و اشاعت میں سرپرستی فرمائی۔ اللہ تعالیٰ ان
حضرات کو تاقیات یا قیادت صلیات کا ثواب ملتا رہے۔

اسمائے گرامی معطیان

- | | | | |
|----|--|----|--|
| ۱ | جناب بابوشیخ عبدالوہاب صاحب ہاشم دارالحدیث مدینہ رحمانیہ | ۸ | جناب مولوی عبدالحی صاحبی۔ لے مستند انجمن ترقی اردو |
| ۲ | شیخ محمد احمد صاحب خلف جناب شیخ حاجی عبدالرحمن صاحب مرحوم | ۹ | سید محمد ہاشمی صاحب مدوکار مستند انجمن ترقی اردو |
| | و مغفور بانی دارالحدیث رحمانیہ دہلی | ۱۰ | مولانا ہدایت علی صاحب علی و طیفہ باب لودھیانوی والد |
| ۳ | اسلام عبدالغفار صاحب خلف رشید حاجی فضل الہی مرحوم مغفور | | محترم مولوی محمود علی صاحب علوی مہتمم نظام سپین پورہ |
| ۴ | ڈاکٹر قمری رامپور شفاخانہ سرکار عالی | ۱۱ | شیخ محمد تقی صاحب رئیس انارکلی لاہور |
| ۵ | مولانا قطب الدین عبدالوہابی صاحب قری محل کھنڈ | ۱۲ | مولوی سید اسماعیل صاحب غزنوی مدیر اخبار |
| ۶ | مولوی الطاف الرحمن صاحب تدوینی | | خادم البحرین، امرتسر |
| ۷ | مولا الدین احمد صاحب طیفہ یافتہ سرکار نظام دریائے گج دہلی | ۱۳ | عالمین محبت سید بشیر حسین جٹا زیدی چیف نشر رامپور |
| ۱۴ | خان بہادر آدین حسن صاحب عبدالقادر صاحب ممبر کونسل جناب دائر اسے بہادر متحدہ بالاقاب انگ ایجوڈر روکو کوٹھی محلہ نیوہی | | |

ہووا لڑوٹ

دہلی دارالسلطنت ہی نہیں بلکہ دارالعلوم کابل کا بھی فخر حاصل ہے جس جگہ علاوہ ہندوستان و دیگر ممالک کے طلباء بھی صد فیضیاب ہوتے رہے اور بنوئے ہوئے ہیں۔ اور مدرس دینیات بھی بکثرت ہیں لیکن کوئی ایسا کتب خانہ عامہ موجود نہ تھا جس میں طلباء و علماء بلا تفریق عقائد یک جا جمع ہو کر اپنی اپنی معلومات میں اضافہ فرماتے۔ چنانچہ احقر نے اپنے ختمِ بزرگ شمس المصطفیٰ اہل حضرت مولانا مولوی سید محمد نذیر حسین صاحب محدث دہلوی رحمن کی تاریخ وصال ۱۳ رجب المرجب ۱۳۵۷ھ بمطابق ۱۹۳۷ء سال شاکرہ رشید حضرت مولانا مولوی شاہ محمد اسماعیل صاحب محدث دہلوی رحمن صاحب شریفین نبیہ حضرت مولانا مولوی شاہ عبدالعزیز صاحب قدس سرہ العزیز محدث دہلوی رحمن کے نام نامی سے موسوم کرتے ہوئے کتب خانہ نذیر دہلیہ عامہ کی بنیاد ڈالی جس کی افتتاح رسم ۲۶ نومبر ۱۹۳۷ء میں ادا کی گئی۔ بحمد اللہ اس وقت کتب خانہ نذیر دہلیہ عامہ میں ساڑھے دس ہزار مختلف کتب موجود ہیں جو حضرات علماء و طلباء اس پھر علم سے فیضیاب ہو رہے ہیں اور ساتھ ہی اس کے دارالمطالعہ نذیر دہلیہ عامہ میں بکثرت روزانہ ہر قوم و ملت اخبارات و رسائل سے مستفیض ہو رہے ہیں اور حضرات شایقین کا بہت بڑا ہجوم رہتا ہے۔ حضرات ممبران میونسپل کمیٹی اور وہ حضرات معاذین جو ہر طرح اپنی اپنی امداد علمی و مالی سے ایثار و قربانی ایک محدث کی درگاہ علمی کو اپنی سرپرستی سے مشاگرد فرما رہے ہیں وہ معززین حضرات قابلِ صدمہ بار کیا وہیں اور فقیر بھی ان کے احسانات کا ممنون ہے اور ہمیشہ ہمیشہ ممنون احسان بیگا اللہ تعالیٰ انکی عمر و مال و دولت و عمل و اخلاص میں روز بروز ترقی عطا فرمائے اور تاقیاء آخر دارین ان کو ملنا ہے۔ آمین۔

اراکین مجلس انتظامیہ کے اسمائے گرامی حسبِ ذیل ہیں

جناب شیخ حاجی عبدالغنی صاحب ممبر بطیمہ کالج و سابق میونسپل کشنر ہائیک حبش خاں دہلی صاحب مجلس منتظمہ کمیٹی کتب خانہ نذیر دہلی
جناب شیخ فضل مبین صاحب ممبر انجمن کیسٹل قوم پنجابیان و رکن مجلس منتظمہ کمیٹی کتب خانہ نذیر دہلی
جناب حاجی شیخ عطاء الرحمن صاحب طاعت خان بہادر حاجی محمد یوسف پانی پلے۔ رکن منتظمہ کمیٹی دارالمطالعہ نذیر دہلی عامہ دہلی
جناب شیخ محمد عبدالسلام صاحب بی۔ اے۔ میونسپل کشنر و سکریٹری مسلم لیگ سکریٹری قوم پنجابیان سکول نمایندہ کتب خانہ نذیر دہلی
جناب میونسپل کمیٹی دہلی جناب فصیح الدین احمد صاحب جی ایم اے سکریٹری انٹرنیٹ ہارڈ ویئر لائبریری و رکن منتظمہ کمیٹی کتب خانہ نذیر دہلی عامہ دہلی
جناب سید محمد جعفری صاحب سابق مدیر اخبار ملت دہلی
جناب سید محمد ضیاء الاسلام صاحب غلت جناب مولوی سید محمد عبدالسلام صاحب فیہ المعروف حضرت بہا احمد غفران کان پراکٹیشن دہلی
جناب شیخ لالہ ہومان رشاد صاحب میونسپل کشنر دہلی نمایندہ کتب خانہ نذیر دہلی عامہ و ممبران میونسپل کمیٹی دہلی
جناب مولوی ہلال احمد صاحب زمیری بی۔ اے۔ میونسپل کشنر دہلی مدیر اخبار انصاری۔ ممبران میونسپل کمیٹی دہلی
نسب کشنر دہلی۔ ممبران میونسپل کمیٹی دہلی۔

مکاتیب انجیلیہ

[illegible]

MAULANA AZAD LIBRARY
ALIGARH MUSLIM UNIVERSITY

RULES:—

1. The Book must be returned on the date stamped above.
2. A fine of Re. 1-00 per volume per day shall be charged for text-books and 10 Paise per volume per day for general books kept over-due.

